مبلغین ومبلغات کیلئے ماہِ ذوالقعدۃ سے متعلق
اصلاحی موضوعات کا خوبصورت گلدستہ

بنام

ذُوالقَعدَۃِ الحَرام کے

21 بیانات

پیش کش: مجلس اَلمدینۃُ العِلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

مبلغین و مبلغات کیلئے **ماہِ ذوالقعدۃ** سے متعلق

اصلاحی موضوعات کا خوبصورت گلدستہ

ذُوالقَعدَۃِ الحَرام کے 21 بیانات

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : ذُوالقَعْدَۃِ الْحَرام کے 21 بیانات
صفحات : 608
پہلی بار : شوال المکرم ۱۴۴۱ ہجری مطابق جون 2020
تعداد : ویب ایڈیشن
پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

قیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دن اُس کو ہو گی جسے دُنیا میں عِلْم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصِل نہ کیا اور اس شخص کو ہو گی جس نے عِلْم حاصِل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی خود اس علم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عساکِر، ۱۳۸/۵۱)

اجمالی فہرست

نمبر شمار	بیان کا نام	صفحہ نمبر
☆	پہلے اسے پڑھیں.....	1
☆	اجمالی فہرست	3
1	ترکِ جماعت کی وعیدیں	7
2	مدنی انعامات راہِ نجات	38
3	عاشقوں کا حج	70
4	بیٹا ہو تو ایسا	101
5	نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا طریقہ	128
6	دل کی سختی	156
7	مقبول حج کی نشانیاں	184
8	تذکرۂ قطبِ مدینہ	217
9	بزرگوں کی غیبت سے نفرت	250
10	پڑوسی کے حقوق	278
11	اللہ کی نعمتوں کی قدر	307
12	توکل اور قناعت	342
13	نرمی کیسے پیدا کریں؟	372
14	ایک زمانہ ایسا آئے گا	396
15	نیکیوں کی حرص کیسے پیدا کی جائے؟	422
16	رشتے داروں سے حُسنِ سلوک	450
17	ناچاقیوں کے اسباب اور علاج	476
18	موت کا ذائقہ	502
19	اپنی اصلاح کا نسخہ	527
20	بیماری کے فائدے	550
21	حج کے مہینے کے ابتدائی عظیم 10 دن	576
☆	شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف	601

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** منظم اور مربوط طریقے سے دین کا کام کرنے والی تحریک ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بھائیوں کے بارہ اور اسلامی بہنوں کے آٹھ مدنی کام دعوتِ دین پھیلانے کے بڑے اہم ذرائع ہیں۔ ان مدنی کاموں میں سے ایک اہم مدنی کام ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی ہے۔ ان ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں لاکھوں اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کے لوازمات میں سے ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ یہ بیانات اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے تحت تیار ہوتے ہیں۔ اب تک اس شعبے میں ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے 500 سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔ بیان کیسے مرتب کیا جاتا ہے اور کتنے مراحل سے گزارا جاتا ہے؟ ہر مرحلے کا کیا انداز ہے؟ نیز شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی اب تک کیا خدمات ہیں؟ اس کی تفصیل کتاب کے آخر میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے **تفصیلی تعارف** میں موجود ہے۔

نگرانِ المدینۃُ العلمیۃ ورکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابوماجد محمد شاہد عطاری مدَّظلّہ العالی کی تجویز پر شعبہ قائم ہونے سے لے کر اب تک ہر اسلامی ماہ کے تحت ہونے والے بیانات کو یکجا کیا جاتا ہے اور انہیں کتابی صورت دے کر دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کیا جاتا ہے۔ یوں **جُمادَی الاولیٰ تا شوال المکرم کے ٹوٹل 137 بیانات** چھ ضخیم کتابوں کی صورت میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کر دیئے گئے ہیں۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اب **ذوالقعدۃ الحرام کے 21 بیانات** پر مشتمل مجموعہ آپ کے سامنے ہے۔

اس کتاب کے حوالے سے چند باتوں کی وضاحت ذہن نشین فرمالیں:

✿ اس مجموعہ میں وہ بیانات بھی شامل ہیں جو کافی پہلے تیار ہوئے۔ اس دوران دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات بھی تبدیل ہوئی ہیں اور بیانات کے انداز میں بھی کافی تبدیلی آئی ہے۔ وہ اصطلاحات وغیرہ

ان بیانات میں برقرار ہیں، استفادہ کرنے والے قارئین بالخصوص مبلغین ان تبدیلیوں کا لحاظ رکھیں۔

✿ ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والے بیان کے آخر میں 6 درودِ پاک اور 2 دعائیں بھی شامل ہوتی ہیں، تکرار سے بچنے کیلئے ان تمام بیانات سے دردِ پاک اور دعائیں ختم کر دی گئی ہیں۔

✿ بیان کا نام اور جس تاریخ کو بیان ہفتہ وار اجتماع میں ہوا تھا وہ ہر بیان کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔ مزید برآں کہ شروع میں اجمالی فہرست بھی بڑھائی گئی ہے تاکہ استفادہ میں آسانی رہے۔

✿ طوالت و تاخیر سے بچنے کیلئے کتاب کے دیگر لوازمات (تفصیلی فہرست، مآخذ و مراجع وغیرہ) شامل نہیں کئے گئے۔

اللہ پاک ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول "المدینۃُ العلمیۃ" کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

المدینۃُ العلمیّۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضلیت:

نبیِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: "جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک بھیجتا ہے تو جب تک وہ دُرُود شریف بھیجتا رہتا ہے، فِرِشْتے اُس کے لئے دُعائے رَحمت کرتے رہتے ہیں اب بندے کی مَرضی ہے کم پڑھے یا زِیادہ۔" (مسند امام احمد، ج۵، ص:۳۲۴، حدیث:۱۵۶۸۰)

قلیل روزی پہ دو قناعت، فُضُول گوئی سے دید و نفرت
دُرُود پڑھتا رہوں بکثرت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دُوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے)

اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْرَوی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفَاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

باجماعت نماز کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 2 جلدوں پر مشتمل کتاب "عُیُوْنُ الْحِکَایات" جس میں پیاری پیاری نصیحت بھری حکایات ہی حکایات ہیں، حکایتوں بھری اس عظیم کتاب کی جلد 2 میں حکایت نمبر 273 ہے کہ

حضرتِ سیِّدُنا عُبیدُ اللہ بن عُمر قَوَارِیْری رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "میں نے ہمیشہ عشاء کی نماز باجماعت اَدا کی، مگر افسوس! ایک مرتبہ میری عشاء کی جماعت فوت ہوگئی۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ میرے ہاں ایک مہمان آیا، میں اس کی خاطِر مُدارات (مہمان نوازی) میں لگا رہا۔ فَراغَت کے بعد جب مسجد پہنچا تو جماعت ہو چکی تھی۔ اب میں سوچنے لگا کہ ایسا کون سا عمل کیا جائے، جس سے اِس نُقْصان کی تلافی ہو۔ یکایک مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ فرمانِ

عالیشان یاد آیا کہ ”باجماعت نماز، مُنفرد کی نماز پر اِکیس(21) دَرَجے فضیلت رکھتی ہے۔ اسی طرح پچیس(25) اور ستائیس(27) دَرَجے فضیلت کی حدیث بھی مَروی ہے۔" (صحیح البخاری، کِتَابُ الاذان، باب فضل صلاۃ الجماعۃ، ج۱، ص: ۲۳۲، حدیث ۶۴۵۔۶۴۶، "لم اجد "باحدی وعشرین") میں نے سوچا، اگر میں ستائیس(27) مرتبہ نماز پڑھ لوں تو شاید جماعت فوت ہو جانے سے جو کمی ہوئی، وہ پُوری ہو جائے۔ چُنانچہ، میں نے سَتائیس (27) مرتبہ عشاء کی نماز پڑھی، پھر مجھے نیند نے آلیا۔ میں نے اپنے آپ کو چند گُھڑسواروں (گھوڑے سُواروں) کے ساتھ دیکھا، ہم سب کہیں جارہے تھے۔ اتنے میں ایک گُھڑسوار نے مجھ سے کہا: "تم اپنے گھوڑے کو مَشَقَّت میں نہ ڈالو، بے شک تُم ہم سے نہیں مل سکتے۔" میں نے کہا: "میں آپ کے ساتھ کیوں نہیں مل سکتا؟" کہا: "اس لئے کہ ہم نے عشاء کی نماز باجماعت اَدا کی ہے۔" (عیون الحکایات، ج ۲، ص: ۹۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نماز کی فرضیت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ جماعت چُھوٹ جانے کے بعد اگر کوئی اس نماز کو 27 بار پڑھ بھی لے تب بھی باجماعت نماز پڑھنے کے ثواب کے برابر نہیں پہنچ سکتا۔ یقیناً باجماعت نماز پڑھنے کی اپنی ہی بَرَکتیں ہیں جو بغیر جماعت کے حاصل نہیں ہو سکتیں۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ باجماعت نماز کی اَدائیگی کے لئے وَقْت کی پابندی کا خاص خیال رکھیں اور اپنے کام کاج، اَہل وعِیال اور دیگر مَصروفیات پر نماز کو فَوقیت دیں، کیونکہ کوئی عمل نماز سے بڑھ کر اَہَمِیَّت کا حامل نہیں ہو سکتا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 28 سُوْرَۃُ الْمُنَافِقُوْن کی آیت نمبر 9 میں اِرْشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝	تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو تمہارے مال نہ تمہاری اَوْلاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذِکْر سے غافِل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نُقْصان میں ہیں۔

مُفسرینِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کی ایک جماعت کا قول ہے کہ اس آیتِ مُبارَکہ میں ”ذِکْرِ اللہ“ سے مُراد پانچ (5) نمازیں ہیں، لہٰذا جو اپنے مال مثلاً خرید و فروخت یا پیشے یا اپنی اَوْلاد کی وجہ سے نمازوں کو ان کے اَوْقات میں اَدا کرنے سے غَفْلَت اِختیار کرے گا وہ خَسارہ پانے والوں میں سے ہو گا۔

(کتاب الکبائر، الکبیرۃ الرابعۃ فی ترک الصلوٰۃ، ص ۲۰)

ایک اور مَقام پر نماز نہ پڑھنے والوں کے بارے میں، پارہ 29 سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّر کی آیت نمبر 42,43 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ (پارہ ۲۹، مدّثّر: ۴۳، ۴۲)	تَرجَمۂ کنزالایمان: تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔

سَیِّدُ الْمُبلِّغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”بندے سے قیامت کے دن سب سے پہلے جس عمل کے بارے میں حساب لیا جائے گا، وہ اس کی نماز ہو گی۔ اگر اس کی نماز دُرُست ہوئی تو وہ نَجات و فَلاح پاجائے گا اور اگر اس میں کمی ہوئی تو وہ شخص رُسوا و بَرباد ہو جائے گا۔“ (جامع الترمذی، ابواب الصلوٰۃ۔۔۔۔۔الخ، باب ما جاء ان اوّل ما یحاسب۔۔۔۔۔الخ، ج ۱، ص ۴۲۱،

حدیث:۱۳۴۴، مختصراً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی نماز کا طریقہ، نماز پڑھنے کے فَضائل اور نہ پڑھنے کی وَعیدیں بھی بیان ہوئی ہیں، جن سے بَخُوبی نماز کی اَہمیَّت کا اَندازہ ہوتا ہے۔ مدینے کے تاجدار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بندوں پر پانچ(5) نمازیں فرض فرمائی ہیں، جس نے انہیں اَدا کیا اور ان کے حَق کو معمولی جانتے ہوئے ان میں سے کسی کو ضائع نہ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر اس کے لئے وَعدہ ہے کہ وہ اُسے جنَّت میں داخل کر دے اور جس نے انہیں اَدا نہ کیا تو اس کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر عہد نہیں، چاہے اسے عذاب دے چاہے اسے جنَّت میں داخل فرمائے۔ (سنن ابی داوٗد، کتاب الوتر، باب فیمن لم یوتر، الحدیث:۱۴۲۰، ج۲، ص۸۹)

نارِ جہنم سے تُو اماں دے
خُلدِ بَریں دے باغِ جِناں دے
وَاسِطہ نُعماں بِن ثابِت کا
یااللہ مِری جھولی بَھر دے

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نماز جماعت سے اَدا کرو:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک اور احادیثِ مُبارَکہ میں جہاں بھی نماز کی اَدائیگی کا حکم آیا ہے، اس سے مُراد نماز کو تمام تر فرائض و واجِبات کے ساتھ اَدا کرنا ہے اور نماز کے واجِبات میں سے یہ بھی ہے کہ اُسے جماعت کے ساتھ پڑھا جائے۔ پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 43 میں اِرْشاد ہوتا ہے۔

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ﴿۴۳﴾ (پ۱، البقرۃ:۴۳)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

تفسیرِ خازن میں ہے: اس آیت میں نماز باجماعت ادا کرنے پر اُبھارا گیا ہے، گویا کہ فرمایا: نماز پڑھنے والوں کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھو۔ (تفسیر الخازن، پ۱، البقرۃ: تحت الآیۃ ۴۳، ۱/ ۴۹)

ایک اور مقام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 29 سُوْرَۃُ الْقَلَم کی آیت نمبر 42,43 میں ارشاد فرماتا ہے:

یَوْمَ یُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّ یُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ﴿۴۲﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَ قَدْ كَانُوْا یُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَ هُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ (پ ۲۹، القلم: ۴۲۔۴۳)

تَرجَمۂ کنزالایمان: جس دن ایک ساق کھولی جائے گی (جس کے معنی اللہ ہی جانتا ہے) اور سجدہ کو بُلائے جائیں گے تو نہ کر سکیں گے نیچی نگاہیں کئے ہوئے ان پر خواری چڑھ رہی ہو گی اور بے شک دُنیا میں سجدہ کے لئے بُلائے جاتے تھے جب تندرُست تھے۔

حضرت ابراہیم تیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "وہ قیامت کا دن ہو گا، اس دن انہیں ندامت کی ذِلَّت ڈھانپے ہو گی، کیونکہ انہیں دُنیا میں جب سجدوں کی طرف بُلایا جاتا تو یہ تندرُست ہونے کے باوُجود نماز میں حاضِر نہ ہوتے۔ حضرت سَیِّدُنا کَعْب

الاَحبار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: "خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ آیتِ مُبارکہ جماعت سے پیچھے رہ جانے والوں ہی کے بارے میں نازِل ہوئی ہے اور بِغَیرِ عُذر کے جماعت تَرک کر دینے والوں کے لئے اس سے زِیادہ سخت کون سی وعید ہو گی۔" (تفسیر قرطبی، سورۃ القلم، تحت الآیۃ ۴۳، ۴۲، ج۹، ص۱۸۷، ملتقطاً)

باجماعت نماز کی اَدائیگی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اس آیتِ مُبارَکہ میں بغیر عُذر جماعت سے نماز نہ پڑھنا ایک ایسا عمل ہے کہ اس کے سبب کل بَروزِ قیامت عذاب اور ذِلَّت وخواری مُقدَّر بن سکتی ہے ۔اس لیے بِلاعُذرِ شَرعی مسجد کی جماعت نہیں چھوڑنی چاہیے ۔ آیئے !اس کی اَہمیَّت جاننے کیلئے چند اَحادیثِ مُبارَکہ سُنتے ہیں:

اگر جماعت فَوت ہو جانے کا نُقصان جان لیتا تو۔۔۔

حضرت سَیِّدُنا ابُو اُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایَت ہے، سرکارِ مدینہ، سُرُورِ قَلْب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: "اگر نَمازِ باجماعت سے پیچھے رہ جانے والا یہ جانتا کہ اس رہ جانے والے کے لیے کیا ہے؟ تو گھسٹتے ہوئے حاضر ہوتا۔ (المعجم الکبیر، ج۸، ص۲۲۴، الحدیث: ۷۸۸۶)

حضرت سَیِّدُنا ابُو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایَت ہے، تاجْدارِ مدینہ، سُرُورِ سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: "کسی (گاؤں) (شہر) یا بادِیہ (یعنی جنگل) میں تین (3) شخص ہوں اور (باجماعت) نَماز قائم نہ کی گئی مگر ان پر شَیْطان مُسَلَّط ہو گیا۔ تو جماعت کو لازِم جانو کہ بھیڑیا اُس بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے دُور ہو۔" (سنن نسائی، ص۱۴۷، الحدیث: ۸۴۴)

شارحِ بُخاری حضرت علامہ بدرُ الدِّین عَیْنی حَنَفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حدیث کی مُراد یہ ہے کہ تارکِ جماعت پر شیطان غالِب آجاتا ہے اور اس پر اپنا قَبْضَہ جَمالیتا ہے، جیسے بھیڑیا ریوڑ سے الگ ہونے والی بکری پر قابِض ہو جاتا ہے اور حدیث میں تین کا ذِکْر اس لیے ہے کہ جَمْعِ کم سے کم تین پر بولی جاتی ہے اور تین شخصوں کے ذَرِیعے ہی جُمعہ قائم ہو سکتا ہے، نیز اس حدیث سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ اگر دو شخص کسی جگہ میں ہوں اور وہ دونوں جُدا جُدا نماز پڑھیں تو گُناہ گار نہیں ہوں گے۔

(شرح ابو داؤد للعینی، ۳/۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے جہاں مسلمانوں کی آپس میں مَحَبَّت و مُوانَست میں اِضافہ ہوتا ہے وہیں نماز کا ثواب بھی کئی گُنا بڑھ جاتا ہے۔ احادیثِ مُبارَکہ میں کئی مقامات پر جماعت سے نماز پڑھنے والے کیلئے کثیر ثواب اور کئی انعامات کی بشارتیں وارد ہوئی ہیں۔ آیئے! چار (4) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں۔

1. جس نے کامل وُضو کیا، پھر فَرض نماز کے لیے چلا اور اِمام کی اِقْتِدا میں فرض نماز پڑھی، اس کے گُناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (صحیح ابن خزیمہ، ۲/۳۷۳، حدیث ۱۴۸۹)
2. اللہ عَزَّوَجَلَّ باجماعت نماز پڑھنے والوں کو مَحْبُوب رکھتا ہے۔ (مسند احمد، ۲/۳۰۹، الحدیث: ۵۱۱۲)
3. باجماعت نماز تنہا نماز پڑھنے سے 27 دَرَجے اَفْضَل ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلاۃ الجماعۃ، الحدیث: ۶۴۵، ۱/۲۳۲)

4. جب بندہ باجماعت نماز پڑھے، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنی حاجَت کا سوال کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات سے حَیا فرماتا ہے کہ بندہ حاجَت پُوری ہونے سے پہلے واپس لوٹ جائے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۷/۲۹۹، الحدیث ۱۰۵۹۱)

میں ساتھ جماعت کے پڑھوں ساری نَمازیں
اللہ! عبادت میں مِرے دل کو لگا دے

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سَماعت فرمایا کہ باجماعت نماز پڑھنے کے کس قَدر فَضائل ہیں۔ جماعت سے نَماز پڑھنے والا کتنا خُوش نصیب ہے کہ اسے جَماعت میں شَریک ہونے کے سبب ستائیس (27) گُنا زِیادہ ثواب ملتا ہے، ایسا شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بندہ بن جاتا ہے، اس کی دُعاؤں کو قَبُولیَّت کا شرف مل جاتا ہے اور نماز کے ارادے سے گھر سے نکلنے پر قدم قدم پر نیکیاں ملتی ہیں، جب تک وہ جماعت کے انتظار میں بیٹھا رہے، اُسے نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے، الغرض جماعت سے نماز پڑھنے والے کا سراسر فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اور جو چالیس (40) نمازیں جماعت سے پڑھنے والا بن جائے اس کے تو وارے ہی نیارے ہیں۔ چُنانچہ

میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے، کعبے کے بَدرُ الدُّجٰی، طیبہ کے شمسُ الضُّحٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے چالیس (40) دن باجماعت (نماز) پڑھے اور تکبیرِ اُولٰی پائے، اس کے لیے دو آزادیاں لکھ دی جائیں گی، ایک نار (یعنی دوزخ) سے، دوسری نِفاق سے۔

(جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء في فضل التكبيرة الأولى، الحديث: ۲۴۱، ج۱، ص۲۷۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! چالیس (40) روز تک تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نماز پڑھنے والا نہ صِرف نِفاق (یعنی منافقت) جیسی بُری خَصلَت سے محفوظ ہو جاتا ہے بلکہ نارِ جَہنَّم سے بھی اَمان پاتا ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا امام شرفُ الدِّین حُسین بن محمد طیبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: نِفاق سے بَراءَت کا مَطْلَب یہ ہے کہ وہ دُنیا میں مُنافِق جیسے اَعمال سے محفوظ رہے گا اور اسے مُخْلِصین جیسے اَعمال کرنے کی توفیق ملے گی نیز آخرت میں نارِ جَہنَّم سے اَمن میں رہے گا جس میں مُنافِق کو عذاب دیا جائے گا یا پھر مُراد یہ ہے کہ اس کیلئے اس بات کی گواہی دی جائے گی کہ یہ مُنافِق نہیں ہے، کیونکہ مُنافِقین جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے ہیں تو سُستی سے کھڑے ہوتے ہیں جبکہ اس کا حال ان کے بَر عکس ہے۔

(شرح الطیبی، ج۳ص۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نمازِ باجماعت کی اس قَدر بَرکتوں اور فضیلتوں کے باوُجُود سُستی کرنا اور جماعت سے نماز نہ پڑھنا کس قَدر تَعَجُّب خیز ہے؟ مگر افسوس! جماعت کی پروا نہیں کی جاتی، بلکہ نَماز بھی اگر قَضا ہو جائے تو کوئی رَنج نہیں، مگر ہمارے اَسلاف کی تو یہ حالت تھی کہ اگر اِن کی تکبیرِ اُولیٰ کبھی فَوت ہو جاتی تو اُنہیں اِس قَدر صَدمہ ہوتا جیسے بہت بڑا نُقصان ہو گیا ہو، یہ حضرات دُنیا و مَافِیْھَا (یعنی یہ دُنیا اور اس میں جو کچھ بھی ہے) سے تکبیرِ اُولیٰ کو زِیادہ اَہَمّ سمجھتے تھے اور حَقیقَت بھی یہی ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا اِمام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مَروِی ہے کہ سَلَف صالحین یعنی پُرانے بُزُرگوں کے نزدِیک نَماز کی کچھ اس قدر اَہَمِّیَّت تھی کہ اگر اُن میں سے کسی کی تکبیرِ اُولیٰ فَوت ہو جاتی تو تین (3) دن تک اس کا اَفسوس کرتے رہتے اور اگر کسی کی کبھی جماعت فَوت ہو جاتی تو اس

کا سات (7) روز تک غَم مَناتے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۲۶۸) ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اپنے اَندر نمازِ باجماعت کی اَہمیَّت اوراس کی مَحبَّت پیدا کریں اور اپنے بچوں کو بھی شروع سے ہی جماعت سے نماز پڑھنے کی عادت ڈالیں۔

تکبیرِ اُولیٰ چھوٹنے پر بیٹے سے باز پُرس

امام مُجاہِد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک بدری صحابیِ رسول رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے بیٹے سے پُوچھا: تم نے ہمارے ساتھ (باجماعت) نماز پڑھی؟ بیٹے نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے پھر پُوچھا: تم نے تکبیرِ اُولیٰ پائی؟ بیٹے نے عرض کی: نہیں! اِرْشاد فرمایا: باجماعت نماز کا جو حصّہ تم سے فوت ہو گیا، وہ سیاہ آنکھوں والی سو (100) اُونٹنیوں سے بہتر ہے۔ (مصنف عبد الرزاق، ۱/۳۹۱، حدیث ۲۰۲۵)

بیٹے کو مسجد میں رہنے کی تلقین

حضرتِ سیِّدُنا ابُو دَرْداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے اِرْشاد فرمایا: بیٹا! مسجد تمہارا گھر ہونا چاہیے، بِلاشُبہ میں نے حبیبِ رَبِّ ذُوالْجَلال، بی بی آمِنہ کے لال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ مسجدیں مُتَّقِیوں کے گھر ہیں اور جس کا گھر مسجد ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مغفرت، رحمت اور سُوئے جنَّت لے جانے والے پُل صراط سے باحِفاظَت گُزارنے کا ضامِن بن جاتا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ۸/۱۷۲، حدیث ۱)

بال مُنڈوادیئے!

حضرتِ سَیِّدُنا صالح بن کَیسان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جس دِیانت و محنت کے ساتھ اپنے شاگردِ رشید

حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُالعَزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے کِردار و گُفتار کی نگرانی کی، اس کا اَندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک بار حضرت سَیِّدنا عُمر بن عبدُالعَزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نَماز کی جماعت میں شریک نہ ہوسکے۔ اُستاذِ محترم نے وجہ پُوچھی تو بتایا: "میں اُس وَقْت بالوں میں کنگھی کر رہا تھا۔" تڑپ کر بولے: "بال سَنوارنے کو نَماز پر ترجیح دیتے ہو!" اور اس بات کی خبر مِصر میں آپ کے والدِ مُحترم کو کر دی، اُنہوں نے اُسی وَقْت اپنا خاص آدمی بیٹے کو سَزا دینے کے لئے بھیجا، جس نے مدینے شریف پہنچتے ہی سب سے پہلے اُن کے بال مُنڈوائے پھر کوئی دوسری بات کی۔ (سیرت ابنِ جوزی ص ۱۴) اِسی تعلیم و تَربِیَت کا نتیجہ تھا کہ آپ کی شخصیت اُن تمام اَخلاقی بُرائیوں سے پاک تھی، جن میں اس وَقْت کے کئی نوجوان مُبتلا تھے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت میں اُن والدین کے لئے دَرس کے مہکے مہکے مدنی پھول ہیں جو اپنی اَولاد کی مَدَنی تَربِیَت پر خاطر خواہ توجُّہ نہیں دیتے، اُن سے دُنیوی تعلیم کے بارے میں تو پُوچھ گچھ کرتے ہیں مگر نَمازوں کی اَدائیگی کی ترغیب تک نہیں دیتے، یاد رکھئے! تَربِیَتِ اَولاد صِرف اِس چیز کا نام نہیں کہ انہیں کھانے پینے اور لباس جیسی ضَرورتوں اور آسائشوں میں رکھا جائے بلکہ انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مُطِیع و فرمانبردار بنانے کی کوشش کرنا بھی والِدین کی ذِمّہ داریوں میں شامل ہے۔ آج کے اس پُرفِتَن دَور میں بچوں کی مَدَنی تَربِیَت کی اَہمیَّت تو اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ جب جِدَّت پَسندی کی رَنگینیاں اور فَریب کاریاں مُسلِم مُعاشرے کو ٹی. وی، ڈِش انٹینا، کیبل نیٹ وَرک، اِنٹرنیٹ، سوشل میڈیا (Social Media)، جنسی و رُومانی ناولوں، موبائل کے غلط اِستعمال (Miss Use)، بُرے دوستوں اور گناہوں بھری محفلوں کی صُورت میں گھیرے ہوئے

ہیں۔ تفریح اور معلوماتِ عامّہ میں اِضافے کے نام پر یہ آلات بے حَیائی کو جس تیزی سے فَروغ دے رہے ہیں، یہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اس تباہ کُن ماحول میں مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کو اِسلامی مُعاشرے کا مُفید فَرد بنانے کے لئے ان کی بہترین تَربِیَت بے حد ضَروری ہے۔ اَولاد کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ خود بھی اور اپنے گھر کے تمام افراد کو بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرنا ہے۔ کیونکہ جب ہم خود اِس مدنی ماحول سے وابستہ ہوں گے، مسجد بھرو تحریک میں باقاعدہ شامل ہو کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیں گے، مدنی انعامات کے مطابق زِندگی گزارنے کا مدنی ذہن بنائیں گے، مدنی قافلوں میں سفر کریں گے اور کروائیں گے، ہر ہفتے ہونے والے مدنی مذاکرے میں پابندیٔ وقت کے ساتھ اوّل تا آخر شرکت کی سعادت پائیں گے، گھر میں گناہوں بھرے چینلز چلانے کے بجائے، الیکٹرانک مبلغ، 100 فیصدی اسلامی چینل یعنی "مدنی چینل" کو ہی اپنے گھر میں چلائیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے اُمید ہے اوّلاً ہماری اپنی تربیت کا سامان ہو گا، پھر اس کی برکت سے اپنی اولاد کی مدنی تربیت کرنا بھی آسان ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بچوں کی سُنّتوں کے مُطابق تَربِیَت کرنے کیلئے دارُالمدینہ، جامعۃُ المدینہ اور مدرسۃُ المدینہ قائم ہیں۔ جہاں مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کی سُنّتوں کے مطابق صحیح تربیت کی جاتی ہے۔ اَوْلاد کی تَربِیَت کے حوالے سے مزید مدنی پھول حاصل کرنے کے لیے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 188 صفحات پر مُشتمل کتاب "تَربیتِ اَوْلاد" مکتبۃُ المدینہ سے حاصل فرما کر مُطالَعہ بھی فرمالیجئے! اس کتاب میں بچوں کی تَربِیَت کے سلسلے میں قرآن واَحادیث اوراَقْوالِ بُزرگانِ دین کی خُوشبو سے مُعَطَّر مُعَطَّر مدنی پُھول بچے کی پیدائش سے لے کر اس کی شادی تک کے تمام

اُمُور اور مختلف آدابِ زِندگی کو بیان کیا گیا ہے۔اس کتاب کو نہ صِرف خُود پڑھئے بلکہ دوسروں کو بھی اس کے مُطالَعہ کی ترغیب دِلا کر ثوابِ جاریہ کے حق دار بنئے۔

بالخصوص بچوں اور بالعموم بڑوں کی تربیت کے حوالے سے وقتاً فوقتاً امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی طرف سے مختلف موضوعات پر مشتمل رسائل شائع ہوتے رہتے ہیں، مثلاً اب تک 4 رسائل منظرِ عام پر آچکے ہیں، وہ 4 رسائل کون سے ہیں؟، ہو سکے تو اپنے پاس لکھ لیجئے اور آج ہی مکتبۃ المدینہ سے طلب کیجئے، اِن رسائل کے مطالعہ سے بھی تربیت کے حوالے سے مفید معلومات حاصل ہوں گی۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

وہ 4 رسائل یہ ہیں۔**(1)نور والا چہرہ (2)فرعون کا خواب (3)بیٹا ہو تو ایسا (4)جھوٹا چور**

یارَبّ بچا لے تُو مجھے نارِ جَحِیم سے
اَولاد پہ بھی بلکہ جَہَنَّم حرام ہو

(وسائلِ بخشش ص۹۸۱)

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عقلمند کون؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً عقلمند وہی ہے جو نہ صِرف خُود دین کے اَحکامات پر عمل پیرا ہو بلکہ اپنی اَولاد کو بھی سنّتوں کی پیروی کرنے والا بنائے اور نمازِ باجماعت کی اَہمیّت بتائے، کیونکہ سب

عبادتوں میں اَہَم عبادت نماز ہے اور یہی ذَرِیعۂ نَجات اور جنَّت کی کُنْجی ہے،اس لیے نماز کی بَھرپُور حِفاظت کرنی چاہیے اور اسے وَقْت پر جماعت کے ساتھ اَدا کرنا چاہیے۔ عُموماً دیکھا جاتا ہے کہ لوگ گھر میں ہی نماز پڑھ لیتے ہیں اور مسجد کی حاضری سے کَتْراتے اور محض سُستی کی وجہ سے ثَوابِ عظیم سے محروم ہو جاتے ہیں۔ یادرکھئے! ہر عاقِل، بالغ، حُر (آزاد)، قادِر پر جماعت واجِب ہے، بِلاعُذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گُنہگار اور مُستَحِقِ سزا ہے اور کئی بار ترک کرے، تو فاسِق مَردُودُ الشَّہادۃ (یعنی اس کی گواہی مَقْبول نہیں) اور اس کو سخت سزا دی جائے گی، اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا (خاموش رہے) تو وہ بھی گنہگار ہوئے۔

(بہارِ شریعت، ج۱، ص۵۸۲)

باجماعت نماز کی اَہَمِّیَّت کو یُوں بھی سمجھئے کہ اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ ہمارے پاس جو مال ہے، وہ اپنے شہر میں تو ایک روپے کا بِکے گا مگر اسے سمُندر پار جا کر فروخت کیا جائے تو 27 روپے میں بِکے گا، تو شاید ہر شخص سمُندر پار جا کر ہی اپنا مال فروخت کرنے کو ترجیح دے گا، کیونکہ 27 گُنا نَفْع چھوڑنا کوئی بھی گوارا نہیں کرے گا۔ مگر تَعَجُّب ہے کہ چند قَدَم چل کر مسجد میں باجماعت نماز اَدا کرنے پر 27 گُنا ثواب ملتا ہے مگر لوگ اس کی پروا کئے بِغَیر بِلاعُذرِ شَرعی جماعت چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ حالانکہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا یہ معمول تھا کہ جماعت حاصل کرنے کے لیے ایک ایک مِیل چل کر مسجد میں آیا کرتے۔

حضرت سَیِّدُنا ابُوزُبَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے سُنا، اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: کہ ہمارے گھر مَسْجِد سے دُور تھے تو ہم نے اپنے گھروں کو فَروخْت کرنے

کا اِرادہ کیا تا کہ ہم مَسجِد کے قریب ہو جائیں، تو رسولِ اَکرَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں منع فرما دیا اور اِرْشاد فرمایا: تمہیں ہر قَدَم کے بدلے ثواب مِلتا ہے۔ (صحیح مسلم، ص ۳۳۵، الحدیث ۶)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں باجماعت نَماز اَدا کرنے کا کتنا زَبَردَست جَذبہ تھا، واقعی پانچوں وَقْت ایک ایک مِیل کا سفر کر کے آنا آسان کام نہیں اور پھر جَذبۂ اِطاعَت بھی تو دیکھئے کہ صرف اس لیے مَسْجِدِ نَبَوِی شریف کے قَریب گھر نہیں خَرید اتا کہ دُور سے آنے میں زِیادَہ ثواب حاصل ہو! اس کے بَرعکس ہمارا حال یہ ہے کہ ہمارے گھروں کے قَریب مَساجد مَوْجُود ہیں، مسجد ذَرا سی دُور ہو اور پیدل جانے میں سُستی ہو تو گاڑی، موٹر سائیکل کے ذَریعے جانے کی ترکیب بن سکتی ہے، مسجدوں میں بھی ضروری سہولیات مُیَسَّر ہیں مگر بَدقسمتی سے پھر بھی جماعت سے نماز نہیں پڑھتے۔ وہ لوگ جو مَحض سُستی کی وَجہ سے جماعت سے نماز نہیں پڑھتے، اِنہیں چاہیے کہ توجُّہ کے ساتھ یہ حدیثِ پاک سُنیں اور بار بار اس پر غور کریں اور عبرت کے مدنی پھول چُن کر سُستی و غفلت سے جان چُھڑاتے ہوئے، نمازِ باجماعت کی پابندی کا ذہن بنائیں۔

رحمت والے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بعض نمازوں میں کچھ لوگوں کو غیر حاضِر پایا تو اِرْشاد فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کو حکم دُوں کہ وہ نماز پڑھائے، پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نمازِ (باجماعت) سے پیچھے رہ جاتے ہیں اور ان پر ان کے گھر جلا دوں۔ (صحیح مسلم، کتاب المساجد۔۔۔الخ، باب کراہیۃ تاخیرِ الصلاۃ۔۔۔الخ، الحدیث: ۲۵۱-۲۵۲، ص ۳۲۷)

نَمازوں میں مجھے ہرگز نہ ہو سستی کبھی آقا
پڑھوں پانچوں نَمازیں باجماعت یا رسولَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو اپنی اُمَّت سے بے حد مَحَبَّت فرماتے اور ساری ساری رات اُمَّت کی بخشش و مغفرت کیلئے آنسو بہاتے رہے، ایسے شَفیق و کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شانِ جَلال میں فرمایا: جو لوگ جماعت سے نماز نہیں پڑھتے، میرا جی چاہتا ہے کہ ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ یاد رہے! اس واقعہ سے کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جماعت سے نماز نہیں پڑھتے تھے، مُفسرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اسی بات کی وَضاحت کرتے ہوئے اِرْشاد فرماتے ہیں: یہاں رُوئے سُخن (یعنی بات کا رُخ) مُنافقین کی طرف ہے، کیونکہ کوئی بھی صَحابی بِلاوجہ جماعت اور مسجد کی حاضری نہیں چھوڑتے تھے۔ (مراٰۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح: ۲/ ۱۶۸) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تو مَعْذور ہونے کے باوُجود بھی مسجد میں باجماعت نماز اَدا کرنے آتے۔ حضرت سَیِّدُنا ابنِ اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہو کر عرض کی: "یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مدینہ شریف میں مُوذی جانوروں کی کثرت ہے جبکہ میں نابینا ہوں اور گھر بھی دُور ہے اور کوئی مُناسِب رَہْنُما بھی نہیں، جو مجھے لے آیا کرے تو کیا مجھے گھر پر نماز پڑھنے کی اِجازت ہے؟" تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِسْتِفْسار فرمایا (یعنی پوچھا) "کیا تُم اذان کی آواز سنتے ہو؟" اُنہوں نے عرض کی "جی ہاں۔" تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "پس تم حاضِر ہوا کرو کیونکہ میں تمہیں دینے کے لئے کوئی رُخْصَت نہیں پاتا۔" (سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب التشدید فی ترک الجماعۃ، ج۱، ص۲۲۹، الحدیث ۵۵۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور فرمائیں کہ حُضُور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے

حضرت سَیِّدُنا ابنِ اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو نابینا ہونے کے باوُجُود جماعت کی رُخصت عَطا نہیں فرمائی۔ ہمارے تو ہاتھ پاؤں سَلامت، آنکھیں دیکھتی ہیں، آنے جانے میں بھی کوئی دُشواری نہیں پھر بھی نَفْس وشیطان کے بہکاوے میں آکر فقط غَفْلَت و سُستی کی بِنا پر باجماعت نماز جو نادان نہیں پڑھتے اور جو لوگ جماعت سے نماز پڑھتے بھی ہیں، اگر وہ کسی دعوت میں چلے جائیں تو کھانا ختم ہونے کے خوف اور مُرغ مُسلَّم پر ہاتھ صاف کرنے کی حِرص کے سبب کھانے میں ایسے مشغول ہو جاتے ہیں کہ نمازِ باجماعت کا ہوش نہیں رہتا۔ لہٰذا میزبان کو بھی چاہیے کہ جب کسی کی دعوت کرے تو اس بات کا خیال رکھے کہ اس دوران کوئی نَماز نہ آئے، اگر تاخیر کی صُورت میں وَقْتِ نماز آجائے تو پھر لاکھ مَصروفیّت ہو، فوراً میزبان و مہمان سب کے سب مسجِد کا رُخ کریں۔ جب تک شَرعی مجبوری نہ ہو اُس وَقْت تک مسجِد کی جماعتِ اُولیٰ لینا واجِب ہے اور بِلاوَجْہِ شَرعی مسجد کی جماعت تَرک کرکے گھر یا کسی اور جگہ جماعت کر بھی لی تو تَرکِ واجِب کا گُناہ سر پر آئے گا۔

کُفر پر خاتمہ کا خوف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! اِفْطار پارٹیوں، شادی و ولیمے کی دعوتوں، نِیازوں، ایصالِ ثواب کے اجتماعات اور نعت خوانیوں وغیرہ کی وَجہ سے فرض نمازوں میں مسجِد کی جَماعتِ اُولیٰ (یعنی پہلی جماعت) تَرک کرنے کی ہرگز اِجازت نہیں، یہاں تک کہ جو لوگ گھر یا ہال یا بنگلہ کے کمپاؤنڈ وغیرہ میں تَراوِیح کی جماعت قائم کرتے ہیں اور قریب مسجِد مَوْجُود ہے، تو اُن پر بھی واجِب ہے کہ پہلے فرض رَکْعتیں جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ مسجِد میں اَدا کریں۔ جو لوگ بِلا عُذرِ شَرعی باوُجُودِ قُدرت فرض نماز مسجِد میں جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ اَدا نہیں کرتے ان کو ڈر جانا چاہئے۔

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، "جس کو یہ پَسند ہو کہ کل اللہ تَعالٰی سے مُسلمان ہو کر ملے تو وہ ان پانچ (5) نمازوں (کی جماعت) پر وہاں پابندی کرے، جہاں اَذان دی جاتی ہے، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے سُنَنِ ھُدٰی (سُنّتِ موکدہ) مَشْروع کیں اور یہ (باجماعت) نَمازیں بھی سُنَنِ ھُدٰی سے ہیں اور اگر تُم اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیا کرو جیسا کہ یہ پیچھے رہنے والا گھر میں پڑھ لیتا ہے تو تم اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّت چھوڑ دو گے اور اگر اپنے نبی کی سُنَّت چھوڑو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔" (مسلم شریف ج ۱ ص ۲۳۲ رقم الحدیث ۲۵۷) اِس حدیثِ مُبارَک سے اِشارہ ملتا ہے کہ جماعتِ اُولٰی کی پابندی کرنے والے کا خاتِمہ بِالْخَیْر ہو گا اور جو بِلا وَجْہِ شَرعی مسجِد کی جماعتِ اُولٰی تَرک کرتا ہے اُس کیلئے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کُفر پر خاتِمے کا خوف ہے۔

جو لوگ خَوامَخواہ سُستی کیوجہ سے پُوری جماعت حاصِل نہیں کرتے وہ توجُّہ فرمائیں کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں، اگر اذان سُن کر دُخُولِ مسجِد (یعنی مسجِد میں داخِل ہونے کیلئے) اِقامت کا اِنتِظار کرتا رہا تو گنہگار ہو گا۔" (فتاویٰ رضویہ ج ۷ ص ۱۰۲، البحر الرائق ج ۱ ص ۶۰۴) فتاویٰ رضویہ شریف کے اسی صفحہ پر ہے، "جو شخص اَذان سُن کر گھر میں اِقامت کا اِنتِظار کرتا ہے، اُس کی شہادت (یعنی گواہی) قبول نہیں۔" (البحر الرّائق ج ۱ ص ۴۵۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہماری اَکْثَرِیت ایسے لوگوں کی ہے جو بازار کی رنگینیوں میں دُکانیں سَجائے بیٹھے رہتے ہیں، دفاتر وغیرہ میں مصروفیت کے نام پر وقت گزار دیا جاتا ہے، اَذانیں ہو جاتی ہیں، جماعتیں خَتم ہو جاتی ہیں اور انہیں اس کا اِحساس تک نہیں ہوتا اور جو نماز پڑھتے بھی ہیں تو بے جماعت، بَسا اَوقات باتیں بناتے ہوئے یا کام کاج کرتے ہوئے جماعت تو جماعت نماز تک فوت کر جاتے ہیں مگر آہ! اس کا افسوس تک نہیں ہوتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کے نزدیک جماعت کی اَہَمِّیَّت بڑی

سے بڑی سَلْطَنَت ملنے سے بھی زِیادہ اَہمیَّت کی حامل ہوا کرتی تھی، چُنانچہ

نماز سَلطَنت سے بہتر

حضرتِ مَیْمُون بن مِہران رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مَسْجِد میں آئے، اُن سے کہا گیا: "جماعت خَتْم ہو گئی اور لوگ جا چکے ہیں" یہ سُن کر اُن کی زبان پر بے ساختہ جاری ہوا: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن، پھر فرمایا: "میرے نزدیک اِس (باجماعت) نَماز کی فضیلت عِراق کی حُکْمرانی سے زِیادہ ہے۔" (مکاشفۃ القلوب، ص ۲۶۸)

جماعت فوت ہونا بچّہ کی موت سے سخت تر ہے

حضرت سَیِّدُنا حاتِم اَصَمّ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار میری جماعت فوت ہو گئی تو صرف حضرتِ اَبُواِسحاق بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے میری تَعْزِیَت کی اور اگر میرا بیٹا فوت ہوتا تو دس ہزار (10000) سے زائد لوگ میری تَعْزِیَت کرتے، افسوس! لوگوں کے نزدیک دُنیا کی مُصیبت سے زِیادہ دین کی مُصیبت آسان ہو گئی۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۲۶۸)

باغ مساکین پر صدقہ کر دیا

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ "حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے ایک باغ کی طرف تشریف لے گئے، جب واپس ہوئے تو لوگ نمازِ عصر ادا کر چکے تھے، یہ دیکھ کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا اور ارشاد فرمایا: "میری عصر کی جماعت فوت ہو گئی ہے، لہٰذا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میرا باغ مساکین پر صدقہ ہے تاکہ یہ اس کام کا کفارہ ہو جائے۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، باب صلاۃ الجماعۃ، الکبیرۃ الخامسۃ والثمانون، ۱/۳۱۱)

اَللّٰہُ اَکْبَر! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بُزرگوں کے نزدیک جماعت کی کس قدر اَہمیَّت تھی، اُن کے نزدیک مال و اَولاد کا تَلَف (ضائع) ہو جانے سے بڑی مصیبت نمازِ باجماعت چھوٹ جانا تھا۔

مسجد بھرو تحریک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی سُنَّتوں بھری مَدَنی تحریک ہے اور چاہتی ہے کہ کسی طرح اُمَّتِ مُسلمہ کا بچّہ بچّہ پکا نَمازی بن جائے۔ آیئے! ہم سب مل جُل کر اس نیک کام میں دعوتِ اسلامی کے ساتھ تعاوُن کریں، خُود بھی نمازِ باجَماعت کی پابندی کریں اور دوسروں کو نَمازی بنانے کی مُہم بھی تیز سے تیز تَر کر دیں، جب بھی نَمازِ باجماعت کیلئے سُوئے مسجِد جانے لگیں، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ **72 مدنی انعامات** میں سے **مدنی انعام نمبر 2** پر عمل کی نیّت سے دُوسروں کو باجماعت نماز کی ترغیب دِلا کر ساتھ لیتے جایئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہمارے سبب سے ایک بھی نَمازی بن گیا تو جب تک وہ نَمازیں پڑھتا رہے گا اُس کی ہر ہر نَماز کا ہمیں بھی ثواب ملتا رہے گا، ورنہ کَم اَز کَم نیکی کی دعوت دینے کا ثواب تو ضَرور ہاتھ آئے گا۔ جنہیں صحیح طور پر نَماز نہیں آتی اُنہیں نَماز سکھایئے۔ نماز، وُضو، غُسل کے مَسائل اور سُنَّتیں سیکھنے کیلئے عشا کے بعد کم و بیش 40 منٹ چلنے والے دعوتِ اسلامی کے مدرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں داخِلہ لے لیجئے، اِس میں خُود بھی قرآنِ کریم سیکھئے اور دوسروں کو بھی سکھایئے۔ ہم سے سیکھنے والا جب جب تِلاوت کرے گا، ہمیں بھی اُس کی تِلاوت کا ثواب ملتا رہے گا۔ ہم بھی سُنَّتوں

پر عمل کریں اور دوسروں کو بھی عمل پر آمادہ کرنے کی کوشش جاری رکھیں۔ عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت اور مَدَنی قافِلوں میں سُنَّتوں بھرے سفر کے ذَرِیعے اپنی اور دوسروں کی اِصلاح کی زور دار مُہم چلا کر مُسلمانوں کو ''نیک'' بنانے کی ''مشین'' بن جایئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا اَنبار لگ جائے گا اور دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو جائے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مُسلمانوں کی خَیر خَواہی اورانہیں باجماعت نماز پڑھنے کا عادِی بنانے کے عظیم جذبے کے تحت اس پُر فِتَن دَور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشتمل، شریعت وطریقت کے جامع مجموعے ''مدنی اِنْعامات'' میں سے ایک مدنی اِنعام یہ بھی عطا فرمایا ہے کہ ''کیا آج آپ نے **پانچوں نمازیں** مسجد کی پہلی صَف میں تکبیر اُولیٰ کے ساتھ **باجماعت** اَدا فرمائیں؟ نیز ہر بار کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجد لے جانے کی کوشش فرمائی؟''۔

اگر ہم میں سے ہر ایک نمازی اسلامی بھائی اس مدنی اِنْعام کا عامل بن جائے تو وہ دن دُور نہیں کہ جب ہماری مَساجد میں نمازیوں کی بہاریں آجائیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

یہاں یہ بات بھی ذِہن نشین رہے کہ تکبیرِ اُولیٰ پہلی تکبیر کو کہتے ہیں، اِس کو تکبیرِ تَحرِیمَہ بھی کہا جاتا ہے، اس کا ثواب پانے میں ہمارے لیے ایک رِعایَت یہ بھی مَوْجُود ہے کہ پہلی رَکْعَت کا رُکوع بھی اگر اِمام کے ساتھ مل گیا تو ہمیں تکبیرِ اُولیٰ کا ثواب مل جائے گا۔ (الفتاوی الھندیۃ، ج ۱، ص ۶۹۔ بہارِ شریعت، ج ۱، حصہ ۳، ص ۵۰۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جماعت سے نماز پڑھنے کے فَوائد اور حکمتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جماعت سے نماز پڑھنے کی عادت بنائیے اور پابندی سے باجماعت نماز اَدا کرنے کا معمول بنائیے۔ جب نماز کا وَقْت آجائے، اپنے تمام کام کاج چھوڑ کر باجماعت نماز اَدا کرنے کیلئے مسجد میں حاضر ہو جایئے! نماز باجماعت اَدا کرنے کی بہت سی حکمتیں ہیں۔ مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سوال قائم کرتے ہیں کہ نماز جماعت سے کیوں پڑھی جاتی ہے، اس میں کیا حکمت ہے؟ مسجد میں حاضری کیوں دی جاتی ہے؟ پھر اس کا جواب دیتے ہوئے خُود ہی اِرْشاد فرماتے ہیں: جماعت میں دِینی و دُنْیوی بہت سی حکمتیں ہیں، دُنیوی حکمتیں تو یہ ہیں کہ جماعت کی بَرَکت سے قوم میں تنظیم رہتی ہے کہ مُسلمان اپنے ہر کام کے لیے، امام کی طرح صَدر اور اَمِیر چُن لیا کریں، پھر اَمِیر کی ایسی اِطاعت کریں، جیسے مُقْتَدی امام کی (کرتا ہے)، جماعت سے آپس کا اِتِّفاق بڑھتا ہے، روزانہ پانچ (5) بار کی مُلاقات اور دُعاسلام دل کی عَداوَت دُور کرتا ہے، قوم میں پابندیِ اَوْقات کی عادت پڑ جاتی ہے کہ سب لوگ وَقْتِ جماعت پر دوڑتے آتے ہیں، جماعت سے مُتکبّرین کا غُرور ٹوٹتا ہے کہ یہاں بادشاہ کو فقیر کے ساتھ کھڑا ہونا پڑتا ہے، نیز مسجد ہماری کمیٹی گھر یا دارُ الشُّوریٰ ہے، جہاں جمع ہو کر مُسلمان اَہَم مشورہ کرسکتے ہیں، گویا مسجد میں روزانہ محلہ کی پانچ (5) کانفرنسیں ہوتی ہیں، دِینی فائدے یہ ہیں کہ اگر جماعت میں ایک کی نماز قَبول ہوگئی تو سب کی قَبول ہے، جماعت میں گویا مُسلمانوں کا وَفْد بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ حاکم کے یہاں تَنْہا کے مُقابل وَفْد کا زِیادہ اِحْتِرام ہوتا ہے، جماعت میں اِنسان رَبّ کی کچہری میں وکیل یعنی امام کے ذَرِیعہ عرض معروض

کراتا ہے، جس سے بات کا وَزن بڑھ جاتا ہے، مسجد کی طرف آنے جانے میں ہر قدم پر دس(10) نیکیاں ملتی ہیں، جماعت سے آدمی کو دِینی پیشوا، عُلماء صُوفیہ کا اَدَب سکھایا جاتا ہے۔(رسائل نعیمیہ (اسرار الاحکام)،ص۲۸۸،ملتقطاً)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی
میں پڑھتا رہوں سُنَّتیں، وَقْت ہی پر ہوں سارے نَوافل اَدا یاالٰہی
دے شوقِ تلاوت دے ذَوقِ عبادت رہوں باوُضو میں سَدا یاالٰہی
ہمیشہ نگاہوں کو اپنی جُھکا کر کروں خاشِعانہ دُعا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش،ص:۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے قرآن وحدیث کی روشنی میں باجماعت نماز کے فَضائل سُنے کہ باجماعت نماز پڑھنے والے کو ہر قَدم پر نیکیاں، دَرَجات کی بُلندی، گُناہوں کی مَغْفِرت جیسی عظیم سَعادتیں ملتی ہیں، ساتھ ہی اس کی اَہَمِّیَّت اور ترکِ جماعت کی وعیدوں میں سے یہ بھی سُنا کہ جماعت سے نماز نہ پڑھنے والا فاسق(گنہگار)، مَردُودُ الشَّہادۃ(یعنی جس کی گواہی قبول نہیں) ہے، ترکِ جماعت کرنے والوں کے لئے تو یہ وعید ہی کافی ہے کہ رحمت والے آقا میٹھے میٹھے مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسوں کے بارے میں ارشاد فرمایا:لوگ تَرکِ جماعت سے

ضرور باز آجائیں یا پھر میں ان کے گھروں کو جلادوں گا۔ نیز جماعتِ اُولیٰ کی پابندی کرنے والے کا خاتِمہ بِالْخَیْر ہوگا اور جو بِلاوَجْہِ شَرعی مجبوری کے، مسجِد کی جماعتِ اُولیٰ تَرک کرتا ہے، اُس کیلئے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کُفر پر خاتِمے کا خوف ہے۔ اس لئے ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہیں اور پانچوں نمازیں باجماعت تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ پڑھنے کو اپنا معمول بنالیں ورنہ یاد رکھئے! کل بروزِ قیامت جَہنَّم کا خوف ناک عذاب برداشت نہیں ہوسکے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں پانچوں نمازیں باجماعت اَدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس تاجران:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نمازِ باجماعت کی اَہمیَّت بتانے، سُنَّتوں کی تَربِیَت اور نیکی کی دعوت پھیلانے کیلئے دعوتِ اسلامی کم و بیش 97 شُعبہ جات میں کام کر رہی ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس تاجران"** بھی ہے، تِجارت ایک ایسا شُعبہ ہے جو ہر ملک میں رِیڑھ کی ہڈی کی حَیثیَّت رکھتا ہے، بلکہ کئی ملکوں کی مَعِیْشت کا اِنْحِصار و مَدار ہی تِجارت پر ہے، مگر بدقسمتی سے علمِ دِین سے دُوری کی وجہ سے آج مسلمانوں کی ایک تعداد تجارت کے اسلامی سُنہری اُصولوں پر عمل کرنے سے بہت دُور ہے۔ چُنانچہ تبلیغِ قراٰن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ایک مجلس بنام "مجلسِ تاجران" کا قِیام عمل میں آیا، جس کا کام شُعبہ تِجارت سے مُنسلک لوگوں کو تجارت کے مُتَعَلِّق اسلامی تعلیمات سے رُوشناس

کرانا، ان میں تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے نیکی کی دعوت کی دُھومیں مَچانے کے پیغام کو عام کرنا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے، مدَنی مقصد کے حُصُول اور بازاروں میں مَدَنی ماحول بنانے کیلئے مسجد یا کسی بھی مُناسِب مَقام پر درسِ فَیضانِ سُنَّت وغیرہ دینے کا اِہْتمام کرنا ہے، جسے چوک دَرْس کہا جاتا ہے۔ چوک درس کے علاوہ وقتاً فوقتاً مُختلف اَوْقات میں "تِجارت کورسز" کروانے کا بھی اِہْتمام کیا جاتا ہے، مدنی چینل پر باقاعدہ بیانات بنام سلسلہ "اَحْکامِ تِجارت" کی ترکیب ہے، الغرض تِجارت کو صحیح معنٰی میں اِسْلامی خُطُوط پر اُسْتُوار (مُسْتَحْکَم ومَضْبُوط) کرنے کیلئے، دعوتِ اسلامی کی یہ مجلس کوشش میں مگن ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مَچی ہو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مُشکبار مدنی ماحول اچھی صُحْبت فَراہَم کرتا ہے، اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر لاکھوں لوگ گُناہوں بھری زِندگی سے تائب ہو کر نیکیوں بھری زِندگی گُزار رہے ہیں۔ آیئے! ہم سب بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں حصّہ لینے والے بن جائیں۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام نمازِ فجر کے بعد مَدَنی حَلْقہ بھی ہے۔ جس میں روزانہ 3 آیاتِ قرآنی کی

تلاوت مع ترجمہ کَنْزُالایمان و تفسیر خزائنُ العرفان، تفسیر نورُالعرفان یا تفسیر صِراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4 صفحات) اور منظوم شَجَرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے۔ اس کے بعد اِشراق و چاشت اور صلوٰۃ و سلام پر اس کا اختتام ہوتا ہے۔

قرآنِ کریم کو پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے کی بڑی برکتیں ہیں، نبیِّ مکرّم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظَّم ہے: حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے قرآنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قرآنِ پاک میں ہے، اس پر عمل کیا، قرآن شریف اس کی شفاعت کرے گا اور جنّت میں لے جائے گا۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۴۱ ص ۳، اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبرانی ج ۱۰ ص ۱۹۸ حدیث ۱۰۴۵۰) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جس شخص نے قرآنِ کریم کی ایک آیت یا دِین کی کوئی سُنَّت سکھائی قِیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس سے بہتر ثواب کسی کے لیے بھی نہیں ہوگا۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطِی ج ۷ ص ۲۰۹ حدیث ۲۲۴۵۴) لہٰذا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پابندی کے ساتھ مدنی حلقے میں شرکت کی نِیَّت کر لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی خُوب خُوب برکتیں حاصل ہوں گی۔

فیشن پرست "مُبلِّغِ سُنَّت" بن گئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گُناہوں کی عادت سے جان چُھڑانے، سُنَّتیں اَپنانے اور اپنا سینہ عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مدینہ بنانے کیلئے، دعوتِ اسلامی کے سَدابہار مدنی ماحول سے

ہر دَم وابستہ رہئے۔ آیئے! آپ کی ترغیب کیلئے ایک خُوشگوار و مُشکبار مدنی بہار آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں۔ چُنانچِہ اِندَور شہر (M.P. ہند) کے ایک ماڈَرن نوجوان نے آخِری عَشَرہ رَمَضانُ الْمُبارَک ۱۴۲۶ھ میں تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے کئے جانے والے اِجتماعی اِعتِکاف میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ اِعتِکاف کرنے کی سَعادت حاصِل کی۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول اور عاشِقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت سے قَلب میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہو گیا، چِہرے پر داڑھی کی بہاریں مُسکرانے لگیں اور سبز عمامہ شریف سے سرسبز ہو گیا، ہاتھوں ہاتھ 12 دن کے لئے سُنَّتوں کی تَربِیَت کے مَدَنی قافِلے کے مُسافِر بن گئے، خُوب مَدَنی رنگ چڑھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر اپنے شہر میں حلقہ مُشاوَرَت کے نگران کی حیثیت سے مَدَنی کاموں کی دُھومیں مَچا رہے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نَبُوّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہ بزم جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا

۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مدنی پھول**" سے پانی پینے کے چند مدنی پھول سنتے ہیں:

دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم : ❁ اُونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مَت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل **بِسْمِ اللہ** پڑھو اور فَراغت پر **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** کہا کرو (تِرمِذی ج۳ ص ۳۵۲ حدیث ۱۸۹۲) ❁ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پُھونکنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداود ج۳، ص ۴۷۴، حدیث: ۳۷۲۸) مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ مُنہ کر کے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وَقْت گلاس مُنہ سے ہٹالو) گرم دُودھ یا چائے کو پُھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔ (مراٰۃ ج۶ ص ۷۷) البتّہ دُرُودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیّتِ شِفا پانی پر دَم کرنے میں حَرَج نہیں ❁ پینے سے پہلے **بِسْمِ اللہ** پڑھ لیجئے ❁ چُوس کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ پیئں، بڑے بڑے گھونٹ پینے سے جِگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے ❁ پانی تین سانس میں پیئں ❁ بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے ❁ پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نُقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے (اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج۵ ص ۵۹۴) ❁ پی چکنے کے بعد **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** کہیے ❁ گلاس میں بچے ہوئے مُسلمان کے صاف سُتھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوُجُود خوامخواہ پھینکنا نہ چاہئے ❁ منقول ہے: **سُؤْرُ**

اَلْبَوْلُ مِنْ شِفَاءٌ یعنی مُسلمان کے جُھوٹے میں شِفا ہے (فتاویٰ کُبریٰ فقہیۃ، لابن حجر الہیتمی ج۴ص۱۱۷) ❁ پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب "سُنَّتیں اور آداب" ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

آؤ مدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر
سُنَّتیں سیکھیں گے اس میں اِنْ شَاءَ اللہ سر بسر
تیس تیس اور بارہ بارہ دن کے مدنی قافلے
میں سفر کرتے رہو جب بھی تمہیں موقع ملے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تبار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جَلْد نَجات پانے والا شَخْص وہ ہو گا، جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔[1]

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرودیں صد ہزار
بے کسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سَلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے

[1]... فردوس الاخبار، ج ۲/ ۴۷۱، حدیث ۸۲۱۰

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادَہ، اُتنا ثواب بھی زِیادَہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً"[2] یعنی پہنچا

---

[1] ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

[2] ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی اِنعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نَظَر کی حِفاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے نَفْس! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر

بنی اسرائیل کا ایک شخص نہایت عِبادت گُزار تھا۔ وہ رات میں اللہ تعالیٰ کی عِبادت میں مصروف رہتا اور دن میں گھوم پھر کر کچھ اشیاء لوگوں کو بیچا کرتا۔ وہ اکثر اپنے نَفْس کا مُحاسَبہ (فکرِ مدینہ) کرتے ہوئے کہتا: **"اے نَفْس! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر۔"** ایک دن وہ حسبِ معمول اپنے گھر سے روزی کمانے کے لئے نکلا اور چلتے چلتے ایک امیر کے دروازے کے قریب پہنچا اور اپنی اشیاء بیچنے کے لئے صَدا لگائی۔ امیر کی بیوی نے جب اس حسین شخص کو اپنے دروازے کے قریب دیکھا تو اس پر عاشِق ہوگئی اور اُسے بہانے سے محل کے اندر بُلا لیا پھر اُس سے کہنے لگی: اے تاجر! میرا دل تمہاری طرف مائل ہو چکا ہے، میرے پاس بہت مال ہے اور زَرْق بَرْق لِباس ہیں، تم یہ کام چھوڑ دو میں تمہیں ریشمی لِباس اور بہت سا مال دوں گی۔ یہ پیش کش سُن کر اس کا نَفْس اس عورت کی طرف مائل ہونے لگا، مگر فوراً اس نے اپنی عادت کے مطابق (نَفْس کو مُخاطَب کرتے ہوئے) کہا: "اے نَفْس! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر" پھر اس عورت کو جواب دیا: "مجھے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا خوف ہے۔" وہ عورت کہنے لگی: "تم میری خواہش پوری کئے بغیر یہاں سے نہیں جاسکتے۔"

اس شخص نے پھر کہا: **"اے نَفْس! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر۔"** اور نَجات کی ترکیب سوچنے لگا۔ بالآخر اس نے عورت سے کہا: "مجھے مُہلت دو کہ میں وُضو کرکے دو رَکعتیں ادا کرلوں۔" اجازت ملنے پر اس نے وُضو کیا اور چھت پر چلا گیا، وہاں اس نے دو رَکعَت نماز ادا کرنے کے بعد چھت سے نیچے جھانکا تو اس کی اونچائی (تقریباً) بیس (20) گز تھی۔ اس نے بے بسی سے آسمان کی طرف دیکھا اور عرض کرنے لگا: "اے میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ! میں طویل عرصے سے تیری عِبادت میں مشغول ہوں، مجھے اس آفت سے نجات عطا فرما۔" یہ کہہ کر وہ چھت سے کُود گیا، اللہ تعالیٰ نے حضرت سَیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دِیا: "جاؤ میرے بندے کو زمین تک پہنچنے سے پہلے سنبھال لو، کیونکہ اس نے میرے عِتاب (یعنی میری ناراضی) کے خوف سے چھلانگ لگائی ہے۔" حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے نہایت تیزی سے آکر اس شخص کو تھام لیا اور زمین پر بٹھا دیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حِکایت سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے اَعْمال کے اِحْتِساب کا معمول بنالیتا ہے تو اس کی یہ اچھی عادت اسے گُناہوں سے بچانے میں مُعاوِن ثابِت ہوتی ہے جیسا کہ اس حکایت سے پتا چلتا ہے کہ بنی اسرائیل کے اُس نیک شخص کا دِل جیسے ہی گُناہ کی طرف مائل ہونے لگا، خُود اِحْتِسابی کی عادت کی وجہ سے فوراً ہی اُس کے منہ سے یہ جُملہ نِکلا: **"اے نَفْس! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر۔"** اور پھر اُس پر خوفِ خُدا ایسا غالب ہوا کہ وہ اِرْتِکابِ گُناہ (یعنی گناہ کرنے) سے بچ گیا نیز یہ بھی پتا چلا کہ مُشکل وقت میں نیک اَعْمال ہی انسان کے کام آتے ہیں، بسا اوقات اَعْمالِ صالحہ کی وجہ سے اللہ

---

[1]... دُرَّۃُ الناصحین، ص۳۱۳ بتغیر قلیل

عَزَّوَجَلَّ کی ایسی مَدَد حاصل ہوتی ہے کہ بڑی سے بڑی مُصِیبت آسان ہو جاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ جب اُس نیک شخص نے گُناہ سے چُھٹکارا پانے کے لئے اپنی عبادات کا وسیلہ پیش کرتے ہوئے چھت کی بُلندی سے چھلانگ لگائی تو مَدَدِ اِلٰہی کی وجہ سے جانی ہلاکت و جسمانی مُصِیبت سے محفوظ رہا۔ یاد رہے کہ ہماری شریعت میں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کی اجازت نہیں۔ بہر حال ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے خُود کو گُناہوں سے بچائیں اور زیادہ سے زیادہ نیک اَعْمال بجالائیں، نیک اَعْمال کی وجہ سے نہ صرف مَدَدِ الٰہی حاصل ہوتی ہے بلکہ دُنیا و آخرت کی بے شُمار سَعادتیں بھی نصیب ہوتی ہیں، علاوہ ازیں نیکیاں گُناہوں کو مِٹانے کا ذریعہ بھی ہیں، قرآنِ کریم میں جابجا اعمالِ صالحہ کے فضائل بیان کر کے اس کی تَرْغِیب دِلائی گئی ہے۔ آیئے اس ضمن میں تین (3) فرامینِ خُداوندی سُنتے ہیں:

پارہ 24 سُوْرَۂ حٰمٓ اَلسَّجدہ کی آیت نمبر 8 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ۠ (پ ۲۴، حم السجدۃ: ۸)

تَرْجَمۂ کَنْزُ الْاِیْمَان: بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اُن کے لئے بے اِنْتِہا ثواب ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓىٕكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ (پ ۳۰، البینۃ: ۷۔۸)

تَرْجَمۂ کَنْزُ الْاِیْمَان: بے شک جو ایمان لائے اور اچّھے کام کئے وُہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔ اُن کا صِلہ اُن کے رَبّ کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں اللہ اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی۔

اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ

تَرْجَمۂ کَنْزُ الْاِیْمَان: بے شک نیکیاں بُرائیوں کو مِٹا دیتی

(پ۱۲، ھود:۱۱۴) ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جو لوگ ایمان لانے کے بعد نیک اَعْمال کرتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن خُوش نصیبوں کو اِس قدر ثواب عطا فرماتا ہے جس کی کوئی اِنْتِہا نہیں نیز جنّتی باغات اُن کا ٹھکانا بنتے ہیں اور کرم بالائے کرم یہ کہ نیک اَعْمال کی وجہ سے اُن کی برائیاں بھی مِٹادی جاتی ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ زندگی کو مَوت سے پہلے، تندرستی کو بیماری سے پہلے، جوانی کو بڑھاپے سے پہلے اور فراغت کو مَصْرُوفِیَّت سے پہلے غنیمت جانتے ہوئے آخرت کے لئے نیکیوں کا خُوب خُوب ذخیرہ اکھٹا کریں اور گُناہوں سے بچتے ہوئے اِخْلاص و اِسْتِقامت کے ساتھ جنّت میں لے جانے والے اَعْمال میں مصروف رہیں۔

حضرتِ سَیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں خُطبہ دیتے ہوئے اِرْشاد فرمایا: اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرلو اور مَشْغُولِیَّت سے پہلے نیک اَعْمال کرنے میں جلدی کرلو اور کثرت سے ذِکرُ اللہ کرنے اور پوشیدہ اور ظاہری طور پر صَدَقہ کرنے کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنا رابِطہ جوڑلو تو تمہیں رِزْق دِیا جائے گا، تمہاری مَدَد کی جائے گی اور تمہارے نُقْصان کی تلافی کی جائے گی۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس حدیثِ پاک میں بھی فکرِ آخرت اور اعمالِ صالحہ کی تَرْغِیب دِلاتے ہوئے رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نیک اَعْمال کرنے والوں کو رِزق کی فَراوانی اور مُشکلات کی آسانی کی بِشارت عطا فرمائی ہے، لیکن یاد رکھئے کہ اِسْتِقامت کے ساتھ گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں

---

[1] ... ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة... الخ، باب فی فرض الجمعة، ۲/ص۵، حدیث: ۱۰۸۱

کرنے کے لئے اپنے اَعْمال کا اِحْتِساب کرنا نہایت ضروری ہے، اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے اَعْمال کے اَنْجام پر سنجیدگی سے غور کرے کہ جو کچھ میں کرتا ہوں یا کر رہا ہوں یا پھر کرنا چاہتا ہوں، وہ میری آخرت کے لئے مُفید ہے یا نُقصان دِہ؟ یقیناً جو مُسلمان اِحْتِسابِ اَعْمال اور فِکرِ آخرت کی عادت بنالے گا اس کے کردار و گُفتار میں رفتہ رفتہ نِکھار آجائے گا اور اس کی آخرت بھی بہتر ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اِحْتِسابِ اَعْمال کی اِفادِیّت واَہَمِّیَّت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن و حدیث میں باقاعدہ اس کی تَرْغِیْب دِلائی گئی ہے، چُنانچہ پارہ 28 سُوْرَۃُ الْحَشْر کی آیت نمبر 18 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ (پ۲۸، الحشر: ۱۸)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لئے کیا آگے بھیجا۔

اس آیت کے تحت تفسیرِ ابن کثیر میں ہے کہ اپنا مُحاسَبہ کرلو اس سے پہلے کہ تمہارا مُحاسَبہ کیا جائے اور غور کرو کہ تم نے قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لئے نیک اَعْمال کا کتنا ذخیرہ جمع کیا ہے۔[1]

احادِیثِ کریمہ میں رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی بارہا اَعْمال کا مُحاسَبہ کرنے کی تَرْغِیْب دِلائی ہے، آیئے اس ضمن میں تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں:

اِحْتِساب (فکرِ مدینہ) کے مُتَعَلِّق تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے

[1] ... تفسیر ابن کثیر، پ۲۸، الحشر، تحت الآیۃ: ۸، ۱۸/ ۱۰۶

1. اِذَا هَمَمْتَ بِاَمْرٍ فَتَدَبَّرْ عَاقِبَتَهٗ فَاِنْ كَانَ رُشْدًا فَاَمْضِهٖ وَاِنْ كَانَ غَيًّا فَانْتَهِ عَنْهُ یعنی جب تم کسی کام کو کرنا چاہو تو اس کے **انجام کے بارے میں غور** کرلو، اگر وہ اچھا ہے تو اسے کر گزرو اور اگر اس کا نتیجہ غَلَط ہو تو اس سے باز رہو۔[1]
2. عَقل مند کے لئے ایک ساعت ایسی ہونی چاہئے جس میں وہ اپنے **نَفْس کا مُحاسَبہ** کرے۔[2]
3. فِكْرَةُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً (اُمورِ آخرت میں) **گھڑی بھر غور و فِکْر** کرنا ساٹھ (60) سال کی عِبادت سے بہتر ہے۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ قرآنِ کریم اور احادیثِ مُبارکہ میں اِحْتِساب کی کس قدر تَرْغِیب دِلائی گئی ہے، لہٰذا اگر ہم آخرت کی سُرخُروئی چاہتے ہیں تو ہمیں اچھی طرح غور کر لینا چاہئے کہ ہم نے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کے لئے کتنی نیکیاں کیں، بلکہ ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ سمجھ داری کا ثبوت دیتے ہوئے روزانہ بِلاناغہ **فکرِ مدینہ** (محاسبہ و غور و فکر) کرنے کی عادت بنائے، ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یونہی غفلت کی حالت میں ہمیں مَوت آجائے اور ہمارے دامن میں پچھتاوے کے سِوا کچھ باقی نہ رہے۔

فکرِ مدینہ کسے کہتے ہیں؟

یاد رہے کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِحْتِسابِ اَعْمال یا مُحاسَبہ ہی کو **"فکرِ مدینہ"** کہا جاتا ہے۔ فکرِ مدینہ سے مُراد یہ ہے کہ انسان اُخْرَوی اِعتبار سے اپنے معمولاتِ زندگی پر غور و فِکْر کرے، پھر جو کام

---

[1] ... کنز العمال، ۳/۱۰۱، حدیث: ۵۶۷۶

[2] ... شعب الایمان، باب فی تعدید نعم اللّٰہ وشکرھا، فصل فی فضل العقل، ۴/۱۶۴، حدیث: ۴۶۷۷، مختصراً

[3] ... کنز العمال، ۳/۴۸، حدیث: ۵۷۰۷

اُس کی آخرت کے لئے نُقصان دہ ثابت ہو سکتے ہوں، اُن کی اِصلاح کی کوشش کرے اور جو کام اُخروی اِعتبار سے نَفْع بَخْش نظر آئیں اُن میں بہتری کے لئے اِقْدامات کرے۔ اِستِقامت کے ساتھ فکرِ مدینہ کرنے سے خُوب خُوب برکتیں حاصل ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن نہایت اِستِقامت کے ساتھ فکرِ مدینہ (اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ) کیا کرتے تھے اور اس سے کسی صُورت بھی غفلت اِختیار نہ کرتے۔ چنانچہ،

دن بھر فکرِ مدینہ

حضرت سَیِّدُنا محمد بن واسِع رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فرماتے ہیں کہ اہلِ بَصْرہ میں سے کسی شخص نے حضرت سَیِّدُنا ابو ذَر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کی وفات کے بعد اُن کی زوجہ مُحْتَرِمہ سے اُن کی عِبادت کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ دن بھر گھر کے ایک کونے میں (آخرت کے بارے میں) غور و فِکْر کرتے رہتے تھے۔[1]

ہر دم فکرِ مدینہ

منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا حَسَن بَصْری رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ چالیس (40) برس تک نہیں ہنسے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں جب بھی ان کو بیٹھے ہوئے دیکھتا، یوں معلوم ہوتا گویا ایک قیدی ہیں جسے گردن اڑانے کے لئے لایا گیا ہو اور جب گُفتگو فرماتے تو انداز ایسا ہوتا گویا آخرت کو آنکھوں سے دیکھ دیکھ کر اُس کے اَحْوال بتا رہے ہوں اور جب خاموش رہتے تو ایسا محسوس ہوتا گویا اُن کی آنکھوں کے سامنے آگ بھڑک رہی ہے۔ جب اُن سے اس قدر غمگین و خوف زدہ رہنے کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے اس بات کا

---

[1]... احیاء علوم الدین، کتاب التفکر، ۵/۱۶۲

خوف ہے کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے بعض ناپسندیدہ اَعْمال کو دیکھ کر مجھ پر غضب فرمایا اور یہ فرمادِیا کہ "جاؤ! میں تمہیں نہیں بَخْشتا" تو اس صُورت میں میرے تمام اَعْمال ضائع ہو جائیں گے ؟[1]

نَفْس کے مُحاسَبہ کا انوکھا طریقہ

حضرت سَیِّدُنا اِبْراھِیم تیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے یہ تصوُّر باندھا کہ میں جنّت میں ہوں، وہاں کے پھل کھا رہا ہوں، اُس کی نہروں سے مشروب پی رہا ہوں اور حُوروں سے مُلاقات کر رہا ہوں، اِس کے بعد میں نے یہ خیال جمایا کہ میں جَہَنَّم میں ہوں اور آگ کی زنجیروں میں جکڑا تُھوہڑ (کانٹے دار درخت) کھا رہا ہوں اور دَوزَخیوں کا پِیپ پی رہا ہوں۔ پھر میں نے اپنے نَفْس سے پوچھا: بتا! اب تُو کیا چاہتا ہے؟ میرے نَفْس نے جواب دِیا، میں دُنیا میں واپس جانا چاہتا ہوں تاکہ نیکیاں کر سکوں۔ میں نے کہا: جا تیری خواہش پوری کی جاتی ہے، لہٰذا نیکیاں کر لے۔[2]

روزانہ فکرِ مدینہ

حضرت سَیِّدُنا عطاء سُلَمِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جنہوں نے خوفِ خدا کی وجہ سے چالیس (40) سال تک آسمان کی طرف نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی نے اُنہیں مُسکراتے ہوئے دیکھا، اِن کے بارے میں منقول ہے کہ آپ روزانہ اپنے نَفْس کو مُخاطَب کر کے فرماتے: اے نَفْس! تُو اپنی حد میں رہ اور یاد رکھ! تجھے قبر میں بھی جانا ہے، پلِ صِراط سے بھی گُزرنا ہے، دُشمن (یعنی آنکڑے) تیرے اِرد گِرد مَوْجُود ہوں گے جو تجھے دائیں بائیں کھینچیں گے، اس وقت قاضی، رَبِّ تعالٰی کی ذات ہو گی اور جیل، جَہَنَّم ہو گی جبکہ اس کے

---

[1] ... احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، ۴/ ۲۳۱

[2] ... مکاشفۃ القلوب، الباب الثمانون فی بیان المحبۃ ... الخ، ص ۲۶۵

داروغہ سَیِّدُنا مالک (عَلَیْہِ السَّلَام) ہوں گے، اُس دن کا قاضی (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) نااِنْصافی کی طرف مائل نہیں ہو گا اور نہ ہی داروغہ کوئی رِشْوَت قَبول کرے گا اور نہ ہی جیل توڑنا مُمکن ہو گا کہ تُو وہاں سے فِرار ہو سکے، قیامت کے دن تیرے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے، یہ بھی نہیں معلوم کہ فِرِشْتے تجھے کہاں لے جائیں گے، عزّت و آرام کے مقام جنّت میں یا حسرت اور تنگی کی جگہ جَہَنَّم میں، (یُوں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فکرِ مدینہ کرتے رہتے) اس دوران آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چشمانِ مُبارک سے آنسو بھی بہتے رہتے۔ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن میں فکرِ مدینہ کا جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا، اُن مُبارک ہستیوں کے نزدیک فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ کرنے) کی کس قدر اہمیت تھی کہ ہر وقت اپنے اَعْمال کے بارے میں مُتَفَکِّر (فکر مند) رہتے کہ نہ جانے ہمارے یہ اَعْمال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مَقْبُول ہو کر ہماری مَغْفِرت کا ذریعہ بنیں گے یا مَرْدُود ہو کر ہماری ہلاکت کا سبب ثابت ہوں گے۔ ذرا سوچئے کہ جب یہ مَقْبُولانِ بارگاہ اس قدر اِسْتِقامت کے ساتھ فکرِ مدینہ کیا کرتے تھے تو ہم گُناہ گاروں کو فکرِ مدینہ کرنے کی کس قدر ضرورت ہے۔ فکرِ مدینہ کرنے کی اِفادِیَّت اور نہ کرنے کے نُقْصان کا اندازہ اِس مثال سے لگایئے کہ جس طرح دُنیاوی کاروبار سے تَعَلُّق رکھنے والا کوئی بھی شخص اسی وقت کامیاب کاروباری بن سکتا ہے، جب وہ اپنے خرچ کیے ہوئے مال سے کئی گُنا زیادہ نفع کمانے میں کامیاب ہو جائے اور اس کا اَصْل سرمایہ بھی مَحْفُوظ رہے۔ اِس مَقْصَد کے حُصُول کے لئے وہ اپنے کاروبار (Business) میں حساب کتاب کو روزانہ، ہفتہ وار، ماہانہ یا سالانہ کی بُنیاد پر تَقْسِیم کرتا ہے، پھر اُس پر مختلف پہلوؤں سے نہ صرف زبانی غور و فِکْر کرتا ہے بلکہ اُس کو تحریر بھی کرتا ہے اور مختلف طریقوں سے اُس کو محفوظ کرنے کی کوشش کرتا ہے، نیز جہاں کسی قسم کی خامی نظر آئے اُسے دُرُست

---

[1] ... حکایات الصالحین، ص ۵۰

کرتا ہے اور جو چیز نفع کے حُصُول میں رُکاوٹ بنتی نظر آئے اس کو دُور کرتا ہے۔ اگر وہ اپنے کاروباری مُعاملات کا مُحاسَبہ نہ کرے تو اکثر اَوقات اُسے نفع حاصل ہونا تو درکِنار، اُلٹا نُقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اگر اس نُقصان کے بعد بھی وہ "خوابِ خرگوش" (یعنی غفلت کی گہری نیند) سے بیدار نہ ہو تو ایک دن ایسا بھی آتا ہے کہ اُس کا اَصل سرمایہ بھی باقی نہیں رہتا اور وہ کوڑی کوڑی کا مُحتاج ہو جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح جو شخص "کاروبارِ آخرت" میں نفع کمانے کا آرزُومَنْد ہو اُسے بھی چاہئے کہ اپنے کئے گئے اَعْمال پر غور کرے، جو اَعْمال اُس کو نفع دِلوانے میں مُعاون ثابت ہوں، اُن کو مزید بہتر کرے اور جو کام اِس نفع کے حُصُول میں رُکاوٹ بن رہے ہوں، اُنہیں چھوڑ دے، جو شخص اس طرح اپنا اِحْتِساب جاری رکھے گا، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توفیق سے کامیابی سے ہمکنار ہو گا اور بطورِ نفع اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے داخلِ جنّت ہونا نصیب ہو گا اور اگر ایسا کرنے کی بجائے "خوابِ غفلت" کا شکار ہو جائے تو وہ خسارے میں رہے گا، جس کا نتیجہ دُخولِ جَہَنَّم (جہنّم میں داخلے) کی صُورت میں سامنے آسکتا ہے۔ (وَالْعِیاذُ بِاللہ عَزَّوَجَلَّ)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے آسان اور بہتر انداز میں فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرنے کے حوالے سے ہماری جو رہنمائی فرمائی ہے، وہ واقعی قابلِ تحسین اور لائقِ عمل ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِس پُرفِتَن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کے طریقۂ کار پر مُشْتَمِل شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ بنام "مَدَنی اِنعامات" بَصُورت سُوالات عطا فرمایا ہے۔ اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 63، طَلَبۂ علمِ دین کے لئے 92، دینی طالِبات کے لئے 83، مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کے لئے 40 اور خُصُوصی (یعنی گونگے بہرے) اسلامی بھائیوں کے لئے 27 مَدَنی اِنعامات ہیں۔ مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ نہ صرف اَسْلاف رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کی یاد دِلاتا ہے بلکہ اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے

فِکرِ مدینہ کرنے کا بہترین ذریعہ بھی ہے، اس پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کا عظیم جذبہ پا سکتے ہیں نیز تنہائی میں مَدَنی اِنعامات کے رسالے کو کھول کر اس میں دیئے گئے سُوالات کے جوابات میں خود ہی "ہاں" یا "نا" کے ذریعے اپنے اَعْمال کے اچھے بُرے ہونے کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی غلطیوں کو سُدھار سکتے ہیں۔ گویا یہ مَدَنی اِنعامات ہمیں روزانہ اپنی ہی قائم کردہ خود اِحْتِسابی کی عدالت میں حاضر کر کے ہمارے اپنے ہی ضمیر سے فیصلہ کرواتے اور ہمیں اپنی اِصلاح ونَجات کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ مَدَنی اِنعامات جنّت میں لے جانے والے اور جَہَنَّم سے بچانے والے اَعْمال کی ترغیب کا مجموعہ ہیں۔ گویا شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہماری عملی بدحالی مُلاحظہ فرماتے ہوئے ہماری اِصلاح کا ایک انوکھا طریقہ اِختیار فرمایا، تاکہ ہم روزانہ وقت مُقَرَّر کر کے فکرِ مدینہ (خود اِحْتِسابی) پر اِسْتِقامت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طَلَبہ روزانہ سونے سے پہلے "فکرِ مدینہ" کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کے پاکٹ (جیبی) سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں، جس کی برکت سے نیک بننے اور گُناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکرَم سے بَتَدْرِیج (آہستہ آہستہ) دُور ہوتی چلی جاتی ہیں نیز پابندِ سُنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حِفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بھی بنتا ہے۔

مَدَنی اِنعامات کی بھی مَرْحَبا کیا بات ہے
قُربِ حَقّ کے طالبوں کے واسطے سَوغات ہے

راہِ نَجات کا بہترین ذریعہ

مَدَنی اِنعامات کے بارے میں اگر یہ کہا جائے کہ یہ نَجات کی راہ پر چلنے کا ایک بہترین ذریعہ ہیں تو شاید بے جا (غَلَط) نہ ہو گا، کیونکہ ان میں سے بعض مَدَنی اِنعامات فَرَائِض پر، بعض واجِبات پر اور بعض سُنَن و مُستَحَبّات پر مُشْتَمِل ہیں اور یقیناً یہ تمام کام اُخْرَوی نَجات کا باعث اور جَہَنَّم سے بچا کر جنّت تک پہنچانے والے ہیں، آیئے اِن میں سے چند مَدَنی اِنعامات کے بارے میں سُنتے ہیں مثلاً:

❀ سب سے پہلا مَدَنی اِنعام ہے کہ **"کیا آج آپ نے کچھ نہ کچھ جائز کاموں سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کیں؟ نیز کم از کم دو کو اس کی ترغیب دِلائی؟"**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! عمل کی قَبولیَّت کے لئے ثوابِ آخِرت کی نِیَّت ناگزیر (یعنی ضَروری) ہے چُنانچِہ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی اُنیسویں (19) آیتِ مُبارکہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَ سَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو آخِرت چاہے اور اُس کی سی کوشش کرے اور ہو ایمان والا تو انہیں کی کوشش ٹھکانے لگی۔ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۹)

اِس آیتِ مُبارَکہ کے تَحت صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عمل کی قَبولیَّت کے لئے تین (3) چیزیں درکار ہیں: (1) طالبِ آخِرت ہونا یعنی نِیَّت نیک (اچھی نِیَّت ہو) (2) سَعی (کوشش کرنا) یعنی عمل کو بَاہتمام اس کے حُقُوق کے ساتھ ادا کرنا (3) ایمان جو سب سے زِیادہ ضَروری ہے۔

احادیثِ کریمہ میں بھی نِیَّت کی اَہَمِّیَّت بیان کی گئی ہے۔ آیئے اس ضِمن میں 3 فرامینِ مُصْطَفٰے سُنتے

ہیں:

1. سچّی نِیَّت عَرْش سے چِمٹ جاتی ہے پس جب کوئی بندہ اپنی نِیَّت کو سچّا کر دیتا (یعنی اپنی نِیَّت کے مُطابِق عمل کرتا) ہے تو عَرْش ہلنے لگ جاتا ہے پھر اس بندے کو بَخْش دِیا جاتا ہے۔[1]
2. اللہ عَزَّوَجَلَّ آخِرت کی نِیَّت پر دُنیا عطا فرما دیتا ہے، لیکن دُنیا کی نِیَّت پر آخِرت عطا فرمانے سے اِنکار کر دیتا ہے۔[2]
3. اَعْمال کا دار و مدار نیّتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وُہی ہے جس کی وہ نِیَّت کرے۔[3]

آخری حدیث کے بارے میں شارِحِ بخاری حضرت مُفتی محمد شریف الحَقّ اَمجدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اِس حدیث کا یہ مطلب ہوا کہ اَعْمال کا ثواب نِیَّت ہی پر (موقوف) ہے، بِغیر نِیَّت کسی ثواب کا اِسْتِحْقاق (اِس۔تَحْ۔قاق) نہیں۔[4]

اچّھی اچّھی نیّتوں کا ہو خدا جذبہ عطا
بندۂ مُخْلِص بنا، کر عَفْو میری ہر خطا[5]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ مُبارَکہ سے نِیَّت کی اَہَمِّیَّت و فضیلت معلوم ہوئی، لہٰذا ہمیں بھی حُصُولِ ثواب کی خاطر ہر جائز و نیک کام سے قبل اچھی اچھی نیّتیں کر لینی چاہئیں

---

1 ... تاریخ بغداد، ۱۲/ ۴۴۴، حدیث: ۶۹۲۶
2 ... اَلزُّھد لابن مُبارَک، ص ۱۹۳ حدیث ۵۴۹
3 ... بخاری ۱/ ۶ حدیث: ۱
4 ... نزھۃُ القاری ۱/ ۱۷۲
5 ... نیکی کی دعوت، ص ۹۳

تا کہ اس کی برکت سے ہمارے نامۂ اَعمال میں اَجر وثواب کا ذخیرہ اکٹھا ہوتا رہے۔

❀ اسی طرح ایک مَدَنی اِنعام یہ ہے کہ **"کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرمائیں؟ نیز ہر بار کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجد لے جانے کی کوشش فرمائی؟"**

اس مَدَنی اِنعام کے بارے میں تو امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "نیک بننے کا نُسخہ" میں فرماتے ہیں: **" صرف اس ایک مَدَنی اِنعام پر اگر کوئی صحیح معنوں میں کاربند ہو جائے تو اُس کا بیڑا پار ہو جائے۔"**

سابقہ گُناہ معاف

رسولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو دو (2) رَکعَت نماز پڑھے، اُن میں سَہْو (غَلَطی) نہ کرے تو جو گُناہ پہلے ہوئے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ مُعاف فرما دیتا ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے! دو (2) رَکعَت کی جب یہ فضیلت ہے تو جو شخص پانچوں نمازیں اور وہ بھی باجماعت ادا کرنے لگ جائے تو اُس کے تو وارے ہی نیارے ہو جائیں گے۔

27 درجے بڑھ کر

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: نمازِ باجماعت، تنہا نماز سے 27 دَرَجے بڑھ کر ہے۔[2]

جہنم سے آزادی

---

[1] ... المسند للامام احمد بن حنبل، مسند الانصار، ۸/۶۲، حدیث: ۲۱۷۴۹

[2] ... مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ الجماعۃ۔۔۔الخ، ص ۳۲۶، حدیث: ۲۵۰

مزید اس مَدَنی اِنعام میں تکبیرِ اُولیٰ کا بھی ذکر ہے۔ اس کی فضیلت حدیثِ پاک میں یہ بیان کی گئی ہے کہ جو مسجد میں چالیس (40) راتیں باجماعت نمازِ عشاء اس طرح پڑھے کہ پہلی رَکعت فوت نہ ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے جَہَنَّم سے آزادی لکھ دیتا ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! صرف چالیس (40) دن تک عشاء کی نماز تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ پڑھنے کی جب یہ فضیلت ہے تو زندہ رہ جانے کی صُورت میں زِندگی بھر پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کا کیا مَقام ہو گا۔

مسجد کی حاضری

اس ''مَدَنی اِنعام'' میں چُونکہ نمازِ باجماعت کی تَرْغِیب دِلائی گئی ہے اور نمازِ باجماعت عُموماً مسجد ہی میں ادا کی جاتی ہے، لہٰذا اس مَدَنی اِنعام پر عمل کرنا صُبح و شام مسجد کی حاضری کا ذریعہ بھی ہے جو کہ عَیْن سَعادت ہے: حضرتِ سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللہُ لَہٗ فِی الْجَنَّۃِ نُزُلًا کُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ، جو شَخْص صُبح و شام مسجد میں جائے تو جتنی مرتبہ بھی جائے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے جنّت میں مہمانی تیّار فرمائے گا۔[2]

پہلی صف

---

[1] ... سنن ابن ماجه ،کتاب المساجد و الجماعات، باب صلاة العشاء و الفجر فی جماعة، ۱/۴۳۷، حدیث: ۷۹۸

[2] ... مسلم، کتاب المساجد ... الخ، باب المشي الی الصلاة ... الخ، ص ۳۳۶، حدیث: ۶۶۹

اس مَدَنی اِنعام میں پہلی صَف میں نماز پڑھنے کی بھی تَرْغِیب دِلائی گئی ہے، جس کے مُتَعَلِّق حدیثِ پاک میں فرمایا گیا کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صَف میں نماز پڑھنے میں کتنا اَجْر ہے اور پھر اُنہیں قُرْعَہ اَندازی کے بغیر یہ سَعادتیں حاصل نہ ہوں تو اِن کی خاطر ضرور قُرْعَہ اندازی کریں گے۔ (1)

غُصہ پینے اور درگُزر سے کام لینے والا مَدَنی اِنعام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نمازِ باجماعت ادا کرنے والے اس ایک مَدَنی اِنعام پر عمل کرنا کس قدر اَجْر و ثواب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اسی طرح ایک مَدَنی اِنعام یہ بھی ہے کہ **"کیا آج آپ نے کسی پر غصہ آجانے کی صُورت میں چُپ سادھ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ نیز درگزر سے کام لیا یا اِنتقام کا موقع ڈھونڈتے رہے؟"** اب اس مَدَنی اِنعام پر غور کریں تو معلوم ہو گا کہ مُعاشرے میں اَمْن و اَمان قائم کرنے اور فِتْنہ و فَساد کو جَڑ سے اُکھیڑ دینے کا یہ کتنا زبردست طریقہ ہے ظاہر ہے کہ جب ہر شخص اپنے اندر سے اِنتقام کی آگ کو بُجھا دے گا اور مُعاف کر دینے اور صَبْر کرنے کا جذبہ پائے گا تو فتنے فسادات اور لڑائی جھگڑوں کا جڑ سے خاتمہ ہو جائے گا اور یوں ہمارا مُعاشرہ اَمْن کا گہوارہ بن جائے گا۔ اس مَدَنی اِنعام میں عَفْو و دَرگُزر سے کام لینے کی بھی تَرْغِیب دِلائی گئی ہے، عَفْو و دَرگُزر کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص سے کوئی خطا و قُصور سَرزَد ہو جائے یا وہ ہم پر ظُلْم و زِیادَتی کر بیٹھے یا کسی بھی طرح ہمیں اِیذا پہنچائے تو بدلہ و اِنتقام لینے یا اُسے جلی کٹی سُنا کر اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کے بجائے ہم اس کو رِضائے الٰہی کے لئے مُعاف کر دیں۔ غُصّہ پی جانا اور لوگوں کو مُعاف کر دینا بہترین خَصْلَت اور

---

1 ... مسلم، کتاب الصلوۃ، باب تسویۃ الصفوف واقامتھا۔۔الخ، ص ۲۳۱، الحدیث: ۴۳۷

نَفیس عادت ہے۔ پارہ1 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 109 میں ارشادِ خُداوندی ہے:

فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا (پ۱، البقرۃ: ۱۰۹) تَرجَمۂ کنزالایمان: تو تم چھوڑو اور درگُزر کرو۔

سرکارِ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرہ، سُلطانِ مکّۂ مُکَرَّمَہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو غُصّہ پی جائے گا حالانکہ وہ نافِذ کرنے پر قُدرت رکھتا تھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اُس کے دل کو اپنی رِضا سے بھر دے گا۔ (1)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دُوسروں کو تَرْغِیب دینے کے ساتھ ساتھ خُود بھی ذاتی مُعاملات میں عَفْو و دَرگُزر سے کام لیتے ہیں نیز تحدیثِ نعمت کے لئے ارشاد فرمایا کرتے ہیں کہ **"اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں اپنے اندر اِنتقام کا جذبہ نہیں پاتا"** اے کاش! ہم بھی بے جا غُصّے، جَذباتی پَن اور اپنی ذات کی خاطِر اِنتقام لینے سے بچنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسی طرح شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مَدَنی اِنعام نمبر 6 میں سَلام کو عام کرنے کی عادت بنانے کے لئے ارشاد فرماتے ہیں: **کیا آج آپ نے گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گُزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مُسلمانوں کو سَلام کیا؟**

اسلام کا بہترین عمل

سَلام کے حُسن و خُوبی کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ سَلام، اِسلام کا بہترین عمل ہے نیز کسی شخص

---

1 ...

کا سلام کرنا ایسا ہے جیسے اُس نے صَدَقہ دِیا ہو، سلام گُناہوں کی بَخْشِش و مُعافی کا ذریعہ بھی ہے اور دُخولِ جَنّت کا سبب بھی، ایک شخص نے نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پُوچھا: اِسلام کا سب سے بہترین عمل کون سا ہے؟ فرمایا: کھانا کِھلانا اور ہر مُسلمان کو سَلام کرنا خواہ تم اُسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔[1] ایک موقع پر ارشاد فرمایا: تمہارا لوگوں کو گرمجوشی سے سَلام کرنا بھی صَدَقہ ہے[2] حضرت سَیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَرْوِی ہے کہ جو مُسلمان بیس(20) مُسلمانوں کو سَلام کرے، اُس کے لئے جنّت واجب ہو جاتی ہے۔[3] نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ کوئی سے بھی دو(2) مُسلمان مُلاقات کرتے ہیں، پھر دونوں مُصافَحہ کرتے ہیں تو اُن دونوں کے الگ ہونے سے پہلے ہی اُن کے گُناہ بَخْش دیئے جاتے ہیں۔[4] حضرت سَیِّدُنا بَراء بن عازِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَرْوِی ہے، اُنہوں نے کہا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ہے کہ جو شخص چار(4) رَکْعَت دوپہر سے پہلے پڑھے تو گویا اُس نے اِن رَکْعَتوں کو شبِ قدر میں پڑھا اور دو(2) مُسلمان جب مُصافَحہ کرتے ہیں تو اُن کے سب گُناہ جَھڑ جاتے ہیں کوئی گُناہ باقی نہیں رہ جاتا۔[5]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے! کہ بیان کردہ اَحادِیث میں جہاں تمام گُناہوں کے مُعاف ہونے کا ذِکر ہے، اُس سے مُراد صَغِیْرَہ(یعنی چھوٹے) گُناہ ہیں کیونکہ کَبِیْرَہ(یعنی بڑے گُناہ) تو سچّی توبہ کئے بغیر اور اِسی طرح صاحبِ حق سے حق مُعاف کرائے بغیر مُعاف نہیں ہوتے۔ بہر حال سَلام نبیوں کے اِمام،

---

1 ... بخاری، کتاب الایمان، باب اطعام الطعام من الاسلام، ۱/ ۱۶، حدیث: ۱۲

2 ... جامع العلوم والحکم، ۱/ ۲۳۵

3 ... کنز العمال، کتاب الصحبۃ، الباب الرابع، الجزء ۹، ۵/ ۵۱، حدیث: ۲۵۲۸۲

4 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب المصافحۃ والمعانقۃ، ۲/ ۱۶۹، حدیث: ۴۶۷۹

5 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب المصافحۃ والمعانقۃ، ۲/ ۱۷۱، حدیث: ۴۶۹۴

خیرُ الاَنام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ایسی میٹھی میٹھی سُنّت ہے کہ اِس کے ذریعے باہمی نَفْرَت و عَداوَت ختم ہوتی اور آپس میں دوستی اور مَحَبَّت کی فَضا قائم ہو جاتی ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اِن احادیثِ کریمہ سے ملنے والے رنگ برنگے مدنی پھولوں کی روشنی سے سَلام کو عام کرنے والے مَدَنی اِنعام پر عمل کرتے ہوئے بِلا اِمتیاز ہر مُسلمان کو سَلام کریں، خواہ اُس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو، اسی طرح جب اپنے گھر میں داخل ہوں تو گھر والوں کو بھی سَلام کریں۔ آج کل عام طور پر لوگ گھر کے باہر تو کسی حد تک ایک دوسرے کو سَلام کر لیتے ہیں مگر گھر میں داخل ہوتے وقت گھر والوں کو سَلام نہیں کرتے، بلکہ خاموشی سے گھر میں داخل ہو جاتے ہیں، یہ طریقہ سُنّت کے خِلاف ہے جبکہ گھر میں داخل ہوتے وقت گھر والوں کو سَلام کرنا سُنّت بھی ہے اور باعثِ خیر و برکت بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ان مَدَنی اِنعامات پر عمل کی کیسی برکتیں ہیں کہ ان کے ذریعے جہاں فرائض و واجِبات پر اِستِقامت حاصل ہوتی ہے، وہیں اپنے اندر پائی جانے والی کئی ایک مُعاشرتی اور اَخلاقی خامیوں (یعنی کمزوریوں) کو دُور کرنے کا موقع بھی مِلتا ہے۔ یہ تو چند ایک مَدَنی اِنعامات کی برکات کے بارے میں ہم نے سُنا، جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ تمام کے تمام مَدَنی اِنعامات اپنے اندر کس قدر رحمتیں اور برکتیں لئے ہوئے ہیں۔ لہٰذا اگر ہم صحیح معنوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانبردار، سچّے عاشقِ رسول اور باعمل مُسلمان بننا چاہتے ہیں تو ہمیں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مَدَنی اِنعامات ضرور اپنانے چاہئیں، یہ مَدَنی اِنعامات راہِ نجات اپنانے اور نیک بننے کا بہترین مَدَنی نُسخہ ہیں اور بالخُصوص گناہوں کے مَرَض کے لئے تِریاق (دَوا) ثابت ہوتے ہیں۔ امیرِ

اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: مجھے مَدَنی اِنعامات سے پیار ہے۔ فرماتے ہیں: اگر آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطِر بِصَمیمِ قَلْب (سچّے دل سے) اِن کو قبول کر کے اِن پر عمل شُروع کر دِیا تو آپ جیتے جی بہت جلد اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی برکتیں دیکھ لیں گے۔ آپ کو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سکونِ قَلْب نصیب ہو گا، باطِن کی صَفائی ہو گی نیز خوفِ خدا و عشقِ مُصْطَفٰے کے چشمے آپ کے قَلْب سے پُھوٹیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے عَلاقے میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام حیرت انگیز حَدّ تک بڑھ جائے گا۔ چونکہ مَدَنی اِنعامات پر عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے حُصُول کا ذریعہ ہے، لہٰذا شیطان آپ کو بہت سُستی دِلائے گا، طرح طرح کے حیلے بہانے سُجھائے گا، آپ کا دِل نہیں لگ پائے گا مگر آپ ہمّت مَت ہاریے گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِل بھی لگ ہی جائے گا۔

اے رضا ہر کام کا اِک وقت ہے دِل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے چند مزید مَدَنی اِنعامات کے مُخْتَصراً فضائل سُنتے ہیں تاکہ ہمارے دل میں نَفْس و اَعْمال کا مُحاسَبہ کرنے کی مزید رَغْبَت پیدا ہو سکے چُنانچہ ❀ ان مَدَنی اِنعامات میں سے ایک مَدَنی اِنعام تمام گُناہوں سے توبہ کرنے والا بھی ہے۔ توبہ کرنے والوں کے بارے میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: سارے انسان خطاکار ہیں اور خطاکاروں میں سے بہتر وہ ہیں، جو توبہ کر لیتے ہیں۔[1] ❀ اسی طرح تَہَجُّد ادا کرنے والے مَدَنی اِنعام کی اَہَمِّیَّت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ رسُولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: فرض نماز کے بعد سب سے

---

[1] ... ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر التوبه، ۴/ ۴۹۱، حدیث: ۴۲۵۱

افضل نماز رات میں پڑھی جانے والی نماز ہے۔[1] ❀ ایک مَدَنی اِنعام مغرب کے بعد ادا کئے جانے والے اَوّابین کے نوافل کے بارے میں بھی ہے۔ اِن کی فضیلت میں آتا ہے کہ جو شخص مغرب کے بعد چھ (6) رَکعتیں اِس طرح اَدا کرے کہ ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کہے تو یہ چھ (6) رَکعتیں بارہ (12) سال کی عِبادت کے برابر ہوں گی۔[2] ❀ چاشت کے نوافل اَدا کرنے والا مَدَنی اِنعام بھی زَبردَست فضیلت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ جنابِ صادِق و اَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے اے ابنِ آدم! تُو شُروع دن میں چار (4) رَکعتیں ادا کرنے سے عاجز نہ ہو، میں آخرِ دن تک تیری کِفایَت کروں گا۔[3] ❀ جُھوٹ سے بچنے والے مَدَنی اِنعام پر عمل کرنا بھی جنّتی گھر کے حُصُول کا ذریعہ ہے۔ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ختم کرے میں اُس کے لئے جنّت کے کنارے ایک گھر کی ضَمانت دیتا ہوں اور جُھوٹ تَرک کرنے والے کو جنّت کے وَسط میں ایک گھر کی ضَمانت دیتا ہوں اگرچہ وہ مِزاح (خُوش طَبعی) کے طور پر جُھوٹ بولتا ہو اور اچھے اَخلاق والے کو جنّت کے اعلیٰ دَرَجے میں ایک گھر کی ضَمانت دیتا ہوں۔[4] ❀ غیبت سے بچنے والے مَدَنی اِنعام پر عمل کرنا قُربِ مُصْطَفٰے کے حُصُول کا ذریعہ ہے۔

سُلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جس کا مال کم ہُوا اور اَہل و عِیال زیادہ ہُوئے اور نماز اچھی ہُوئی اور اُس نے مُسلمانوں کی غیبت نہ کی، جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو میرے ساتھ اس

---

1 ... مسلم، کتاب الصیام، ص ۵۹۱، حدیث: ۱۱۶۳

2 ... ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوة ... الخ، باب ما جاء فی الست رکعات ... الخ، ۲/۴۵، حدیث: ۱۱۶۷

3 ... السنن الکبری، ۱/۱۷۷، حدیث: ۴۶۸

4 ... ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق، ۴/۳۳۲، حدیث: ۴۸۰۰

طرح ہو گا جیسے یہ دو (2) انگلیاں ہیں۔[1] ❀ مَدرَسۃُ المدینہ بالغان میں قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے والے مَدَنی اِنعام پر عمل کرنا بھی عَیْن باعثِ سَعادت ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بے شک لوگوں میں سے کچھ اللہ والے ہیں۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: قرآن پڑھنے والے کہ یہی لوگ اللہ والے ہیں اور خَواص میں شامِل ہیں۔[2] ❀ مختلف اَوْرَاد و وظائف پڑھنے والا مَدَنی اِنعام جو کہ ذِکْر و اَذْکار کی تَرْغِیْب پر مُشْتَمِل ہے۔ ذِکْر کی فضیلت کے بارے میں حدیثِ قُدسی میں آتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: جب میرا بندہ میرا ذِکْر کرتا ہے اور اُس کے ہونٹ میرے لئے ہِلتے ہیں تو میں اُس کے ساتھ ہوتا ہوں۔[3] ❀ پیر کے دن روزہ رکھنے والے مَدَنی اِنعام پر عمل کرنا بھی حدیثِ پاک کی رُو سے پَسَنْدِیْدَہ عمل ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: پیر اور جُمعرات کے دن اَعْمال پیش کئے جاتے ہیں، لہٰذا میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرا عمل پیش کیا جائے تو میں روزے دار ہوں۔[4] ❀ مریض کی عِیادت کرنے والا مَدَنی اِنعام بھی نہایت اَہَمِّیَّت کا حامِل ہے کیونکہ محسنِ اِنسانیّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مریض کی عِیادت کرتا ہے تو ایک مُنادی (اِعلان کرنے والا) آسمان سے نِدا (اِعلان) کرتا ہے کہ خُوش ہو جا کہ تیرا یہ چلنا مُبارک ہے اور تُو نے جنّت میں اپنا ٹھکانا بنالیا ہے۔[5]

مَدَنی اِنعامات کی برکات

---

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب فی من قلّ مالہ وکثرت عیالہ، ۱۰/ ۴۴۹، حدیث: ۱۷۸۶۸

2 ... ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضل من تعلم القرآن وعلمہ، ۱/ ۱۴۰، حدیث: ۲۱۵

3 ... ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل الذکر، ۴/ ۲۴۳، حدیث: ۳۷۹۲

4 ... ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی صوم یوم الاثنین والخمیس، ۲/ ۱۸۷، حدیث: ۷۴۷

5 ... ابن ملجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عاد مریضاً، ۲/ ۱۹۲، حدیث: ۱۴۴۳

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ان مَدَنی اِنعامات پر عمل، اَصْل میں قرآن وحدیث کے بعض اَحکامات پر عمل کرنا ہے اور اِن پر عمل کی اتنی برکتیں ہیں، جن کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا مثلاً ❀ اچھے اچھے اَعْمال کی اچھی اچھی نیّتیں مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ فرائض اور واجِبات یعنی نمازوں کی ادائیگی اور جماعت کی پابندی مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ قرآنِ کریم کی تِلاوت مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ روزوں کی کثرت مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ اَوْرَاد و وظائف پر اِسْتِقامت (اِس۔تِ۔قا۔مَت) مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ امیرِ اہلسُنّت و عُلَمائے اہلسُنّت کی کُتُب کے مُطالَعہ پر مُداوَمَت (مُ۔دَا۔وَ۔مَت) یعنی ہمیشگی مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ قرآن سیکھنے سکھانے کی سعادت مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ سُنّتوں کی برکات مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ روزانہ کنزُالایمان (مع تفسیرِ خزائنُ العرفان/نورُالعرفان/صراط الجنان) کی تین (3) آیات کی تِلاوت مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ انفرادی کوشش کی تَرْبِیَت مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ پردے میں پردہ، اُٹھتے بیٹھتے اور کھڑے رہتے ہوئے حتَّی الْاِمْکان سَمتِ قِبلہ کی سعادت مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ فلموں ڈراموں، گانے باجوں، تہمتوں، گالیوں، جُھوٹی باتوں، چُغلیوں، وعدہ خِلافیوں، طَنز و دِل آزاریوں، قَہْقَہوں، حَسَد، تکبّر، نِفاق، رِیاکاری اور خِیانت جیسے مُعاشرتی، غیر اخلاقی اور غیر شرعی اَفْعال و حَرکات سے نفرت مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ ذاتی دوستی کے بجائے سب سے یکساں (ایک جیسے) تَعَلُّقات مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ مُطالَعۂ بہارِ شریعت و کُتُبِ اعلیٰ حضرت مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ مرکزی مجلسِ شُوریٰ و کابینہ و مُشاوَرَتوں اور مَجالس کی اِطاعت مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ حتّی کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِسْتِقامت بھی مَدَنی

اِنعامات کے ذریعے نصیب ہوتی ہے، غرض یہ کہ مَدَنی اِنعامات آخرت کے مصائب سے نَجات اور ڈھیروں بَھلائیوں کے حُصُول کا ذریعہ ہیں۔ لہٰذا پکّی اور سچّی نِیَّت فرمالیجئے کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آج سے ہی روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کو اپنا معمول بنائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مَدَنی اِنعامات کے عامِل پہ ہر دم ہر گھڑی
یاالٰہی! خُوب برسا رَحمتوں کی تُو جھڑی

کتاب ''فِکرِ مدینہ'' کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فکرِ مدینہ کے بارے میں تَفْصِیلی معلومات حاصل کرنے نیز نیکیوں کا جذبہ پانے اور گُناہوں سے بچتے ہوئے اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 166 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب **''فکرِ مدینہ''** کا مُطالعہ نِہایت مُفید ہے۔ اس کتاب میں فکرِ مدینہ (اَعْمال کا مُحاسَبہ کرنے) کی ضرورت و اَہَمِّیَّت، اِس کے فَوائد، قرآن و حدیث کی روشنی میں خُود اِحْتِسابی کرنے کا ثُبُوت اور بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کی فکرِ مدینہ کے واقعات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ مُختلف موضوعات پر فکرِ مدینہ کرنے کا عملی طریقہ بھی بیان کِیا گیا ہے۔ تمام اسلامی بھائیوں سے مَدَنی اِلْتِجا ہے کہ اس کتاب کو آج ہی مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب فرماکر اس کا مُطالعہ کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرنے کے حوالے سے بیان سُنا کہ

اپنا مُحاسَبہ کرتے رہنا بہت زیادہ اَہَمِّیَّت کا حامِل ہے۔ آخرت کی نَجات اسی میں ہے کہ اِنسان دُنیا ہی میں اپنا مُحاسَبہ کرتا رہے اور اپنے نَفْس واَعْمال کی کڑی نگرانی کرتا رہے، جو شخص حسابِ آخرت سے پہلے خُود اپنا مُحاسَبہ کرتے ہوئے اپنی ذات اور اپنے اَفْعال میں پائی جانے والی بُرائیوں کو سُدھار لیتا ہے، وہ گُناہوں سے بچنے اور نیکیوں کی کثرت کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے، اُن نیک اَعْمال کی برکت سے اُسے مُشکلات میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَدَد حاصل ہوتی ہے اور کل بروزِ قیامت جنّتی باغات ایسے خُوش نصیب شخص کا ٹھکانا بنیں گے۔ قرآن وحدیث میں خُود اِحْتِسابی کی تَرْغِیْب دِلائی گئی ہے، بلکہ حدیثِ پاک میں تو تاکید کی گئی ہے کہ اِنسان کو اپنے اَوقات میں سے کچھ وقت اِحْتِساب (فکرِ مدینہ) کے لئے مُقَرَّر کرنا چاہئے اور کسی بھی کام سے پہلے اُس کے انجام کے بارے میں غور کرلینا چاہئے کہ یہ کام اُخْرَوی اعتبار سے اچھا ہے یا بُرا۔ اگر اچھا ہو تو کرے اور بُرا ہو تو اُس سے باز رہے۔ یاد رہے! کہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے آخرت کے بارے میں غور و فِکْر کرنا صرف نیکیوں کی کثرت کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ خُود بھی عظیم نیکی اور زبردست عِبادت ہے جیسا کہ ہم نے حدیثِ پاک میں سُنا کہ آخرت کے بارے میں لمحہ بھر غور و فِکْر کرنا ساٹھ (60) سال کی عِبادت سے بہتر ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں کی بدولت ہمارے لئے مَدَنی اِنعامات کے ذریعے فکرِ مدینہ کرنا نہایت آسان ہو گیا ہے، لہٰذا تمام اسلامی بھائی فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرنے (یعنی فکرِ مدینہ) کو اپنا معمول بنالیجئے، نیز اس پر اِسْتِقامت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور مَدَنی قافلوں میں سفر کرتے رہئے۔ اس کی برکت سے مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنا ہمارے لئے آسان سے آسان تر ہوتا چلا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ حج و عمرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں نیکیاں کرنے، گُناہوں سے بچنے کا خُوب خُوب ذِہن دیا جاتا ہے، نیز مُنَظَّم طریقے سے مدنی کاموں کو بڑھانے کے لئے مُتَعَدَّد شعبہ جات بھی قائم کیے گئے ہیں، اِنہی شعبہ جات میں سے ایک "مجلسِ حج و عُمرہ" بھی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حج ایک اَہَمّ عِبادت ہے، ہر سال لاکھوں مُسلمان ایک ہی لباس میں رَنگ و نَسل کے اِمتیازات مِٹا کر اور آپس کی نَفرتیں اور رَنجشیں بُھلا کر سرزمینِ حرم پر اِکٹھے ہوتے ہیں، جن کے اِتّفاق و اِتّحاد کا یہ اَنداز دیکھ کر پُوری دُنیا حیران ہوتی ہے۔ یہ لمحہ عُشّاق کے لئے کسی طور پر نعمتِ عُظمیٰ سے کم نہیں ہوتا، کیونکہ جب اِنہیں رَبِّ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ سے پروانۂ حاضِری ملتا ہے تو ان کا شَوق دِیدُنی (یعنی دیکھنے کے قابل) ہوتا ہے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حَضرتِ علّامہ مَولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حج پر جانے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی تَربِیَّت پر بھی خُصُوصی توجُّہ دی اور اِنہیں بارگاہِ خُداوَندی اور بارگاہِ مُصْطَفَوِی کے آداب سکھانے کے لئے ایک شُہرۂ آفاق کتاب **"رَفِیْقُ الْحَرَمَین"** تحریر فرمائی اور مکہ و مدینہ کی فَضاؤں میں اپنی سانسوں کو مُعَطَّر کرنے کے لئے جانے والوں کو آداب اور دیگر ضَروری مَسائل وغیرہ سے آگاہ کرنے کے لئے **"مجلس حج و عُمرہ"** بنائی۔ چُنانچہ ہر سال حج کے **"مَوسِمِ بہار"** میں حاجی کیمپوں میں **"مجلسِ حج و عُمرہ"** کے زیرِ اِہتمام دعوتِ اسلامی کے مُبلّغین، حاجیوں کی تَربِیَّت کرتے ہیں۔ حج و زیارتِ مدینۂ مُنورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں رَہنُمائی کے لیے مدینے کے مُسافروں کو حج و عمرہ کی کتابیں مثلاً رَفِیْقُ الْحَرَمَین اور رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِین

بھی مُفت پیش کی جاتی ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو!

12 مَدَنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے اَخلاق کو سنوارنے اور اپنی گُفتار و کِردار کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جایئے اور ساتھ ساتھ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بھی حِصّہ لیجئے، یاد رہے کہ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مَدَنی کام "مدنی انعامات" کا رِسالہ جمع کروانا بھی ہے، ہم خود بھی مدنی انعامات پر عمل کے ساتھ ساتھ مدنی انعامات کا رِسالہ جمع کراتے ہوئے، دُوسروں کو بھی پابندی کے ساتھ مدنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانے کا ذہن دیتے رہیں، اس پر اِستقامت کی برکت سے اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نیک اعمال میں اِضافہ ہو گا۔

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اِسْتِقامت سے فکرِ مدینہ کو اپنا معمول بنالیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی کثیر برکتیں حاصل ہوں گی۔ آیئے تَرْغِیب کے لئے ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں۔

روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا اِنعام

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مشہورِ زمانہ تالیف "فیضانِ سنّت" جلد اوّل کے صفحہ 931 پر لکھتے ہیں: ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خُلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے مَدَنی اِنعامات سے پیار ہے اور روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا میرا معمول ہے۔ ایک بار میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ

اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ صوبہ بلوچستان (پاکستان) کے سفر پر تھا۔ اِسی دَوران مجھ گنہگار پر بابِ کرم کُھل گیا۔ ہُوا یُوں کہ رات کو جب سویا تو قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خواب میں تشریف لے آئے، ابھی جلووں میں گم تھا کہ لَب ہائے مُبارَکہ کو جُنبِش ہوئی اور رَحمت کے پُھول جَھڑنے لگے، اَلفاظ کچھ یُوں تَرتیب پائے: **"جو مَدَنی قافلے میں روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں اُنہیں اپنے ساتھ جنّت میں لے جاؤں گا۔"**

شکریہ کیوں کر اَدا ہو آپ کا یا مُصْطَفٰے
کہ پڑوسی خُلد میں اپنا بنایا شکریہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شَمْعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مَدَنی پُھول" سے مِسواک کے مَدَنی پھول سُنتے ہیں۔

پہلے دو (2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلاحظہ ہوں: ❀ دو رَکعت مِسواک کر کے پڑھنا

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

بغیر مِسواک کی سَتّر (70) رَکعتوں سے اَفضل ہے۔[1] ❀ مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کر لو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صَفائی اور رَبِّ تعالیٰ کی رِضا کا سبب ہے۔[2] ❀ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خُوبیاں ہیں: (چند یہ ہیں) منہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، منہ کی بدبو ختم کرتی، سنّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، رَبِّ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے، ❀ سیِّدنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فضول باتوں سے پرہیز، مِسواک کا اِستعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔[3] ❀ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو مِسواک کی موٹائی چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ❀ مِسواک جب ناقابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مَت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تَرْبِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ... اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب، ۱/ ۱۰۲، حدیث: ۱۸

[2] ... مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۴۳۸ حدیث ۹ ۵۸۶

[3] ... اِحیاء العُلوم ج ۳ ص ۲۷

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے قرآنِ پاک پڑھا، رَبّ تعالٰی کی حمد کی اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُود شریف پڑھا نیز اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے مَغْفِرت طَلَب کی تو اس نے بھلائی، اس کی جگہ سے تلاش کر لی۔ (شعب الایمان ج ۲ ص ۳۷۳ حدیث ۲۰۸۴)

جو دُرُود و سَلام پڑھتے ہیں
ان پہ رَبّ کا سلام ہوتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً**۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے

وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کاش! سر کے بَل چل کے آتا:

منقول ہے کہ حضرت عبدُاللہ اِبنِ مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (جو خَلیفہ) ہارونُ الرَّشید کے وزیر (تھے، انہیں) جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تَوبہ کی توفیق عطا فرمائی تو وہ گُناہوں سے توبہ کرکے مکّہ شریف کے لیے روتے ہوئے پیدل ننگے پاؤں رَوانہ ہوئے۔ جب حَرم کے شیوخ (پیشواؤں) نے سُنا کہ وزیر مکّہ میں پہنچنے والے ہیں، اِنہیں سَلام کرنے کے لیے مکۂ مُکَرَّمہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا) سے باہر جمع ہوئے اُنہوں نے دیکھا کہ وزیر صاحب کی شکل وصورت بدلی ہوئی ہے، بال پَراگندہ (یعنی بکھرے ہوئے) اور خاک آلُود، جسم اور چہرہ نِہایت میلا کُچیلا ہے، مشائخ نے تَعَجُّب کرتے ہوئے ہارون رشید کے وَزیر سے پُوچھا: آپ نے مَساکین کی طرح شکل بنا کر بغیر جُوتے کے جنگلوں اور میدانوں میں پیدل سفر کیوں فرمایا؟ اُنہوں نے جواب دیا: آپ بتائیں ایک بندہ جب اپنے مَولا کے دروازے پر حاضری دے اس کی کیا کیفیَّت ہونی چاہیے؟ میں پِیادَہ (پیدل) چل کر حاضر ہوا ہوں، حق تو یہ تھا کہ سَر کے بَل چل کر آتا۔ (البحر العمیق، ص۳۱۹)

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا

اَرے سَر کا مَوقع ہے او جانے والے

(حدائقِ بخشش ص:۱۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مَسروق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب سَفرِ مکّہ کیلئے روانہ ہوئے تو اِنتہائی خَستہ حالت میں ننگے پاؤں سُوئے حَرَم چل پڑے، جب وَجہ پُوچھی گئی تو کتنا پیارا جواب عَطا فرمایا کہ جب ایک غُلام اپنے مَولا کی بارگاہ میں حاضِر ہو تو حق تو یہ ہے کہ سَر کے بَل چل کر آئے، میں تو پھر بھی پیادہ (پیدل) حاضر ہوا ہوں۔ یقیناً اس عظیمُ الشّان بارگاہ کے مُناسِب بھی یہی ہے کہ بندہ جب وہاں جائے تو شاہانہ اور مُتکبِّرانہ انداز نہ ہو بلکہ اِنتہائی عاجزی واِنکساری کے ساتھ حاضری کی سَعادَت پائے۔ حدیثِ پاک میں بھی اس کی ترغیب ملتی ہے۔ چُنانچہ بارگاہِ رسالت میں کسی نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) حاجی کو کیسا ہونا چاہیے؟ ارشاد فرمایا: پَراگندہ سَر، میلا کُچیلا۔ (شرح السنہ للبغوی، کتاب الحج، باب وجوب الحج...الخ، ج۴، ص:۹، حدیث:۱۸۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حرمینِ طیّبین کے سفر سَعادَت کی تمنّا ہر ایک عاشق کے دل میں ہوتی ہے اور ہونی بھی چاہیے۔ بعض خُوش نصیبوں کی مُرادیں بر آتی ہیں اور وہ بیتُ اللہ شریف کی زِیارت اور مَناسکِ حجّ کی اَدائیگی کے بعد روضۂ رسول کے پُرکَیف جلووں سے مُستَفِیض ہوتے ہیں۔ اور بعض عاشقانِ رسول ہر وَقت یادِ مدینہ میں بے چین رہتے ہیں، بس ان کے دل میں ایک یہی آرزُو ہوتی ہے کہ!

اِذْن مل جائے گر مدینے کا کام بن جائے گا کمینے کا

جا کے ان کو دِکھاؤں گا میں تو زَخْمِ دل اور داغ سینے کا
قَلبِ عاشق اُٹھا دَھڑک اِک دَم ذِکْر جب چِھڑ گیا مدینے کا
آنکھ سے اَشک ہوگئے جاری جب چلا قافلہ مدینے کا
اس کی قسمت پہ رَشک آتا ہے جو مُسافر ہوا مدینے کا
ہم کو بھی وہ بُلائیں گے اِک دن اِذْن مل جائے گا مدینے کا

(وسائلِ بخشش، ص ۱۸۱)

اور جو خُوش نصیب حج و عُمرہ کی سَعادت پاکر مدینہ شریف گھُوم آتے ہیں اور نظروں سے سُنہری جالیوں کو چُوم لیتے ہیں ان کی آتشِ شوق بجھتی نہیں بلکہ مزید بھڑک اُٹھتی ہے اور وہ ہر وَقْت فِراقِ مدینہ (یعنی مدینے کی جُدائی میں) میں بے قَرار رہتے ہوئے گویا زبانِ حال سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں،

مدینے ہمیں لے گیا تھا مُقدَّر مدینے میں کیسا سُرور آ رہا تھا
نہ ہم کاش آتے یہاں لوٹ کر گھر مدینے میں کیسا سُرور آ رہا تھا
وہاں بارشِ نُور ہوتی تھی پیہم نہ دُنیا کی جھنجھٹ زَمانے کا تھا غَم
مِلا تھا ہمیں قُربِ محبوبِ داوَر مدینے میں کیسا سُرور آ رہا تھا
کبھی بیٹھتے ان کی مسجد میں جا کر کبھی دُور سے تکتے محراب و منبر
نمازوں کا بھی لُطف تھا کیا وہاں پر مدینے میں کیسا سُرور آ رہا تھا
یقیناً مدینہ ہے صَد رشکِ جنَّت مدینے میں ہے میٹھے آقا کی تُربت
اے عطارؔ! کیوں چھوڑ کر آئے وہ دَر مدینے میں کیسا سُرور آ رہا تھا

(وسائلِ بخشش، ص۱۶۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کعبہ مُعظّمہ اور گنبدِ خَضرا کی زِیارت کے لیے جانا، حَج ہو یا عُمرہ، کسی بھی نِیَّت سے سُوئے حَرَم قدم بڑھانا، یقیناً بہت بڑی سَعادت اور بڑے نصیب کی بات ہے۔ اور ایسا شخص جو اس اِرادے سے گھر سے نکلے وہ فائدے ہی فائدے میں ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا سفر ہے کہ قَدَم قَدَم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں اور اس کی برکتوں کی چھما چھم برسات نصیب ہوتی ہے۔ اور جب زائر حرمینِ طَیِّبَیْن میں پہنچ جائے اب تو اس کے وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں، اس کے نصیب کا ستارہ بامِ عُروج (بلندی) پر ہوتا ہے۔ اگر اسی دوران وہیں پر دَم نکل جائے اور جنَّتُ الْبَقِیْع میں دو گز جگہ مل جائے تو اس سے بڑھ کر اور کیا اِنعام ہو سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے نامۂ اعمال میں قیامت تک اپنے نیک عمل کی نِیَّت کے مُطابِق ثواب بھی لکھا جاتا رہے گا اور اگر واپس آنا ہی پڑ جائے تو مدینے میں دوبارہ جانے کا جاں فزا تصور بھی عاشقانِ رسول کے ذوق کی تسکیں کا سامان ہو جاتا ہے۔ الغرض! اس مبارک سفر کے بڑے فوائد ہیں۔ آیئے! اس حوالے سے چند فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں:

1. یہ گھر اسلام کا سُتُون ہے، جو حج یا عُمرہ کرنے والا اپنے گھر سے بیتُ اللہ شریف کے اِرادے سے نکلے، اگر اس کی رُوح قَبض ہو جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ اُسے جنَّت میں داخل فرمادے اور اگر وہ (حج کرکے) پلٹا تو اَجر و غنیمت کے ساتھ لوٹے گا۔

(المعجم الاوسط، الحدیث ۹۰۳۳، ج۶، ص۳۵۲۔ فردوس الاخبار للدیلمی، باب الھاء، الحدیث ۷۲۰۸، ج۲، ص ۳۸۲)

2. جو شخص اپنے گھر سے حج یا عُمرہ کرنے کے لئے نکلے اور فوت ہو جائے، تو اسے قیامت تک حج و عُمرہ کرنے والے کا اَجر دیا جاتا رہے گا۔ (شعب الایمان للبیھقی، باب فی المناسک، فضل الحج والعمرۃ، الحدیث ۴۱۰۰،

ج ۳ ص ۴۷۴)

3. جو اس راہ میں حج یا عمرہ کے لیے نکلا اور مر گیا اُس کی پیشی نہیں ہو گی، نہ حساب ہو گا اور اس سے کہا جائے گا تُو جنَّت میں داخل ہو جا۔ (المعجم الأوسط"، باب المیم، الحدیث:۵۳۸۸، ج۴، ص ۱۱۱)

طیبہ میں مَر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہرِ شَفاعت نگر کی ہے
زِندہ رہیں تو حاضریِ بارگاہ نصیب
مَر جائیں تو حیاتِ اَبد عیش بھر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص: 221، 222)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکۂ مُکَرَّمہ و مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی حاضری کی سَعادَت پانا ایسا اَنمول موقع ہے کہ یہ نصیب والوں کو ہی ملتا ہے، اس پر جتنا شکر کیا جائے کم ہے۔ جب کسی کو یہ سَفرِ مُقدَّس نصیب ہو تو اپنی خُوش بَخْتی پر شکر کرتے، گُناہوں کو یاد کرتے اور خوفِ خُدا سے لَرزتے کانپتے ہوئے اس اُمّید کے ساتھ سفر کرنا چاہیے کہ حرمینِ طَیِّبَیْن کی مُقدَّس فَضاؤں میں جائیں گے، وہاں ہر وَقْت ہونے والی رحمتوں کی بارش میں نہائیں گے، گُناہوں کو بخشوائیں گے اور اپنے تاریک دل کو جِلائیں گے۔

میں کر کے سِتَم اپنی جاں پر قرآن سے جَآءُوْكَ سُن کر
آیا ہوں بہت شَرمندہ سا سرکار توجہ فرمائیں

یاد رکھئے! جب ہم ان اچھی اچھی نیّتوں سے سفر کریں گے اور ہر مُقدّس مَقام پر اپنے گُناہوں کیوجہ سے شرمندہ ہوتے ہوئے توبہ کریں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے ہمارے گُناہ ضَرور مُعاف ہو جائیں گے۔ مگر افسوس! فی زَمانہ ایک تعداد ہے کہ جو اس مُقدّس سفر کو دوسرے عام سفروں کی طرح سمجھتی ہے۔ ان کے اَنداز سے تو یُوں لگتا ہے جیسے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہاں بھی پکنک مَنانے آئے ہیں۔ وہی ہلہ گلہ، وہی شور وغل اور نہ تھمنے والا ہنسی مَذاق جاری ہوتا ہے۔ ہونا تو یُوں چاہیے کہ جس خُوش نصیب کو یہ موقع مُیَسَّر آئے تو اُسے اپنی سَعادتوں کی مِعْراج جان کر اس کے مَقْصَد کو سمجھتے ہوئے اس کی حد دَرَجہ تعظیم کرے۔ اس سفر کی عظمت واَہَمیَّت بیان کرتے ہوئے اَعْلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں،

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذَرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سَر کی ہے (حدائق بخشش ص ۲۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ جب اس مُبارَک سفر پہ جانے کی سَعادَت نصیب ہو تو اس کی تعظیم بَجالاتے ہوئے، اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ کوئی ایسی بات نہ سَرزَد ہو کہ جس کے سبب سارا سفر ہی بیکار ہو جائے۔ بعض نادان لوگ ان مُقدّس مَقامات پر بھی مَذاق مَسخَری سے باز نہیں آتے اور دُنیا جہان کی باتوں میں مشغول رہ کر ان کا تَقَدُّس پامال کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ بعض لوگ وہاں پر بھی موبائل فون کا بِلاضرورت اِستعمال کرتے ہیں، بعض نادان ان مقدس مقامات پر اپنی تصاویر خود ہی بنا کر اپنا قیمتی وقت بھی ضائع کرتے ہیں اور دُوسروں کے لیے تشویش کا باعث بھی بنتے ہیں۔ نہ جانے ایسے لوگوں کی ان حرکتوں سے کتنوں کے حج و عُمرہ خراب ہوتے ہوں

گے اور اُن کے ذَوق وشَوق میں خلل پیدا ہوتا ہوگا۔

اگر ہم اَولیائے کاملین اور بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِيْن کے سفر حرمین کے واقعات کا مُطالَعہ کریں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ یہ حضرات اِنْتہائی اَدب و تعظیم کے ساتھ سَفرِ حج پر روانہ ہوتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے رو رو کر مُناجات کرتے، اپنے گُناہوں کی معافی مانگتے، عاجزی و اِنکساری اپناتے اور خوفِ خدا اور عشقِ رسول سے سرشار ہو کر کچھ اس طرح سفر مدینہ کے لیے روانہ ہوتے کہ ان کی صُحبت کی بَرَکت سے دوسرے لوگ بھی ان کے رَنگ میں رَنگ جایا کرتے تھے۔ آیئے! ایک نہایت اِیمان اَفروز حکایت سُنتے ہیں۔ چُنانچہ،

حضرتِ سیِّدُنا مُخَوَّل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا بُہَیم عِجلی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے مجھ سے فرمایا: میرا حج کا اِرادہ ہے کسی کو میرا رفیقِ سفر بنا دیجئے۔ چُنانچہ میں نے اپنے ایک پڑوسی کو اُن کے ساتھ سَفرِ مدینہ پر آمادہ کر لیا۔ دوسرے دن میرا پڑوسی میرے پاس آیا اور کہنے لگا: میں حضرتِ سیِّدُنا بُہَیم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کے ساتھ نہیں جا سکتا۔ میں نے حیرت سے کہا: خُدا کی قسم! میں نے کُوفہ بھر میں ان جیسا با اَخلاق آدمی نہیں دیکھا، آخر کیا وَجہ ہے کہ تم ان کی رَفاقت سے خُود کو مَحروم کر رہے ہو؟ وہ بولا: میں نے سُنا ہے کہ وہ اکثر روتے رہتے ہیں، اِس لیے ان کے ساتھ میرا سفر خُوشگوار نہیں رہے گا۔ میں نے اُس کو سمجھایا کہ یہ بَہُت اچھّے بُزُرگ ہیں، ان کی صُحبت اِنْ شَآءَ اللهعَزَّوَجَلَّ تمہارے لیے نہایت نفع بَخْش ہو گی، وہ مان گیا۔ جب سفر کے لیے اُونٹوں پر سامان لادا جانے لگا تو حضرتِ سیِدُنا بُہَیم عِجلی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَالِی ایک دیوار کے قریب بیٹھ کر رونے میں مشغول ہو گئے، حتّٰی کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی داڑھی مبارک اور سینہ اَشکوں سے تَر ہو گیا اور آنسو زمین پر ٹپ ٹپ گرنے لگے۔

میرے پڑوسی نے گھبرا کر مجھ سے کہا: ابھی تو سفر کی شُروعات ہیں اور ان کا یہ حال ہے، خُدا جانے آگے کیا عالَم ہو گا! میں نے اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے کہا: گھبرایئے نہیں سفر کا مُعامَلہ ہے، ہو سکتا ہے بال بچّوں کی جُدائی میں رو رہے ہوں اور آگے چل کر قَرار آجائے۔

حضرت سیِّدُنا بُہَیم عِجلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ بات سُن لی اور فرمایا: وَاللہ! ایسی بات نہیں ،اِس سفر کے سبب مجھے "سَفرِ آخِرت" یاد آگیا۔ یہ فرماتے ہی چیخیں مار مار کر رونے لگے۔ پڑوسی نے پھر پریشانی کے عالَم میں مجھ سے کہا: میں ان کے ہمراہ کیسے رہ سکوں گا! ہاں ان کا سفر حضرت سَیِّدُنا داؤد طائی اور سیِّدُنا سلام اَبُوالْاَحْوَص رَحِمَہُمَا اللہُ تَعَالٰی کے ساتھ ہونا چاہیے کیونکہ یہ دو حضرات بھی بَہُت روتے ہیں، اُن کے ساتھ ان کی ترکیب خُوب رہے گی اور مل کر خُوب رویا کریں گے۔ میں نے پھر پڑوسی کی ہمّت بندھائی، آخرِ کار وہ اُن کے ساتھ سَفرِ مدینہ پر روانہ ہو گیا۔ حضرتِ سیِّدُنا مُحَوَّل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حج سے ان کی واپسی ہوئی تو میں اپنے پڑوسی حاجی کے پاس گیا، اُس نے بتایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو جزائے خَیر دے، میں نے ان جیسا آدمی کہیں نہیں دیکھا، حالانکہ میں مالدار تھا پھر بھی غریب ہونے کے باوُجُود وہ مجھ پر خُوب خَرچ کرتے تھے، بوڑھے ہونے کے باوُجُود روزے رکھتے، مُجھ بے روزہ جَوان کے لیے کھانا بناتے اور میری بے حَد خِدمت کیا کرتے تھے۔ میں نے کہا: آپ تو ان کے رونے کے سبب پریشان ہوتے تھے اب کیا ذِہن ہے؟ کہا: پہلے پہل میں بلکہ دیگر قافِلے والے بھی ان کے رونے کی کَثْرت سے گھبرا جاتے تھے مگر آہِستہ آہِستہ ان کی صُحبت کی بَرَکت سے ہم پر بھی رِقّت طاری ہونے لگی اور ان کے ساتھ ہم سب بھی مل کر روتے تھے۔

حضرتِ سیِّدُنا مُحَوَّل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: اِس کے بعد میں حضرت سیِّدُنا بُہَیم عِجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

اللہِ الوَلِی کی خدمت میں حاضِر ہوا اور اپنے پڑوسی حاجی کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: بَہُت اچھا رفیق (ساتھی) تھا، ذِکْرُ اللہ اور قرآنِ کریم کی تلاوت کی کثرت کرتا تھا اور اس کے آنسو بہت جلد بہہ جایا کرتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تم کو جزائے خَیر عطا فرمائے۔

(البحر العمیق ج ۱ ص ۳۰۰ مُلَخَّصًا، از عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۱۱۸)

یادِ نبیِّ پاک میں روئے جو عُمر بھر
مَولا مجھے تلاش اُسی چشمِ تَر کی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ کہ ہمارے اَسلاف جب سَفرِ حج پر روانہ ہوتے تو ہر وَقْت ذِکْرُ اللہ اور تلاوتِ قرآن میں مشغول رہتے، خوفِ خُدا میں آنسو بہاتے، اپنے رُفقاء کی خُوب خَیر خواہی فرماتے۔ ان کے حُسنِ اَخْلاق اور عادت و کردار سے مُتأثر ہو کر ان کے ساتھ سفر کرنے والے بھی اِنہی کے رَنگ میں رَنگ جاتے۔ اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے اَسلاف جب کسی سفر پر جاتے، یہاں تک کہ سَفرِ حج جیسے مُبارَک اور مُقدَّس سفر پر بھی جاتے، تب بھی اُنہیں سَفرِ آخرت یاد آجاتا اور فکرِ آخرت میں اس قَدَر آنسو بَہاتے کہ داڑھی مُبارَک آنسوؤں سے تَر ہو جاتی۔ جب کہ ایک طرف ہم ہیں کہ سَفرِ آخرت کے بارے میں سوچنا تو دَر کنار، گویا ہم نے دُنیا میں ہمیشہ رہنے اور اس کی رنگینیوں میں بَدمَسْت رہنے کو ہی مَقْصدِ حیات سمجھ رکھا ہے۔ حالانکہ عقلمند وہی ہے جو دُنیا کے ہر ہر عمل پر فکرِ آخرت کرتا رہے، رات کو جب سونے لگے تو قبر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں نرم و ملائم بستر نہیں ہو گا بلکہ سخت زمین میرا بچھونا ہو گی، جب ٹھنڈا اور میٹھا پانی اپنے حلق سے اُتارے تو محشر کی پیاس کو یاد

کرے کہ اس دن حلق خُشک اور زَبانیں سُوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی۔ جس وَقْت گرمی کی شِدَّت سے جینا دُشوار ہو اس وَقْت روزِ محشر کی گرمی کو یاد کرے کہ قیامت کا پچاس ہزار (50,000) سالہ دن ہو گا، سُورج سَوا میل پر رہ کر آگ برسا رہا ہو گا، اس کی تپش سے بچنے کے لئے کوئی سایہ مُیَسَّر نہ ہو گا، دَہکتی ہوئی زمین پر ننگے پاؤں کھڑا کر دیا جائے گا، گرمی اور پیاس سے بُرا حال ہو گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے دُنیوی مُعاملات شریعت کے مُطابق گُزارنے کے ساتھ ساتھ اپنی آخرت کی خُوب خُوب تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مجھ پہ چشمِ شفا کیجئے		دُور بارِ گناہ کیجئے
مال کے جال میں پھنس گیا		مجھ کو آقا رِہا کیجئے
یا نبی آپ ہی کچھ علاج		نفس و شیطان کا کیجئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سفر چاہے دُنیوی ہو یا اُخْرَوِی اس کی تیاری کے کچھ آداب ہوتے ہیں۔ اگر تیاری میں کچھ کمی رہ جائے یا دورانِ سفر ان آداب کا خیال نہ رکھا جائے تو سفر میں دِقَّت و مَشَقَّت کا سامنا ہو سکتا ہے۔ اگر اُخْرَوِی سفر کیلئے نیک اَعمال کی صُورت میں زادِ سفر ساتھ ہو گا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بآسانی منزل تک پہنچ جائیں گے اور کوئی پریشانی بھی نہیں ہو گی۔ اور دُنیوی سفر کے بھی کچھ آداب ہیں آیئے! ان میں سے چند آداب سنتے ہیں۔

1. سفر شروع کرنے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لینی چاہئیں۔ جیسے گھر آنے جانے اور راستے میں ملنے والوں سے سَلام و مُصافَحہ کی نیّت، سَلام کا جواب دینے کی نِیَّت، بد نگاہی سے حِفاظَت

کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے گُناہوں سے خُود کو بچانے کی نِیَّت، نماز کی حِفاظت کی نِیَّت وغیرہ وغیرہ۔ ان پر مزید نیّتیں بھی بڑھائی جا سکتی ہیں۔(سَفرِ حج و عُمرہ اور زِیارتِ مدینہ مُتَّوَرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی مزید اچھی اچھی نیّتوں اور شَرعی مَسائل کی معلومات کیلئے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی 351 صفحات پر مُشْتَمِل مایہ ناز تصنیف "رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن" کا مُطالَعہ بے حد مُفید رہے گا۔)

2. سفر کی مَسنُون دعائیں پڑھ لینی چاہئیں۔ ممکن ہو تو دیگر عاشقانِ رسول کو بھی پڑھا دیں۔

3. دوسروں کو گواہ بناتے ہوئے تمام گُناہوں سے سچی توبہ اور احتیاطاً تجدیدِ ایمان بھی کرنا چاہیے۔

4. حُجَّۃُ الْاسلام، حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں:(سفر کرنے والے کو چاہیے کہ) دورانِ سفر ذِکْر اور تلاوتِ قرآن کرتا رہے لیکن اتنی آواز میں کہ دوسرا نہ سُنے، اگر کوئی شخص اس سے گفتگو کرے تو ذِکْر و تلاوت چھوڑ دے اور جب تک وہ بات کرے اس کی بات غور سے سُنے، جب خاموش ہو جائے تو پھر اپنی حالت پر لوٹ آئے (یعنی ذِکْر وغیرہ شُروع کر دے)۔(احیاء العلوم:۲/۹۳۴)

5. مُسافر کیلئے پانچ(5) چیزوں کا اپنے پاس رکھنا سُنَّت ہے۔ چُنانچہ اُمُّ الْمُومنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا بیان کرتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب سفر پر روانہ ہوتے تو پانچ(5) چیزیں اپنے ساتھ ضرور رکھتے۔(1) آئینہ (2) سُرمہ دانی (3) قینچی (4) مِسواک اور (5) کنگھا (المعجم الاوسط، ۲/۲۰، الحدیث:۲۳۵۲، ملخصاً)

6. اپنے رشتہ دار، دوست، اَحباب اور مُتَعَلِّقین سب کے دِین، جان، مال، اَولاد، تَندُرُستی اور عافیت خُدا کو سونپ کر سفر پر روانہ ہونا چاہیے۔

سفر اور آدابِ سفر کے بارے میں مزید معلومات جاننے کے لیے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب اِحیاءُ العُلُوم جلد دوم صفحہ 885 تا 970 اور بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 1051 تا 1067 کا مُطالَعہ کر لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُفید معلومات کا ذَخِیرہ ہاتھ آئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک شَخْص نے حضرتِ سیِّدُنا حاتِم اَصَمّ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم سے عرض کی: "مجھے حج کا سفر درپیش ہے ،کوئی ایسا ہم سفر بتایئے جس کی صُحبتِ بابرکت کا فَیض لُوٹتے ہوئے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ بیکس پناہ میں حاضِر ہو سکوں۔" فرمایا: "اے بھائی! اگر تم ہَم نَشین چاہتے ہو تو تلاوتِ قرآنِ مُبین کی ہم نشینی (یعنی صُحبت) اختیار کرو اور اگر ساتھی چاہتے ہو تو فِرِشوں کو اپنا ساتھی بنالو اور اگر دوست دَرکار ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے دوستوں کے دلوں کا مالِک ہے اور اگر توشہ (یعنی زادِ سفر) چاہتے ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر یقین سب سے بہترین تَوشہ ہے اور کَعْبَۃُ اللہ کو اپنے سامنے تصوُّر کرتے ہوئے خُوشی سے اِس کا طَواف کرو۔"

(بحر الدموع ص ۱۲۵ از عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۱۰۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا حاتم اَصَمّ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے کتنی پیاری نصیحت فرمائی۔ کاش! کہ ہم بھی اس نصیحت پر عمل کرنے والے بن جائیں اور سَفرِ حج کی عظمت اور اس کے مَقاصد کو سمجھنے والے بن جائیں۔ عُموماً دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ ہر سال حج و عُمرہ کے مُبارَک سفر پر روانہ ہوتے، کعبۃُ اللہ شریف کی زِیارت اور اس کے طواف کا شَرَف پاتے اور دیگر مَناسکِ حج کی اَدائیگی کے بعد روضۂ رسول کی حاضری کی سَعادت حاصل کرتے ہیں لیکن جب لوٹتے ہیں تو حسبِ سابق گُناہوں بھری زِندگی میں مشغول ہو جاتے ہیں اور وہ بُرائیاں جُوں کی تُوں ان میں باقی رہتی ہیں۔

ایسے اَفراد کو غور کرنا چاہیے کہ آخر کیا وجہ ہے؟ ان مُقدّس مقامات کی بار بار حاضری کے باوُجُود بھی ہم اپنی اِصلاح نہیں کر سکے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ سارے حَج و عُمرے صِرف نَفْس کی خواہش اور لوگوں کو دِکھانے اور خُود کو "حاجی صاحب" کہلوانے کیلئے کئے ہوں؟ کیونکہ لوگوں کی نظر میں کثیر حج و عُمرہ کرنے اور عابد وزاہد کے نام سے مُتعارَف ہونے کی خواہش عبادات میں بڑی سے بڑی مَشَقَّت بھی آسان کر دیتی ہے۔ جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابُو محمد مُرتَعِش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "میں نے بَہُت سے حج کئے اور ان میں سے اَکْثر سَفرِ حج کسی قسم کا زادِ راہ لئے بِغیر کئے۔ پھر مجھ پر آشکار (یعنی ظاہر) ہوا کہ یہ سب تو میرے نَفْس کا دھوکا تھا کیونکہ ایک مرتبہ میری ماں نے مجھے پانی کا گھڑا بھر کر لانے کا حکم دیا تو میرے نَفْس پر ان کا حکم گِراں (یعنی ناگوار) گُزرا، چُنانچِہ میں نے سمجھ لیا کہ سَفرِ حج میں میرے نَفْس نے میری مُوافقت فقط اپنی لذّت کے لئے کی اور مجھے دھوکے میں رکھا کیونکہ اگر میرا نَفْس فَناء ہو چکا ہوتا تو آج ایک حقِّ شَرعی پُورا کرنا (یعنی ماں کی اِطاعت کرنا) اُسے (یعنی نفس کو) بے حد دُشوار کیوں محسوس ہوتا!

(الرسالۃ القشیریۃ، ص ۱۳۵)

حُبِّ جاہ کی لذّت عبادت کی مَشَقَّت آسان کر دیتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت کا ہرگز یہ مَطلب نہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابُو محمد مُرتَعِش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی والدۂ مُحترمہ کا حکم نہیں مانا بلکہ ان کا حکم صِرف نَفْس پر گِراں گُزرا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا یہ ذِہن بنالیا کہ اتنے سال تک حج جیسی مُشکل عبادت، میں نے صرف نفس کے دھوکے کا شکار ہو کر اَدا کی ہے۔ اس حکایت سے مزید یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کیسی مَدَنی سوچ رکھتے اور کس قَدَر عاجِزی کے خُوگر ہوا کرتے تھے۔ بعضوں کی

عادت ہوتی ہے کہ وہ عام لوگوں سے تو جُھک جُھک کر ملتے اور اُن کیلئے بچھ بچھ جاتے ہیں مگر والِدَین، بھائی بہنوں اور بال بچّوں کے ساتھ اُن کا رویّہ جارحانہ، غیر اَخلاقی اور بَسا اَوقات سخت دل آزار ہوتا ہے ،ایسا کیوں ؟اس لئے کہ عوام میں عُمدہ اَخلاق کا مُظاہرہ مَقبولیّتِ عامّہ کا باعِث بنتا ہے جبکہ گھر میں حُسنِ سُلوک کرنے سے عزّت و شُہرت ملنے کی خاص اُمّید نہیں ہوتی!اس لئے یہ لوگ عوام میں خُوب میٹھے میٹھے بنے رہتے ہیں! اِسی طرح جو اسلامی بھائی بعض مُستَحَب کاموں کے لئے بڑھ چڑھ کر قُربانیاں پیش کرتے مگر فرائض و واجبات کی اَدائیگی میں کوتاہیاں برتتے ہیں مَثَلاً ماں باپ کی اِطاعت ،بال بچّوں کی شریعت کے مطابِق تربیّت نہیں کرتے اور خود فرض عُلُوم کے حُصُول میں غَفلت سے کام لیتے ہیں، اُن کیلئے بھی اِس حکایت میں عبرت کے نِہایت اَہم مَدَنی پُھول ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جن نیک کاموں میں ”شُہرت ملتی اور واہ واہ! ہوتی ہے “ وہ دُشوار ہونے کے باوُجُود بآسانی سَر اَنجام پا جاتے ہیں کیوں کہ حُبِّ جاہ (یعنی شُہرت و عزّت کی چاہَت) کے سبب ملنے والی لذّت بڑی سے بڑی مَشَقَّت آسان کر دیتی ہے۔ یاد رکھئے! ”حُبِّ جاہ“ میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ عبرت کیلئے دو فرامینِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُن لیجئے: (۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طاعت (یعنی عبادت) کو بندوں کی طرف سے کی جانے والی تعریف کی مَحَبَّت سے ملانے سے بچتے رہو، کہیں تمہارے اعمال برباد نہ ہو جائیں (فردوس الاخبار ج ۱ ص ۲۲۳ حدیث ۱۵۶۷) (2) دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے رَیوڑ میں اِتنی تَباہی نہیں مَچاتے جتنی تَباہی حُبِّ مال و جاہ (یعنی مال و دولت اور عزّت و شہرت کی محبّت) مُسلمان کے دِین میں مچاتی ہے۔ (ترمذی ج ۴ ص ۱۶۶ حدیث ۲۳۸۳) (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۱۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اپنے مُنہ میاں مٹھّو بننا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ لوگوں کو دِکھانے، اپنی واہ واہ کروانے اور مُعاشرے میں عزّت و وقار پانے کیلئے نیک اَعمال کرنے سے گُریز کریں اور صرف رِضائے اِلٰہی کی خاطر ثواب پانے اور اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے نیکیاں کریں۔ ہمارے اَسلافِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلام جب حج و عُمرہ کیلئے حاضر ہوتے تو واپسی پر بھی اِخلاص واِستِقامت کے ساتھ خُوب خُوب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتے۔

رُخصت کی اجازت کے منتظر جوان کو بِشارت

حضرتِ سیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے کعبۂ مُشَرَّفہ کے پاس ایک جوان کو دیکھا جو مُسلسل نَماز پڑھے جارہا تھا اور رُکنے کا نام ہی نہ لیتا تھا۔ موقع ملنے پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس سے فرمایا: کیا بات ہے کہ واپَس جانے کے بَجائے مُسلسل نَمازیں پڑھے جارہے ہو! کہنے لگا: اپنی مَرضی سے کیسے جاؤں! رُخصت کی اِجازت کا اِنتظار ہے! حضرتِ سیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ابھی ہم باتیں ہی کر رہے تھے کہ اُس جوان کے اوپر ایک رُقعہ گِرا، اُس میں لکھا تھا: "یہ خط خُدائے عزیز وغفّار کی جانب سے اِس کے شکر گُزار و مُخلِص بندے کے لئے ہے، واپَس جا تیرے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہیں۔" (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات ص:95 روض الریاحین ص۸۰ ملخصا)

آیئے! اب عاشقانِ رسول حاجیوں کی جَذب و مَستی بھری دو عجیب و غریب حکایتیں سُنتے ہیں:

چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میدانِ عَرَفات میں حُجّاج

مَشغولِ دُعا تھے، میری نظر ایک نوجوان پر پڑی جو سَر جھکائے شَرم سار کھڑا تھا، میں نے کہا: اے نوجوان! تُو بھی دُعا کر۔ وہ بولا: مجھے تو اِس بات کا ڈر لگ رہا ہے کہ جو وَقت مجھے مِلا تھا شاید وہ جاتا رہا، اب کس مُنہ سے دُعا کروں! میں نے کہا: تُو بھی دُعا کر تا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے بھی اِن دُعا مانگنے والوں کی بَرَکت سے کامیاب فرمائے۔ حضرت سَیِّدُنا فُضَیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُس نے دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھانے کی کوشش کی کہ ایک دَم اُس پر رِقَّت طاری ہوگئی اور ایک چیخ اُس کے مُنہ سے نکلی، تڑپ کر گِرا اور اُس کی رُوح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کر گئی۔ (کَشْفُ الْمَحْجُوب ص ۳۶۳)

حضرتِ سَیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے مِنٰی شریف میں ایک نوجوان کو آرام سے بیٹھا دیکھا جب کہ لوگ قُربانیوں میں مَشغول تھے۔ اِتنے میں وہ پُکارا: اے میرے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے سارے بندے قُربانیوں میں مَشْغول ہیں، میں بھی تیری بارگاہ میں اَپنی جان قُربان کرنا چاہتا ہوں، میرے مالِک عَزَّوَجَلَّ! مجھے قَبول فرما۔ یہ کہہ کر اپنی اُنگلی گلے پر پھیری اور تڑپ کر گِر پڑا، میں نے قریب جا کر دیکھا تو وہ جان دے چکا تھا۔ (کَشْفُ الْمَحْجُوب ص ۳۶۴) 7 اضافی

یہ اِک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں
ترے نام پر سب کو وارا کروں میں

(سامانِ بخشش، ص: ۱۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ؟ حج ہو تو ایسا! اللہ عَزَّوَجَلَّ ان دونوں بابرکت حاجیوں کے طُفیل ہمیں بھی رِقّتِ قلبی نصیب فرمائے۔ یاد رکھئے! ہر عبادت کی قَبولیَّت کے لئے اِخلاص

شَرط ہے۔ آہ! اب علمِ دین اور اَچّھی صُحبت سے دُوری کی بِنا پر اَکثر عبادات رِیاکاری کی نذر ہو جاتی ہیں۔ جس طرح عُمُوماً ہر کام میں نُمُود و نُمائش کا عمل دَخل ضَروری سمجھا جانے لگا ہے، اِسی طرح حج جیسی عظیم سَعادت بھی دِکھاوے کی بَھینٹ چڑھتی جارہی ہے، مَثَلاً بے شُمار اَفراد حج اَدا کرنے کے بعد اپنے آپ کو اپنے مُنہ سے بِلا کسی مَصلحت وضَرورت کے "حاجی" کہتے اور اپنے قلم سے لکھتے ہیں۔ آپ شاید چونک پڑے ہوں گے کہ اِس میں آخِر کیا حَرَج ہے؟ ہاں! واقعی اِس صُورت میں کوئی حَرَج بھی نہیں کہ لوگ آپ کو اپنی مرضی سے حاجی صاحِب کہہ کر پُکاریں مگر ذرا سوچئے! اپنی زَبان سے اپنے آپ کو حاجی کہنا اپنی عبادت کا خُود اِعلان کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟ اِس کو اِس چُٹکُلے سے سمجھنے کی کوشش کیجئے: ٹرین چھک چھک کرتی اپنی مَنزِل کی طرف رَواں دَواں تھی، دو شخص قریب قریب بیٹھے تھے، ایک نے سلسلۂ گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے پوچھا: جناب کا اِسم شریف (یعنی آپ کا نام کیا ہے)؟ جواب ملا: "حاجی شفیق" اور آپ کا مبارَک نام؟ اب دوسرے نے سُوال کیا، پہلے نے جواب دیا: "نَمازی رفیق" حاجی صاحِب کو بڑی حیرت ہوئی، پُوچھ ڈالا: اَجی نَمازی رفیق! یہ تو بڑا عجیب سا نام لگتا ہے۔ نمازی صاحِب نے پُوچھا: بتایئے آپ نے کتنی بار حج کا شَرَف حاصل کیا ہے؟ حاجی صاحِب نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پچھلے سال ہی تو حج پر گیا تھا۔ نَمازی صاحِب کہنے لگے: آپ نے زندگی میں صِرف ایک بار حجِّ بَیْتُ اللہ کی سعادت حاصل کی تو، بَبانگِ دُہُل (کھلے عام) اپنے نام کے ساتھ "حاجی" کہنے کہلوانے لگے، جبکہ بندہ تو برسا برس (یعنی ایک مُدّت) سے روزانہ پانچ (5) وَقْت نَماز اَدا کرتا ہے، تو پھر اپنے نام کے ساتھ اگر لفظ "نَمازی" کہدے تو اِس میں آخِر تَعَجُّب کی کون سی بات ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل عجیب تَماشا ہے! نُمُود و نُمائش کی اِنتہا ہو گئی، حاجی

صاحِب حج کو جاتے اور جب لوٹ کر آتے ہیں تو بِغیر کسی اچّھی نِیّت کے پوری عمارت بَرقی قُمقُموں سے سجاتے اور گھر پر ''حج مُبارَک'' کا بورڈ لگاتے ہیں، بلکہ توبہ! توبہ! کئی حاجی تو اِحرام کے ساتھ خُوب تصاویر بناتے ہیں۔ آخِر یہ کیا ہے؟ کیا بھاگے ہوئے مجرِم کا اپنے رَحمت والے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں اِس طرح دُھوم دھام سے جانا مناسب ہے؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ روتے ہوئے اور آہیں بھرتے ہوئے، لرزتے، کانپتے ہوئے جانا چاہیے۔ (رفیق الحرمین، ص ۴۹)

آنسوؤں کی لڑی بن رہی ہو اور آہوں سے پھٹتا ہو سینہ
وِردِ لَب ہو ''مدینہ مدینہ'' جب چلے سُوئے طیبہ سفینہ
جب مدینے میں ہو اپنی آمد جب میں دیکھوں تِرا سبز گنبد
ہِچکیاں باندھ کر روؤں بے حد کاش! آجائے ایسا قرینہ

(وسائلِ بخشش، ص:۱۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ لوگ جو بِغیر اچّھی نِیّت مَحض لَذتِ نَفْس و حُبِّ جاہ کے سبب اپنے مکان پر حج مُبارَک کا بورڈ لگاتے اور اپنے حج کا خُوب چرچا کرتے ہیں، ان کے لیے ایک کمال دَرَجے کی عاجِزی پر مُشتمل حِکایت پیشِ خدمت ہے، چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی حج کے لئے بصرہ سے پیدل نکلے۔ کسی نے عرض کی: آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سُوار کیوں نہیں ہوتے؟ فرمایا: کیا بھاگے ہوئے غُلام کو اپنے مولا عَزَّوَجَلَّ کے دَربار میں صُلح کے لئے سُواری پر جانا چاہیے؟ میں اِس مُقدّس سرزمین میں جاتے ہوئے بہُت زیادہ شَرم محسوس کرتا ہوں۔ (تَنبِیہُ الْمُغْتَرِّیْن ص ۲۶۷، از رفیق الحرمین، ص ۵۴)

اے زائرِ مدینہ تُو خوشی سے ہنس رہا ہے

دلِ غمزدہ جو لاتا تو کچھ اور بات ہوتی

(وسائلِ بخشش، ص۳۸۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غالباً نماز روزہ وغیرہ کے مقابلے میں حج میں بَہُت زیادہ بلکہ قدم قدم پر ''رِیاکاری'' کے خطرات پیش آتے ہیں، حج ایک ایسی عبادت ہے جو ایک تو عَلَی الاِعْلان کی جاتی ہے اور دوسرے ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتی، اس لئے لوگ حاجی سے عاجِزی سے ملتے، خوب احترام بجا لاتے، ہاتھ چومتے، گجرے پہناتے اور دُعاؤں کی درخواستیں کرتے ہیں۔ ایسے موقع پر حاجی سخت امتحان میں پڑ جاتا ہے کیوں کہ لوگوں کے عقیدت مندانہ سُلوک میں کچھ ایسی ''لذّت'' ہوتی ہے کہ اِس کی وجہ سے عبادت کی بڑی سے بڑی مَشَقَّت بھی پُھول معلوم ہوتی اور بسا اَوقات بندہ حُبِّ جاہ اور رِیاکاری کی تباہ کاری کی گہرائی میں گر چکا ہوتا ہے مگر اُسے کانوں کان اِس کی خبر تک نہیں ہوتی! (رفیق الحرمین، ص۵۶) اسی طرح بعض مالدار بار بار حج و عُمرہ کو جاتے، اس کی گنتی خُوب یاد رکھتے، بارہا بِغیر ضَرورت بے پوچھے لوگوں کو اپنے حج و عمرہ کی تعداد بتاتے اور سفر مدینہ کے ''کارنامے'' سُناتے ہیں، ان کو احساس تک نہیں ہوتا کہ کہیں رِیاکاری کی تباہ کاری میں نہ جا پڑیں۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص۱۰۸) مشہور مُحدِّث حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کہیں مَدعُو تھے، میزبان نے اپنے خادِم سے کہا: اُن برتنوں میں کھانا کِھلاؤ جو میں دوسری بار کے حج میں لایا ہوں، سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے سُن کر فرمایا: مسکین! تُو نے ایک جُملے میں دو حج ضائع کر دیئے! (احسن الوعاء لآداب الدعاء، ص۱۵۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم کسی کے گھر پر ''حج مُبارَک'' کا بورڈ لگا دیکھیں یا کوئی اپنے نام کے ساتھ حاجی لکھتا ہو تو ہمیں ہرگز یہ بدگُمانی نہیں کرنی چاہیے کہ یہ شخص رِیاکاری کر رہا ہے۔

یاد رکھئے! اپنے حج وعُمرے کی تعداد بیان کرنا ہر صُورت میں گُناہ نہیں، حدیثِ پاک میں ہے: **اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات** یعنی اَعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے۔ (بخاری ج۱ص۲ حدیث ۱) اگر کوئی تحدیثِ نعمت (یعنی اپنے اُوپر نعمتِ الٰہی کی خبر دینے) کیلئے اپنے حج کی تعداد بیان کرے تو حَرَج نہیں، مگر عِلْمِ دین اور صُحبتِ اَخْیار (نیک لوگوں کی صحبت) کی کمی کے باعِث فی زَمانہ اِصْلاحِ نیّت بے حد دُشوار اور رِیاکاری کا خطرہ شدید ہے۔ اور خدا کی قسم! رِیاکاری کا عذاب کسی سے بھی برداشت نہیں ہو سکے گا۔

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 616 صَفْحات پر مُشتمل کتاب ''نیکی کی دعوت (حصّہ اوّل)'' صَفْحَہ 79 پر فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: ''بے شک جہنَّم میں ایک وادی ہے جس سے جہنَّم روزانہ چار سو (400) مرتبہ پناہ مانگتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ وادی اُمّتِ محمدیہ عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کے اُن رِیاکاروں کے لئے تیّار کی ہے جو قرآنِ کریم کے حافِظ، غیرُ اللہ کے لئے صَدَقہ کرنے والے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے حاجی اور راہِ خدا میں نکلنے والے ہوں گے۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج۱۲ ص۱۳۶ حدیث ۱۲۸۰۳، از رفیق الحرمین، ص۵۶)

میرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اِخْلاص ایسا عطا یاالٰہی!
(وسائلِ بخشش، ص:۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حرمینِ طَیِّبَیْن کی حاضری مُقدَّر کی بات ہے۔ کتنے ہی مالدار ایسے ہیں جو حسرتِ خاک بوسیِ طیبہ میں آہیں بھرتے ہیں، جانے کی خواہش بھی رکھتے ہیں مگر جا نہیں پاتے اور

کتنے ہی غریب و نادار اَفراد ایسے ہوتے ہیں جن کے پاس جانے کے بظاہر اسباب نہیں ہوتے مگر دیکھتے ہی دیکھتے وہ خُوش نصیب لوگ مَکّۂ مُکرَّمہ، مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی زیارت سے مُشرَّف ہو جاتے ہیں۔

علامہ ابنِ جوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حج و زِیارتِ مدینہ میں تڑپنے والے ایک شخص کا واقعہ نقل فرماتے ہیں: میں مسلسل تین (3) سال سے حج کی دعا کر رہا تھا لیکن میری یہ حسرت دل ہی میں رہی۔"

کر رہے ہیں جانے والے، حج کی اب تیّاریاں	رہ نہ جاؤں میں کہیں، کر دو کرم پھر یا نبی
مجھ پہ کیا گُزرے گی آقا! اس برس گر رہ گیا	میرا حالِ دل تو ہے، سب تم پہ ظاہر یا نبی
	(وسائلِ بخشش، ص: ۳۷۶، ۳۷۷)

چوتھے سال حج کا موسِم قریب تھا۔ میرے دل میں زیارتِ حرمینِ شَرِیفَین کی خواہش مچل رہی تھی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہوا میری دُعا کی قَبولیّت کچھ اس اَنداز میں ہوئی کہ ایک رات جب میں سویا تو میری دل کی آنکھیں کُھل گئیں، سوئی ہوئی قسمت اَنگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، مجھے رحمتِ عالَم، نُورِ مجسّم، رسولِ محتشم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت نصیب ہوئی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "تُم اس سال حج کے لئے چلے جانا۔" میری آنکھ کُھلی تو دِل خُوشی سے جُھوم رہا تھا۔ بارگاہِ نَبوَّت سے حج کی اِجازت مل چکی تھی۔ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی میٹھی میٹھی آواز اب تک کانوں میں رَس گھول رہی تھی، میں بہت شاداں و فرحاں تھا۔ اچانک مجھے یاد آیا کہ میرے پاس زادِ راہ تو ہے نہیں، میں تو بالکل بے سر و سامان ہوں۔ بس اس خیال کے آتے ہی میں غمگین

ہو گیا۔ دوسری رات پھر خواب میں حُضُور نبیٔ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دِیدار ہوا لیکن میں اپنی بے سَروسامانی کا ذِکْر نہ کر سکا۔ اسی طرح تیسری رات بھی بارگاہِ نَبُوَّت سے حکم ہوا کہ "تم اس سال حج کو چلے جانا۔" "میں نے سوچا اگر دوبارہ خواب میں میرے آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے تو میں اپنی بے سَروسامانی کے مُتَعَلِّق عرض کروں گا۔

پاس مال و زَر نہیں، اُڑنے کو بھی پَر نہیں
کر دو کوئی اِنتظام، تم پر کروڑوں سَلام

چوتھی رات پھر مدینے کے تاجْوَر، سلطانِ بحر و بر، محبوبِ رَبِّ اَکْبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میرے گھر میں جَلْوہ گری فرمائی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھ سے یہی اِرْشاد فرما رہے تھے: "تم اس سال حج کو چلے جانا۔" "میں نے دَسْت بَسْتہ عرض کی: "میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے پاس تو زادِ راہ بھی نہیں۔" اِرْشاد فرمایا: "کیوں نہیں! تم اپنے مکان کی فُلاں جگہ کھودو وہاں تمہارے دادا کی زِرہ مَوْجُود ہو گی۔" اتنا فرما کر نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لے گئے۔ صُبح جب میری آنکھ کھلی تو میں بہت خُوش تھا۔ نمازِ فجر اَدا کرنے کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بتائی ہوئی جگہ کھودی تو وہاں واقعی ایک قیمتی زِرہ مَوْجُود تھی۔ وہ ایسی نئی تھی گویا اسے کسی نے اِسْتعمال ہی نہ کیا ہو۔ میں نے اسے چار ہزار (4000) دینار میں بیچا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر اَدا کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نظرِ عنایت سے اَسبابِ حج کا خُود ہی اِنتظام ہو گیا۔ میں زادِ راہ خرید کر حجاج کے قافلے میں شامل ہو گیا۔ اب ہمارا قافلہ سُوئے حرم رَواں دَواں تھا۔ حرم شریف پہنچ کر مَناسکِ حج اَدا کئے۔ اب واپسی کا اِرادہ تھا میں وہاں کے مَناظر پر اَلْوَداعی نظر ڈال رہا

تھا۔ جُدائی کا وَقْت قریب آتا جارہا تھا۔ میں نوافل اَدا کرنے ''اَبْطَح'' کی جانب گیا۔ وہاں کچھ دیر آرام کے لئے بیٹھا تو اُونگھ آگئی، سَر کی آنکھیں بند ہورہی تھیں اور دل کی آنکھیں کُھل رہی تھیں۔ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنا نُورانی چہرہ چمکاتے مُسکراتے ہوئے تشریف لائے اور اِرْشاد فرمایا: "اے خُوش بخت! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیری سَعْی کو قَبول فرمالیا ہے۔ (عیون الحکایات، ص:۳۲۶)

جسے چاہا دَر پہ بُلا لیا، جسے چاہا اپنا بُلا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے، یہ بڑے نصیب کی بات ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حرمینِ طَیِّبَیْن کی زِیارت کیلئے جانا نصیب کی بات ہے۔ اس لیے جب بھی یہ پُرمُسرَّت موقع مُیَسَّر آئے تو نہایت عقیدت و اَدَب کے ساتھ سَراپا عِجْز و نیاز کے پیکر بن کر یہ مُقدَّس سفر کیجئے! راہ میں پیش آنے والی مُشکلات پر صَبْر، صَبْر اور صَبْر اور پھر بھی صَبْر ہی سے کام لیجئے! خُوب خُوب گُناہوں سے بچئے! مکمل عاجزی و اِنکساری کے پیکر بن کر اس سفر کی برکتیں سمیٹئے! حضرتِ سیِّدُنا اِمام محمد باقِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب حج کے لئے مکّۂ مکرّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا تشریف لے گئے اور مسجِدُ الحرام میں داخِل ہوئے تو بیتُ اللہ شریف کو دیکھا تو رونے لگے حتّٰی کہ رونے میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آواز بُلند ہوگئی، کسی نے عَرْض کی: یا سیِّدی! سب لوگوں کی نظریں آپ کی طرف لگ گئی ہیں، اِس قَدَر زور سے گِریہ وزاری نہ فرمایئے۔ فرمایا: ''کیوں نہ روؤں! شاید اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے رونے کے سبب مجھ پر رَحْمت کی نظر فرمادے اور میں بروزِ قِیامت اُس کی بارگاہ میں کامیاب ہوجاؤں۔'' پھر

آپ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے طَواف کیا اور ”مَقامِ ابراہیم“ پر نَماز پڑھی جب سَجدے سے سَر اُٹھایا تو سجدے کی جگہ آنسوؤں سے تَر تھی۔(رَوضُ الرَّیاحین ص ۱۱۳)

وہی سر برسرِ محشر بلندی پائے گا جو سر
یہاں دنیا میں ان کے آستانے پر جھکا ہوگا

(وسائلِ بخشش، ص:۱۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے سُنا کہ عاشقانِ رسول کا سَفرِ حج کرنے کا اَنداز کیسا ہوتا تھا۔ وہ جب سَفرِ حج کے لیے روانہ ہوتے تو نہایت رِقّتِ قلبی کے ساتھ، اپنے گُناہوں کو یاد کرتے، لَرزاں وتَرساں اس بارگاہِ والا تبار میں حاضر ہوتے۔ لباس بَکھٹا ہوا، سَر مٹی سے اَٹا ہوا، فقیروں مسکینوں کی سی صُورت بنا کر وہ اس دربارِ گوہر بار میں حاضر ہوتے اور حدیثِ پاک میں بھی یہی ترغیب دِلائی گئی ہے کہ حاجی کو پَراگندہ سَر، میلا کُچیلا ہو کر حاضر ہونا چاہیے، جبکہ افسوس! کہ ہم نے اپنے اَسلاف کے طریقے کو چھوڑ کر نِہایت عُمدہ و نفیس سُوٹ پہن کر اس مُقدّس سفر کو بھی دُنیا کے باقی سفروں کی طرح پکنک کا ذَریعہ سمجھ رکھا ہے، ہمارے بُزرگانِ دین تو اس اَدا سے عازمِ سفر ہوتے کہ جو ان کے ساتھ چلتا وہ بھی ان کے رنگ میں ڈَھلتا چلا جاتا، رونا دھونا اور یادِ خدا میں مدہوش رہنا اس کا بھی معمول بن جاتا۔ کاش! کہ ہمیں بھی ایسی ہی رِقّتِ قلبی کے ساتھ اس پاک بارگاہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہو جائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ رابطہ بالعلماء والمشائخ:

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مَولانا ابُو بلال محمد اِلیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی سُنّی عُلَما و مَشائخ سے مَحبّت کے نتیجے میں تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی نے ایک شُعبہ بنام "مجلس رابطہ بِالعُلماء والمشائخ" بھی قائم کیا ہے۔ تاکہ اس کے ذریعے سُنّی عُلمائے کرام و مَشائخِ عِظّام (ائمہ مساجد، خطبا، مُدرسین) کو تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی دِینی خِدمات سے آگاہ کیا جائے، ان سے تعلُّقات اُستُوار کرکے انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کیا جائے اور ان سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں مُعاوَنت حاصل کی جائے۔ اوران کی دُعائیں لی جائیں اور سُنّی مدارس وجامعات میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی ترکیب بنائی جائے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو

12 مَدَنی کاموں میں حصّہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیاں کرنے گُناہوں سے بچنے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "چوک درس" بھی ہے۔ آج کل جس طرح ہمارے مُعاشرے میں ہر طرف

گُناہوں کا بازار گرم ہے، اسی طرح بازار بھی ان گُناہوں سے محفوظ نہیں ہیں۔ بلکہ وہاں بھی گُناہوں کا ایک نہ تھمنے والا سلسلہ ہے۔ بد کلامی، جُھوٹ، دھوکہ، فراڈ، جُھوٹی قسمیں، بد نگاہی سے لے کر نمازیں چھوڑنے اور ایک دوسرے کی غیبتیں کرنے کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے گُناہوں سے بازار بھرے ہوئے ہیں۔ تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں زِندگی کے ہر شُعبے میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروفِ عمل ہے وہیں بازار بھی اس نیکی کی دعوت سے محروم نہیں۔ اس مدنی کام کی برکت سے بازار میں بھی نیکی کی دعوت دینے کا موقع ملتا ہے یعنی بے نمازیوں تک نماز کی دعوت، سُنّتوں سے محروم افراد تک سُنّتوں پر عمل کرنے کی دعوت پہنچانے کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی زِیادہ سے زِیادہ چوک درس دینے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ ہمارے بازاروں کا ماحول بھی سُنَّتوں بھرا ہو سکے۔ آیئے! ترغیب کیلئے چوک درس کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

صُوبہ اُترانچل (ہِند) کے ایک 20 سالہ نوجوان اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: میں بُری صُحبت کے باعِث کم و بیش 14 سال کی عُمر ہی سے جَرائم کی دَلدَل میں پھنس چُکا تھا۔ لوگوں سے بے وَجہ لڑنا، مار پیٹ کرنا، میری عادت میں شامل ہو گیا یہاں تک کہ میں رانا بد معاش کے نام سے پہچانا جانے لگا۔ میں عمر میں چھوٹا ضرور تھا مگر میں کسی سے ڈرے بِغیر سامنے والے پر پے در پے وار کرنا شروع کر دیتا تھا۔ ہر طرف میری دھاک بیٹھ گئی، لوگ میرے نام سے ڈرنے لگے۔ والِدَین مجھ سے بے زار ہو چکے تھے مگر بے بس تھے۔ میرے کالے کرتُوت دن بدِن بڑھتے جا رہے تھے۔ ایک دن گلی کے نکڑ (کونے) پر ایک سبز عمامے والے اسلامی بھائی کو چوک دَرْس دیتا دیکھ کر میں قریب جا کھڑا ہوا، جو کچھ سُنا وہ مجھے بَہُت اچّھا لگا۔ میں نے کتاب پر نظر ڈالی تو اس پر فیضانِ سُنَّت لکھا تھا۔ درس دینے والے اسلامی بھائی نے

مجھ سے بڑی مَحَبَّت کے ساتھ مُلاقات کی اور اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مَدَنی قافِلے میں سفر کی دعوت پیش کی، فیضانِ سُنَّت کے درس نے میرے اَندر ہلچل مچا رکھی تھی، میں نے حامی بھر لی اور عاشقانِ رسول کے ہمراہ تین(3) دن کیلئے دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں کی تَربِیَت کے مَدَنی قافلے میں سفر کرتے ہوئے "جنک پُور" پہنچا اور مزید تین(3)دن کیلئے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں "جگن ناتھ پُور" جانے والے مَدَنی قافِلے کے ساتھ سُنَّتوں بھرے سَفر کی سَعادَت حاصِل کی۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **چوک درس** اور مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصِل کرنے کی بَرَکت سے میرے دل میں مَدَنی اِنْقِلاب برپا ہو گیا، میں نے سابِقہ گُناہوں سے توبہ کر لی اور داڑھی شریف سجانے کی بھی نِیَّت کر لی۔ دُعا فرمایئے کہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ مجھے اِسْتِقامت عنایت فرمائے۔ میرے گھر والے مجھ میں آنے والے اِس مَدَنی اِنْقِلاب سے بے اِنْتِہا خُوش ہیں۔ والِدہ محترمہ دعوتِ اسلامی کیلئے خُوب دُعائیں کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سمیت میرے گھر والوں نے سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضَویہ میں داخِل ہو کر سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی غُلامی کا پٹّا اپنے گلے میں ڈال لیا ہے۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۳۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے "**چل مدینہ**" کے سات حُرُوف کی نسبت سے **جوتے پہننے کے 7 مَدَنی پھول**

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (1) جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص ۱۶۱ احدیث ۲۰۹۶) (2) جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے (3) پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتداء کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی اُلٹی) جانب سے اِبتِداء کرنی چاہیے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری ج ۴ ص ۶۵ حدیث ۵۸۵۵) (4) مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے (5) کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (اَبُوداود، ج ۴ ص ۸۴ حدیث ۴۰۹۹) (6) جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں (7) (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا" دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آن کر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔ (سنی بہشتی زیور حصہ ۵ ص ۶۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدیۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی

تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101مدنی پھول، ص۲۷)

سیکھنے سُنَّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطِر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصافَحہ کریں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گُناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (مسند ابی یعلٰی، ج۳، ص۹۵، حدیث ۲۹۵۱ دار الکتب العلمیہ بیروت)

گرچہ ہیں بے حد قُصُور تم ہو عَفُوٌّ و غَفُور

بخش دو جُرم و خَطا تم پہ کروڑوں دُرُود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے

بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً**۔ یعنی "پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پیروی کروں گا

❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَربی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقَرَّب اور بَرگُزِیدہ نبی ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو خُصُوصی اِنعام واِکرام سے نوازا ہے، یہی وجہ تھی کہ آپ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے جتنی بھی آزمائشیں آئیں، آپ ان میں تَوفیقِ اِلٰہی سے ثابِت قَدَم رہے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ایک مَشْہُور و مَعْرُوف واقعہ اور پھر اس سے حاصل ہونے والے مَدَنی پھول بھی سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تینوں رات ایک طرح کا خواب:

حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہِیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ذُوالْحِجّ کی آٹھویں رات ایک خواب دیکھا، جس میں کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اپنے بیٹے کو ذَبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔“ آپ صُبح سے شام تک اِس بارے میں غور فرماتے رہے کہ یہ خواب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے یا شیطان کی جانب سے؟ اِسی لئے آٹھ (8) ذُوالْحِجّ کا نام یَوْمُ التَّرْوِیَہ (یعنی سوچ بِچار کا دن) رکھا گیا۔ نویں

رات پھر وہی خواب دیکھا اور صُبح یقین کر لیا کہ یہ حکم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے، اِسی لئے 9 ذُوالحجہ کو یومِ عرفہ (یعنی پہچاننے کا دن) کہا جاتا ہے۔ دسویں رات پھر وہی خواب دیکھنے کے بعد آپ نے صُبح اس خواب پر عمل کرتے ہوئے بیٹے کی قُربانی کا پکّا اِرادہ فرما لیا، جس کی وجہ سے 10 ذُوالحجہ کو یَوْمُ النَّحر یعنی ''ذَبح کا دن'' کہا جاتا ہے۔ (تفسیرِ کبیر، ۹/ ۳۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حکمِ خُداوندی کی تکمیل کا اَنوکھا اَنداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا مقام و مرتبہ جمیع مخلوق میں اَرفع و اعلیٰ ہے، لہٰذا ان پر آنے والے اِمتحانات بھی اسی قدر شدید ہوتے ہیں، مگر قُربان جایئے، ان مُقدّس ہستیوں کے صَبر و اِستِقلال پر کہ وہ اس راہ میں آنے والے مَصائب و آلام کو خَندہ پیشانی سے برداشت کر کے نہ صِرف بارگاہِ اِلٰہی میں سُرخرو ہو کر بُلند دَرجات حاصل کرتے ہیں بلکہ مُستَقبِل میں آنے والے اِمتحانات کے لئے اپنے آپ کو اور گھر والوں کو بھی ہمہ وَقت تیّار رکھتے ہیں، ان کی یہی عظیم قُربانیاں رہتی دُنیا تک کے لوگوں کیلئے مَشْعَلِ راہ بن جاتی ہیں۔ چونکہ اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے خواب وَحی ہوتے ہیں۔ (مستدرک، تفسیر سورۃ الصافات، ۳/ ۲۱۴، حدیث: ۳۶۶۵) لہٰذا حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام سمجھ گئے کہ میرا ربّ عَزَّوَجَلَّ مجھے اپنے بیٹے کو ذَبح کرنے کا حکم اِرشاد فرما رہا ہے۔ فوراً اپنے لَختِ جگر کو فرمانِ خُداوندی پر قُربان کرنے کے لئے تیّار ہو گئے اور آپ نے یہ سارا ماجرا اپنے نَوخیز (کم عُمر) بیٹے حضرت اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام کو بھی بتا دیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے کہ میں تمہیں ذبح کروں، اب تم بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے۔ تفسیرِ خازِن میں ہے کہ حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

وَالسَّلَام سے اس لئے مشورہ نہیں مانگا تھا کہ اگر ان کی مرضی نہ ہو تو ان کی رائے پر عمل کریں بلکہ اس سے حضرت اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام کا اِمْتحان مَقْصُود تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والی آزمائش پر ان کے کیا جذبات ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی اِطاعت اور اس کی طرف سے ملنے والی مَشَقَّت پر ان کے صَبْر اور ثابِت قَدَمی کا علم ہو جائے اور وہ حُکمِ خُداوَندی کی بَجاآوری پر ملنے والے ثواب کو پانے میں بھی کامیاب ہو سکیں۔ (تفسیر خازن ۴/ ۲۲، ملخصاً) حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہِیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے جب یہ خواب بیان فرمایا تو اس پیکرِ تسلیم و رِضا نے جو جواب دیا اسے قرآنِ پاک میں پارہ 23 سُورۃُ الصّٰفّٰت کی آیت نمبر 102 میں ان لَفْظوں سے بیان کیا ہے:

قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾	تَرجَمۂ کنزالایمان: کہا اے میرے باپ! کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے، خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔

مجھے رسّیوں سے مضبوط باندھ دیجئے

تفسیرِ خازِن میں ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے والدِ مُحْتَرَم سے عرض کی: ابُو جان! ذَبْح کرنے سے پہلے مجھے رَسّیوں سے مَضْبُوط باندھ دیجئے تاکہ میں ہِل نہ سکوں، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں میرے ثواب میں کمی نہ ہو جائے اور میرے خُون کے چھینٹوں سے اپنے کپڑے بَچا کر رکھئے تاکہ انہیں دیکھ کر میری اَمّی جان غمگین نہ ہوں۔ چُھری خُوب تیز کر لیجئے تاکہ میرے گلے پر اچھی طرح چل جائے (یعنی گلا فوراً کٹ جائے) کیونکہ موت بہُت سخت ہوتی ہے، آپ مجھے ذَبْح کرنے کے لئے پیشانی کے بل لِٹائیے (یعنی چہرہ زمین کی طرف ہو) تاکہ آپ کی نظر میرے چہرے پر نہ پڑے اور جب آپ میری اَمّی جان کے پاس جائیں تو انہیں میرا سَلام پہنچا دیجئے اور اگر آپ مُناسِب سمجھیں تو میری قمیص انہیں

دے دیجئے، اس سے ان کو تسلّی ہوگی اور صَبر آجائے گا۔ حضرتِ اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اِرشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر عمل کرنے میں میرے کیسے عُمدہ مَدَدگار ثابت ہورہے ہو! پھر جس طرح حضرتِ اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا تھا، ان کو اُسی طرح باندھ دیا، اپنی چُھری تیز کی، حضرت اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام کو پیشانی کے بَل لِٹا دیا، ان کے چِہرے سے نظر ہٹالی اور ان کے گلے پر چُھری چلا دی، لیکن چُھری نے اپنا کام نہ کیا یعنی گلا نہ کاٹا۔ (تفسیر خازن، ۴/۲۲)

جنّتی مینڈھا اور مُبارَک کلمات کا مجموعہ

حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے جب حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام کو ذَبح کرنے کے لئے زمین پر لِٹایا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے حضرتِ جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام بَطورِ فِدیہ جنّت سے ایک مینڈھا (یعنی دُنبہ) لئے تشریف لائے اور دُور سے اُونچی آواز میں فرمایا: اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر، جب حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ آواز سُنی تو اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا اور جان گئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آنے والی آزمائش کا وَقْت گُزر چُکا ہے اور بیٹے کی جگہ فِدیے میں مینڈھا بھیجا گیا ہے، لہٰذا خُوش ہو کر فرمایا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر، جب حضرتِ اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ سُنا تو فرمایا: اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْد، اس کے بعد سے اِن تینوں پاک حضرات کے اِن مُبارَک اَلْفاظ کی اَدائیگی کی یہ سُنَّت قیامت تک کیلئے جاری وساری ہوگئی۔

(بِنایہ شرح ہِدایہ ج۳ص:۱۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے میں ہمارے لئے بھی مدنی پُھول موجود ہیں جیسا کہ آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ جب حضرتِ اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرتِ اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنا خواب بتایا تو آپ بَجائے غمگین اور خوفزدہ ہونے کے فَرحَت و مُسرَّت سے گویا جُھومنے لگے کہ میری

خُوش قسمتی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری قُربانی کو طَلَب فرمایا ہے اور بَخُوشی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں قُربان ہونے کے لئے تیار ہو گئے، اس کے بَرعکس اگر کسی پر ذَرا سی آزمائش آجائے یا کوئی تکلیف پہنچے تو وہ شِکوہ شکایات بلکہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بے صَبری کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے بَسا اَوقات کُفریات تک بک جاتا ہے اور رَبِّ تَعالٰی کی ناراضی مَول لیتا ہے، ایسے موقع پر خُوب صَبر کا مُظاہَرہ کرنا چاہیے کہ یہ آزمائش بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے رَحمت ہے، چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا "بے شک زِیادہ اَجر سخت آزمائش پر ہی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی قوم سے مَحَبَّت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مُبتلا کر دیتا ہے، تو جو اس کی قَضا پر راضی ہو اس کے لئے رِضا ہے اور جو ناراض ہو اس کے لئے ناراضی ہے۔" (ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، رقم ۴۰۳۱، ج ۴، ص ۳۷۴) اس واقعے سے تربیتِ اَوْلاد کا بھی دَرْس ملتا ہے کہ ہمارے بچے اگرچہ ہمارے دل کا چین اور آنکھوں کا نُور سہی لیکن اس سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اُمّتی اور اِسلامی مُعاشرے کے اَہَم فَرد بھی ہیں۔ اگر ہماری تَربِیَت انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت اور سُنّتوں سے مَحَبَّت اور گُناہوں سے نَفرت نہیں دِلا سکی تو انہیں اپنا فرمانبردار بنانے کا خواب دیکھنا بھی چھوڑ دینا چاہیے، کیونکہ یہ اِسلام ہی ہے جو ایک مُسلمان کو اپنے والدین کا مُطِیع و فرمانبردار بننے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے ہمیں اَوْلاد کی ظاہری زَیب وزِینت، اچھی غذا، اچھا لباس اور دیگر ضروریات کے ساتھ ساتھ ان کی اَخلاقی و رُوحانی تَربِیَت کیلئے بھی ہر دم کمربستہ رہنا چاہیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شہر مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ کی آبادکاری:

حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب آپ (حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل) کی والدہ حضرتِ ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو شہر مکہ میں لائے اور انہیں وہاں چھوڑ دیا، اس دوران ایک طویل عرصہ وہاں گُزر گیا اور مَکَّۂ مُکَرَّمہ میں ہی قبیلہ جُرہم نے پڑاؤ ڈالا اور وہ بھی وہاں رہنے لگے۔ (اسی عرصے میں حضرت اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام بھی جوان ہو چکے تھے) حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان کی ایک عورت سے شادی کر لی اور ان کی والدہ حضرتِ سَیِّدَتُنا ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا اس عرصے میں وِصال ہو گیا۔ ایک مُدَّت گُزرنے کے بعد حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اپنے بیٹے حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے گھر تشریف لائے اور ان کی زوجہ سے پوچھا: آپ کے صاحب (شوہر) کہاں ہیں؟ اُنہوں نے عرض کی: وہ شکار کیلئے تشریف لے گئے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ تشریف رکھیں، وہ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ابھی آتے ہی ہوں گے۔ حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پُوچھا: تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ اُنہوں نے عرض کی جی ہاں! اس کے ساتھ ہی دُودھ اور گوشت حاضرِ خِدمت کیا۔ حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان سے ان کی گُزر بَسر کے بارے میں پُوچھا، تو حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام کی زَوجہ نے عرض کی: ہم بخیر ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ خُوش حال بھی ہیں۔ تو حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان دونوں کے لیے دُعائے بَرکت کی پھر حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان سے کہا کہ جب تُمہارے صاحب (شوہر) آئیں تو انہیں میرا سَلام دینا، اور کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو باقی رکھیں۔ جب حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے تو اُنہوں نے اپنے والدِ مُحترم کی خُوشبو محسوس کی تو اپنی زوجہ سے پُوچھا: کیا آج یہاں کوئی آیا تھا۔ اُنہوں نے جواب دیا: ہاں ایک خُوبصُورت چہرے والے اور اچھی

خُوشبو والے بُزرگ تشریف لائے تھے، اس کے بعد اُنہوں نے تمام ماجرا سُنایا۔ اور یہ بھی کہا کہ میں نے ان کا سرِ اقدس دھویا تھا اور یہ ان کے قدموں کے نشان ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام نے تمام واقعہ سُن کر ارشاد فرمایا: وہ میرے والد حضرت اِبْراہِیْم تھے اور میرے دروازے کی چوکھٹ سے مُراد تم ہو اور اُنہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں روکے رکھوں۔

(روح البیان، ۱/۲۲۵ ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے یہ دَرْس ملتا ہے کہ جب کوئی مہمان آئے تو ہمیں اپنی حَیْثِیَّت کے مُطابِق اس کی مہمان نوازی کرنی چاہیے اور اپنی غُربت وتَنْگدَستی کا اِظْہار کرنے کے بَجائے ہر حال میں شُکرِ الٰہی اَدا کرنا چاہیے۔ اور اپنی بہنوں، بیٹیوں اور اپنے بچوں کی اَمّی کی تَربِیَت کرتے ہوئے انہیں شوہر کے حُقُوق کی اَدائیگی اور اس کی شکر گُزار بیوی بننے اور ناشکری اور اِحْسان فراموشی سے بچنے کا دَرْس دینا چاہیے۔ یقیناً نیک سیرت اور مِثالی بیوی کی ایک خُوبی یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے شوہر کی نعمتوں کی شُکر گُزار رہتی ہے اور کبھی اس کے اِحْسانات کا اِنکار کرکے ناشکری نہیں کرتی وہ اچھی طرح جانتی ہے کہ شوہر مجھ جیسی صِنْفِ نازُک کے لئے ایک مَضْبُوط سہارا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے، وہی میری ضرورتوں کو پُورا کرتا ہے اور اس کی وجہ سے مجھے اَوْلاد کی نعمت ملی ہے۔ مگر بَدقسمتی سے ہمارے مُعاشَرے میں کئی اسلامی بہنیں ناشُکری کی بَلا میں گرفتار ہیں، ذَرا کسی کا اچھا گھر، قیمتی کپڑے اور بیش قیمت زیورات دیکھیں تو ناشُکری پر اُتر آتی ہیں اور مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرتے ہوئے کچھ اس قسم کی گُفتگو کرتی ہیں کہ ”خُدا نے ہمیں نامعلوم کس جُرم کی سَزا میں مُفْلس اور غریب بنادیا۔ میں تو ہوں ہی بدقسمت کہ نہ میکے میں سُکھ نصیب ہوا نہ سُسرال میں ہی کچھ دیکھا۔ فُلاں کو دیکھو عیش و آرام

میں زِندگی بَسر کر رہی ہے اور میں یہاں فاقوں سے مر رہی ہوں، وغیرہ وغیرہ۔" اسی طرح بعض کی یہ عادت ہوتی ہے کہ انہیں اچھا اور عُمدہ کھلاتے پِلاتے رہیں نیز اپنی حَیْثِیَّت اور طاقت کے مُطابِق کپڑے، زیورات اور دیگر ساز و سامان دیتے رہتے ہیں لیکن اگر کبھی کسی مجبوری سے کوئی خواہش پُوری نہ کر سکیں تو وہ شوہر کے زِندگی بھر کے اِحسانات کو بُھلا کر اس کی ناشُکری کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ "ہائے مجھے اس گھر میں کبھی سُکھ نصیب نہیں ہوا۔ تم نے میری کبھی کوئی خواہش پُوری کی ہی نہیں۔ میری تو قسمت ہی پھوٹی ہے جو تم جیسے شخص سے بیاہی گئی وغیرہ وغیرہ (جنّتی زیور، ص۱۲۵، ملخصاً) یاد رہے کہ ناشکری کے یہ اَلفاظ نہ صرف عورت کی دُنیاوی زِندگی کو اُجاڑ دیتے ہیں بلکہ اس کی آخرت بھی برباد کر سکتے ہیں۔ چنانچہ، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: میں نے جہنّم میں اَکْثَرِیَّت عورتوں کی دیکھی۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: کیونکہ وہ ناشُکری کرتی ہیں۔ پُوچھا گیا کہ کیا وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناشُکری کرتی ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ شوہر اور اس کے احسان کی ناشکری کرتی ہیں، چنانچہ تم کسی عورت کے ساتھ عُمر بھر اچھا سُلُوک کرو لیکن کبھی تم میں کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے گی تو کہے گی: میں نے تم سے کبھی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔ (بخاری، کتاب النکاح، باب کفران العشیر... الخ، ۳/۴۶۳، حدیث: ۵۱۹۷)

اور جو اسلامی بہنیں عقلمندی کا ثُبوت دیتے ہوئے اپنے شوہر کی فرمانبردار اور شُکر گُزار بیوی بننے کا کردار نِبھاتی ہیں، ان کے لئے جَنَّت کی بشارت ہے، چُنانچہ فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جو عورت پانچوں نمازیں پڑھے، رَمَضان کے روزے رکھے، اپنی عِزَّت و ناموس کی حِفاظَت کرے اور اپنے شوہر کی اِطاعت کرے تو اس سے کہا جائے گا کہ جنّت کے جس دروازے سے چاہو جَنَّت میں

داخل ہو جاؤ۔(مسند امام احمد، مسند عبد الرحمن بن عوف، ۱/۴۰۶، حدیث: ۱۶۶۱)

یاد رکھئے! شوہر کی ناشکری سے عورت کو اس لئے بھی بچنا چاہئے کہ مُسلسل اس قسم کی باتیں شوہر کے دل میں نَفْرت و عَداوت کا طُوفان برپا کر دیتی ہیں اور اگر خُدانخواستہ اس کی زَد میں آکر تعلُّقات کی کَشتی ڈُوب گئی تو عُمر بھر پچھتانے کے سِوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ بہر حال کامیاب بیوی وہی ہے جو کبھی بھی ناشُکری کے اَلفاظ زبان پر نہ لائے اور ہمیشہ شوہر کی شُکر گُزار بن کر اس کا دل خُوش کرتی رہے۔ میاں بیوی کے دَرمیان باہَمی مَحبَّت واُلفت کا یہ خُوبصُورت رِشتہ خُوش اُسلُوبی سے اسی وَقت چل سکتا ہے جب وہ دونوں ایک دوسرے کے حُقُوق اچھی طرح سے اَدا کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ اِسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی صفات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بے شُمار خُوبیوں سے نوازا اور قرآنِ کریم میں کئی مَقامات پر آپ کا ذِکر ہوا، آپ مِعْمارِ کعبہ (کعبۂ مُعَظَّمہ تعمیر کرنے والے) اور بانیِ مَکَّۃُ الْمُکَرَّمہ ہیں۔ حضرتِ اِبراہِیم عَلَیْہِ السَّلَام جَدُّ الْعَرب (اہلِ عرب کے دادا) اور آپ اَبُو الْعَرب (اہلِ عرب کے والد) ہیں۔ آبِ زَمزم آپ کا مُعْجِزۂ اِرْہاصی (اِعْلانِ نَبُوّت سے پہلے صادِر ہونے والا مُعْجِزہ) ہے جو تا قیامت باقی ہے قیامت تک دو(2) ہی مُعْجِزے باقی رہنے والے ہیں، ایک آبِ زَمزم کا چشمہ جو اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام کی ایڑی سے نکلا اور دوسرا دینِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یعنی قرآنِ کریم، حدیثِ پاک اور ان کے قوانین وعبادات (تفسیر نعیمی، ۱۶/۲۸۵)

حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام کی یادگار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آبِ زَمزم شریف جو قیامت تک باقی رہنے والا مُعْجِزہ ہے، اسے حضرت سَیِّدُنا اِسْمٰعِیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے نِسْبَت کی وجہ سے دُنیا کے تمام پانیوں پر کئی اِعتبار سے اَفْضَلِیَّت و فَوقیت حاصل ہے۔ کئی سال گُزر جانے کے باوُجُود یہ پانی مخلوقِ خُدا کو فیضیاب کر رہا ہے اور ظاہری و باطنی اَمراض سے شِفا کی دولت بھی تقسیم کر رہا ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: زَمزم شریف کا ایک مُعْجِزہ یہ بھی ہے کہ ہر وَقْت مَزہ بدلتا رہتا ہے۔ کسی وَقْت کچھ کھاراپَن، کسی وَقْت نہایت شِیریں اور رات کے دو (2) بجے اگر پیا جائے تو تازہ دَوہا ہوا گائے کا خالِص دُودھ معلوم ہوتا ہے۔ (مزید فرماتے ہیں:) زَمزم شریف جس کے پاس کافی مِقْدار سے ہو اُسے نہ کسی غِذا کی ضرورت، نہ دَوا کی۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۳۵) حدیث شریف میں ہے: زَمزم کھانے کی جگہ کھانا اور دَوا کی جگہ دَوا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الحج، باب فی فضل زمزم، ۴/۳۵۸، حدیث: ۲) آیئے! اب میں آپ کو آبِ زم زم کے فضائل پر تین (3) فَرامینِ مُصطفےٰ سُنتے ہیں۔ چنانچہ

1. آبِ زَمزم دُنیا و آخرت کے جس مَقْصَد کے لئے بھی پیا جائے کافی ہے۔ (سنن ابن ماجۃ، ابواب المناسک، باب الشرف من زمزم، ج۳، ص۴۹۰، حدیث: ۳۰۶۲، بدون "من امر الدنیا والآخرۃ")
2. آبِ زمزم پیٹ بھر کر پینا نِفاق سے چُھٹکارا دیتا ہے۔ (فردوس الأخبار، باب التاء، حدیث: ۲۲۵۵، ۱/۳۰۹)
3. آبِ زمزم سَطْحِ زمین پر مَوْجُود ہر پانی سے بہتر ہے۔ (معجم الکبیر، حدیث: ۱۱۱۶۷، ۱۱/۸۰)

آبِ زَمزم شَعَائِرُ اللہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللہ تَبَارَک وَتَعَالٰی نے اس مُقَدَّس پانی کو کس

قَدر شان و شوکت اور برکتوں سے نوازا ہے کہ جہاں یہ مُسلمانوں کے دِلوں میں تاقیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل ذَبِیْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی یاد اوران کی مَحَبَّت تازہ کرتا رہے گا، وہیں یہ بابَرَکت پانی بیماروں، پریشان حالوں، دُکھیاروں اور غم کے ماروں کے جِسمانی اور رُوحانی امراض میں باعثِ شِفا ہوگا۔ واقعی جس چیز کو اللہ والوں کے وُجُودِ مَسْعُود (مُبارَک جسم) سے نِسْبت حاصل ہوجائے اس کے شَرَف و عَظمت کو چار چاند لگ جاتے ہیں بلکہ وہ شَعَائِرُاللہ (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیاں) بن جاتی ہے، چنانچہ مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صَفا اور مَروہ وہ پہاڑ ہیں جن پر حضرت ہاجرہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا) پانی کی تلاش میں سات (7) بار چڑھیں اور اُتریں۔ اس اللہ والی کے قدم پڑ جانے کی برکت سے یہ دونوں پہاڑ شَعَائِرُ اللہ بن گئے اور تا قیامت حاجیوں پر اس پاک بی بی کی نقل اُتارنے میں ان پر چڑھنا اور اُترنا سات (7) بار لازِم ہوگیا۔ بُزرگوں کے قدم لگ جانے سے وہ چیز شَعائِرُ اللہ بن جاتی ہے۔ (مزید فرماتے ہیں:) طُورِ سینا پہاڑ اور مکۂ مُعَظَّمہ اس لئے عظمت والے بن گئے کہ طور کو کَلِیْمُ اللہ (یعنی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام) سے اور مکۂ مُعَظَّمہ کو حَبِیْبُ اللہ (یعنی ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے نِسْبَت ہوگئی۔ خُلاصہ یہ ہے کہ اللہ کے پیاروں کی چیزیں شَعائِرُ اللہ ہیں جیسے قرآن شریف، خانہ کعبہ، صَفا مَروہ پہاڑ، مکۂ مُعَظَّمہ، بیتُ الْمُقدس، طُورِ سینا، مَقابِرِ اَوْلیاءُ اللہ وانبیاءِ کرام، (یعنی انبیا واولیائے کرام کے مزارات اور) آبِ زَمْزَم وغیرہ۔ (علم القرآن، ص۴۸-۵۰ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ کریم میں حضرت سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اسمِ گرامی کئی مقامات

پر آیا ہے اور ہر جگہ آپ کی شان و عظمت کا ذکر مَوْجُود ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی صِفات ان لفظوں میں بیان فرمائی ہے: چُنانچہ پارہ 16 سُوْرَۂ مریم کی آیت نمبر 54، 55 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾ وَ كَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ ۪ وَ كَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿۵۵﴾ (پ ۱۶، مریم، الآیۃ: ۵۴-۵۵)	تَرجَمۂ کنز الایمان: اور کتاب میں اسماعیل کو یاد کرو بیشک وہ وعدے کا سچا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں بتاتا اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا اور اپنے رَبّ کو پسند تھا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مُبارکہ میں حضرت سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی چار(4) صفاتِ عالیہ بیان ہوئی ہیں(۱) آپ صادقُ الْوَعْد یعنی وعدے کے سچے (۲) غیب کی خبریں دینے والے (۳) اَہل وعیال کو نماز وزکوٰۃ کا حکم دینے والے (۴) اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ بندے تھے

وعدے کے سچے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بات ذِہن نشین فرمالیجئے کہ تمام ہی اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وعدے کے سچے ہیں، لیکن حضرت سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام اس وَصْف میں خاص شُہرت رکھتے ہیں۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بچپن میں اپنے والدِ محترم حضرت سَیِّدُنا اِبْراہِیْم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کیا ہوا وَعْدہ وَقْتِ ذَبْح صَبْر و رِضا کے ساتھ بخُوبی وَفا (پورا) فرمایا۔

(تفسیر خازن، ۴/ ۲۲)

ایک مرتبہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ایک شخص سے ایک جگہ ملنے کا وَعْدہ کیا اور آپ اس مَقام پر پہنچ بھی گئے، لیکن جس شخص نے آنا تھا وہ بھول گیا حتّٰی کہ شام ہو گئی، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اسی جگہ ساری رات گُزار دی۔ صُبح جب وہ شخص آیا تو آپ کو مَوْجُود پایا تو حیرت زَدَہ رہ گیا اور عرض کی: آپ یہاں سے گئے نہیں؟ تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اِرْشاد فرمایا: نہیں، تمہارے آنے سے پہلے میں کیسے چلا جاتا۔ (تفسیر طبری، ۴ /۳۵۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کیسی عُمدہ صِفَت کے مالک تھے کہ آپ نبی ہو کر بھی اپنے ایک اُمَّتی سے کیا ہوا وعدہ نبھانے کیلئے ساری رات اس مقام پر ٹھہرے رہے۔ لہٰذا اگر کوئی شَرعی مجبوری نہ ہو تو ہمیں بھی اس پیاری عادت کو اَپناتے ہوئے کسی سے کیا ہوا وعدہ ضرور نبھانا چاہیے۔ مگر افسوس صَد کروڑ افسوس کہ آج ہمارے مُعاشرے میں وَعْدہ خِلافی عام ہوتی جارہی ہے اور اس کو مَعْیُوب بھی نہیں سمجھا جاتا، حالانکہ وَعْدہ خِلافی اور عہد شِکنی حرام اور گُناہِ کبیرہ ہے، کیوں کہ وعدہ پُورا کرنا مسلمان پر شرعاً واجب و لازِم ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ کریم میں پارہ 6 سُوْرَۃُ المائدہ کی آیت نمبر 1 میں اِرشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ (پ6، المائدۃ:1)		تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنے قول (عہد) پورے کرو۔

اسی طرح پارہ 15 سُورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر 34 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾	ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک عہد سے سوال ہونا ہے۔

حضرت عَبْدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جو مُسلمان عہد شِکنی اور وعدہ خِلافی کرے، اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لَعنَت ہے اور اس کا نہ کوئی فرض قَبول ہو گا نہ نفل۔ (صحیح البخاری، کتاب الجزیۃ والموادعۃ، باب اثم من عاھد ثم غدر، الحدیث ۳۱۷۹، ج۲، ص۳۷۰) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ لوگ اس وَقْت تک ہلاک نہ ہوں گے جب تک کہ وہ اپنے لوگوں سے عہد شکنی نہ کریں گے۔ (سُنَنِ ابو داؤد، ج۴، ص۱۶۶، حدیث ۴۳۴۷)

وعدہ خلافی کسے کہتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے وعدہ خِلافی کرنے والے کے مُتَعَلِّق کس قدر سخت وعیدیں ہیں کہ وعدہ خِلافی کرنے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے فِرشتوں اور تمام اِنسانوں کی لَعنَت ہوتی ہے، نہ تو اس کا کوئی فَرض قَبول ہوتا ہے اور نہ ہی نفل۔

حُضُور پُرنُور، سیِّدُ العٰلمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: "وعدہ خلافی یہ نہیں کہ آدمی وَعدہ کرے اور اس کی نِیَّت اسے پُورا کرنے کی بھی ہو بلکہ وعدہ خِلافی یہ ہے کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نِیَّت اُسے پُورا کرنے کی نہ ہو۔" (الجامع لاخلاق الراوی للخطیب البغدادی، ص۳۱۵، رقم ۱۱۶۸) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نِیَّت پُورا کرنے کی ہو پھر پُورا نہ کر سکے، وعدہ پر نہ آسکے تو اُس پر گُناہ نہیں۔ (سُنَنِ ابو داؤد ج۴ ص۳۸۸ حدیث ۴۹۹۵)

حسد، وعدہ خِلافی، جُھوٹ، چُغلی، غیبت و گالی

مجھے ان سب گُناہوں سے ہو نَفْرت یَارَسُوْلَ اللہ
مرے اَخْلاق اچھے ہوں مرے سب کام اچھے ہوں
بنا دو مجھ کو تم پابندِ سُنَّت یَارَسُوْلَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پاکیزہ صِفات جو قرآنِ پاک میں بیان ہوئیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ **وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ** تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا۔ معلوم ہوا کہ اپنے اہل و عِیال کو نیک اَعمال کی ترغیب دِلانا نماز کا عادی بنانا، اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سُنَّت ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی نَماز کی اَہَمِّیَّت کو سمجھتے ہوئے نہ صِرْف خُود پانچوں نَمازیں پابندی کے ساتھ مَسْجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت اَدا کرنی چاہئیں بلکہ اپنے سمجھدار بچّوں کو بھی ساتھ لے کر جانا چاہئے۔ یاد رکھئے! اگر ہم نَمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ اپنے سمجھدار بچوں کو بھی مَسْجِد لے کر جائیں گے تو ان کے ننھے ذِہْن بچپن ہی سے نَمازوں کی طَرف مائل ہونے لگیں گے کیونکہ جو بات بچوں کے ذِہْن میں بچپن ہی سے بیٹھ جائے فِطْری طور پر بڑے ہو کر بھی وہ بات ان کے ذِہْنوں میں راسِخ (پُختہ) ہوتی ہے۔ بچوں کو نماز کا عادی بنانے کیلئے وقتاً فوقتاً نماز کے فَضائل بھی سناتے رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے ہمارے بچے چھوٹی سی عُمر میں ہی پکے نمازی بن جائیں گے۔ فی زمانہ اَوْلاد کی اچھی تَرْبِیَت کرنا اور انہیں بچپن ہی سے نماز روزے اور جُملہ عبادتوں کا عادی بنانا بہت ضروری ہے۔ اولاد کی سُنّتوں کے مُطابِق صحیح تَرْبِیَت کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 188 صفحات پر مشتمل کتاب "

تَربِیَتِ اولاد" کا مُطالَعہ کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی تعلیمات کے مُطابِق اَوْلاد کی بہترین تربیت کرنے میں یہ کتاب مُعاوِن ثابِت ہو گی۔ یاد رکھئے! اپنی اَوْلاد کو کسی بھی نیک کام کی ترغیب دینے سے قبل خُود اس کام کے کرنے کی عادت بنانی ہو گی! ورنہ ہماری کہی ہوئی بات اَثَر اَنداز نہ ہو گی اور مطلوبہ نتائج کا حُصُول بھی دُشوار ہو گا۔ اس لیے اپنی اَوْلاد کو نماز وغیرہ کی ترغیب دینے سے قبل خُود نماز پڑھنے کی پُختہ عادت بنانی ہو گی۔ قُرآن وحَدِیث میں نَماز پڑھنے والوں کے لئے بہت سی بِشارتیں اور نَماز کی بے شُمار فضیلتیں بیان کی گئی ہیں، آیئے علمِ دین حاصل کرنے اور نَماز کی پابندی کا ذِہن بنانے کے لئے فرمانِ خُدا وَندی سُنتے ہیں: پارہ 6 سُورَۃُ المَائِدہ کی آیت نمبر 12 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَ قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْ ؕ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَ عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ لَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ﴿پ6، المائدہ: 12﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ نے فرمایا بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں ضَرور اگر تم نَماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور میرے رَسُولوں پر اِیمان لاؤ اور ان کی تَعْظِیم کرو اور اللہ کو قرضِ حَسَن دو تو بے شک میں تُمہارے گُناہ اُتار دوں گا اور ضَرور تمہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رَواں۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! نَمازیوں کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کیسے کیسے اِنْعامات ہیں کہ انہیں جَنَّت ومَغْفِرت کی بِشارتیں دی جارہی ہیں اور اَجْرِ عَظِیم کی نَویدیں (خُوشخبریاں) بھی سُنائی جارہی ہیں۔ اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی نَماز کی بَہُت زِیادہ اَہَمِّیَّت اور رَغْبَت دِلائی گئی ہے، آیئے تَرغیب کیلئے دو (2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں۔

1. اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پانچ (5) نمازیں فَرض فرمائی ہیں، جو ان کے لئے بہتر طریقہ سے وُضو کرے اور انہیں ان کے وَقْت میں اَدا کرے اور ان کے رُکُوع وسُجود، خُشُوع کے ساتھ پورے کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ اس کی مَغْفِرت فرمادے اور جو انہیں اَدا نہیں کرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّے اس کے لئے کچھ نہیں، چاہے تو اسے مُعاف فَرمادے اور چاہے تو اسے عَذاب دے۔ (سنن ابو داؤد، کتاب الصلوۃ، باب المحافظۃ علی وقت الصلوات، رقم ۴۲۵، ج ۱، ص ۱۸۶)
2. اگر تمہارے کسی کے صِحْن میں نہر ہو، ہر روز وہ پانچ (5) بار اُس میں غُسل کرے تو کیا اُس پر کچھ مَیْل رہ جائے گا؟ لوگوں نے عَرض کی: جی نہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: نماز گُناہوں کو ایسے ہی دھو دیتی ہے جیسا کہ پانی مَیل کو دھوتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۱۶۵، حدیث ۱۳۹۷)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے نماز پڑھنے والے کس قَدَر خُوش نصیب ہیں کہ اُن پر رحمتِ الٰہی کی ایسی بارش ہوتی ہے جو اُن کے گُناہوں کو دھو ڈالتی ہے، نماز کی بَرَکت سے سابِقہ گُناہ تو مُعاف ہو ہی جاتے ہیں، آئندہ بھی انسان گُناہوں اور بے حَیائی کے کاموں سے کَنارہ کَشی اِختیار کرنے لگتا ہے۔ نماز کی عادت باقی رکھنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیجئے، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں حصّہ لیجئے نیز اپنی مَساجد، مَحلّوں اور گھروں میں درسِ فَیضانِ سُنّت کو جاری کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خود بھی نمازوں کی عادت بنی رہے گی اور دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دینے کا عظیم ثواب بھی ہاتھ آئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ماہِ ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرام عنقریب ہمارے درمیان جَلْوہ گر ہونے والا ہے اور یہ بہت بابرکت اور رحمتوں والا مہینہ ہے، لہٰذا جتنا زِیادہ ہوسکے اس مہینے میں عبادت و رِیاضت کا اِہْتمام کیا جائے اور ہو سکے تو اس ماہ نفلی روزے بھی رکھنے کی سعادت حاصل کی جائے کہ نفلی روزوں کے بے شُمار فضائل وبرکات ہیں نیز احادیثِ مُبارَکہ میں ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرام کے پہلے عَشَرہ (یعنی اِبتدائی دس (10) دن) کے فضائل بھی بیان ہوئے ہیں:

شبِ قَدر کے برابر فضیلت

حدیثِ پاک میں ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو عَشَرَہ ذُوالْحِجَّہ سے زِیادہ کسی دن میں اپنی عِبادت کیا جانا پسندیدہ نہیں اِس کے ہر دن کا روزہ ایک (1) سال کے روزوں اور ہر شب کا قِیام شبِ قَدر کے برابر ہے۔"

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۹۲ حدیث ۷۵۸)

عَرَفہ کا روزہ

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو قَتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایَت ہے، سُلطانِ مدینہ، قرارِ قَلْب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعَطَّر پسینہ، باعِثِ نُزُولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باقرینہ ہے: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر گُمان ہے کہ عَرَفہ (یعنی ۹ ذُوالحِجَّۃِ الحرام) کا روزہ ایک (1) سال قَبْل اور ایک (1) سال بعد کے گُناہ مِٹادیتا ہے۔ (صحیح مُسلم ص ۵۸۹، حدیث: ۱۹۶)

ایک روزہ ہزار (1000) روزوں کے برابر

اُمُّ الْمُومِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایَت ہے، رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عَرَفہ (یعنی ۹ ذوالحجۃ الحرام) کا روزہ ہزار (1000) روزوں کے برابر ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج۳ص۳۵۷حدیث ۳۷۶۴) مگر حج کرنے والے پر جو عَرَفات میں ہے اُسے عَرَفہ (یعنی ۹ ذوالحجۃ الحرام) کے دِن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے حُضُور پُر نُور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے عَرَفہ کے دِن (یعنی ۹ ذوالحجۃ الحرام کے روز حاجی کو) عَرفات میں روزہ رکھنے سے مَنْع فرمایا۔ (صحیح ابن خُزیمہ ج۳ص ۲۹۲ حدیث: ۲۱۰۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ ماہِ ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرام میں روزے رکھنے کے کس قدر فضائل وبرکات ہیں، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اس ماہِ مُبارَک میں قُربانی و دیگر عِبادات کے ساتھ ساتھ نفلی روزے رکھنے کی بھی عادت بنائیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے سبب ہمیں بے شُمار رحمتیں اور برکتیں حاصِل ہوں گی۔

نَماز و روزہ و حَجّ و زکوٰۃ کی توفیق
عطا ہو اُمّتِ محبوب کو سدا یاربّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سیرتِ مُبارکہ کے حوالے سے بیان سُنا کہ

❖ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا مقام و مرتبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک نہایت بُلند و بالا ہے۔

❖ آپ عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَحکامات کو بَجالانے کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے بھی ہر دَم تیار رہتے تھے۔

❖ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام زِندگی بھر اپنی اُمَّت کو نیکی کی دعوت پیش کرتے رہے۔

❖ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر عمل کرنے میں اپنے والد صاحب کے بہت عمدہ مددگار ثابت ہوئے۔

❖ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، کعبۃ اللہ شریف کی تعمیر کرنے والے اور بانیِ مکّہ مکرمہ ہیں۔

❖ آبِ زمزم کا عظیم معجزہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہی کے مبارک قدموں سے نسبت رکھتا ہے۔

❖ قرآنِ پاک میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی 4 صفاتِ عالیہ بیان ہوئیں یعنی (۱) آپ صادقُ الْوَعْد یعنی وعدے کے سچے (۲) غیب کی خبریں دینے والے (۳) اَہل وعیال کو نماز وزکوٰۃ کا حکم دینے والے (۴) اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ بندے تھے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی سوچنا چاہیے کہ ہم اپنے بزرگانِ دین کے کردار کو سامنے رکھتے ہوئے اس پر کتنا عمل کرتے ہیں؟ ہم سے تو جان قُربان کرنے کا مُطالَبہ بھی نہیں کیا جارہا، ہم پر ہماری طاقت سے زِیادہ بَوجھ بھی نہیں ڈالا جارہا، لیکن پھر بھی ہم سے آسان سے آسان نیک اعمال اَدا نہیں ہو پاتے۔ ذرا غور کیجئے اگر ہم اسی غَفْلَت میں دُنیا سے چلے گئے تو قبر میں ہمارا کیا بنے گا؟ اور حشر میں ہم اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو کیا جواب دیں گے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام کے صَدْقے صَبْر وشکر کے ساتھ شریعت کے مُطابِق زِندگی گُزارنے، اپنے بچوں کی اسلامی اُصولوں کی روشنی میں تَربِیَت کرنے اور اس ماہ

میں نفلی روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مکتبۃُ المدینہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے اس پُر فِتَن دَور میں تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی رات دن خدمتِ دین میں مصروفِ عمل ہے اور کم وبیش 97 شُعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، اِنہی شُعبہ جات میں سے ایک شُعبہ مجلس مکتبۃُ المدینہ بھی ہے۔ یاد رہے موجودہ دور میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے جدید ذَرائع ووَسائل کا استعمال بڑی اَہمیَّت کا حامل ہے۔ چُنانچہ شیخِ طریقت، امیر اَہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کا آغاز ۱۴۰۶ھ بمطابق 1986ء میں فرمایا اور سب سے پہلے بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری کی گئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃُ المدینہ نے اس مُختصر عرصہ میں جو تَرَقّی کی وہ اپنی مثال آپ ہے کیونکہ آڈیو کیسٹوں سے آغاز کرنے والے مکتبۃُ المدینہ کے تحت آج باقاعدہ وی سی ڈی مکتب اور پاکستان کے شہر بابُ المدینہ (کراچی) میں ایک عدد پرنٹنگ پریس (Printing Press) کام کر رہا ہے، جو اس شعبہ سے متعلق (Related) ہر قسم کی جدید سہولیات و ضروریات سے آراستہ ہے اور اس مختصر عرصے میں مکتبۃُ المدینہ سے جہاں سُنّتوں بھرے بیانات اور مدنی مُذاکرات کی ہزاروں کیسٹیں اور VCD'S دُنیا بھر میں پہنچی اور پہنچ رہی ہیں، وہیں سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، امیر اَہلسنَّت دَامَتْ

بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور دیگر عُلَمائے اَہلسُنَّت کی کتابیں بھی زیورِ طَبع سے آراستہ ہو کر لاکھوں لاکھ کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سُنَّتوں کے پُھول کھلا رہی ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

12 مَدَنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی نیکی کی دعوت پھیلانے میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے، اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں خُوب خُوب حصّہ لیجئے! ان میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "مسجد درس" بھی ہے۔ منقول ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حَضْرتِ سیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی: بھلائی کی باتیں خُود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔ (حِلیۃُ الاَولیاج ۶، ص ۵ حدیث ۷۶۲۲) بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سُنَّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سُننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کی قبریں اَندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہو گا۔ اس لیے دیگر مَدَنی کاموں میں حصّہ لینے کے ساتھ ساتھ خُوب خُوب مسجد دَرس دینے کی بھی کوشش کیجئے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے۔ آیئے! مَدَنی ماحول کی برکتوں سے مالا مال ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

مَدَنی بہار:

مَتھرا (ہند) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ یُوں بیان ہے، میں ایک ماڈَرن نوجوان تھا، فلمیں ڈِرامے دیکھنا میرا مَشْغَلہ تھا، مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے بیان کی کیسیٹ "T.V. کی تباہ کاریاں" سُننے کا شَرَف حاصِل ہوا جس نے میری کایا پلٹ دی، میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے مُنسلِک ہو گیا۔ مجھے APENDIX کی بیماری ہو گئی اور ڈاکٹر نے آپریشن کا مشورہ دیا۔ میں گھبرا گیا، ایسے میں دعوتِ اسلامی کے ایک مبلِّغ کی انفِرادی کوشش کے نتیجے میں زندگی میں پہلی بار عاشِقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے تین (3) دن کے مَدَنی قافِلے کا مُسافِر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے بِغیر آپریشن کے میرا مَرَض جاتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے جذبے کو مدینے کے 12 چاند لگ گئے، اب ہر ماہ تین (3) دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں، ہر ماہ مَدَنی اِنعامات کارِسالہ جَمْع کرواتا ہوں اور مسلمانوں کو نَمازِ فَجر کیلئے جگانے کی خاطِر گھوم پھر کر صدائے مدینہ لگاتا ہوں۔ (فیضانِ سنت، ص ۲۴۸)

بے عمل باعمل بنتے ہیں سَر بَسَر تُو بھی اے بھائی کر قافِلے میں سفر
اچّھی صُحبت سے ٹھنڈا ہو تیرا جگر کاش! کرلے اگر قافِلے میں سفر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری

سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمصابیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

عِمامہ شریف کے مُتَعلِّق چند اہم مَدَنی پھول:

آیئے! عمامہ شریف کے مُتَعلِّق چند اہم مدنی پھول سنتے ہیں۔ ❀...عِمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے (کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس ص ۳۸) ❀...عمامے میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی (2/1) گز سے کم نہ ہو، نہ چھ (6) گز سے زیادہ اور اس کی بندِش گنبد نُما ہو (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۱۸۶) ❀...رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چھپالیں تو وہ عمامہ ہی ہو گیا اور چھوٹا رومال جس سے صرف دو (2) ایک (1) پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۷ ص ۲۹۹) ❀...عمامے کو جب از سرِ نو باندھنا ہو تو جس طرح لپیٹا ہے اسی طرح کھولے اور یک بارگی زمین پر نہ پھینک دے (عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۰) ❀...اگر ضرورتاً اُتارا اور دوبارہ باندھنے کی نیّت ہوئی تو ایک (1) ایک (1) پیچ کھولنے پر ایک (1) ایک (1) گُناہ مٹایا جائے گا (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۶ ص ۲۱۴) عِمامے کے چھ (6) طِبّی فوائد مُلاحَظہ ہوں: ننگے سر رہنے والوں کے بالوں پر سَردی گرمی اور دُھوپ وغیرہ براہِ راست اثر انداز ہوتی ہے اِس سے نہ صِرف بال بلکہ دِماغ اور چہرہ بھی مُتأثِّر ہوتا ہے اور صِحّت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ لہٰذا اتباعِ سنّت کی نیّت سے عمامہ شریف باندھنے میں دونوں جہاں میں عافیّت ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ھدیّۃً حاصِل کیجئے اور

پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101مَدَنی پھول،ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثَواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت:

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عَظمت نشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری اُمت کے بارے میں مجھ پر جو انعام فرمایا میں اس کے شکرانے میں سجدہ ریز ہو گیا، وہ انعام یہ ہے کہ میرا جو اُمّتی مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے 10 نیکیاں لکھے گا۔ (مسند ابی یعلی، مسند انس عبدالرحمن بن عوف، ۱/۳۵۴، حدیث: ۸۵۵)

جو دُرُود و سلام پڑھتے ہیں اُن پہ رب کا سلام ہوتا ہے

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ”نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ“ مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی ... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شکر گزار کی حکایت:

حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک شخص کو دُنیا کی دولت سے بہت نوازا گیا اور پھر سب کچھ جاتا رہا تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کرنے لگا یہاں تک کہ اس کے پاس بچھانے کے لئے صرف ایک چٹائی رہ گئی مگر وہ پھر بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا میں مصروف رہا۔ ایک دوسرے مالدار شخص نے چٹائی والے سے کہا: "اب تم کس بات پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے ہو؟" اس نے کہا: "میں ان نعمتوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اگر میں ساری دُنیا کی دولت بھی دے دوں تو وہ نعمتیں مجھے نہ ملیں۔" اس نے پوچھا: "وہ کیا؟" جواب دیا: "کیا تم اپنی آنکھ، زبان، ہاتھوں اور پاؤں کو نہیں دیکھتے (کہ یہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتنی بڑی نعمتیں ہیں)؟" (شعب الایمان، ۴/ ۱۱۲، حدیث: ۴۴۶۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس نصیحت آموز حکایت سے معلوم ہوا کہ شُکر صرف مال و دولت اور خوشیوں کے مِلنے پر نہیں کیا جاتا بلکہ ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر اَدا کرنا چاہیے مگر افسوس ہمارا حال یہ ہے کہ خوشیوں اور مال و دولت کی فراوانی پر تو ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے ہیں اور اگر ذرا سی پریشانی، بیماری یا تنگدستی آجائے تو شکوہ شکایات پر اُتر آتے ہیں حالانکہ انسان اگر اپنی ذات میں غور کرے تو اُس کو اپنے رَبّ کی دی ہوئی ہزاروں نعمتیں نظر آئیں گی کہ وہ ساری زندگی بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا شکر اَدا کرتا رہے تب بھی کم ہے اور واقعی یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اگر انسان کو ساری کائنات کی دولت دے دی جائے اور آنکھ، کان، زبان، ہاتھ اور پاؤں یہ نعمتیں نہ دی جائیں تب ان کی اَہمیّت کا اندازہ ہو گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان نعمتوں کے شکر کی طرف ہماری تَوَجُّہ تک نہیں جاتی حالانکہ آنکھ کتنی بڑی نعمت ہے یہ کوئی اندھے سے پوچھے، زبان کتنی عظیم نعمت ہے یہ کوئی گُونگے سے پوچھے، بہر حال ہمارا پورا جسم خدا کی نعمتوں کا مرکز ہے حتّٰی کہ ہمارے مُنہ میں تھُوک (Spit) بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے جسے ہم گندگی سمجھتے ہیں اِس کی اہمیت بندہ اُس سے پوچھے جس کے منہ میں تھوک (Spit) ضرورت سے کم ہو۔ جسمانی اعضاء (Parts of body) کا شکر صرف یہی نہیں کہ بندہ زبان سے کہہ دے کہ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرا شکر ہے بلکہ ان کا شکر کس طرح ادا کیا جاتا ہے، آیئے! اس ضمن میں ایک حکایت سنئے۔

اعضائے جسمانی کا شکر کیا ہے:

حضرت سیِّدُنا محمد بن ہانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے کسی دوست کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابُو حازِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: "اے ابُو حازم! آنکھوں کا شکر

کیا ہے؟" ارشاد فرمایا: "ان کے ذریعے کوئی اچھی بات دیکھو تو اسے عام کرو اور اگر بُری بات دیکھو تو اسے چھپالو۔" اس نے عرض کی: "کانوں کا شکر کیا ہے؟" آپ نے ارشاد فرمایا: "اگر ان کے ذریعے اچھی بات سنُو تو اسے یاد کرلو اور اگر بُری بات سُنو تو پوشیدہ رکھو۔" اس نے عرض کی: "ہاتھوں کا شکر کیا ہے؟" آپ نے ارشاد فرمایا: "ان سے ایسی چیز حاصل نہ کرو جو ان کے لئے جائز نہیں اور ان میں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حق ہے اس کو نہ روکو۔" اس نے عرض کی: "پیٹ کا شکر کیا ہے؟" آپ نے ارشاد فرمایا: "پیٹ کا شکر یہ ہے کہ اس کے نچلے حصے میں کھانا ہو جبکہ اُوپری حصہ علم سے لبریز ہو۔" اس نے عرض کی: "شرمگاہ کا شکر کیا ہے؟" فرمایا: "جیسا کہ پارہ 18 سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن کی آیت نمبر 7,6,5 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ(۵) اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۚ(۶) فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ(۷) (پ18، مؤمنون، 7,6,5)	تَرجَمۂ کنز الایمان: اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

اس نے کہا: پاؤں کا شکر کیا ہے؟" آپ نے ارشاد فرمایا: "اگر تم کسی ایسے زندہ کو دیکھو جس پر تمہیں رشک ہو تو ان پاؤں سے اس شخص جیسے عمل کرو (یعنی نیک عمل کرو) اور اگر کسی ایسے مردہ کو دیکھو جس سے تم بیزار ہو تو اِن پاؤں کو اس شخص جیسے عمل سے روک لو (یعنی برائی کی طرف قدم نہ اٹھاؤ)۔ اس طرح تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنے والے بن جاؤ گے۔

اور جس نے صرف زبانی شکر کیا بقیہ اَعضاء سے نہ کیا تو اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس کے پاس ایک کپڑا ہو اور وہ اس کا ایک کنارہ پکڑ لے لیکن پہنے نہیں تو وہ کپڑا اسے گرمی، سردی، برف اور بارش سے بچنے کا فائدہ نہ دے گا۔" (حلیۃ الاولیاء، ۳/ ۲۷۹، رقم: ۳۹۶۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر راضی رہتا ہے اور ہر حال میں اس کی نعمتوں کا شکر اَدا کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی نعمتوں میں مزید اِضافہ فرما دیتا ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی ہر حال میں اپنے خالق و مالک عزوجل کا شکر اَدا کرتے رہیں۔ یاد رکھئے! اگر ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہر نعمت کا شکر ادا کرنے کی عادت بنالیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی خُوب خُوب بَرَکتیں حاصِل ہوں گی۔ حضرت کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ دُنیا میں کسی بندے پر اِنعام کرے پھر وہ اللہ تعالیٰ کے لئے اس نعمت کا شکر اَدا کرے اور اس نعمت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے لئے تواضُع کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں اس نعمت سے نَفع دیتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کے آخرت میں دَرجات بُلند فرماتا ہے۔ اور جس پر اللہ تعالیٰ نے دُنیا میں اِنعام فرمایا اور اس نے شکر اَدا نہ کیا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے لئے اس نے تواضُع کی تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اس نعمت کا نَفع اس سے روک لیتا ہے اور اس کے لئے جہنّم کا ایک طبق کھول دیتا ہے، پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اسے (آخرت میں) عذاب دے گا یا اس سے در گزر فرمائے گا۔ (رسائل ابن ابی الدنیا، التواضع والخمول، ۳/ ۵۵۵، رقم: ۹۳) (صراط الجنان، ۱/ ۲۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شکر کی تعریف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہر ہر نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ آیئے شکر

کی تعریف بھی سن لیجئے چنانچہ حُجۃُ الاسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: شکر کا مَطلب ہے کہ کسی کے احسان و نعمت کی وجہ سے زبان، دل یا اعضاء کے ساتھ اس کی تعظیم کی جائے۔

شکر کے مختلف طریقے:

امام غزالی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مزید فرماتے ہیں "دل کا شکر یہ ہے کہ نعمت کے ساتھ خیر اور نیکی کا اِرادہ کیا جائے اور زبان کا شکر یہ ہے کہ اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی جائے اور باقی اَعْضا کا شکر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں خرچ کیا جائے اور ان نعمتوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں صَرف ہونے سے بچایا جائے حتّٰی کہ آنکھوں کا شکر یہ ہے کہ کسی مسلمان کا عیب دیکھے تو اس پر پردہ ڈالے (احیاء العلوم، ۴/۱۰۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم نعمتوں کا حق اَدا کرتے ہوئے ان طریقوں سے شکرِ الٰہی بجالائیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے یہ اُمید ہے کہ وہ کریم رَبّ عَزَّوَجَلَّ اپنی نعمتوں میں اِضافہ فرماتا رہے گا اور اگر اس کی نعمتوں سے فائدہ اُٹھانے کے باوجود بھی ہم ناشکری اور شکوے شکایات کرتے رہے تو اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوگا اور ہوسکتا ہے ہم سے یہ نعمت بھی چھین لی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں جنہیں شُمار کرنے سے عقلِ انسانی حیران ہے، اُس کی ہر ایک نعمت بے شُمار حکمتوں کا مَجموعہ ہے، اگرچہ آج سائنس نے بہت زیادہ ترقی کرلی ہے اور نئی سے نئی ایجادات کا سلسلہ جاری ہے مگر دنیا میں آج تک کوئی ایسا آلہ (Device) یا نظام ایجاد نہ ہوسکا کہ جس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے شُمار نعمتوں کی تعداد معلوم کی جاسکے، اللہ تبارک وتعالیٰ خود پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحْل کی آیت نمبر 18 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ	**ترجَمہ کنزالایمان:** اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں

(پ ۱۴، نحل، ۱۸)	شمار نہ کر سکو گے۔

یعنی بندے کی تخلیق میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جتنی نعمتیں ہیں جیسے تندرست بدن، آفات سے محفوظ جسم، صحیح آنکھیں، عقلِ سَلیم ایسی سماعت جو چیزوں کو سمجھنے میں مدد گار ہے ہاتھوں کا پکڑنا، پاؤں کا چلنا وغیرہ اور جتنی نعمتیں بندے پر فرمائی ہیں، جیسے بندے کی دینی اور دنیوی ضروریات کی تکمیل کے لئے پیدا کی گئیں تمام چیزیں یہ اتنی کثیر ہیں کہ ان کا شُمار ممکن ہی نہیں حتی کہ اگر کوئی اللہ تعالی کی چھوٹی سی نعمت کی معرفت حاصِل کرنے کی کوشش کرے تو وہ حاصل نہ کر سکے گا تو ان نعمتوں کا کیا کہنا جنہیں تمام مخلوق مل کر بھی شمار نہیں کر سکتی، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اگر تم اللہ تعالی کی نعمتوں کو شمار کرنے کی کوشش کرو اور اس کام میں اپنی زندگیاں صرف کر دو تو بھی اس پر قادر نہیں ہو سکتے۔ (خازن، النحل، تحت الآیۃ: ۱۸، ۳/ ۱۱۷) (صراط الجنان، ج ۵، ص ۲۹۲) اسی لئے ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہر نعمت پر اس کا شکر ادا کریں اور اس کی نافرمانی سے بچیں کیونکہ نعمت پر شکر اَدا کرنے سے نعمتوں میں مزید اضافہ ہوتا ہے، جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا عُطارِد قُرَشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ حُضورِ اکرم نُورِ مُجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے کو شکر کی توفیق عطا فرماتا ہے تو پھر اسے نعمت کے اضافے سے محروم نہیں فرماتا کیونکہ اس کا فرمانِ عالی شان ہے۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (پ ۱۳، ابراھیم: ۷)	**ترجَمۂ کنزالایمان:** اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔

(شُعَبُ الایمان، للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۵۲۶۴، ج ۴ ص ۱۲۴)

حضرتِ سَیدُنا علی بن صَالِح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”اس (آیت) سے مراد یہ ہے کہ اگر تم

اطاعت وعبادت سے میرا شکر ادا کروگے تو میں نعمتوں میں اضافہ کردُوں گا"

(تفسیرِ طبری، پ۱۳، ابراہیم، تحت الآیۃ ۷، الحدیث: ۲۰۵۸۵، ج۷، ص۴۲۰)

شُکر کی حقیقت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شکر کی حقیقت یہ ہے کہ نعمت دینے والے کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اعتراف کرے اور نفس کو اس چیز کا عادی بنائے۔ یہاں ایک مدنی پھول یہ ہے کہ بندہ جب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے طرح طرح کے فضل وکرم اور اِحسان کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کے شکر میں مشغول ہوتا ہے، اس سے نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں اور بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھتی چلی جاتی ہے یہ مقام بہت برتر ہے اور اس سے اعلیٰ مقام یہ ہے کہ نعمت دینے والے کی محبت یہاں تک غالب ہو جائے کہ دل کا نعمتوں کی طرف میلان باقی نہ رہے، یہ مَقام صِدِّیقوں کا ہے۔

(صراط الجنان، ج۵، ص۱۵۳، بتغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ بندہ کسی وَقْت، کسی لمحے، کسی بھی حالت میں اپنے خالق ومالک عَزَّوَجَلَّ کی بے حَدوبے عَدد نعمتوں سے لاتَعلُّق نہیں ہو سکتا۔ اس لیے اگر کوئی آزمائش کی گھڑی آجائے، یا کوئی نِعْمت خَتم ہو جائے، تب بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دوسری لاتَعداد نِعْمتیں تو مَوْجُود ہوتی ہیں۔ لہٰذا عقلمند وہی ہے جو ایسے لمحات میں صَبْر کا دامن نہ چھوڑے اور رِضائے اِلٰہی کی خاطر اسے برداشت کرے، ایسے موقع پر صَبْر کا مُظاہَرہ کرنا بھی باعثِ رَحْمت ہے آیئے! اس ضِمْن میں چار(4) فَرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے اور عمل کا جذبہ پیدا کیجئے۔

﴿1﴾ دو(2) خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں بھی ہوں گی اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے صابر و شاکر لکھ دے گا اور جس میں نہیں ہوں گی نہ اسے شاکر لکھے گا اور نہ ہی صابر (وہ دو خصلتیں یہ ہیں)(۱) جو اپنے دِین میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھ کر اس کی پیروی کرے اور دنیوی معاملہ میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے اس شخص پر جو فضلیت دی ہے اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے صابر و شاکر لکھ دیتا ہے (۲) جو دِین میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھے اور دنیوی معاملہ میں اوپر والے کو دیکھے پھر اپنی محرومی پر افسوس کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ اسے صابر لکھتا ہے اور نہ ہی شاکر۔ (جامع الترمذی، ۴/۲۲۹، حدیث: ۲۵۲۰)

﴿2﴾ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے تو ان کی عُمر دراز کرتا ہے اور انہیں شکر کا اِلہام فرماتا ہے۔ (فردوس الاخبار، باب الالف، جماع الفصول منه فی معانی شتی۔۔۔ الخ، ۱/۱۴۸، حدیث: ۹۵۴)

﴿3﴾ جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کوئی نعمت عطا فرمائی پھر وہ بندہ اس نعمت کو باقی رکھنا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کی کثرت کرے۔ (معجم کبیر، ۱۷/۳۱۰، ۸۵۹)

﴿4﴾ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر کوئی نعمت نازل فرماتا ہے اور وہ کہتا ہے: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ'' تو یہ کلمہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اسے نعمت دینے سے بہتر ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل الحامدین، ۴/۲۵۰، حدیث: ۳۸۰۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، امامُ الانبیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم غلاموں سے کس قدر مَحبت فرماتے ہیں اور کس حَسِین انداز میں ہمیں نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا طریقہ ارشاد فرمارہے ہیں کہ ایک انسان کو چاہیے کہ وہ دنیوی مُعاملات میں اپنے سے کم مرتبے والوں

کو دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالائے جبکہ دینی مُعاملات میں اپنے سے بڑے مرتبے والے کو دیکھ کر اس جیسا بننے کی کوشش کرے نیز اس کے ساتھ ساتھ نعمت کو محفوظ رکھنے کا وظیفہ بھی ارشاد فرمادیا کہ لَاحَول شریف کی کثرت کرے۔ لہٰذا انسان کو چاہیے کہ اپنے سے زیادہ مالداروں کو دیکھ کر افسوس نہ کرے کہ یہ نعمتیں میرے پاس کیوں نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان کو بھی معمولی نہ سمجھے اور اپنے سے زیادہ مفلس و غریب افراد کو دیکھ کر رضائے الٰہی پر راضی رہتے ہوئے صبر و شکر سے زندگی بسر کرے اور اس طرح ذِہن بنائے کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی کو ہم سے زیادہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں تو اس میں اس کی کوئی حکمت ضرور پوشیدہ ہوگی، ہوسکتا ہے اگر یہ نعمتیں مجھے عطا کردی جاتیں تو شاید میرا نفس سرکش ہوجاتا اور ان نعمتوں کی ناقدری کرتے ہوئے ان پر شکر اَدا کرنے کے بجائے ناشکری کی آفت میں مُبتلا ہوجاتا، اگر ہم اس طرح ذِہن بنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ناشکری سے بچنے میں کامیاب ہوں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً انسان کی فطرت (Nature) میں یہ بات شامل ہوتی ہے کہ وہ خوشیوں کے لمحات میں تو نعمتوں کو خوب یاد رکھتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاتا ہے مگر جُونہی معمولی مصیبتوں، پریشانیوں اور تکلیفوں کا دروازہ کُھلتا ہے تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں اور اس کی نوازشوں کو یکسر بُھول کر ناشکری کے الفاظ اپنے مُنہ سے نکالنے لگتا ہے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا حسن بن ابو حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مبارکہ

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ﴿۶﴾		تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک آدمی اپنے ربّ کا بڑا

(پ ۳۰، العٰدِیٰت: ۶)		ناشکرہے۔

کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "انسان بڑا ناشکرا ہے یعنی مصیبتیں گنتا رہتا ہے اور نعمتیں بھول جاتا ہے۔ ("شکر کے فضائل "مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) جبکہ ہمارے اَسلاف کا یہ حال تھا کہ بیماری ہو یا تندرستی، آسانی ہو یا دشواری، خوشی ہو یا غمی ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے شکر گزار رہتے۔ چنانچہ

شکر گزار بندہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ 303 صفحات پر مشتمل کتاب **"آنسوؤں کا دریا"** صفحہ 211 پر ہے کہ اہلِ دمشق میں سے ایک شخص جس کا نام اَبُوعَبْدُالرَّب تھا، یہ شخص پورے دمشق میں سب سے زیادہ مالدار تھا۔ ایک مرتبہ وہ سفر پر نکلا تو اسے ایک نہر کے کنارے کسی چراگاہ میں رات ہوگئی چنانچہ اس نے وہیں پڑاؤ ڈال دیا۔ اسے چراگاہ کی ایک جانب سے ایک آواز سنائی دی کہ کوئی کثرت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعریف کر رہا تھا۔ وہ شخص اس آواز کی تلاش میں نکلا تو دیکھا کہ ایک شخص چٹائی میں لپٹا ہوا ہے۔ اس نے اس شخص کو سلام کیا اور اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو اس شخص نے کہا: ایک مسلمان ہوں۔ اس دمشقی نے اس سے پوچھا: یہ کیا حالت بنا رکھی ہے۔ تو اس نے جواب دیا: یہ نعمت ہے جس کا شکر ادا کرنا مجھ پر واجب ہے۔ دمشقی نے کہا: تم چٹائی میں لپٹے ہوئے ہو یہ کونسی نعمت ہے؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا فرمایا تو میری تخلیق کو اچھا کیا اور مجھے مسلمانوں میں پیدا فرمایا اور میرے اعضا کو تندرست کیا اور جن چیزوں کا ذکر مجھے ناپسند ہے انہیں چھپایا تو جو میری طرح شام کرتا ہو اس سے بڑھ کر نعمت میں کون ہوگا۔ وہ دمشقی کہتا ہے کہ میں نے ان سے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، آپ میرے ساتھ چلنا پسند فرمائیں گے، ہم یہیں آپ کے

برابر نہر کے کنارے ٹھہرے ہوئے ہیں؟ اس شخص نے کہا: وہ کیوں؟ میں نے کہا: اس لئے کہ آپ کچھ کھانا وغیرہ کھالیں اور ہم آپ کی خدمت میں کچھ ایسی چیزیں پیش کریں جو آپ کو چٹائی میں لپٹنے سے بے نیاز کر دیں۔ اس نے کہا: مجھے ان چیزوں کی حاجت نہیں۔ یہ کہہ کر اس نے میرے ساتھ چلنے سے انکار کر دیا اور میں واپس لوٹ آیا۔ (اس کی باتیں سننے کے بعد) میرے نزدیک اپنے آپ کی کوئی حیثیت نہ رہی۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا: میں نے دمشق میں اپنے سے زیادہ مالدار کوئی نہیں دیکھا پھر بھی میں مزید کی تلاش میں ہوں۔ پھر میں نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری بارگاہ میں اپنے اس حال سے توبہ کرتا ہوں۔ یوں میں نے توبہ کرلی اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وہ نیک بندہ آبادی سے دُور ویرانے میں چٹائی میں لپٹا ہوا تھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر اور اس کی تعریف و توصیف میں مشغول تھا جب دمشقی نے اس سے اس حالت میں رہنے کی وجہ پُوچھی تو قُربان جایئے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نیک بندہ شکوے شکایات کے اَنبار لگانے اور اپنے دُکھڑے سنانے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے شکرِ الٰہی بجالایا نیز اس کا ذاتِ باری تعالیٰ پر توکُّل بھی نہایت زَبردَست اور لائقِ تقلید تھا کہ جب دمشقی نے اسے مختلف سہولیات کی پیشکش کی اور اپنے ساتھ چلنے کو کہا تو اس خوددار شخص نے صاف صاف انکار کر دیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم میں سے کئی ایک ایسے ہیں جن کو دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں سے کسی نہ کسی مدنی کام کی ذِمہ داری کی صورت میں یہ نعمت ملی ہے۔ کوئی کسی شعبے میں مدنی

کام کی دُھومیں مچا رہا ہو گا، کوئی کسی شعبے میں، کوئی کسی مجلس کا نگران ہو گا تو کوئی رُکن کی حیثیت سے نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں لگا ہو گا، کوئی نگران ہو گا تو کوئی ماتحت، الغرض ہم میں سے جس کو بھی، جس انداز سے بھی دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرنے کی ذِمہ داریاں ملی ہوئی ہیں، ہم ان نعمتوں کا بھی شکر بجا لاتے رہیں اور اپنی طرف سے اس ذِمہ داری کا 100٪ حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرتے رہیں، بسا اوقات اس نعمت کی ناقدری کی وجہ سے ذِمہ داری چلی بھی جاتی ہے، بعد میں بندہ افسوس کرتا ہے کہ کاش! میں اپنی ذِمہ داری کے دوران یہ بھی کر لیتا، وہ بھی کر لیتا، مگر اب صرف افسوس ہی کر سکتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ جو بھی تنظیمی ذِمہ داری کی صورت میں نعمت ملی ہے، اس کا شکر بجا لاتے ہوئے مدنی مرکز کی طرف سے مدنی کاموں کے ہمیں جو جو اہداف ملے ہیں، طے شدہ وقت کے اندر اندر اُس کو پورا کرنے کا پکّا اِرادہ کریں اور اپنا یہ ذہن بنائیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرے کہ اس مدنی کام کو پورا کرنے میں میرا حصّہ شامل ہو جائے، کیونکہ دِین کا کام رُکنا نہیں ہے، اب یہ میری سعادت ہے کہ اس مدنی کام کی تکمیل میں مجھے حصّہ مل جائے۔ اس کے لیے اللہ تبارک و تعالیٰ سے توفیق بھی مانگتے رہیں۔

کرم سے "نیکی کی دعوت" کا خوب جذبہ دے
دُوں دُھوم سُنّتِ محبوب کی مچا یا ربّ
عطا ہو دعوتِ اسلامی کو قبولِ عام
اِسے شُرُور و فِتن سے سدا بچا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص77)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو (مختلف طریقوں سے آزماتا ہے) کبھی مرض سے، کبھی جان و مال کی کمی سے، کبھی دشمن کے ڈر خوف سے، کبھی کسی نقصان سے، کبھی آفات و بَلِیّات سے اور کبھی نت نئے فتنوں سے آزماتا ہے اور راہِ دین اور تبلیغِ دین تو خصوصاً وہ راستہ ہے جس میں قدم قدم پر آزمائشیں ہیں، اسی سے فرمانبردار و نافرمان، محبت میں سچے اور محبت کے صرف دعوے کرنے والوں کے درمیان فرق ہوتا ہے۔ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر اکثر قوم کا ایمان نہ لانا، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا آگ میں ڈالا جانا، فرزند کو قربان کرنا، حضرت ایوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بیماری میں مبتلا کیا جانا، ان کی اولاد اور اموال کو ختم کر دیا جانا، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مصر سے مدین جانا، مصر سے ہجرت کرنا، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ستایا جانا اور انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا شہید کیا جانا، یہ سب آزمائشوں اور صبر ہی کی مثالیں ہیں اور ان مقدس ہستیوں کی آزمائشیں اور صبر ہر مسلمان کے لئے ایک نمونے کی حیثیت رکھتی ہیں، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ اسے جب بھی کوئی مصیبت آئے اور وہ کسی تکلیف یا اَذِیَّت میں مبتلا ہو تو صبر کرے اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے اور بے صبری کا مظاہرہ نہ کرے۔

صدرُ الشّریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں "بہت موٹی سی بات ہے جو ہر شخص جانتا ہے کہ کوئی کتنا ہی غافل (کیوں نہ) ہو، مگر جب (اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے یا وہ کسی مصیبت اور) مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو کس قدر خدا عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرتا اور توبہ و استغفار کرتا ہے اور یہ تو بڑے رُتبہ والوں کی شان ہے کہ (وہ) تکلیف کا بھی اسی طرح استقبال کرتے ہیں جیسے راحت کا (استقبال کرتے ہیں)، مگر ہم جیسے (گنہگار) کم سے کم اتنا تو کریں کہ (جب کوئی مصیبت یا تکلیف آئے تو) صبر و استقلال سے کام لیں اور رونا پیٹنا کر کے آتے ہوئے ثواب کو ہاتھ سے نہ (جانے) دیں اور اتنا تو ہر شخص جانتا ہے کہ بے صبری سے آئی ہوئی مصیبت چلی

نہیں جائے گی (بلکہ بے صبری کے سبب احادیثِ مبارکہ میں بیان کردہ اجر وثواب) سے محرومی دوہری مصیبت ہے۔(بہار شریعت، کتاب الجنائز، بیماری کا بیان، ۱/ ۷۹۹، صراط الجنان ج۱، ص ۲۵۵)

ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں جن جن نعمتوں سے نوازا ہے ان پر راضی رہتے ہوئے اس کا شکر بجالائیں کیونکہ نعمت پر شکر کرنے کی توفیق مل جانا بھی ایک نعمت ہے۔ حضرت موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: یااللہ! میں تیرا شکر کیسے ادا کروں کہ میرا شکر کرنا بھی تو تیری ایک نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جب تُو نے یہ جان لیا کہ ہر نعمت میری طرف سے ہے اور اس پر راضی رہا تو یہی شکر ادا کرنا ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، الشطر الثانی، بیان طریق کشف الغطاء۔۔۔الخ، ۴/ ۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”شکر کے فضائل“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شکر کے مزید فضائل وفوائد اور دِلچسپ معلومات (Interesting information) حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ کتاب **”شکر کے فضائل“** کا مُطالعہ کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں بُزرگوں کے اندازِ شکر، اَدائے شکر کے طریقے، شکر گزاروں کی حکایات، نعمت میں اضافے کے اسباب، مختلف دعائیں، شکر ادا کرنے کے فضائل اور نہ کرنے والوں کیلئے وعیدیں اور کئی مدنی پھولوں کو بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اِس کا مُطالَعہ فرمایئے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دِلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out)

بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک "ہفتہ وار اجتماع" میں شرکت ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کی اس ویب سائٹ پر مختلف موضوعات پر اور بھی بہت سی کتب ورسائل موجود ہیں، ان کتب ورسائل کا مطالعہ کرکے عِلْمِ دِیْن کے نایاب موتی حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ علم کا مزید شوق پیدا کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے! ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماعات میں تِلاوت و نعت، سُنّتوں بھرا اصلاحی بیان سننے، اجتماعی طور پر ذکرُ اللہ کرنے اور رِقّت انگیز دُعا میں اپنے گُناہوں سے تائب ہونے کے ساتھ ساتھ اچھی صحبت اِختیار کرنے کا موقع بھی میسر آتا ہے۔ حدیثِ پاک میں بھی اچھی صحبت اختیار کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ (مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۲۳۳، حدیث: ۸۴۲۵ ماخوذاً) جبکہ اِکٹھے ہو کر ذِکْرُ اللہ کرنے والوں کو بخشش اور بُرائیوں کو نیکیوں سے بدلنے کی خوشخبری بھی سنائی گئی ہے۔ (شعب الایمان، الفصل الثانی فی ذکر آثار...الخ، ۱/۴۵۴، حدیث: ۶۹۵ ماخوذاً)

آیئے! ترغیب کیلئے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ایک ایمان افروز مَدَنی بہار بھی سُنتے ہیں، چنانچہ

بغل میں کینسر کے غُدُود

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے نیا آباد کی ایک اسلامی بہن کے بغل میں غُدود ہوگئے اور ڈاکٹروں نے کینسر قرار دے دیا۔ حالت دن بدن بگڑتی جارہی تھی، ایک اسلامی بہن نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے جوناگڑھ ہال (نیا آباد) میں بدھ کو ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع کی دعوت پیش کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بہنوں کے اِجتماع میں شرکت کی بَرَکت سے حیرت انگیز طور پر اُن کے بغل کے غُدود بھی غائب ہوگئے اور کینسر کا مَرَض بھی جاتا رہا۔

اگر دردِ سَر ہو یا کینسر کہیں ہو دِلائے گا تم کو شِفا مَدَنی ماحول
شفائیں ملیں گیں بلائیں ٹلیں گیں یقیناً ہے برکت بھرا مَدَنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان کو زندگی گُزارنے کیلئے جن جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں وہ تمام نعمتیں عطا فرمائی ہیں، کھانے پینے کی لاکھوں اشیا اور ان میں مختلف ذائقے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے، جسم کو چھپانے اور سردی گرمی کے اثرات سے بچانے کیلئے لباس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے، دُور دراز مقامات پر بآسانی سفر کرنے کیلئے مختلف سواریاں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہیں، الغرض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہر ایک نعمت خود ہزارہا نعمتوں کا مجموعہ ہے۔ مگر افسوس صد کروڑ افسوس! اگر کسی حکمت کے پیشِ نظر ہمیں کوئی نعمت نہ مل سکے تو ہم دیگر نعمتوں کو بھُول کر مختلف انداز سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناشکری کرتے ہیں۔ مثلاً کبھی کوئی معمولی بیماری یا مصیبت آجائے تو فوراً ناشکری کرتے ہوئے اس طرح کے جملے بھی کہہ جاتے ہیں کہ فُلاں تو بڑا خوشحال ہے، نہ جانے ہم سے کونسی خطا ہوگئی جو ساری مصیبتیں اور پریشانیاں ہم پر ہی ٹُوٹ پڑیں، اسی طرح کسی کے کاروبار میں تھوڑا بہت

نقصان ہو جائے تو جب تک چار(4) آدمیوں کے سامنے پریشانی کا اظہار نہ کرلے سکون نہیں ملتا، کسی کے پاس موٹر سائیکل (Bike) ہو، وہ اس پر شکر ادا کرنے کے بجائے نہ صرف کار کی خواہش کرتا بلکہ بعض اوقات ناجائز وحرام ذریعے سے کار بھی حاصل کرلیتا ہے، ایسے ہی اگر کوئی جسمانی طور پر معذور ہو تو وہ بھی ناشکری کی آفت میں مبتلا ہو جاتا ہے، اگر کسی پر تنگدستی کے دنوں میں ایک آدھ دن فاقے کی نوبت آجائے تو وہ بے صبری کا مظاہرہ کرتا ہے جبکہ کھانے پینے کے علاوہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دیگر ہزاروں نعمتیں تو اس کے پاس موجود ہوتی ہیں۔ ایسے موقع پر ہمارے اسلاف کیسے پیارے انداز میں لوگوں کی اصلاح کرتے تھے۔ آیئے ایک حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

ایک شاکی کی اصلاح کا انوکھا انداز:

حضرت سیِّدُنا سعید بن عامر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی تنگدستی کی شکایت کرنے لگا، تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے پوچھا: "جس آنکھ سے تم دیکھ رہے ہو، کیا اس کے بدلے ایک لاکھ درہم تمہیں قبول ہیں؟" اس نے عرض کی: "نہیں۔" فرمایا: "کیا تیرے ایک ہاتھ کے عوض لاکھ درہم؟" اس نے کہا: "نہیں۔" پھر فرمایا: "تو کیا پاؤں کے بدلے میں؟" جواب دیا: "نہیں۔" راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دیگر نعمتیں یاد دلانے کے بعد ارشاد فرمایا: "میں تو تمہارے پاس لاکھوں دیکھ رہا ہوں اور تم محتاجی کی شکایت کر رہے ہو؟"(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو تنگدستی میں بے صبری اور ناشکری کرنے والوں کا حال ہے اور جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کثیر مال و دولت سے نوازا ہے، وہ کھانے پینے کی اشیاء کی بے قدری کرتے

ہوئے اس طرح ناشکری کرتے ہیں کہ بچے ہوئے کھانے کو کسی مسلمان کو کھلانے کے بجائے یونہی پھینک دیتے ہیں۔ افسوس! ہمارے مُعاشَرے میں رائج ہو جانے والی دیگر کئی خلافِ شرع رَسُموں کی طرح بچے ہوئے کھانے کو ضائع کرنے کا رُجحان بھی بڑھتا چلا جارہا ہے۔ ہر طرف کھانے کی بے حُرمتی کے دِلسوز نظّارے ہیں، گھریلو تقریبات (Functions) ہوں یا بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِيْن کی نیاز کے تبرُّکات، سَماجی مَحافل ہوں یا شادی کی تقریبات، ہر طرف کھانے کو ضائع کرنے کے افسوس ناک مَناظر ہیں، تھالوں میں بچا ہوا تھوڑا سا کھانا، پیالوں اور پتیلوں میں بچا ہوا شوربا، پلیٹ میں بچ جانے والا سالن اور روٹی کے بچ جانے والے قابلِ استعمال کنارے اور ٹکڑے دوبارہ استِعمال کرنے کا اکثر لوگوں کا ذِہن نہیں ہوتا، اِس طرح بَہُت سارا بچا ہوا کھانا عُمُوماً کچرا کُونڈی کی نذر کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ اِسراف ہے، لہٰذا اب تک جتنا بھی اِسراف کیا ہے اس سے توبہ کیجئے اور آئندہ کھانے کے ایک ایک دانے، شوربے کے ایک قطرے کا بھی اِسراف نہ ہو، اس کا عہد کیجئے اور رزق کی قدر بھی کیجئے۔

اُمُّ الْمُومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے مکانِ عالیشان میں تشریف لائے، روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا، اس کو لے کر پونچھا پھر کھالیا اور فرمایا، عائشہ (رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہا) اچھی چیز کا احترام کرو کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جب کسی قوم سے بھاگی ہے لوٹ کر نہیں آئی۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الاطعمۃ، باب النھی عن القاء الطعام، الحدیث ۳۳۵۳، ج۴، ص۴۹) یعنی اگر ناشکری کی وجہ سے کسی قوم سے رِزق چلا جاتا ہے تو پھر واپس نہیں آتا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح **گلاس** میں بچے ہوئے مُسلمان کے صاف سُتھرے جُوٹھے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوجود خواہ مخواہ پھینکنا بھی نہیں چاہیے، منقول ہے: **سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ** یعنی مُسلمان کے جُوٹھے میں شِفا ہے۔ (الفتاوی الفقھیۃ الکبری لابن حجر الھیتمی ج۴ ص۱۱۷) اپنے

مُسلمان بھائی کا جوٹھا اِستِعمال کرنے میں جہاں شفا ملنے کی اُمید ہے، وہیں آپس میں اُخُوَّت و بھائی چارہ پیدا ہونے، باہمی مَحَبَّت کے بڑھنے، تکبُّر جیسی بیماری سے بچنے، عاجزی و اِنکساری پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ گُناہوں سے مُعافی ملنے کی بھی خُوشخبری ہے۔ چُنانچہ

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”عاجزی کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے مُسلمان بھائی کا جُوٹھا یعنی بچا ہوا پانی پی لے اور جو اپنے بھائی کا جُوٹھا پیتا ہے، اس کے 70 دَرَجات بُلند کر دیئے جاتے ہیں، 70 گُناہ مِٹا دیئے جاتے ہیں اور اس کے لئے 70 نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الحدیث: ۵۷۴۵، ج ۳، ص ۵۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تنگی وخوشحالی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنے اور رزق کی قدر کرتے ہوئے اِسراف کے گناہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مہلک امراض سے تحفظ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ناشکری کا ایک انداز ہمارے معاشرے میں عموماً یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ جب تک بندہ صحت مند و تندرست رہتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت صحت و تندرستی پر شکر ادا نہیں کرتا اور جونہی ہلکا پھُلکا سر درد ہو یا بخار آجائے یا معمولی نزلہ زُکام ہو جائے تو اس پر صبر کرکے اجر کمانے کے بجائے بے صبری و ناشکری پر اُتر آتا ہے۔ دنیا کے دیگر مذاہب میں بیماری کو صرف آفت و مصیبت ہی سمجھا جاتا ہے جبکہ دینِ اسلام ایسا پیارا دین ہے کہ اس نے جہاں صحت و تندرستی کو نعمت قرار دیا ہے وہیں بیماریوں اور تکلیفوں کو بھی نعمت شمار کیا ہے، کیونکہ بیماریاں جہاں گناہوں کے کفارے کا سبب ہوتی ہیں، وہیں بعض معمولی بیماریاں

مہلک (یعنی ہلاک کر دینے والے) امراض سے تحفظ کا ذریعہ بھی ہوتی ہیں۔

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: زکام بیماری نہیں ہے بلکہ دماغی بیماریوں کا علاج، اس سے بہت سے مرض دور ہو جاتے ہیں۔ زُکام والے کو دیوانگی و جنون نہیں ہوتا، جسے کبھی خارش ہو، اسے جُذام و کوڑھ نہیں ہوتا، زکام و خارش میں ربّ تعالیٰ کی بہت حکمتیں ہیں۔ (مراۃ المناجیح)

فقیہِ ملّت مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”بیماری سے بظاہر تکلیف پہنچتی ہے لیکن حقیقت میں وہ بہت بڑی نعمت ہے، جس سے مومن کو ابدی راحت و آرام کا بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔ یہ ظاہری بیماری حقیقت میں روحانی بیماریوں کا بڑا زبردست علاج ہے، بشرطیکہ آدمی مومن ہو اور سخت سے سخت بیماری میں صبر و شکر سے کام لے۔ اگر صبر نہ کرے بلکہ جزع فزع (یعنی رونا پیٹنا) کرے تو بیماری سے کوئی معنوی فائدہ نہ پہنچے گا یعنی ثواب سے محروم رہے گا۔ بعض نادان بیماری میں نہایت بے جا کلمات بول اٹھتے ہیں اور بعض خدائے تعالیٰ کی جانب ظلم کی نسبت کر کے کفر تک پہنچ جاتے ہیں، یہ ان کی انتہائی شقاوت اور دنیا و آخرت کی ہلاکت کا سبب ہے۔ وَالْعِیَاذُ بِاللہِ تَعَالٰی۔ (انوار الحدیث، ص ۱۹۷)

یاد رکھئے! احادیثِ مبارکہ میں بیماری کے جو فضائل بیان ہوئے ہیں، ہمیں وہ اسی صورت میں حاصل ہو سکیں گے کہ ہم اپنی زبان سے شکوہ و شکایت کا اظہار کرنے کے بجائے صبر و شکر کا مظاہرہ کریں۔ حضرت عطاء بن یسار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے اور ان سے فرماتا ہے: دیکھو یہ اپنی عیادت کرنے والوں سے کیا کہتا ہے؟" پھر اگر وہ مریض اپنی عیادت کے لئے آنے والوں کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرے (یعنی شکر ادا کرے) تو وہ فرشتے اس کی یہ بات، بارگاہِ الٰہی میں عرض کر دیتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کا مجھ پر حق ہے کہ میں اسے جنت میں

داخل کروں اور اگر اسے شفا دُوں تو اس کے گوشت کو بہتر گوشت سے بدل دُوں اور اس کے گناہ مِٹادوں۔ (موطا امام مالک، ج۲، ص ۴۲۹، الحدیث: ۱۷۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شادی بیاہ اور خُوشی کے دیگر مواقع بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمت ہیں مگر کیا خُوشی کے ان لمحات کو صحیح انداز سے مَنانے کا طریقہ بھی ہمیں معلوم ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی اِس نعمت کا شکر کس طرح اَدا کرنا چاہیے؟ وہ کونسے کام ہیں جن کی وجہ سے شادی وغیرہ میں فضول کاموں سے بچ کر صحیح معنوں میں ہم اس نعمت کا شکر ادا کرسکتے ہیں؟ آیئے اس حوالے سے چند مدنی پھول سنتے ہیں۔ سب سے پہلے ہمیں ان پُر مسرت ساعتوں میں نعمت کا شکر اَدا کرتے ہوئے رَبِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ حضرت سَیِّدُنا زِیاد بِن عُبید رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے: نعمت پانے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک حق یہ ہے کہ وہ اس نعمت کے ذریعے نافرمانی کا مرتکب نہ ہو۔ (تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر، زیاد بن عبید، ۱۹/ ۱۹۱) مگر افسوس صد افسوس! ہماری اکثریت خوشی کے ان مَواقع پر بھی اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتے، خُوب بے حَیائی کا بازار گرم کرتے اور لوگوں کے حُقوق پامال کرتے ہیں نیز طرح طرح کے گناہ کرکے اپنے کریم ربّ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کے اسباب پیدا کرتے ہیں۔ بعض نادان لوگ خوشی کے ان لمحات میں مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گانے باجے کی محفلیں سجاتے ہیں اور حیا کا پردہ چاک کرکے ساری ساری رات لڑکے اور بے پردہ لڑکیاں ناچتی گاتی ہیں اور اس طرح مخلوط (Mix) ماحول میں لوگ بد نگاہی کے سبب اپنی آنکھوں کو حَرام سے پُر کرتے ہیں اور انہیں اس بات کا بھی بالکل احساس نہیں ہوتا کہ غیر مَحرم عورت کو دیکھنا اِنسان کا نہیں بلکہ شیطان کا کام ہے۔

جیسا کہ نبیِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اَلْمَرْاَۃُ عَوْرَۃٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَھَا الشَّیْطَانُ۔ عورت عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔ [1] اور حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو آدمی اپنی آنکھوں کو بند کرنے پر قادر نہیں ہوتا وہ اپنی شرمگاہ کی بھی حفاظت نہیں کر سکتا۔ [2]

یاد رکھئے کہ جن قوموں نے عیش و عشرت میں پڑ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیاں کیں وہ بربادی کے گڑھے میں گرتی چلی گئیں۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر ''صراط الجنان'' جلد 4 صفحہ 27 پر کچھ یوں مذکور ہے:

قوموں کے عُروج وزَوال سے متعلق قانونِ الٰہی

قُدرت کا یہ قانون ہے کہ کسی قوم کو نعمت دے کر اس وقت تک اس نعمت کو عذاب سے تبدیل نہیں کیا جاتا جب تک وہ قوم خُود اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے اپنے آپ کو اس نعمت کا نااہل ثابت نہیں کرتی۔ گزری ہوئی اور موجودہ قوموں کے عُروج وزوال کیلئے یہی اَٹل قانون ہے کہ نعمت کا شکر اور حق اَدا کرنے پر نعمت بڑھ جاتی ہے اور ناشکری کرنے پر سزا دی جاتی ہے۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ قُدرت کا یہ قانون صرف غیر مسلم قوموں کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ مسلمان بھی اگر اُسی رَوِش پر چلیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے بھی اپنی دی ہوئی نعمتیں واپس لے لیتا ہے اور انہیں بھی ذلت ورُسوائی کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے جیسا کہ مسلمانوں کے عُروج وزَوال کے اَسباب کی معرفت رکھنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ

---

1 ترمذی، کتاب الرضاع، باب: ۱۸، ۲/ ۳۹۲، حدیث: ۱۱۷۶

2 احیاء علوم الدین، کتاب کسر الشھوتین، ۳/ ۱۲۵

جب تک مسلمان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی نعمتوں اور ان کا حق اَدا کرتے رہے تب تک عُروج کی ان مَنازِل پر فائز رہے کہ دنیا کی بڑی بڑی سپر پاورز (Super Powers) ان کے زیرِ حکومت رہیں اور غیر مسلم مسلمانوں کا نام سُن کر لرزتے رہے اور جب سے مسلمانوں نے نعمت کے شکر اور اس کے حق کی اَدائیگی سے مُنہ موڑا تب سے ان کی طاقت اور غیر مسلموں پر تَسَلُّط ختم ہونا شُروع ہو گیا۔ (صراط الجنان: ۴/ ۲۷، بتغیر قلیل)

جو کچھ بھی ہیں سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلہ ہے
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نعمت کا شکر کیسے ادا کریں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے خوشی منانے کے غلط طریقوں کے بارے میں سنا کہ شادی بیاہ میں خوشی کے نام پر گانے بجانا، رَقص و سُرُور کی محفلیں سجانا، بندوں کے حُقُوق پامال کرنا نعمت کے ناقدری اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی ہے۔ اگر ہمیں اِس موقع پر خوشی کا اظہار کرنا ہی ہے تو ایسے طریقے سے کریں جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا شامل ہو مثلاً،

زبان سے شکر ادا کیجئے!

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والی ہر ایک نعمت پر بلکہ ہر حال میں شکر اَدا کرتے ہوئے اپنی زبان سے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَال" کہنے کی عادت بنائیے۔

نوافل ادا کیجئے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی نیت سے نوافل ادا کیجئے کہ نعمت ملنے پر سجدۂ شکر ادا کرنا سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّت ہے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا ابو بکرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "جب حضور نبیِ کریم، رءُوف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کوئی خوشی حاصل ہوتی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سجدۂ شکر ادا کرتے۔" (3)

تلاوتِ قُرآن کیجئے

اسی طرح نعمت کے شکرانے کا ایک بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ جس رَبِّ کریم عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں یہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں اسی کے کلام (قرآنِ کریم) کی تلاوت کیجئے، بالخصوص سورۂ رحمٰن کی تلاوت و تفسیر پڑھئے کہ اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنت کی بے شُمار نعمتوں کو بیان فرمایا ہے، اس طرح کرنے سے جنت کی ان نعمتوں کو پانے کا شوق پیدا ہو گا اور نیک اعمال کی طرف رغبت بڑھتی جائے گی۔

نیک اجتماعات میں شرکت کیجئے

نیز شکر کا ایک اَحسَن طریقہ یہ بھی ہے کہ خوشی کے ان مواقع پر دِینی مَحافِل اور نیک اجتماعات منعقد کیے جائیں اور ان میں نعمت کی قدر و منزلت اور اس کی اہمیت کے بارے میں مدنی پھول بیان کیے جائیں۔

مدنی قافلے میں سفر کیجئے

نعمت کے شکرانے کے طور پر زَہے نصیب! اگر خدمتِ دین کے عظیم جذبے کے تحت عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کی سَعادت مِل جائے تو اس طرح نعمت کا شکر بھی اَدا ہو جائے گا اور نیکی کی دعوت بھی عام ہو گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا طریقہ اور اس کے فضائل سننے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والے کے دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبَّت بڑھ جاتی ہے، نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ مزید نعمتیں عطا فرماتا ہے، نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بندے کو ان نعمتوں سے نفع عطا فرماتا ہے، نعمتوں کا شکر ادا کرنے والے کے آخرت میں درجات بلند کئے جائیں گے، نعمتوں کا شکر اَدا کرنے والے کو وہ نعمت کبھی نقصان نہ دے گی، نعمتوں کا شکر ادا کرنا نصف ایمان ہے، نعمتوں کا شکر ادا کرنے والے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت نصیب ہوتی ہے، نعمتوں کا شکر ادا کرنا اللہ والوں کی عادت ہے اور جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا شکر اَدا نہیں کرتا، وہ نعمت اس کے لیے عذاب بن جاتی ہے، نعمتوں کا شکر ادا نہ کرنا باعثِ ہلاکت ہے، نعمتوں کا شکر اَدا نہ کرنا نعمتوں میں رُکاوٹ کا سبب ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نعمتوں کا شکر اَدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ناشکری اور شکوہ شکایات کرنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے وطنِ عزیز کی قدر کرتے ہوئے اس میں خوب خوب نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصل کرتا ہوں! ۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جَنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

مِسواک کی سُنّتیں اور آداب:

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"163 مدنی پھول"** سے مِسواک کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔

پہلے 2 فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلاحظہ ہوں: ❀ دو (2) رَکعت مسواک کر کے پڑھنا بغیر مسواک کی ستّر (70) رَکعتوں سے افضل ہے۔[2] ❀ مسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازم کر لو کیونکہ اِس میں منہ کی صفائی اور (یہ) ربّ تعالٰی کی رِضا کا سبب ہے۔[3] ❀ حضرت سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس (10) خوبیاں ہیں: (چند یہ ہیں) منہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی، منہ کی بدبو ختم کرتی اور سنّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، ربّ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے۔ ❀ حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: چار (4) چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فضول باتوں سے پرہیز، مسواک کا اِستعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔[4] ❀ مسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو مسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔ ❀ مِسواک جب نا قابلِ استعمال ہو جائے تو

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

2 ... اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب، کتاب الطھارۃ، الترغیب فی السواک ... الخ، ۱/۱۲۷، حدیث: ۳۳۷

3 ... مُسندِ احمد، مسند عبداللہ بن عمر بن الخطاب، ۲/۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹

4 ... اِحیاء العُلوم، کتاب آداب الاکل، فصل: یجمع آدابا ... الخ، ۲/۲۷

پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو(2) کُتُب، بہارِ شریعت حِصّہ 16(312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تَرْبِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

تری سُنّتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر چلے تم گلے لگانا مدنی مدینے والے

(وسائل بخشش (مرمم)، ص۴۲۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جب جمعرات کا دِن آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جمعرات اور شبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (اَلْفِردَوس بماثور الْخِطاب ج ۱ ص ۱۸۴ حدیث ۶۸۸)

یا نبی! تجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام اِس پہ ہے ناز مجھ کو ہُوں تیرا غلام
اپنی رحمت سے تُو شاہِ خَیرُ الاَنام مجھ سے عاصی کا بھی ناز بردار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل کیوں سخت ہوتا ہے؟ دل کی سختی کے کیا کیا نُقصانات ہیں؟ اس کا علاج کس طرح ممکن ہے؟ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم اِس کے مُتَعَلِّق مَدَنی پھول حاصل کرنے کی کوشش کریں گے، آیئے! اولاً ایک سخت دل شخص کا دِل ہِلا دینے والا ایک واقعہ سنتے ہیں، نہایت توجہ سے سُننے کی کوشش کیجئے۔

ایک دن کی بچّی کو زندہ دفن کر دیا:

پنجاب (پاکستان) کے ایک دِیہاتی عَلاقے میں بے رَحم باپ نے ایک دن کی بچّی کو زندہ دفن کر دیا! پولیس نے مُلزم کو گرفتار کر لیا۔ تفصیلات کے مطابِق مُلزم کے گھر چھٹی (6) بیٹی پیدا ہوئی تھی۔ ظالم باپ کا کہنا ہے کہ اس کی بیٹی بد صُورت تھی، اس کا چہرہ بگڑا ہوا تھا، جس پر اس نے ڈاکٹر سے

بچّی کو زہریلا انجکشن لگانے کو کہا، ڈاکٹر کے اِنکار پر اس نے بچّی کو زندہ دفن کر دیا۔

(زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی ص4، روزنامہ جنگ آن لائن 14 جولائی 2012 بِالتصرف)

قتلِ ناحق کا وبال:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کس طرح اس سخت دل بے رحم باپ نے اپنی بچی کو قتل کر ڈالا۔ حالانکہ اس میں بچی یا اس کی ماں کا کیا قُصور؟ یہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَشِیَّت ہے وہ جسے چاہے بیٹا عطا کرے، جسے چاہے بیٹی سے نوازے۔ یاد رکھئے! بیٹی کا قتل ہو یا بیٹے کا یا کسی کا بھی دینِ اسلام میں قتلِ ناحق حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، فرمانِ مصطفی ہے:

1. اگر زمین و آسمان والے کسی مسلمان کے قتل پر جمع ہو جائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سب کو اَوندھے مُنہ جہنَّم میں ڈال دے۔ (معجم صغیر، ص ۲۵۰، الجزء الاول)

دل کی سختی کیا ہے؟

قتلِ ناحق اور نا جانے کیا کیا گناہ ہوتے ہیں اس کی ایک وجہ دل کی سختی بھی ہے، دل کی سختی کیا ہے؟ آیئے سنئے! چنانچہ

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر **"صراطُ الجنان"** جلد 4 صفحہ 370 پر ہے: دل کی سختی کا مطلب ہوتا ہے کہ مَوت و آخِرت کو یاد نہ کرنے کے سبب دل ایسا سخت ہو جائے کہ نصیحت دل پر اثر نہ کرے، گناہوں سے رغبت ہو جائے، گناہ کرنے پر کوئی شرمندگی نہ ہو اور توبہ کی طرف توجہ نہ ہو۔ (صراط الجنان، ج ۴، ص ۳۷۰)

یاد رکھئے! دل کی سختی کا مرض کوئی معمولی بیماری نہیں بلکہ اس قدر تباہ کُن ہے کہ قرآنِ پاک میں بھی باقاعدہ سخت دل لوگوں کی مذمت بیان کی گئی ہے، چنانچہ پارہ 1، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ، آیت نمبر 74 میں

اِرْشادِ باری تعالیٰ ہے:

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ

(پ:۱، البقرۃ:74)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے تو وہ پتھروں کی مثل ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ کڑے (سخت)۔

پتھر سے بھی سخت دل!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیتِ مُبارکہ میں جن سخت دل لوگوں کی مذمّت بیان کی گئی ہے، اس سے مُراد بنی اسرائیل کے وہ لوگ ہیں جو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے میں مَوْجُود تھے، ان کے بارے میں فرمایا گیا کہ بڑی بڑی نشانیاں اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مُعْجِزَات دیکھ کر بھی اُنہوں نے عبرت حاصل نہ کی، ان کے دل پتھروں کی طرح ہو گئے بلکہ ان سے بھی زِیادہ سخت، کیونکہ پتھر بھی اَثر قبول کرتے ہیں کہ ان میں کسی سے ندیاں بہہ نکلتی ہیں، کوئی پتھر پھٹ جاتا ہے تو اس سے پانی بہتا ہے اور کوئی خوفِ الٰہی سے گِر جاتا ہے جیسے اللہ تَعَالٰی کو منظور ہوتا ہے لیکن انسان جسے بے پناہ اِدراک و شُعُور دِیا گیا ہے، (جس کے) حواس قوی ہیں، عَقْل کامل ہے، (اس کے سامنے) دَلائل ظاہر ہیں، (اور) عبرت و نصیحت کے مَواقِع مَوْجُود ہیں لیکن پھر بھی اللہ تَعَالٰی کی اطاعت و بندگی کی طرف نہیں آتا۔ (صِراطُ الجِنان، پارہ۱، ص۱۴۶، جلد1)

سلسلہ آہ! گناہوں کا بڑھا جاتا ہے
نِت نیا جُرم ہر اِک آن ہوا جاتا ہے
قلب پتھر سے بھی سختی میں بڑھا جاتا ہے
خول پر خول سیاہی کا چڑھا جاتا ہے

لاؤں وہ اشک کہاں سے جو سیاہی دھوئیں　　گندگی میں مرا دل حد سے بڑھا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم ص432)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

احادیثِ مبارکہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ دل کی سختی بہت بڑی بیماری اور تباہ کُن آفت ہے۔ گناہوں کے اَمراض میں مُبتلا کرنے میں اس بیماری کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ اس کی تباہ کاریوں کے پیشِ نظر حضرتِ عبداللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے: بندۂ مومن کے لیے سب سے بڑی سزا یہی ہے کہ اس کا دل سخت ہو جائے۔ (حلیۃ الاولیا، جعفر الضبیعی، ۳/۴۴) کیونکہ دل کی سختی گُناہوں میں اضافہ کرتی ہے، دل کی سختی دِین سے دُور کرتی ہے، دل کی سختی عبادت و تلاوت اور ذِکْرُ اللّٰہ کی حَلاوت مٹاتی ہے، دل کی سختی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے دُور کرتی ہے، دل کی سختی بد بختی کی علامت ہے اَلْغَرَض! یہ ایک ایسی بیماری ہے کہ جس سے مزید ظاہری اور باطنی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ احادیثِ مُبارکہ میں اس کی مذمت بَیان ہوئی ہے۔ آیئے! اس بارے میں مزید دو(2) احادیثِ طیّبہ سنتے ہیں:

1. ”سخت دل آدمی اللّٰہ تَعَالٰی (کی رَحْمت) سے بہت دُور رہتا ہے۔“ (ترمذی، کتاب الزہد، ۶۲۔باب منہ، ۴/۱۸۴، الحدیث: ۲۴۱۹)

2. ”چار(4) چیزیں بد بختی سے ہیں، **(1)** آنسوؤں کا نہ بہنا **(2)** دل کا سخت ہونا **(3)** لمبی اُمیدیں رکھنا **(4)** اور دُنیا کی حِرص میں مُبتلا ہونا۔“ (الجامع الصغیر، ص: ۶۲، الحدیث: ۹۲۱)

دل کی سختی کی علامتیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے دُوری اور ہمیشہ کی بد بختی کا ایک سبب دل کی سختی بھی ہے۔ آج کل اکثر لوگ پریشانیوں، مصیبتوں، مالی بدحالیوں اور کاروباری رُکاوٹوں کا رونا روتے نظر آتے ہیں، غور کرنا چاہیے کہ ان تمام مصائب کا سبب ہمارے دل کی سختی اور اس کے سبب ہونے والی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے دُوری تو نہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمارے دل سختی میں پتھر سے بھی سخت ہو چکے ہوں اور ہمیں اس کا علم ہی نہ ہو؟ یقیناً ہر بیماری کی کچھ نہ کچھ علامات ہوتی ہیں، جن سے بیماری کی تشخیص (یعنی اُس بیماری کی پہچان) آسان ہو جاتی ہے، اسی طرح دل کی سختی کی بھی چند علامات ہیں۔ آیئے ان میں سے چند علامتیں سُنتے ہیں۔

(1) عبادات سے کوتاہی کرنا!

دل سخت ہونے کی ایک علامت یہ ہے کہ اِنسان نیک اعمال سے جی چُراتا ہے، اگر کبھی مسجد میں جانے کی توفیق مل بھی جائے تو خُشوع و خُضوع کے بغیر جلدی جلدی اس طرح نماز پڑھتا ہے کہ گویا پنجرے میں قید پرندہ جو جلد آزاد ہونے کی کوشش کر رہا ہو۔ اسی طرح دیگر فرائض و واجبات بھی بوجھ محسوس ہونے لگتے ہیں۔ دل کی سختی کی یہ علامت بہت بُری ہے کیونکہ قرآنِ پاک میں منافقین کی یہی علامت بیان ہوئی ہے۔ چنانچہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى (پ:۵، النسآء:۱۴۲)		تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے

عِبادت میں لگتا نہیں دل ہمارا
ہیں عِصیاں میں بدمست ہم یا اِلٰہی
بڑی کوششیں کی گناہ چھوڑنے کی
رہے آہ! ناکام ہم یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص110،109)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس آفت (یعنی دل کی سختی) سے نجات عطا فرمائے اور اپنی عبادت و تلاوت میں خشوع و خضوع اور اخلاص و استقامت کی دولت عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2) نصیحت اثر نہ کرنا!

اسی طرح دل کی سختی کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ جب وعظ و نصیحت اور آخرت کی یاد دلانے والے اُمُور یا اچانک موت کے واقعات پڑھ یا سن کر کسی کے دل میں فکرِ آخرت یا نیکیوں کی طرف رغبت پیدا نہ ہو تو یہ بھی سخت دلی کی علامت ہے۔

(3) آخرت پر دنیا کو ترجیح دینا!

دل کی سختی کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ بندہ ہمیشہ رہنے والی آخرت پر اس دنیا کی عارضی زندگی کو ترجیح دینا شروع کر دیتا ہے اور دنیا ہی کو اپنا سب کچھ سمجھ کر اس کو پانے کیلئے بے چین رہتا ہے، اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایسا شخص دنیا کی مَحَبَّت میں اندھا ہو کر گناہوں کی تاریک وادی میں گم ہو جاتا ہے اور دنیا و آخرت

کی بربادی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

(4) ایمان کا کمزور ہو جانا!

دل کی سختی کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ جب بندے کے سامنے حُدودُاللہ کو توڑا جائے اور بے شرمی وبے حیائی کے ذریعے گناہوں کا بازار گرم کیا جائے تب بھی اس کی غیرتِ ایمانی بیدار نہ ہو اور وہ اس برائی کو نہ روکے یا روک نہیں سکتا تو دل میں بُرا بھی نہ جانے تو سمجھ لینا چاہیے کہ اس کا دل سخت ہو گیا ہے۔

نفس و شیطاں ہو گئے غالب اِن کے چُنگل سے تُو چُھڑا یا ربّ
کر کے توبہ میں پھر گناہوں میں ہو ہی جاتا ہوں مُبتلا یا ربّ
نیم جاں کر دِیا گناہوں نے مرضِ عصیاں سے دے شِفا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 79)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان علامتوں اور نشانیوں سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دل کی سختی کس قدر خطرناک مرض ہے، دل کی سختی ایک ایسی بیماری ہے جو بندے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ سے ہٹا کر نفس وشیطان کا پیروکار بنا دیتی ہے۔ دل کی سختی سے جان چُھڑانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ بندہ ان وجوہات اور اسباب پر غور کرے، جو دل کی سختی کا سبب بنتے ہیں اور پھر انہیں ختم کرنے کی کوشش بھی کرے۔ آیئے! ان میں سے چند اسباب سنتے ہیں۔

دنیا کی محبّت:

1. دل کی سختی کی ایک وجہ دنیا کی محبّت ہے کیونکہ جب دُنیا کی مَحبّت انسان کے دل پر چھا جاتی ہے تو دل

اس کی طرف متوجہ ہونے لگتا ہے اور پھر ذِکْرُ اللہ اور عبادت میں دل نہیں لگتا اور انسان دنیا کے کھیل تماشوں اور اس کی فانی رونقوں میں دل کا چین و سکون تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پہلے فضول اور گناہوں بھرے کاموں میں دُنیا برباد کرتا ہے اور پھر آخرت میں بھی ذِلَّت ورُسوائی اس کا مُقدر ہو سکتی ہے۔

2. دل کی سختی کا ایک سبب فُضول گوئی بھی ہے کہ زیادہ بولنا یا بے سوچے سمجھے بولنا زبان کی دیگر آفات کے ساتھ ساتھ دل کی سختی کا باعث بھی بنتا ہے، کیونکہ دلی احساسات کو ظاہر کرنے کا آلہ زبان ہی ہے یوں زبان دل کی ترجمان ٹھہری، جب بھی زبان چلے گی دل و دماغ اس کی طرف متوجہ ہوں گے، فالتو اور بے کار باتوں میں مصروفیت کی وجہ سے دل و دماغ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیوں میں غور و فکر کرنے، اپنی عاقبت (آخرت) سنوارنے، موت اور اس کے بعد کے حالات کے بارے میں سوچنے کی طرف کم متوجہ ہوں گے، یوں دل خود بخود سخت ہونا شروع ہو جائے گا۔ حدیثِ پاک میں دل کی سختی کا ایک سبب فضول گوئی کو قرار دیا گیا ہے، چنانچہ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اے لوگو! ذِکْرُ اللہ کے سوا کلام کی کثرت مت کیا کرو! کیونکہ کثرت سے باتیں کرنا دل کی سختی کا باعث ہے اور بے شک لوگوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے زیادہ دُور وہ شخص ہے جس کا دل سخت ہو۔ (ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، ۴/ ۱۸۴، حدیث: ۲۴۱۹)

3. دل کی سختی کی ایک وجہ کثرت سے ہنسنا بھی ہے، رسولِ نذیر، سِراجِ مُنیر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ نصیحت نشان ہے: زیادہ مت ہنسو! کیونکہ زیادہ ہنسنا دِل کو مُردہ (یعنی سخت) کر دیتا ہے۔ (ابنِ

ملجه،کتاب الزهد، باب الحزن والبکاء ج ۴، ص ۴۶۵، حدیث ۴۱۹۳) اور زیادہ ہنسنے کا نقصان بتاتے ہوئے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: زیادہ ہنسنے سے بچتے رہو کیونکہ ہنسی چہرے کے نور کو ختم کر دیتی ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب فی الصمت الاعن خیر، رقم ۲۷، ج ۳ ص ۳۴۰، ملتقطاً)

4. دل کی سختی کی چوتھی وجہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافل ہونا ہے کیونکہ کسی بھی دل کی چار (4) حالتیں ہوتی ہیں: (1) بلندی (2) کُشادگی (3) پَستی (4) سختی، تو اب دل کی بلندی ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں ہے، اس کی کُشادگی رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پالینے میں ہے، اس کی پستی غیرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں مَشغُول ہونے میں اور اس کی سختی یادِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے غافل ہو جانے میں ہے۔ (شاہراہ اولیاء۔ صفحہ ۱۰)

5. دل کی سختی کا ایک سبب پیٹ بھر کر کھانا بھی ہے، جی ہاں! پیٹ بھر کر کھانے سے جہاں عبادت میں سُستی اور صحت خراب ہوتی ہے وہیں اس کا ایک نقصان یہ بھی ہے کہ پیٹ بھر کر کھانا دل کو سخت کر دیتا ہے، حضرتِ سَیِّدُنا بشر بن حارث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: وہ عادتیں جو دل کو سخت کر دیتی ہیں ان میں سے ایک کثرتِ طعام (زیادہ کھانا) بھی ہے۔ (حلیۃ الاولیا، بشر بن حارث، ۸/۳۹۲، ملتقطاً) حضرتِ سَیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: زیادہ کھانا دل کی سختی کا باعث ہے۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص: 350)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ دل کی سختی کا ایک سبب دنیا سے مَحَبَّت ہے اور فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مطابق دنیا سے محبت ہر بیماری کی جڑ ہے دل کی سختی کا دوسرا سبب ہم نے سُنا کہ فضول باتیں کرنے سے بھی دل سخت ہوتا ہے۔ افسوس ہماری اکثریت ہر وقت فُضُول گوئی حتّٰی کہ فحش

گوئی سے بھی باز نہیں آتی، فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: فُحش گوئی سخت دِلی سے ہے اور سخت دِلی آگ میں ہے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلہ، باب ماجاء فی الحیاء ۳/۴۰۶، حدیث: ۲۰۱۶) دل کی سختی کا ایک سبب زیادہ ہنسنا بھی ہے امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ "جو شخص زیادہ ہنستا ہے، اس کا دَبدَبہ اور رُعب چلا جاتا ہے اور جو آدمی (کثرت سے) مزاح کرتا ہے وہ دوسروں کی نظروں سے گر جاتا ہے (احیاء العلوم، ج۳، ص ۱۳۷)۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر سے غفلت اور گناہوں کی کثرت کے علاوہ پیٹ بھر کے کھانا بھی دل کی سختی کا سبب ہے حالانکہ کھانے کی عظیم سُنّت یہ ہے کہ جب بھوک لگی ہو تو کھانا کھایا جائے ورنہ بغیر بھوک کھانا کھانے سے طاقت تو کیا آئے گی بلکہ صحت خراب اور دل بھی سخت ہو جائے گا۔

اِلٰہی میں عمدہ غذائیں نہ کھاؤں
غمِ مصطفی میں بس آنسو بہاؤں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دل کی سختی کے نقصانات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنسان ہمیشہ اس چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے جس میں اسے فوائد نظر آتے ہیں، جبکہ وہ اَشیاء جو نُقصان کا باعث ہوں ہر سمجھدار شخص ایسی چیزوں سے دُور رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ دل کی سختی میں بھی یقیناً کوئی فائدہ نہیں بلکہ سراسر نُقصان ہی نقصان ہے۔ جب بندے کا دل سخت ہو جائے تو اسے کن کن نُقصانات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے؟ آیئے! یہ بھی سنتے ہیں چنانچہ،

پہلا نقصان:

دل کی سختی کا ایک نقصان یہ ہے کہ بندہ گناہوں پر دلیر ہو جاتا ہے، اسے وحشتِ قبر، خوفِ قیامت، حسابِ آخرت اور عذابِ جہنم کی کوئی فکر نہیں ہوتی، ہر طرح کی نصیحت سے بے پرواہونے کے ساتھ ساتھ ایسا اِنسان بے باک اور منہ پھٹ ہو جاتا ہے، نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بعض اوقات ایسا اِنسان اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں گستاخی کر کے ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو شخص زَبان کا بے باک ہو کہ ہر بُری بھلی بات بے دھڑک منہ سے نکال دے تو سمجھ لو کہ اس کا دل سخت ہے اس میں حیا نہیں۔ سختی وہ درخت ہے جس کی جڑ انسان کے دل میں ہے اور اس کی شاخ دوزخ میں۔ ایسے بے دھڑک انسان کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ و رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں بھی بے ادب ہو کر کافر ہو جاتا ہے۔ (مراٰۃ ج۶ ص۶۴۱)

مسلماں ہے عطآر تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دوسرا نقصان:

دل کی سختی کا نقصان یہ بھی ہے کہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت، قرآنِ پاک کی تلاوت اور نیک اعمال سے بھی محروم ہو جاتا ہے حالانکہ ہماری زندگی کا مقصد ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور نیک اعمال کی طرف رغبت رکھنا ہے۔ چنانچہ اِرْشادِ باری تَعَالٰی ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ (پ۲۷، الذّٰریٰت:۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی (اسی) لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (پ:۲۹، المُلک:۲)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔

غور کیجئے کہ ہماری زندگی کا مقصد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور نیک اعمال کی کثرت کرنا ہے، مگر دل کی سختی ایسی بیماری ہے کہ اس کی وجہ سے اِنسان اپنے مقصدِ حیات کو بھی فراموش کر دیتا ہے۔

تیسرا نقصان:

دل کی سختی کا ایک نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ اس کی نحوست سے پچھلے نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: چھ (6) چیزیں عمل کو ضائع کر دیتی ہیں: (1) مخلوق کے عیوب کی ٹوہ میں لگے رہنا (2) دل کی سختی (3) دُنیا کی مَحَبَّت (4) حیا کی کمی (5) لمبی لمبی امیدیں (6) حد سے زیادہ ظلم۔ (کنز العُمال، کتاب المواعظ، الفصل السادس، الجزء ۱۶، ج۸، ص ۳۶، حدیث: ۴۴۰۱۶)

چوتھا نقصان

دل کی سختی کی ایک نحوست یہ بھی ہے کہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور اس کی طرف سے لعنت (یعنی اُس کی رحمت سے دُوری) کا مُستَحِق ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ

رسولِ نذیر، محبوبِ ربِّ قدیر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ نصیحت نشان ہے: میری اُمّت کے رحمدل لوگوں سے بھلائی طلب کرو ان کے قریب رہا کرو اور سنگدل (سخت دل) لوگوں سے بھلائی نہ مانگو کیونکہ ان پر لعنت اُترتی ہے۔ (المستدرک، کتاب الرقاق، باب اشقی الاشقیاء من اجتمع،،،، الخ، الحدیث ۷۹۷۸، ج ۵، ص ۴۵۸)

یا رَبّ پئے رضا مجھے وہ آنکھ دے کہ جو
عشقِ رسولِ پاک میں آنسو بہا سکے
وہ آگ میرے سینے میں آقا لگایئے
پتھر سے سخت دل کو بھی جو کہ جلا سکے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 412)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فکرِ مدینہ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جیسا کہ ابھی ہم نے دل کی سختی کے 4 نقصانات سُنے، ہم تنظیمی طور پر اپنا جائزہ لیں، مثلاً وہ اسلامی بھائی جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے، مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے، **صدائے مدینہ** لگا کر مسلمانوں کو نماز کے لیے جگاتے تھے، مگر اب اپنی نماز کے لیے اُٹھنا مشکل لگتا ہے، وہ اسلامی بھائی غور کریں کہ جو کبھی **تو مدنی درس** (درسِ فیضانِ سُنّت) کے ذریعے سُنّتوں کے مدنی پھول، عاشقانِ رسول تک لُٹاتے تھے، مگر اب اس مدنی کام سے محرومی ہے، وہ اسلامی بھائی غور کریں کہ جو کبھی **چوک درس** کے ذریعے مسلمانوں کو بُلا بُلا کر گناہوں سے بچنے اور نیکی کی ترغیب دِلاتے تھے، مگر اب چوک درس دیتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے، وہ اسلامی بھائی غور کریں کہ جو کبھی

بڑے جوش و جذبے کے ساتھ قرآنِ کریم کی محبت میں **مدرسۃ المدینہ بالغان** میں پڑھتے تھے یا پڑھاتے تھے، مگر اب نیکی کے اس عظیم مدنی کام کے لیے وقت نہیں ملتا، وہ اسلامی بھائی غور کریں کہ جو کبھی **ہفتہ وار اجتماع** کے لیے پورا ہفتہ عاشقانِ رسول کو ہفتہ وار اجتماع کی دعوت دیتے رہتے تھے اور خود نمازِ عصر سے ہی تیاری شروع کر دیتے، پھر آغاز سے ہی ہفتہ وار اجتماع میں شرکت، رات اعتکاف، نمازِ تہجد، صدائے مدینہ، نمازِ فجر و بعدِ فجر مدنی حلقے کی برکتوں سے مالا مال ہوتے تھے، مگر اب بعض اوقات ہفتہ وار اجتماع میں شرکت نہیں ہو پاتی، وہ اسلامی بھائی غور کریں کہ جو کبھی ہر ہفتے **علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت** میں شرکت کر کے گھر گھر، دُکان دُکان جا جا کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچاتے تھے، مگر اب گناہوں کے بڑھتے ہوئے سیلاب میں مسلمانوں کو بہتا ہوا دیکھنے کے باوجود بھی وہ جوشِ ایمانی پیدا نہیں ہوتا، وہ جذبہ نیکی کے اس مدنی کام میں حصہ لینے کے لیے بیدار نہیں ہوتا، وہ اسلامی بھائی غور کریں کہ جو کبھی **مدنی قافلے** میں سفر کے جذبے سے سرشار ایک ایک اسلامی بھائی کو مدنی قافلے میں سفر کے لیے تیار کرنے کی کوشش کرتے تھے، اس مدنی کام کے لیے خوب اِنفرادی کوشش کرتے تھے، مگر اب کوئی اگر مدنی قافلے میں سفر کی دعوت دیتا ہے تو ٹال مٹول کر کے عُذر پیش کر دیا جاتا ہے، وہ اسلامی بھائی غور کریں کہ جو کبھی مدنی انعامات پر عمل کر کے سُنّتوں کی چلتی پھرتی تصویر نظر آتے تھے، مگر اب اِنہی مدنی انعامات پر عمل کرنا بہت دُشوار محسوس ہوتا ہے۔ ہم سب غور کریں کہ کہیں گناہوں کی نحوست اور **دِل کی سختی** کی نحوست کی وجہ سے تو ایسا نہیں کہ ہم نیکی کے کاموں میں شامل ہونے سے محروم ہیں، کہیں ایسا تو نہیں کہ گناہوں کی نحوست اور دِل کی سختی کی وجہ سے ہم سے نیکیوں کی توفیق چھین لی گئی

ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جو بھی اسلامی بھائی مدنی ماحول سے دُور ہیں یا ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں اس طرح دِلچسپی نہیں لیتے، جس طرح پہلے جوش و جذبے کے ساتھ مدنی کام کرتے تھے، ایسے اسلامی بھائیوں کے بارے میں کبھی بھی بدگمانی کو اپنے دِل میں جگہ نہ دیجئے کہ فُلاں تو گناہوں کی وجہ سے اس اس مدنی کام سے محروم ہے، فُلاں تو **دِل کی سختی** کی وجہ سے اب یہ مدنی کام نہیں کرتا، بلکہ ہمیں ہر مسلمان سے حُسنِ ظن ہی رکھنا ہے۔ ہمیں بھی ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ڈرتے رہنا چاہئے، کیونکہ اعمال کا اِعتبار خاتمے پر ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان و عافیت کے ساتھ گنبدِ خضریٰ کے سائے تلے شہادت کی موت نصیب فرمائے، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پڑوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

مسلماں ہے عطار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتِمہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دل کی سختی کے علاج!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہمیں کوئی مُہلک (ہلاک کرنے والا) مَرَض لاحق ہو جائے تو ہم

پریشان ہو جاتے ہیں اور اس سے نجات کیلئے علاج مُعالجہ شُروع کر دیتے ہیں۔ مگر دل کی سختی جو اس قدر مُہلک باطنی بیماری ہے جو دُنیا کی بربادی کے ساتھ ساتھ آخرت میں ذِلّت ورُسوائی کا سبب بن سکتی ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ دل کی سختی کا علاج کرتے ہوئے ایسے کام سرانجام دیں کہ جو دل میں نرمی پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ آیئے! ان میں سے چند علاج سنتے ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف پیدا کیجئے!

دل کو نرم کرنے والے کاموں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ قرآنِ پاک کی زِیادہ سے زِیادہ تلاوت کی جائے اور جن آیاتِ مبارکہ میں عذابِ الٰہی کا بیان ہے، ان پر غور وفکر کیا جائے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے دل میں خوفِ خدا پیدا ہو گا اور دل بھی نرم ہو گا۔ جیسا کہ پارہ 23، سُوْرَۃُ الزُّمَر، آیت نمبر 23 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَ قُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ (پ23، زمر:23)	تَرجَمۂ کنزالایمان: اللہ نے اُتاری سب سے اچھی کتاب کہ اوّل سے آخر تک ایک سی ہے دوہرے بیان والی اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور دل نرم پڑتے ہیں یادِ خدا کی طرف رغبت میں

اے کاش! ہمیں بھی روزانہ قرآنِ پاک پڑھنے کی سعادت مل جاتی، اے کاش! آیاتِ مُبارکہ میں غور وفکر کی برکت سے خوفِ خدا نصیب ہو جاتا، اے کاش! ہمارے دلوں سے غفلت کا پردہ چاک ہو جاتا، اے کاش! بُرے خاتمے کا خوف اور ہمیشہ اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کی فکر لگی رہتی، مگر افسوس صد

افسوس! ہمیں اس کا کوئی احساس ہی نہیں، ہم اپنا بچپن، جوانی اور بُڑھاپا کتنا طویل عرصہ دُنیا کے فضول کاموں میں گنوا چکے ہیں، کیا اس دوران ہم نے اپنے دل میں کبھی خوفِ خُدا محسوس کیا؟ کیا کبھی ہماری آنکھوں سے خَشْیَتِ اِلٰہی کی وجہ سے آنسو نکلے؟ کیا کبھی کسی گناہ کیلئے اُٹھتے ہوئے قدم اس کے نتیجے میں ملنے والی سزا کا سوچ کر واپس ہوئے؟ کیا کبھی رَبِّ تعالیٰ کی ناراضی کا سوچ کر ہمیں گُناہوں سے وَحْشَت محسوس ہوئی؟

اگر جواب ہاں میں ہو تو سوچئے کہ اگر ہم نے ان کَیْفِیَّات کو محسوس بھی کیا تو کیا خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے عملی تقاضوں پر عمل پَیْرَا ہونے کی سَعَادَت حاصل کی یا مَحض ان کَیْفِیَّات کے دل پر طاری ہونے سے مُطْمَئِن ہو گئے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں میں سے ہیں اور مختلف گُناہوں سے اپنا نامۂ اَعمال سِیاہ کرنے کا عمل جاری رکھا۔ اور اگر ان سُوَالات کے جوابات نفی میں آئیں تو غور کیجئے کہیں ایسا تو نہیں کہ گُناہوں کی کثرت کے نتیجے میں ہمارا دل پتھر کی طرح سخت ہو چکا ہو، جس کی وجہ سے ہم ان کَیْفِیَّات سے اب تک محروم ہوں؟ اگر واقعی ایسا ہے تو مقامِ تَشْوِیْش ہے کہ ہماری قَسَاوَتِ قلبی (دل کی سختی) اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی غفلت کہیں ہمیں جہنّم کی گہرائیوں میں نہ گرا دے۔ (وَالْعِیَاذُ بِاللہ)

گنہ لمحہ بہ لمحہ ہائے! اب بڑھتے ہی جاتے ہیں
نہیں پر اس پہ ہائے کچھ ندامت یارسول اللہ
گنہ کر کر کے ہائے! ہو گیا دل سخت پتھر سے
کروں کس سے کہاں جا کر شکایت یارسول اللہ
میں بچنا چاہتا ہوں ہائے! پھر بھی بچ نہیں پاتا
گناہوں کی پڑی ہے ایسی عادت یارسول اللہ
کمر اعمالِ بد نے ہائے! میری توڑ کر رکھ دی
تباہی سے بچالو جان رحمت یارسول اللہ

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص 328)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اچھی صحبت اختیار کرنا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل میں نرمی پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بُرے لوگوں کی صُحبت سے دُور رہیے اور نیک پرہیز گار لوگوں کی صحبت اختیار کیجئے۔ مُفسرِ شہیر حکیمُ الاُمّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”جیسے لوہا نرم ہو کر اَوزار اور سونا نرم ہو کر زیور اور مٹی نرم ہو کر کھیت یا باغ، آٹا نرم ہو کر روٹی وغیرہ بنتے ہیں ایسے ہی انسان دل کا نرم ہو کر ولی، صُوفی، عارف وغیرہ بنتا ہے۔ دل کی نرمی اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی بڑی نعمت ہے، یہ دل کی نرمی بُزرگوں کی صحبت اور ان کے پاک کلمات سے نصیب ہوتی ہے۔“ (مراۃ المناجیح، ۷/۲) اور نیک لوگوں کی صُحبت اختیار کرنے کا حکم تو خود اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا ہے، چنانچہ پارہ 11 سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ آیت 119 میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۱۱۹	تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر صراطُ الجنان جلد 4 صفحہ 258 پر ہے کہ اِس آیت سے نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کا بھی ثُبوت ملتا ہے کیونکہ ان کے ساتھ ہونے کی ایک صورت ان کی صحبت اختیار کرنا بھی ہے اور ان کی صحبت اختیار کرنے کا ایک اَثر یہ ہوتا ہے کہ ان کی سیرت و کردار اور اچھے اعمال دیکھ کر خُود کو بھی گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی توفیق مل جاتی ہے اور ایک اَثر یہ ہوتا ہے کہ دل کی سختی ختم ہوتی اور اس میں رِقّت و نرمی محسوس ہوتی ہے، ایمان پر خاتمے اور قبر و حشر کے ہَولناک مُعاملات کی فکر نصیب ہوتی ہے، اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ نیک بندوں سے تَعلُّقات بنائے اور ان کی صحبت اختیار کرے اور کسی کی بھی صحبت اختیار کرنے سے پہلے غور کر لے کہ وہ کس کی صحبت اختیار کر رہا ہے

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پُر نُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”آدمی اپنے دوست کے دِین پر ہوتا ہے تو اسے دیکھنا چاہئے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔ (ترمذی، ۴/۱۶۷، حدیث:۲۳۸۵)اور دیندار دوست تلاش کرنے کی ترغیب دِلاتے ہوئے حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں ”سچے دوست تلاش کرو اور ان کی پناہ میں زندگی گُزارو کیونکہ وہ خوشی کی حالت میں زینت اور آزمائش کے وقت سامان ہیں۔ اور کسی گناہگار کی صحبت اختیار نہ کرو ورنہ اس سے گناہ کرنا ہی سیکھو گے۔(احیاء العلوم، ۲/۲۱۴)

نیک بندے کی دعا پر اٰمین کہنے کی برکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی دُنیا و آخرت بہتر بنانے کیلئے دِینی مَشغلوں اور دُنیا کے ضَروری کاموں سے فَراغت کے بعد خَلْوَت یعنی تنہائی اختیار کیجئے یا صِرْف ایسے سنجیدہ اور سنّتوں کے پابند اسلامی بھائیوں کی صُحبت حاصل کیجئے جن کی باتیں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ اور عشقِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں اضافے کا باعث بنیں اور وہ وقتاً فوقتاً ظاہری بُرائیوں اور باطِنی بیماریوں کی نشاندہی کرتے اور ان کا علاج تجویز فرماتے ہوں۔ ایسے نیک بندوں کی خدمت میں حاضِری کی سعادت بسا اوقات باعثِ مغفِرت ہو جاتی ہے، چُنانچِہ حضرتِ علامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شرحُ الصُّدور میں نَقل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابُو اسحٰق محمد بن یزید واسِطی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھا تو پُوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ کیا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میری مغفِرت کر دی۔ میں نے پوچھا: مغفِرت کا کیا سبب بنا؟ فرمایا: ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ابُو عَمرو بَصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جُمُعہ کے دن ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے اور دُعا کی تو ہم نے اٰمین کہی، بس اسی لئے مغفِرت ہو گئی۔(شَرْحُ الصُّدُور ص ۲۸۲، کتابُ المَنامات مع موسوعۃ ابن اَبِی الدُّنیا ج۳ ص۱۵۶ رقم ۳۳۷)

مجھے بے حساب بخش دے میرے مولیٰ
تجھے واسطہ نیک بندوں کا یا ربّ

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "صدائے مدینہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ مُسلمان دِین سے بہت دُور ہوتے جارہے ہیں۔ ایک تعداد ایسی ہے کہ جو دُنیوی معاملات میں اس قدر مصروف ہوچکی ہے کہ اِنہیں آخرت کی تیاری کے لیے فکر تک نہیں، سُنّتیں اور نوافل پڑھنا تو دُور، اَکْثَرِیَّت فرض نمازیں تک قضا کر دیتی ہے۔ اسی وجہ سے ہماری مساجد ویران لگتی ہیں، ایسے میں انہیں دوبارہ آباد کرنے کا عزم کرنا اور اسی عزم کی تکمیل کے لیے جدوجہد کرنا یقیناً سَعادَت سے کم نہیں ہے۔ اس لیے کوشش کیجئے اور مدنی انعام 35 پر عمل کرتے ہوئے صدائے مدینہ لگایئے اور مساجد کی آباد کاری میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ آیئے! سُنتے ہیں کہ مدنی انعام نمبر 35 کیا ہے:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اسلامی بھائیوں کے 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 35 میں اِرشاد فرماتے ہیں: "کیا آج آپ نے **صدائے مدینہ** لگائی؟ (دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں نمازِ فجر کے لیے مسلمانوں کو جگانا صدائے مدینہ لگانا کہلاتا ہے)"

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے کہ ہماری اِنْفرادی کوشش سے کوئی پکا نمازی بن جائے اور ہمارے لئے ثوابِ جاریہ کا ذریعہ بن جائے۔ آیئے ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

بے نمازی، نمازی بن گیا

سردار آباد (فیصل آباد، پنجاب پاکستان) کے ہجویری ٹاؤن، محلہ بلال گنج میں مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ **میں ایک ماڈرن، کلین شیوڈ، فلمیں ڈرامے دیکھنا اور گانے باجے سننا میرا محبوب مشغلہ تھا**، پانچ وقت کی نماز تو کیا جمعہ پڑھنے سے بھی محروم رہتا۔ ایک دن کسی عزیز کے گھر جانا ہوا، وہاں بیٹھے بیٹھے اچانک میری نظر الماری میں رکھی ایک اسلامی کتاب پر پڑی، میں نے وہ کتاب اٹھائی اور پڑھنا شروع کر دی۔ **کتاب بہت اچھی تھی اس لئے میرے دل میں دینی کتب کے مطالعے کا شوق پیدا ہوا**، چنانچہ میں نے اپنے دوست سے مطالعے کیلئے کچھ کتابیں مانگیں، اس نے مجھے قبر و آخرت کے متعلق امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے چند رسائل دیئے۔ جب میں نے ان رسائل کا مطالعہ کیا تو مجھ پر رِقّت طاری ہو گئی، میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور اس بات کا احساس ہوا کہ میں اب تک غفلت کی زندگی گزار رہا تھا۔ اسی وقت **میں نے سچے دل سے گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی، نمازی بن گیا۔** دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بھی حاضر ہونے لگا۔ چہرے کو داڑھی مبارک اور سر کو عمامہ شریف سے سجالیا اور دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ (کالے بچھو کا خوف:۲۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سادگی اختیار کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل میں نرمی پیدا کرنے کیلئے غذا کے ساتھ ساتھ لباس میں بھی سادگی اِختیار کرنی چاہئے اور ہو سکے تو کپڑوں میں پَیْوَنْد بھی لگا لیجئے، کیونکہ پیوند لگے کپڑے پہننے سے دل نرم ہوتا ہے۔ ایک بار اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی

خدمت میں عرض کی گئی، آپ اپنی قمیص میں پیوند کیوں لگاتے ہیں؟ فرمایا: یَخْشَعُ الْقَلْبُ وَ یَقْتَدِی بِهِ الْمُؤْمِنُ یعنی اس سے دل نرم رہتا ہے اور مومن اِس کی پیروی کرتا ہے (یعنی مومن کا دل نرم ہی ہونا چاہئے)

(حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۱۲۴)

سادہ لباس کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ پیوند لگا لباس پہننے سے مومن کا دل نرم ہوتا ہے مگر فی زمانہ مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ غیر مسلموں کی نَقّالی کرتے ہوئے نِت نئے ڈیزائن اور طرح طرح کی تَراش خَراش والے لباس پہننے پر فخر محسوس کرتے اور اس طرح کا لباس پہننے میں اپنی عزت سمجھتے ہیں۔ یاد رکھئے! انسان کی عزت و عظمت لباس سے نہیں بلکہ اس کے کردار سے ہوتی ہے، کسی کا لباس تو بہت قیمتی ہو لیکن عادت واَطوار ٹھیک نہ ہوں تو کوئی بھی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا۔ بعض لوگ دوسروں کو مُعاشرے میں نیچا دِکھانے کیلئے مہنگا لباس پہنتے ہیں اور خود تکبُّر کی آفت میں گرفتار ہو کر ان کی دل آزاری کا سبب بنتے ہیں۔ بعض ایسا باریک لباس پہنتے ہیں جس سے جسم کے وہ حصّے بھی ظاہر ہوتے ہیں جن کو چُھپانا ضروری ہے۔ لہٰذا فیشن والا لباس پہننے کے بجائے سُنَّت کے مُطابق لباس پہنئے اور سادگی اپنایئے، اس کی برکت سے دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو باوُجودِ قُدرت اچھّے کپڑے پہننا تواضُع (عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو کرامت کا حُلّہ (یعنی جنّتی لباس) پہنائے گا۔

(ابوداود، ج ۴ ص ۳۲۶، حدیث ۴۷۷۸)

فیشن پرستو! خبردار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ بندے کے پاس دولت ہے، عُمدہ لباس پہننے کی طاقت ہے، پھر بھی اللہ رَبُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر عاجِزی اختیار کرتے ہوئے سادہ لباس پہننے والا جنّتی لباس پائے گا اور ظاہِر ہے جو جنّتی لباس پائے گا وہ یقینی طور پر جنّت میں بھی جائے گا۔ لوگوں پر رُعب ڈالنے، امیر انہ ٹھاٹھ پالنے اور مَحض اپنے نفس کیلئے لوگوں کو مُتأثِّر کرنے کی خاطِر نُمایاں، فینسی اور بھڑکیلے لباس پہننے والے یہ روایت سنیں اور کُڑھیں، چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: دُنیا میں جس نے شُہرت کا لِباس پہنا، قِیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو ذِلّت کا لِباس پہنائے گا۔ (سنَنِ ابنِ ماجہ ج۴ ص ۱۶۳ حدیث ۳۶۰۶)

لباسِ شُہرت کسے کہتے ہیں؟

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الامّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں، یعنی ایسا لباس پہنے کہ لوگ امیر (یعنی مالدار) جانیں یا ایسا لباس پہنے کہ جس سے لوگ نیک پرہیز گار سمجھیں، یہ دونوں قسم کے لباس، شُہرت کے لباس ہیں۔ اَلغَرَض جس لباس میں نیّت یہ ہو کہ لوگ اُس کی عزّت کریں یہ اُس کا لباسِ شہرت ہے۔ صاحِبِ مِرقاۃ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا، مَسخرہ پن کا لباس پہننا، جس سے لوگ ہنسیں یہ بھی لباسِ شُہرت ہے۔ (مُلَخَّص از مراٰۃ ج۶ ص۱۰۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی سخت امتحان ہے، لباس پہننے میں بَہُت غور کرنے اور دِکھاوے سے بچنے کی سخت ضَرورت ہے نیز جو لوگوں کو دِکھانے کیلئے سادہ لباس و عِمامہ و چادر وغیرہ اپناتا ہے، وہ

رِیاکار اور جہنَّم کا حقدار ہے۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اِخلاص کی بھیک مانگتے ہیں۔

مِرا ہر عمل بس تِرے واسطے ہو کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت کو یاد کیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل میں نرمی پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنی موت کو کثرت سے یاد کیا جائے۔ حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہ میں ایک عورت دل کی سختی کی شکایت لے کر حاضر ہوئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اس کا یہ علاج ارشاد فرمایا: ”موت کو کثرت سے یاد کرو تمہارے دل میں نرمی پیدا ہو گی۔“ اس نے کچھ دن ایسا ہی کیا پھر جب اس کے دل میں نرمی پیدا ہو گئی تو اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا شکریہ ادا کیا۔ (اتحاف السادۃ المتقین، ۱۴/۲۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنی موت کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے اور دُنیا کی مَحَبَّت سے پیچھا چُھڑا کر زندگی کے باقی دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی زیادہ سے زیادہ عبادت، فکرِ آخرت اور موت کو یاد رکھنے کے ساتھ ساتھ اس کی تیاری میں بسر کرنے چاہئیں۔ حُجَّۃُ الاسلام حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: موت خوفناک ہے اور اس کا خطرہ بہت بڑا ہے لیکن پھر بھی لوگ اس سے غافل ہیں کہ اس کے بارے میں سوچ بچار کرتے ہیں نہ اسے یاد کرتے ہیں اور اگر کوئی یاد بھی کرتا ہے تو بے توجہی سے کرتا ہے کہ دل دُنیاوی خواہشات میں مشغول رہتا ہے لہٰذا موت کی یاد سے دل کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا، البتہ فائدہ اس طریقے سے پہنچ سکتا ہے کہ موت کو اپنے سامنے سمجھتے ہوئے یاد کرے اور اس

کے علاوہ ہر چیز کو اپنے دل سے نکال دے، جیسے کوئی شخص خطرناک جنگل میں سفر کا اِرادہ کرے یا سمندری سفر کا اِرادہ کرے تو بَس اسی کے بارے میں غور و فکر کرتا رہتا ہے، لہٰذا جب موت کی یاد کا تعلُّق دل سے براہِ راست ہو گا تو اس کا اثر بھی ہو گا اور علامت یہ ہو گی کہ دنیا سے دل اتنا اُٹھ چکا ہو گا کہ دنیا کی ہر خُوشی بے معنی ہو کر رہ جائے گی۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۱۹۵)

قبروں کی زیارت کرنا:

دل کی سختی دُور کرنے کیلئے وَقتاً فوقتاً قبروں کی زِیارت بھی کرتے رہنا چاہئے، ان میں موجود مُردوں کی بے بسی پر اس طرح غور کیجئے کہ ان میں بعض لوگ دنیا میں اپنے کپڑوں پر مٹی کا ایک داغ برداشت نہیں کرتے تھے آج خود قبر میں مَنوں مٹی تلے دبے پڑے ہیں، ان میں سے بعض ایسے نازُک مزاج تھے کہ اپنی ناک پر کبھی مکھی نہیں بیٹھنے دیتے تھے مگر آج قبر میں کیڑے مکوڑوں نے ان کا کیا حال کر دیا ہو گا؟ قبروں کی زیارت کر کے اس طرح غور و فکر کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دل میں نرمی پیدا ہو گی جیسا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اِرْشاد فرمایا: میں نے تمہیں زیارتِ قُبور سے منع کیا تھا لیکن اب تم قبروں کی زِیارت کیا کرو، کہ یہ دل کو نرم کرتی، آنکھوں سے آنسوؤں کو نکالتی اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

(المستدرک، کتاب الجنائز، ۱/ ۷۱۰، الحدیث: ۱۴۳۳)

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے دل کی سختی کے مُتَعَلِّق بیان سُنا، یقیناً **دل کی سختی** اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے گویا سزا ہے کہ جس کے سبب انسان بڑے سے بڑا گُناہ بھی کر جاتا ہے حتی کہ کُفر

تک جا پہنچتا ہے، **دل کی سختی** انسان کو ظالم بنا دیتی ہے، **دل کی سختی** اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے دور کر دیتی ہے، **دل کی سختی** بد بختی کی علامت ہے، **دل کی سختی** عبادت سے دور کر دیتی ہے، **دل کی سختی** ایمان کو کمزور کر دیتی ہے، **دل کی سختی** گناہوں پر دلیر کر دیتی ہے، **دل کی سختی** پچھلے نیک اعمال کو ضائع کر دیتی ہے، **دل کی سختی** کی ایک نحوست یہ بھی ہے کہ انسان کے دل پر نصیحت کی کوئی بات اثر نہیں کرتی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دل کو سخت کرنے والے اسباب پر غور کرتے ہوئے ان سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہ بزمِ جنَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابیح، ج۱ص۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے سَلام کے 11 مَدَنی پھول

❁ مسلمان سے مُلاقات کرتے وَقْت اُسے سَلام کرنا سُنَّت ہے۔ ❁ دِن میں کتنی ہی بار مُلاقات ہو، ایک کمرہ سے دُوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وَہاں موجود مسلمانوں کو سَلام کرنا کارِ ثَواب ہے۔ ❁ سلام میں پہل کرنا سُنَّت ہے۔ ❁ سَلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقَرَّب ہے۔ ❁ سَلام میں

پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بَری ہے۔ جیسا کے میرے مکّی مدنی آقا میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فَرمانِ باصَفا ہے: پہلے سَلام کہنے والا تکبُّر سے بَرِی ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج۶ ص۴۳۳) ❁ سَلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔ (کیمیائے سعادت) ❁ اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور وَبَرَکَاتُہٗ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی ❁ اِسی طَرح جَواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جا سکتی ہیں۔ ❁ سَلام کا جواب فَوراً ❁ اور اِتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سَلام کرنے والا سُن لے۔ ❁ سَلام اور جَوابِ سلام کا دُرُست تَلَفُّظ یاد فَرمالیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سُن کر دوہرایئے: اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ اَب پہلے میں جَواب سُناتا ہوں پھر آپ اِس کو دوہرایئے: وَعَلَیْکُمُ السَّلام

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص۲۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عَظَمت نشان ہے: جسے کوئی مُشْکل پیش آئے تو اُسے چاہئے کہ وہ مجھ پر دُرُودِ پاک کی کَثْرت کرے، کیونکہ دُرُود پڑھنا مصیبتوں اور بلاؤں کو ٹالنے والا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع، الباب الخامس فی الصلاۃ علیہ... الخ، ص ۴۱۴، رقم: ۴۵)

شافی و نافی ہو تم کافی و وافی ہو تم درد کو کر دو دوا تم پہ کروڑوں درود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مایوس نہ ہونے والا حاجی

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علامہ مولانا اَبُو بلال محمّد اِلیاس عطّار قادری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں"** کے صفحہ نمبر 96 پر ایک اِیمان اَفروز حِکایت نقل کرتے ہوئے اِرْشاد فرماتے ہیں:

حضرت سیِّدُنا مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں مسلسل چودہ (14) سال تک حج کی

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی ... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

عظیم سعادت سے سرفراز ہوتا رہا اور ہر سال ایک دَرویش کو خانۂ کعبہ کا دَروازہ پکڑے دیکھا۔ جب وہ "لَبَّیْکَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَاشَرِیْکَ لَکَ،" کہتا تو غیب سے آواز سنائی دیتی "لَالَبَّیْکَ۔" میں نے چودھویں سال اس شخص سے پوچھا: اے دَرویش! تُو بَہرا تو نہیں؟ اُس نے جواب دیا: میں سب کچھ سُن رہا ہوں۔ میں نے کہا: پھر یہ تکلیف کیوں اُٹھاتا ہے؟ اس نے کہا: یا شیخ! میں قسم کھاکر یہ کہتا ہوں کہ اگر بجائے چودہ(14) سال کے چودہ ہزار(14000) سال میری عُمر ہو اور بجائے سال بھر کے، ہر روز ہزار (1000) بار یہ جواب "لَالَبَّیْکَ" سُنائی دے تو پھر بھی اِس دروازے سے سر نہ اُٹھاؤں گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ابھی ہم مصروفِ گُفتگُو تھے کہ اچانک آسمان سے ایک کاغذ اُس کے سینے پر گِرا۔ اُس نے وہ کاغذ میری طرف بڑھایا، میں نے پڑھا تو اس میں لکھا تھا: اے مالک (بن دینار)! تُو میرے بندے کو مجھ سے جُدا کرتا ہے کہ میں نے اِس کے چودہ(14) سال کے حج قَبول نہیں کیے، ایسا نہیں بلکہ اِس مُدّت میں آنے والے تمام حاجیوں کے حج بھی اِس کی پکار ہی کی بَرَکت سے قَبول کیے ہیں تاکہ کوئی میری بارگاہ سے محروم نہ جائے۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں، ص ۹۶)

مَغفِرت کا ہوں تجھ سے سُوالی پھیرنا اپنے در سے نہ خالی
مجھ گنہگار کی اِلتجا ہے یاخدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حج کے دوران خانۂ کعبہ کے مبارک دروازے کو تھامے بظاہر ایک عام مگر حقیقتاً بارگاہِ ربُّ الاَنام میں مَقبُول بندے کا اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر یقین اور اس کی ذات سے حُسنِ ظن تو ملاحظہ فرمایئے کہ جو رِضائے الٰہی اور قُربِ خُداوَندی پانے، ارکانِ حج بجالانے، خانۂ کعبہ کا طواف کرنے اور اِس مُقدّس گھر کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے کی تڑپ لئے مسلسل 14 سال سے یہاں آکر رحم و کرم کی امید لگائے **"لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ"** کی صدائیں بلند کرتا اور جواباً **"لَا لَبَّیْكَ"** کی آواز سنتا رہا، مگر رَحمتِ خُداوَندی سے مایُوس ہو جانے کے بجائے صبر و رِضا کا پیکر بن کر ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹا۔ بالآخر آزمائش کی اِس گھڑی سے وہ بہت اچھی طرح کامیابی سے ہمکنار ہوا اور اللہ تعالیٰ کو اپنے اُس مخلص بندے کی عاجزی، اِنکساری اور اِستقامت کے ساتھ حَرَمِ کعبہ میں **"لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ"** کی صدائیں بلند کرنا پسند آگیا، تو خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ نے اُسے ایسی بے مِثال مَقبُولیّت سے سَرفراز فرمایا کہ اُس کی مُخلِصانہ صَداؤں کو حاجیوں کے حج کی قَبولیّت کا ذَرِیعہ بنا دیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حج، ارکانِ اِسلام میں سے ایک بُنیادی رُکن اور اَہم عِبادت ہے، اِس فَرِیضے کی ادائیگی کی غَرَض سے ہر سال لاکھوں مُسلمان ایک ہی لباس میں رنگ و نَسل کے فرق کو مٹا کر اور آپس کی ناچاقیاں بُھلا کر سَرزمینِ حَرَم پر اِکٹّھے ہوتے ہیں، جن کے اِتّفاق و اِتّحاد کا

دِلکش نَظارہ دیکھ کر دنیا حیرت زَدہ ہو جاتی ہے۔ یہ لمحہ حاجیوں کے لیے کسی عظیم نعمت سے کم نہیں ہوتا ، کیونکہ بارگاہِ الٰہی سے اِن خُوش نصیبوں پر خُصُوصی کرم نوازیاں ہوتی ہیں اور اِن کو حج کے بدلے میں ایسے عظیمُ الشّان انعامات سے نوازا جاتا ہے کہ جن کے بارے میں سننے کے بعد حج کی طاقت وقدرت نہ رکھنے والے مُسلمانوں کے دل ودماغ میں بھی اُس مُقدّس مقام کی زِیارت کا اَرمان مچلنے لگتا ہے۔ آیئے! اب حج کے فَضائل اور حاجیوں کو ملنے والے اِنْعامات کے بارے میں 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں، تاکہ ہمارے اندر بھی حج کی سَعادت پانے کا جذبہ مزید اُجاگر ہو:

﴿1﴾ حاجی اپنے گھر والوں میں سے 400 (مُسلمانوں) کی شَفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نِکل جائے گا، جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ (کنز العمال، کتاب الحج والعمرۃ، الفصل الاول فی فضائل الحج، الجزء۵، ۳/۷، حدیث:۱۱۸۳۷)

﴿2﴾ حج کیا کرو، کیونکہ حج گُناہوں کو اِس طرح دھو دیتا ہے، جیسے پانی میل کو دھو دیتا ہے۔ (معجم اوسط، من اسمہ القلسم، ۳/۴۱۶، رقم:۴۹۹۷)

﴿3﴾ جب تم کسی حاجی سے مُلاقات کرو تو اُس سے سلام و مُصافحہ کرو اور اس سے کہو کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے تمہارے لیے مَغْفِرت کی دعا کرے، کیونکہ اُس کی مَغْفِرت ہو چکی ہے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب المناسک، الفصل الثالث، ۱/۴۷۲، حدیث:۲۵۳۸)

﴿4﴾ جو حج کے اِرادے سے نکلا، پھر مَر گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت تک اُس کے لئے حج کرنے والے کا ثواب لکھ دے گا اور جو عُمرے کے اِرادے سے نکلا، پھر مر گیا تو اُس کے لئے قِیامت تک عُمرہ کرنے

والے کا ثواب لکھا جاتا رہے گا۔ (مسند ابی یعلیٰ، مسند ابی ھریرۃ، ۵/ ۴۴۱، حدیث: ۶۳۲۷)

پھر عطا کر دیجئے حج کی سَعادت یارسول ہو مدینے کی اجازت بھی عِنایت یارسول
حج کا موسِم آگیا حُجّاج نے باندھی کمر میرے حج کی بھی کوئی ہو جائے صورت یارسول

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص ۲۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** سنا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ اپنے گھر کے حاجیوں کو کس کس طریقے سے نوازتا ہے کہ نہ صرف اُن کے حج کو قبول فرماتا ہے بلکہ بروزِ قیامت انہیں شَفاعت کا اِختیار بھی عطا فرمائے گا، چُونکہ یہ حضرات مَغْفِرت کی سَند لے کر پلٹتے ہیں، لہٰذا مُسلمانوں کو اِن کی دعاؤں سے حصّہ لینے کی تَرْغِیب اِرْشاد فرمائی گئی ہے۔ جب ہمیں کسی اِسلامی بھائی کے حج سے واپسی کی اِطّلاع ملے، تو اپنی مَصْرُوفیات میں سے کچھ وقت نکال کر اُس کی زِیارت کے لئے جانا چاہئے، اُسے مُبارکباد دینی چاہئے اور اپنے حق میں سلامتیٔ اِیمان، گُناہوں سے نَجات، زِیارتِ مکّہ و مدینہ وغیرہ جیسی اچھی اچھی دُعائیں بھی کروانی چاہئیں، کیا مَعْلوم کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس پیارے کی دعاؤں کے طُفَیل آئندہ سال ہمیں بھی خانۂ کعبہ اور روضۂ رسول کی حاضری و زِیارت کا شَرَف عطا فرمادے۔ بَیان کَرْدہ آخری حدیثِ پاک سے یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ حج کے اِرادے سے نکلنے کے بعد اِنتقال کر جانے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں کیونکہ اُن کے لئے قِیامت تک حج کرنے کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جس پر نماز پڑھنا فَرْض ہے، اُس کو نہ صِرْف نماز کے ضروری اَحْکام سیکھنا فَرْض ہے بلکہ دَورانِ نماز اُن اَحْکام کا لحاظ کرنا بھی ضروری ولازِم ہے تاکہ اُس کی نماز بارگاہِ الٰہی میں مَقْبول بھی ہوجائے اور اُسے نماز پڑھنے کے دُنیاوی واُخروی فوائد و فضائل بھی حاصل ہوں، اسی طرح جس پر حج فَرْض ہے اُسے حج کے ضروری اَحْکام سیکھنا اور دورانِ حج ان کی رِعایت کرنا بھی بے حد ضروری ہے تاکہ اُسے اپنے مقصد میں کامیابی نصیب ہو اور بارگاہِ خُداوَندی میں اُس کے حج کو قَبُولیّت کا دَرَجہ بھی حاصل ہو، بدقسمتی سے بعض نادان مُسلمان نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے مسائل سیکھنے میں جان بُوجھ کر سُستی کرتے ہیں، جس کی وجہ سے عَیْن ممکن ہے کہ اُن کی عِبادات میں کوئی ایسی غلطی ہوجاتی ہو، جس سے وہ عِبادت ہی ضائع ہوجاتی ہو، بلکہ بارہا ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر کوئی دَرْد مَند اِسلامی بھائی ایسے نادانوں کی اِصْلاح کرتے ہوئے اُنہیں بتائے کہ فُلاں غلطی کی وجہ سے آپ کی یہ عِبادت ضائع ہوسکتی ہے، تو وہ کہتے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ قَبول کرنے والا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس میں کوئی شک نہیں کہ اَعْمال کو قَبُول کرنے والی ذات اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی ہے، مگر ان سے متعلق شریعت کے احکام بھی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کی جانب سے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے شَرْعی مسائل اچھی طرح سیکھیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ہی اعمال بجالائیں اور یوں اپنی طرف سے تمام تر اِحتیاط بَرتنے اور مکمّل ذِمّہ داری

اَدا کرنے کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے اِن اعمال کی قَبُولیّت کی قوی اُمید رکھیں اور قَبُولیّتِ اَعْمال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمۂ کرم پر چھوڑ دیں، یاد رکھئے! جان بُوجھ کر مسائل سیکھنے کے مُعاملے میں سُستی کرنے اور عِبادات کو ناقِص طریقے سے اَدا کرنے کے بعد قَبُولیّت کی اُمید رکھنا عقلمندی نہیں۔ عِبادات کو دُرست طریقے سے اَدا کرنے کے لئے شَرعی مسائل سیکھنا کس قدر ضروری ہے، اِس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارے پیارے آقا، مکّی مدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حج کی اَہمیّت بَیان کرتے ہوئے اس کے مسائل سیکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ

دین کا حصہ

حضرت سَیِّدُنا ابو سَعید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: حج کے مسائل سیکھو، کیونکہ یہ تمہارے دِین کا حصہ ہے۔ (کنز العمال، کتاب الحج والعمرۃ، الفصل الثالث... الخ، الجزء ۵، ۱۲/۳، حدیث: ۱۱۸۹۳)

آیئے! پہلے ہم ادائیگیِ حج کی شرائط کے مُتَعَلِّق سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

حج فرض ہونے کی شرائط

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں کہ حج فَرض ہونے کی آٹھ (8) شرطیں ہیں جب یہ تمام شرائط پائی جائیں گی، تب ہی حج فرض ہو گا ورنہ نہیں اور وہ آٹھ (8) شرائط یہ ہیں: (1) اِسلام (2) تَنْدُرست ہونا (یعنی اس کے اعضاء

سلامت ہوں، اندھا نہ ہو، کیونکہ اپاہج اور فالِج والے اور جس کے پاؤں کٹے ہوں اور بوڑھے پر کہ سواری پر خود نہ بیٹھ سکتا ہو حج فرض نہیں ہے) (3) عاقل ہونا (یعنی عقلمند ہو کہ مجنون پر حج فرض نہیں) (4) بالغ ہونا (5) آزاد ہونا (یعنی لونڈی اور غلام پر حج فرض نہیں) (6) سفر پر آنے والے اخراجات کا مالک ہو اور سواری پر بھی قادر ہو (7) دَارُ الْحَرب میں نہ ہو یا (دَارُ الْحرب میں) ہو مگر یہ بھی جانتا ہو کہ اسلام کے فرائض میں سے ایک فرض حج کی ادائیگی بھی ہے اگر اسے اس کا علم نہیں تو اِس پر حج فرض نہیں ہو گا۔ (8) وقت کا ہونا (یعنی حج کے مہینوں میں تمام شرائط پائے جائیں)۔ (بہار شریعت، حصہ ششم، ۱/۱۰۳۶ تا ۱۰۴۳، ملتقطاً بتغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حج ایک عظیم عِبادت ہونے کے ساتھ ساتھ دُعاؤں کی قَبُولیّت کے بَہُت سے مقامات پر حاضری کا سبب بھی ہے، حطیمِ کعبہ ہو یا میزابِ رحمت، مقامِ ابراہیم ہو یا عَرَفات کا میدان، مِنٰی ہو یا مُزْدَلفہ، غارِ حراء ہو یا مکۂ مکرّمہ کی حَسین و دِلکش وادِیاں، اَلْغرض ہر جگہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی چھما چَھم رحمتوں کا نزول جاری و ساری رہتا ہے، حاجیوں کے لئے دن رات قبولیتِ دعا اور رحمت و رِضْوان کے دروازے کھُلے رہتے ہیں اور مغفرت و بخشش کے پروانے تقسیم ہوتے ہیں لہٰذا حاجی کو چاہئے کہ وہ اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے، اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے رو رو کر گِڑگِڑاتے ہوئے دُعائیں مانگے، بالخصوص یہ دُعا کرنا نہ بھُولے کہ الٰہی عَزَّوَجَلَّ! اس حج کو ہمارے لئے حجِ مَبْرُور یعنی مقبول حج بنادے کیونکہ حجِ مَبْرُور کی بڑی فضیلت و اہمیت ہے، اسی لیے دورانِ حج بھی بار بار

یہ دعا پڑھی جاتی ہے: اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّ سَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّ تِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ (یعنی) اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں حجِ مَبْرُور (یعنی مقبول حج) نصیب کر، ہمارے گناہ بخش دے، ہماری کوشش مقبول فرما اور ہمیں ایسی تجارت نصیب کر جس میں ہر گز نقصان نہ ہو۔ (بہشت کی کنجیاں، ص۱۰۷)

دِکھا ہر برس تُو حرم کی بہاریں تُو مکّہ مدینہ دِکھا یا اِلٰہی
شَرف ہر برس حج کا پاؤں خدایا چلے طَیْبَہ پھر قافلہ یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص100)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حجِ مقبول کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احادیثِ مبارکہ میں حجِ مَبْرُور یعنی مقبول حج کے فضائل اور اِس حج سے کیا مراد ہے؟ اِس کا بیان بھی موجود ہے۔ آیئے! اب **مقبول حج** کے فضائل پر مشتمل مزید 3 احادیثِ مُبارکہ سنئے اور جھومئے: چنانچہ

1. نبیِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: حجِ مقبول کا ثواب جنت سے کم نہیں۔ عرض کی گئی: مقبول سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ایسا حج جس میں کھانا کھلایا جائے اور اچھی گفتگو کی جائے۔ (معجم اوسط، من اسمہ موسی، ۶/۱۷۳، حدیث: ۸۴۰۵)
2. پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: حجِ مَقْبُول کی جزا جَنّت ہی ہے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! حجِ مقبول کیا ہے؟ اِرْشاد

فرمایا: ایسا حج جس میں (بھوکے کو) کھانا کِھلانا ہو اور سَلام کو عام کرنا۔ (کنز العمال، کتاب الحج والعمرۃ، الفصل الاول... الخ، الجزء ۵، ۳/۷، حدیث: ۱۱۸۳۰)

3. اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے اَفْضَل عمل وہ ایمان ہے، جس میں شک نہ ہو، وہ جنگ ہے جس میں خیانت نہ ہو اور حجِ مقبول۔ (ابن حبان، کتاب السیر، ذکر البیان بان الجھاد... الخ، ۷/۵۹، حدیث: ۴۵۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو نوازنے کے لئے کیسے کیسے اَسباب پیدا فرمائے ہیں، بِلاشُبہ یہ سب اُس کا فضل و کرم ہی تو ہے کہ لاکھوں لاکھ عُشّاق ہر سال اُس کی پاک بارگاہ کی حاضری کا شرف پاتے ہیں، نیز مقاماتِ مُقَدَّسہ پر جاکر رو رو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے اور حج کی قبولیت کی اُمید لگائے دِیوانہ وار "لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَا شَرِیْکَ لَکَ" کی صدائیں بلند کرتے اور دعا و اِستِغفار میں مشغول رہتے ہیں۔ تو اے حج کے فارم بھرنے والے عاشقانِ رسول! اے حج کی تیاریاں کرنے والے عاشقانِ رسول! آپ سب کو مبارَک ہو کہ وہی خانۂ کعبہ کہ جسے صرف تصویروں میں دیکھ دیکھ کر آنکھوں کو ٹھنڈا کرلیا کرتے، ٹھنڈی آہیں بھرتے اور دیدار کی تڑپ میں آنسو بہالیا کرتے تھے، جس کے دیدار کے شوق میں ایک بڑی رقم جمع کی ہے، ساری زندگی جس پاک در کی حاضری کے لئے نہ صرف خود، آپ نے دعائیں مانگیں بلکہ دوسروں سے بھی کروائیں نیز اِسی حسرت میں دن کٹے تھے کہ ہمیں بھی کبھی اس پاک دَر کی حاضری نصیب ہوگی، ہم بھی بیداری کے عالَم میں سر کی آنکھوں سے خانۂ کعبہ

کی زیارت کریں گے، وہاں جاکر آبِ زم زم پینا نصیب ہوگا، مُلتَزم سے چِمٹ کر اپنا اَفسانہ سنائیں گے، مقاماتِ مُقدّسہ پر جاکر رو رو کر، گِڑگِڑا کر مَغْفِرَت و رِضْوان کی بھیک طلب کریں گے، مبارَک صد ہزار مُبارَک کہ کچھ ہی دنوں بعد اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ اُسی عظمت والے شہر کی پُر کیف فَضاؤں کی بَرَکتیں لُوٹیں گے اور اپنی جاگتی آنکھوں سے خانۂ کعبہ کے اَنوار و تجلّیات کا نَظارہ کرکے اپنی پیاس بجھائیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے حج کو حجِ مقبول بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ زائرینِ حج کی مدنی تربیت فرماتے ہوئے مختلف مدنی مذاکروں میں مدنی پھول عطا فرماتے ہیں:

♣ حاجی جب اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھر کا اِرادہ کرے، اُس کے دِل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت کا چراغ ہو اور اُس کا سِینہ، عشقِ رسول کا مدینہ ہو تو بات ہی کچھ اور ہوگی!

♣ حاجی کے ساتھ سفر میں کم از کم ایک سُنّی مُتَصَلِّب (مسلک میں پکا)، یارسول اللہ کہنے والا عالمِ دین ہونا چاہئے کہ وہاں قدم قدم پر شرعی رہنمائی ہوگی اور ایمان کی حفاظت کا بھی سامان ہوگا۔

♣ کاش! حج کرنے والے "**حاجی**" کہلانے کی نیت سے نہیں بلکہ رِضائے الٰہی کے لیے حاجی بنیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری

رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حَرَمَینِ طَیِّبَیْن کے پُرنور مناظر کی یادوں سے مالامال حسرت دِل میں لیے اپنے ایک کلام میں فرماتے ہیں:

حج کا سفر پھر اے مِرے مولیٰ نصیب ہو　　عَرَفات کا مِنٰی کا نظارہ نصیب ہو
کعبے کے جلوؤں سے دِلِ مُضطر ہو کاش! شاد　　لطفِ طوافِ خانۂ کعبہ نصیب ہو
مکّے میں اُن کی جائے وِلادت پہ یا خدا　　پھر چشمِ اشکبار جمانا نصیب ہو
ہم جا کے خوب لوٹیں مدینے کی دُھول پر　　آنکھوں میں خاکِ طَیْبَہ لگانا نصیب ہو

(وسائلِ بخشش، مُرمّم، ص89،90)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُعاشرے میں پائی جانے والی طرح طرح کی ناجائز رُسومات سے بچنے کا ذِہن پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے 12 مدنی کاموں میں خُوب خُوب حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت" میں بھرپُور شرکت کیجئے۔ نیکی کی دعوت دینا ایک ایسا اَہم کام ہے کہ تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور خود سیِّدُ الْانبیاء، محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی اسی مقصد کیلئے دنیا میں بھیجا گیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مختلف مُشکلات و تکالیف برداشت کرنے کے بعد بھی اَمْرِبِالْمَعْرُوْف وَنَھْی عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کے اِس عظیم

کام کو بَحُسن وخوبی سر اَنجام دیا۔ ہمیں بھی وقت نکال کر اِس عظیم مدنی کام میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا چاہیے۔اس کے علاوہ ہر جمعرات کو ہونے والے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں اَوّل تا آخر شرکت کے ساتھ ساتھ ہر ہفتے کو بعد نمازِ عشا ہونے والے مدنی مذاکرے میں شرکت کو بھی اپنا معمول بنایئے اور ہر ماہ تین (3) دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت بھی حاصل کیجئے ،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔ آیئے ترغیب کیلئے میں آپ کو ایک مدنی بہار سُنتے ہیں:

19 سال پرانا مرض

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے ناظم آباد کے مقیم ایک عمر رسیدہ اسلامی بھائی مدنی قافلے سے حاصل ہونے والی برکات کا کچھ اس طرح تذکرہ کرتے ہیں کہ میں تقریباً 19 سال سے سانس کے مرض میں مُبتلا تھا۔ بسا اَوقات مرض کی شِدّت کی وجہ سے مجھے شدید اَذِیّت کا سامنا کرنا پڑتا۔ کبھی آدھی رات کو طبیعت بگڑ جاتی تو اسی وقت ڈاکٹر کے پاس جانا پڑتا، الغرض میں بے حد پریشان رہتا تھا۔ علاج مُعالَجہ میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ ہر روز کم وبیش 150 روپے دوائیوں پر خرچ ہوتے، جس سے وقتی طور پر تو آرام ہو جاتا، مگر مجھے مُستقل سُکون میسر نہ تھا۔ ہر وَقْت اسی فکر و پریشانی میں رہتا کہ اس مرض سے کیونکر شِفا ملے گی۔ میری خُوش قسمتی کہ ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے ہمراہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل ہوئی۔ مدنی قافلے کی برکت سے جہاں میرے روز وشب عبادتِ الٰہی میں گزرے اور علمِ دین حاصل کرنے کا موقع ملا۔ وہیں مجھے دیگر برکات بھی نصیب ہوئیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان 3 دن میں مجھے نہ انجکشن کی حاجت پیش آئی، نہ ہی کسی ڈاکٹر کے پاس جانا پڑا، بلکہ مدنی قافلے میں ایسا اطمینان اور سکون ملا کہ جو اس سے پہلے کبھی نہ ملا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے

کی برکت سے میرے 19 سال پُرانے مرض میں نُمایاں کمی آئی۔ اب میں نے نِیَّت کرلی ہے کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کروں گا۔

دِل میں گر دَرد ہو دَر سے رُخ زرد ہو پاؤ گے فرحتیں قافلے میں چلو
آفتوں سے نہ ڈَر، رکھ کرم پر نظر لینے آسائشیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات بھی ذِہن نشین رہے کہ مقبول حج کا مفہوم بَہُت وسیع ہے، شاید یہی وجہ ہے کہ بعض عُلمائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن نے اپنی کتابوں میں مقبول حج کی قَبولِیَّت کی شرائط تحریر فرمائیں نیز حجِ مقبول کے فَضائل پر مُشتمل احادیثِ طَیِّبہ کی شُرُوحات کے تحت بڑے واضح انداز میں اِس کی نشانیوں کو بیان فرمایا ہے۔ آیئے! مقبول حج کی شرائط اور اِس کی نِشانیوں کو سُنتے ہیں تاکہ حج کی سعادت ملنے پر ہم سب بھی اور بالخُصُوص اِس سال اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے مہمان بننے والے مُسلمان اِن سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے دل کے مدنی گُلدستے میں سجا کر حجِ مقبول کی خُوشخبری پانے والوں میں اپنا نام لکھوانے میں کامیاب ہو سکیں چنانچہ

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد اَمجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قبولِ حج کے لیے تین (3) شرطیں ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

فَلَا رَفَثَ وَ لَا فُسُوْقَ ۙ وَ لَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ ؕ (پ۲، البقرۃ:۱۹۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ، نہ کسی سے جھگڑا۔

تو اِن باتوں سے نہایت ہی دُور رہنا چاہیے، جب غُصّہ آئے یا جھگڑا ہو یا کسی گناہ کا خیال آئے، فوراً سَر جُھکا کر دل کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر اِس آیت کی تلاوت کرے اور دو ایک بار لَاحَوْل شریف (یعنی لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم) پڑھے، یہ بات جاتی رہے گی، یہی نہیں کہ اُسی کی طرف سے اِبتدا ہو یا اُس کے ساتھی ہی کے ساتھ جھگڑا بلکہ بعض اوقات امتحاناً راہ چلتوں کو پیش کر دیا جاتا ہے کہ بے سبب اُلجھتے بلکہ گالی گلوچ اور لَعنت وملامت کرنے کو تیار ہوتے ہیں، لہٰذا حاجی کو ہر وقت ہوشیار رہنا چاہیے، خدانہ کرے ایک دو کلمے میں ساری محنت اور رُوپیہ برباد ہو جائے۔ (بہار شریعت، حصہ ششم، ۱/۱۰۶۱-۱۰۶۰ بتغیر قلیل)

یاد رہے کہ گناہ کا کام اور لڑائی جھگڑا تو ہر جگہ ہی ممنوع ہے لیکن چونکہ حج ایک عظیم اور مُقدّس عِبادت ہے، اِسی لئے اِس عِبادت کے دوران اِن سے بچنے کی بطورِ خاص تاکید کی ہے۔ (صراط الجنان، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۹۷، ۱/۱۴۳ بتغیر قلیل)

چُوموں عَرَب کی وادیاں اے کاش! جا کے پھر صَحرا میں اُن کے گھومنا پھرنا نصیب ہو
کعبے کے جلوؤں سے دلِ مُضطَر ہو کاش! شاد لُطفِ طوافِ خانۂ کعبہ نصیب ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۸۹)

آیئے! اب ہم حجِ مقبول کی نشانیوں کے بارے میں سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

مقبول حج کی نشانیاں

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے، قَبولِیَّتِ حج کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ حاجی جن نافرمانیوں میں پہلے مُبْتَلا تھا، اُنہیں چھوڑ دے اور اپنے بُرے

دوستوں کو چھوڑ کر نیکوں کی صحبت اختیار کرے، کھیل کُود اور غفلت کی مجالس کو چھوڑ کر ذِکر و فِکر اور بیداری کی محافل اختیار کرے۔(احیاء العلوم، ۱/ ۸۰۳)

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجِ مَبْرُور (حجِ مقبول) کی نشانی ہی یہ ہے کہ پہلے سے اچھا ہو کر پلٹے۔(فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۴۶۷)

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمّد اَمجَد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (حاجی کو چاہئے کہ وہ) حاجت سے زیادہ زادِ راہ لے کہ ساتھیوں کی مدد اور فقیروں پر صدقہ کرتا چلے، کہ یہ حجِ مقبول کی نشانی ہے۔(بہار شریعت، حصہ ششم، ۱/ ۱۰۵۱ بتغیر قلیل)

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجِ مقبول وہ حج ہے کہ جس کے دوران حاجی کوئی گناہ کا کام نہ کرے، نہ ہی رِیاکاری اور شہرت کا کوئی شک و شُبہ ہو، بلکہ محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے ہو۔(بہشت کی کنجیاں، ص ۱۰۷ بتغیر قلیل) (ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: حج کے لئے روانہ ہوتے وقت) رقم یا زادِ راہ جو کچھ ساتھ لے چلے مالِ حَلال سے لے ورنہ حج، مقبول ہونے کی اُمید نہیں اگرچہ فَرض ادا ہو جائے گا، اگر اپنے مال میں کچھ شُبہ ہو تو چاہئے کہ کسی سے قرض لے کر حج کو جائے اور وہ قرض اپنے مال سے ادا کرے، رقم اور زادِ راہ اپنی حاجت سے کچھ زیادہ ہی لے تاکہ اپنے ساتھیوں کی مدد کرے اور فقیروں کو صَدَقہ دیتا چلے کہ یہ حجِ مقبول کی نشانی ہے۔(جنتی زیور، ص ۳۶۷ بتغیر قلیل)

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی مختلف مقامات پر مقبول

حج کی نشانیوں کو بیان فرمایا ہے چنانچہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ❀ حجِ مقبول وہ ہے جو لڑائی جھگڑے، گناہ اور دِکھلاوے سے خالی ہو اور صحیح ادا کیا جائے۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/۸۷ بتغیر قلیل) ❀ حجِ مقبول ہوتا ہی وہ ہے جو نمازیں وغیرہ ادا کر کے کیا جائے۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/۱۴۶) ❀ حجِ مقبول سے مراد وہ حج ہے، جس میں گناہ سے بچا جائے یا وہ حج جس میں دِکھلاوا اور شُہرت سے پرہیز ہو یا ❀ حجِ مقبول وہ حج ہے جس کے بعد حاجی مرتے وقت تک گناہوں سے بچے، حج برباد کرنے والا کوئی عمل نہ کرے۔

حضرت سَیِّدُنا حسن بَصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ❀ حجِ مقبول وہ ہے جس کے بعد حاجی دنیا سے بے رغبت اور آخِرت میں رغبت رکھنے والا ہو کر رہے، یا ❀ حجِ مقبول وہ ہے جو حاجی کا دل نَرم کر دے کہ اُس کے دل میں سَوز اور آنکھوں میں تَری رہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۵/۴۴۱ بتغیر قلیل) ❀ حجِ مقبول وہ حج ہے کہ جو حَلال کمائی اور صحیح طریقے سے ادا کیا جائے، اِخلاص کے ساتھ ہو اور مرتے دم تک کوئی ایسی حَرکت نہ ہو، جس سے حج باطِل ہو جائے یعنی مقبول کا بدلہ صرف دُنیاوی غذا اور گناہوں کی معافی یا دوزخ سے نجات یا عذاب میں کمی کی صورت میں نہ ہو گا بلکہ جَنّت ضرور ملے گی۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/۹۶ بتغیر قلیل)

حج کا شَرَف ہو پھر عطا یاربِّ مصطَفٰے میٹھا مدینہ پھر دِکھا یا ربِّ مصطَفٰے
دیدے طوافِ خانۂ کعبہ کا پھر شَرَف فرما یہ پورا مُدَّعا یا ربِّ مصطَفٰے

(وسائلِ بخشش، مُرَمَّم، ص۱۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ حجِ مقبول کی نعمت پانے کے لئے اِخلاص کا ہونا اور رِیاکاری سے بچنا کس قدر ضروری ہے، یاد رہے! اِخلاص قَبولِیَّت کی چابی ہے، اِخلاص کے بغیر کئے جانے والے بڑے بڑے اَعمال بھی بارگاہِ الٰہی میں نامقبول قرار پاتے ہیں، لہٰذا حاجی اگر اِخلاص کی دولت سے مالا مال ہے تو یہی حجِ مقبول کی نِشانی ہے جبکہ دِکھلاوا، حُبِّ جاہ اور طلبِ شُہرت دیگر نیک اعمال کی قَبولِیَّت کے ساتھ ساتھ حج کی قبولیت کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹیں ہیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن"** میں فرماتے ہیں: یاد رکھئے! ہر عِبادت کی قَبولِیَّت کے لئے اِخلاص شَرط ہے۔ آہ! اب عِلمِ دین اور اَچّھی صحبت سے دُوری کی بِنا پر اَکثر عبادات رِیاکاری کی نذر ہو جاتی ہیں۔ جس طرح اب عُمُوماً ہر کام میں نُمُود و نُمائش کا عمل دَخل ضَروری سمجھا جانے لگا ہے، اِسی طرح حج جیسی عظیم سَعادت بھی دِکھاوے کی بَھینٹ چڑھتی جارہی ہے، مَثَلاً بے شُمار اَفراد حج ادا کرنے کے بعد اپنے آپ کو اپنے مُنہ سے کسی حکمت وضَرورت کے بغیر **"حاجی"** کہتے اور اپنے قلم سے لکھتے ہیں۔ آپ شاید چونک پڑے ہوں گے کہ اِس میں آخر کیا حَرَج ہے؟ ہاں! واقعی اِس صورت میں کوئی حَرَج بھی نہیں کہ لوگ آپ کو اپنی مرضی سے حاجی صاحِب کہہ کر پکاریں مگر آج کل عجیب تماشا ہے! نُمُود و نُمائش کی اِنتہا ہو گئی، حاجی صاحِب حج کو جاتے اور جب لوٹ کر آتے ہیں تو بغیر کسی اچّھی نیّت کے پوری عمارت روشنیوں سے سجاتے اور گھر پر **"حج مُبارَک"** کا بورڈ لگاتے ہیں، بلکہ

توبہ !توبہ ! کئی حاجی تو اِحرام کے ساتھ خُوب تصاویر بناتے ہیں۔ آخِر یہ کیا ہے ؟ کیا بھاگے ہوئے مجرِم کا اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اِس طرح دُھوم دھام سے جانا مناسب ہے؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ روتے ہوئے اور آہیں بھرتے ہوئے، لَرَزتے، کانپتے ہوئے جانا چاہیے۔

غالباً نَماز، روزہ وغیرہ کے مقابلے میں حج میں بَہُت زیادہ بلکہ قدم قدم پر **"رِیاکاری"** کے خطرات پیش آتے ہیں، حج ایک ایسی عِبادت ہے جو ایک تو کُھلم کُھلّا کی جاتی ہے اور دوسرے ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتی، اِس لئے لوگ حاجی سے عاجِزی سے ملتے، خوب اِحتِرام بجا لاتے، ہاتھ چُومتے، گَجرے پَہناتے اور دُعاؤں کی دَرْخواستیں کرتے ہیں۔ ایسے موقع پر حاجی سخت امتحان میں پڑ جاتا ہے کیوں کہ لوگوں کے عَقِیدت مَنْدانہ سُلُوک میں کچھ ایسی لذّت ہوتی ہے کہ اِس کی وجہ سے عبادت کی بڑی سے بڑی مَشَقَّت بھی پُھول معلوم ہوتی اور بسا اوقات بندہ حُبِّ جاہ اور رِیاکاری کی تباہ کاری کی گہرائی میں گِر چکا ہوتا ہے، مگر اُسے کانوں کان اِس کی خبر تک نہیں ہوتی ! اُس کا جی چاہتا ہے کہ سب لوگوں کو میرے حج پر جانے کی اِطّلاع ہو جائے، تاکہ مجھ سے آ آ کر ملیں، مبارکبادیاں پیش کریں، تحفے دیں، میرے گلے میں پُھولوں کے ہار ڈالیں، مجھ سے دعاؤں کیلئے عَرض کریں، مدینے میں سَلام عَرض کرنے کی گِڑگِڑا کر دَرْخواست کریں اور مجھے رُخصت کرنے ائیر پورٹ تک آئیں وغیرہ وغیرہ خُواہِشات کے ہُجوم اور عِلْمِ دین کی کمی کے سبب حاجی بعض اوقات **"شیطان کا کِھلونا"** بن کر رہ جاتا ہے لہٰذا شیطان کے وار سے خبردار رہتے ہوئے، اپنے دل کے اندر خوب عاجِزی پیدا کیجئے، نُمائشی انداز سے خود کو بچایئے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم ! رِیاکاری کا عذاب کسی سے بھی برداشت نہیں ہو سکے گا۔

(رفیق الحرمین، ص ۵۱ تا ۵۶ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 616 صَفحات پر مشتمل کتاب **"نیکی کی دعوت (حصّہ اول)"** صَفحہ 79 پر فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: بے شک جَہَنَّم میں ایک وادی ہے جس سے جَہَنَّم روزانہ چار سو (400) مرتبہ پناہ مانگتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ وادی اُمّتِ محمدیہ کے اُن رِیاکاروں کے لئے تیّار کی ہے جو کتابُ اللہ کے حافِظ، غیرُ اللہ کے لئے صَدَقہ کرنے والے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے حاجی اور راہِ خدا میں نکلنے والے ہوں گے۔ (معجم کبیر، الحسن عن ابن عباس، ۱۲/۱۳۶، حدیث: ۱۲۸۰۳)

عطا کردے اِخلاص کی مجھ کو نعمت نہ نزدیک آئے رِیا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ اللہ! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** سُنا آپ نے کہ رِیاکاری کا مُوذِی مرض اپنے اندر کس قدر ہلاکت خَیزیاں رکھتا ہے کہ اِس کی نُحُوست سے نہ صرف حفظِ قرآن، صَدَقہ، حج اور راہِ خدا میں نکلنے جیسی بڑی بڑی نیکیاں کرنے والوں کو اپنی نیکیوں سے ہاتھ دھونے پڑ جاتے ہیں بلکہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جَہَنَّم کی ایک پُرخَطر وادی بھی اُن کا ٹھکانہ ہوگی۔ لہٰذا اگر شیطان مَردُود ہمیں حج یا کسی بھی عِبادت پر رِیاکاری کرنے، عزّت و شُہرت کی خواہش کرنے پر اُبھارے تو ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ

کی بے نیازی سے ڈریں اور خود کو یوں سمجھائیں کہ لوگوں کا میری تعریف میں چند جُملے بَوْل دینا یا مجھے تعریف بھری نگاہوں سے دیکھنا، یا مجھے شُہرت مل جانا، نَفس کے لئے یقیناً باعثِ لذّت ہے مگر اُن کی تعریف نہ تو میرے ثواب میں اِضافہ کرواسکتی ہے اور نہ ہی میدانِ مَحْشر میں مجھے کامیابی دِلوا سکتی ہے، البتہ اگر میں لوگوں کے تعریف کرنے پر رِیاکاری کی آفت میں مبتلا ہو گیا تو میری عِبادت قَبُولیّت کا درجہ حاصل نہ کر سکے گی، لہٰذا ایسی تعریف کی خواہش رکھنے کا کیا فائدہ؟ میں لوگوں کو دکھانے کے لئے نیک عمل کیوں کروں، مجھے صرف اور صرف اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے عِبادت کرنی چاہئے۔ اگر رِیاکاری کے شیطانی وسوسے آنے پر ہم اس طرح خود کو سمجھائیں گے اور اپنے نفس کو آئینہ دکھائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ریاکاری سے بچنے میں کافی حد تک کامیاب ہو جائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب ”رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حج کے فضائل و مسائل جاننے اور ریاکاری کی آفت سے پیچھا چُھڑانے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف **”رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن“** کا مطالعہ کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ نے اِس کتاب میں حج و عمرہ کرنے کی نیتیں، اِن کا طریقہ، سفر کے 26 مدنی پھول، اِحرام باندھنے کا طریقہ، مختلف دُعائیں، دِلچسپ حِکایات، ضروری احتیاطیں، بارگاہِ رسالت میں حاضری کے مدنی پھول، مکّے مدینے کے مُقدّس مقامات کی مفید مَعْلُومات، حج سے مُتَعَلِّق اَہم سُوالات وجَوابات اور دیگر

کئی مدنی پھولوں کو بیان فرمایا ہے، لہٰذا آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اِس کا مُطالَعہ کیجئے اور دُوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلایئے، بلکہ ہو سکے تو حُصُولِ ثَواب کی نِیَّت سے حسبِ توفیق زیادہ تعداد میں طَلَب فرما کر عازِمینِ حج کو بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں دِیگر عِبادات کے ساتھ ساتھ حج جیسی اَہَم ترین عِبادت کے مَعامَلے میں بھی اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا طرزِ عمل پیشِ نظر رکھنا چاہئے، اللہ والوں کا اندازِ حج بھی بڑا نرالہ ہوتا ہے، شب و روز اپنے مالک و مولیٰ کی یاد اور اس کی اِطاعت میں مشغول رہنے اور ارکانِ حج کی کامل طریقے سے ادائیگی کرنے اور حج کی قَبُولیّت میں رُکاوٹ بننے والی چیزوں سے دُور رہنے کے باوجود بھی اُن پر یہی خوف طارِی رہتا ہے کہ کہیں ہمیں اِس دَرْ سے دُھتکار نہ دیا جائے۔ حالانکہ بارگاہِ الٰہی میں اِن مبارک ہَستِیوں کی زَبَردَست مَقْبُولیّت کے باعث ہی بعض اوقات تمام حاجِیوں کا حج قبول کر لیا جاتا ہے۔ آیئے! حج کی دو (2) ایمان افروز حکایات سُنئے اور نصیحت کے مدنی پھول چنئے چنانچہ

لَبَّیْک کہتے ہی بے ہوش ہو گئے

خاندانِ اَہلِ بَیت کے چَشم و چراغ حضرت امام زَیْنُ العابدین عَلِی بِنْ حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حج کا شَرَف حاصل کیا، جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِحرام باندھا اور سُواری پر سُوار ہوئے تو چہرۂ مُبارَک کہ

پِیلا ہو گیا، تھَر تھَر کانپنے لگے اور لَبَّیْك نہ کہہ پائے۔ عرض کی گئی: آپ لَبَّیْك کیوں نہیں پڑھتے ؟ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں لَبَّیْك کہوں اور جواباً "لَالَبَّیْك" نہ کہہ دیا جائے! آپ سے کہا گیا کہ (حُضُور!) اِحرام باندھ کر (نِیَّتِ حج کر لینے کے بعد کم از کم ایک مرتبہ) لَبَّیْك کہنا تو ضَروری ہے، لہٰذا جُوں ہی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے لَبَّیْك پڑھی تو بے ہوش ہو کر سُواری سے گِر پڑے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر یہی کَیْفِیَّت طاری رہی حتی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنا حج مکمل کیا۔ (تہذیب التہذیب، حرف العین: من اسمہ علی، علی بن حسین... الخ، ۵/ ۶۷۰، رقم: ۴۸۵۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَیِّدَتُنا رابعہ عَدَوِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کا حج

حضرت سَیِّدَتُنا رابِعہ عَدَوِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا نے ننگے پاؤں پیدل حج کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں جو بھی کھانا عطا فرماتا، ایثار کر دیا کرتیں۔ جب آپ کَعبۂ مُشَرَّفہ کے قریب پہنچیں تو بے ہوش ہو کر گِر پڑیں۔ جب ہوش میں آئیں تو اپنا رُخسار بیتُ اللہ شریف (کی چوکھٹ) پر رکھ کر عرض کی: یا اللہ! یہ تیرے بندوں کی پناہ گاہ ہے اور تُو اُن سے مَحَبَّت فرماتا ہے، مولیٰ! اب تو آنکھوں میں آنسو بھی ختم ہو چکے ہیں۔ پھر طواف کیا اور سعی کی، جب وُقوفِ عَرَفہ کا ارادہ کیا تو باری کے دن شُروع ہو گئے، روتے ہوئے عرض گزار ہوئیں: اے میرے مالِک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! اگر یہ مُعامَلہ تیرے سِوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو میں ضَرور تیری بارگاہ میں شِکایت کرتی، مگر یہ تو تیری ہی مرضی سے ہوا ہے، لہٰذا شِکْوَہ کیوں کر سکتی ہوں! یہ کہتے ہی اُنہیں غیب کی آواز دینے والے فرشتے کی جانب سے آواز آئی:

اے رابِعہ! ہم نے تیرے سبب تمام حاجیوں کا حج قَبول کر لیا اور تیری اِس کمی کی وجہ سے ان کی کَمیاں بھی پوری کر دِیں۔ (الروض الفائق، المجلس الثامن فی ذکر حجاج...الخ، ص ۶۰)

یاخدا! حج پہ بُلا آکے میں کعبہ دیکھوں کاش! اِکبار میں پھر میٹھا مدینہ دیکھوں
پھر مُیَسَّر ہو مجھے کاش! وُقُوفِ عَرَفات جَلْوَہ میں مُزدَلِفہ اور مِنیٰ کا دیکھوں

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص ۲۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ دونوں حکایات کو سُن کر اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ والوں اور اللہ والیوں کا حج، بارگاہِ خداوندی میں قبولیت کے کس اعلیٰ مرتبے پر ہوتا ہے، دورانِ حج حضرت سَیِّدَتُنا رابعہ بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے اِیثار کا جذبہ بھی لائقِ تحسین تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا اپنا کھانا بھی راہِ خدا میں ایثار کر دیا کرتیں، مگر خود بھوکی رہتیں، ارکانِ حج کے دوران باری کے ایّام آنے کے باوجود زبان پر شکوۂ رنج و اَلَم لانے کے بجائے صَبر و شُکر کا مُظاہَرہ کیا، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کی یہ ادا اِس قدر پسند آئی کہ اُس نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے طُفَیل سارے حاجیوں کا حج قبول فرمالیا۔ بَیان کَردہ حِکایت میں ہم سب ہی کے لئے نَصِیحت کے مَدَنی پھول موجود ہیں کہ اگر مُقدّر نے ساتھ دیا اور ہم میں سے کسی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے حج کی سعادت مِلی اور اِس مبارک سفر میں ہمیں کوئی تکلیف پہنچی مثلاً دورانِ حج اگر گرمی کی شِدَّت زیادہ ہوئی، بیماری آ آئی، سامان یا رقم وغیرہ چوری ہوا، مُناسِب رِہائش گاہ نہ مِلی یا اِس کے علاوہ کوئی اور صَدَمہ پہنچا تو پیشگی

ذہن بنالینا چاہئے کہ اِن تکالیف پر صبر کرکے اَجر و ثواب کا خزانہ لُوٹنے کی کوشش کروں گا، عُشّاق کے لئے اِس مبارک سفر کا تو کانٹا بھی پھول کی طرح ہوتا ہے جبکہ مَخْلُوق کے آگے اپنی پریشانی کا اِظْہار کرنا ہرگز عَقْلمندوں اور عِشق والوں کا شیوہ نہیں۔

مکّہ بھی ہو نصیب مدینہ نصیب ہو　　دشتِ عَرَب نصیب ہو صَحرا نصیب ہو
کعبے کے جلوؤں سے دلِ مُضْطَر ہو کاش! شاد　　لُطفِ طوافِ خانۂ کعبہ نصیب ہو

(وسائلِ بخشش، مرمم، ص۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس حج و عمرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم بہت خوش نصیب ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں دعوتِ اِسلامی کا مدَنی ماحول عطا فرمایا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و کَرم سے دعوتِ اِسلامی تبلیغِ دین کے 103 شُعْبَہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہے، اِنہی شُعْبَہ جات میں سے ایک شُعْبَہ **"مجلس حج و عمرہ"** بھی ہے جو حج و عُمرہ کے لئے جانے والے اِسلامی بھائیوں اور اِسلامی بہنوں کی باقاعدہ تَرْبِیَت کرنے، اُنہیں بارگاہِ خُداوَندی اور بارگاہِ مُصْطَفَوِی کے آداب اور ضروری مسائل سکھانے کے لیے قائم گئی ہے۔ اِس مجلس میں شامل تَرْبِیَت یافتہ مُبَلِّغین اِسلامی بھائی ہر سال حج کے مَوسمِ بہار میں حاجی کَیمپوں میں جاکر حاجیوں کی تَرْبِیَت کرتے ہیں جبکہ مُبَلِّغات اِسلامی بہنیں حَجّنوں کی تَرْبِیَت کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس مجلس کے تحت حج و زیارتِ مدینہ کے لئے مکّے مدینے جانے

والوں کو امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ کتابیں **"رَفِیْقُ الْحَرَمَین"** اور **"رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِیْن"** بھی تحفۃً پیش کی جاتی ہیں تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے مہمان اور حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عُشّاق اِس عِبادت کو اَحسَن طریقے سے بَجالانے میں کامیاب ہو جائیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نیکیوں کے خود بھی حریص ہیں اور اُمّتِ مسلمہ کو بھی نیکیوں کی ترغیب دِلاتے رہتے ہیں، آپ نے **"برائے حج وسفر مدینہ "19 مدنی انعامات** بصورتِ سوالات عطا فرمائے ہیں۔ان مدنی انعامات کو اپنانے والوں کو جو آپ نے دُعا دی ہے وہ سُن لیجئے:

"یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی عمرہ شریف کے سفر میں ان مدنی انعامات کے مطابق اپنے اوقات گزارے، اُسے **مرتے وقت جلوۂ محبوب دِکھا**"۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشُبہ ہر حاجی کی یہ آرزو ہوتی ہے کہ وہ حج کی بَرَکات اور اِس سے حاصل ہونے والے اُخرَوِی فَوائد و ثَمَرات سمیٹ کر ہی واپس پلٹے اور اُس کا شُمار بھی اُن خُوش نصیبوں میں ہو، جن کے حج بارگاہِ خُداوَندی میں قَبُولیّت کا شَرَف پاتے ہیں، لہٰذا جن خُوش نصیبوں کو حج وعُمرہ کی سَعادت حاصل ہو، اُنہیں چاہئے کہ اچھی طرح غور کرلیں کہ جس مال سے وہ حج وعُمرہ کرنے جارہے ہیں وہ حلال وطیّب بھی ہے یا نہیں، کیونکہ حج کی قَبُولیّت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی بَیان کی گئی ہے کہ وہ حج حلال مال سے کیا گیا ہو، یاد رہے! کہ صرف حج ہی نہیں بلکہ ہر قِسم کی مالی عِبادت کے

لئے ضروری ہے کہ وہ پاک و حلال مال سے ادا کی جائے۔ آیئے! اِس ضمن میں 2 عِبرت آموز حدیثیں سنیئے اور خوفِ خدا سے لرزیئے چنانچہ

﴿1﴾ جب کوئی حاجی حلال مال کے ساتھ حج کرنے کے لئے نکلتا ہے اور اپنی سُواری کی رِکاب میں پاؤں رکھ کر (یعنی سفر کا ارادہ کر کے) لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ کہتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ تیرا زادِ راہ حلال ہے، تیری سُواری حلال ہے، تیرا حج، مَقبُول اور تُو گناہوں سے پاک ہے اور جب کوئی حاجی حَرَام مال کے ساتھ حج کرنے کے لئے نکلتا ہے اور اپنی سُواری کی رِکاب میں پاؤں رکھ کر (یعنی سفر کا ارادہ کر کے) لَبَّیْكَ کہتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے لَا لَبَّیْكَ وَلَاسَعْدَیْكَ تیرا زادِ راہ حرام ہے اور بال بچّوں کا خَرچ حرام ہے اور تیرا حج، مَقبُول نہیں ہے۔ (معجم اوسط، من اسمه محمد، ۴/۶۵، حدیث: ۵۲۲۸)

﴿2﴾ جو بندہ مالِ حرام حاصل کرے پھر اُسے خَرچ کرے تو اُس میں بَرَکت نہیں دی جائے گی، صَدَقہ کرے تو مقبول نہیں اور اپنے بعد چھوڑ کر مرے تو جَہَنَّم میں جانے کا سامان ہے۔ (مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/۳۴، حدیث: ۳۶۷۲)

مالِ حرام سے حج کرنے والے کی شامت

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 541 پر فرماتے ہیں: سُود کے رُوپیے سے جو نیک کام کیا جائے، اِس میں ثواب حاصل نہیں ہو گا۔ حدیث شَریف میں ہے: جو مالِ حرام سے حج کو جاتا ہے جب لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ کہتا ہے، اللہ تعالیٰ

اِرشاد فرماتا ہے: نہ تیری لَبَّیْك قبول ہے اور نہ ہی تیری خدمت مقبول اور تیرا حج مَردُود ہے۔ (اتحاف السادۃ، کتاب اسرار الحج، الباب الثالث فی آداب الدقیقۃ... الخ، ۴/۷۲) یہاں تک کہ تُو یہ مالِ حرام جو کہ تیرے قبضے میں ہے، اُس کے مُستَحِقّوں کو واپَس دے۔ حدیث میں ہے: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اللہَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا اے لوگو! بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے، پاک چیز کو ہی قَبول فرماتا ہے۔

(مُسلِم، کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقۃ... الخ، ص۵۰۶، حدیث: ۱۰۱۵) (فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۵۴۲-۵۴۶ بتغیر قلیل)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ، اپنے ایک کلام میں اُمّتِ مسلمہ کو مالِ حرام کی نحوستوں سے بچنے کے لیے گویا نصیحت کے مدنی پھول عطا فرمارہے ہیں:

نارِ دوزخ میں نہ لے جائے کہیں مالِ حرام کر لو توبہ چھوڑ دو اے بھائیو! سب ہیرَ پھیر

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی مالِ حرام کی نُحُوست کے نَتائج اِنتہائی خطرناک ہوتے ہیں کہ یہ حج اور صَدَقے جیسی بڑی بڑی عِبادتوں کو بھی نہ صرف ضائع کَرْوادیتا ہے، بلکہ مالِ حرام مَرنے کے بعد مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جَہَنَّم میں لے جانے کا سامان بھی بن سکتا ہے، لہٰذا مالِ حرام سے حج کرنے والوں کو قَبُولیّتِ حج کی اُمید لگانے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ڈرتے رہنا چاہئے کہ اگر مالِ حرام سے کئے ہوئے حج کے سبب ہی پکڑ ہوگئی تو ذِلّت و رُسوائی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ لہٰذا جن

جن لوگوں نے مالِ حرام سے کبھی حج کیا تھا، اُن پر لازم ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مالِ حرام سے حج کرنے، حرام کمانے اور کھانے کھلانے سے سچّی پکّی توبہ کریں اور آئندہ حرام مال سے بچتے ہوئے رزقِ حلال ہی کمانے اور اسی سے صدقہ وحج وغیرہ نیکیاں بجالانے کا پختہ عزم کریں نیز جمع شدہ حرام مال سے مُتَعَلِّق دارُالاِفتا اہلسنت سے شَرعی رَہنُمائی بھی حاصل کرلیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بَیان میں ہم نے حج کی فَضِیلت اور حجِ مقبول کی نشانیوں کے بارے میں ہم نے سُنا کہ:

- **مقبول حج** کی ایک نشانی یہ ہے کہ حاجی جن نافرمانیوں میں پہلے مُبتَلا تھا، اُنہیں چھوڑ دے اور اپنے بُرے دوستوں کو چھوڑ کر نیکوں کی صحبت اختیار کرے، کھیل کُود اور غفلت کی مجالس کو چھوڑ کر ذِکر و فِکر اور بیداری کی محافل اختیار کرے۔
- **مقبول حج** کی ایک نشانی یہ ہے کہ حاجی پہلے سے اچھا ہو کر پلٹے۔
- **مقبول حج** کی ایک نشانی یہ ہے کہ (حاجی کو چاہئے کہ وہ) حاجت سے زیادہ زادِ راہ لے کہ ساتھیوں کی مدد اور فقیروں پر صدقہ کرتا چلے۔
- **مقبول حج** کی ایک نشانی یہ ہے کہ حج کے دوران حاجی کوئی گناہ کا کام نہ کرے، نہ ہی رِیاکاری اور شہرت کا کوئی شک وشُبہ ہو، بلکہ محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے ہو۔

❖ **مقبول حج** کی ایک نشانی یہ ہے کہ حج لڑائی جھگڑے، گناہ اور دِکھلاوے سے خالی ہو اور صحیح ادا کیا جائے، نمازیں وغیرہ ادا کر کے کیا جائے۔

❖ **مقبول حج** کی ایک نشانی یہ ہے کہ جس کے بعد حاجی دنیا سے بے رغبت اور آخِرت میں رغبت رکھنے والا ہو کر رہے، یا حاجی کا دل نَرم کر دے کہ اُس کے دل میں سَوز اور آنکھوں میں تَری رہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے مدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صَدَقے ہم سب کو حجِ مقبول اور سفر مدینہ کی سَعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

مسواک کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے مسواک کی سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

پہلے 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلاحظہ ہوں: ❀ دو(2) رَکعت مِسواک کرکے پڑھنا بغیر مِسواک کی ستّر(70) رَکعتوں سے اَفضل ہے۔[1] ❀ مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صَفائی اور ربّ تعالٰی کی رِضا کا سبب ہے۔[2] ❀ حضرت سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ مِسواک میں دس(10) خُوبیاں ہیں: (چند یہ ہیں) مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے مضبوط بناتی، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی، منہ کی بَدبُو ختم کرتی اور سنّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، ربّ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے۔ ❀ حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: چار(4) چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فضول باتوں سے پرہیز، مِسواک کا اِستِعمال، نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے عِلم پر عمل کرنا۔[3] ❀ مسواک پِیلو یا زَیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو، مِسواک کی موٹائی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔ ❀ مِسواک جب ناقابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ سنّت کی ادائیگی کا آلہ ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، بہارِ شریعت حِصّہ 16(312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

---

1 ... اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب، کتاب الطھارۃ، الترغیب فی السواک ... الخ، ۱/۱۲۷، حدیث: ۳۳۷

2 ... مُسندِ احمد، مسند عبداللہ بن عمر بن الخطاب، ۲/۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹

3 ... اِحیاء الْعُلوم، کتاب آداب الاکل، فصل: یجمع آدابا ... الخ، ۲/۲۷

سُنّتوں کی تَرْبِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

تری سُنّتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر چلے تو گلے لگانا مدنی مدینے والے

(وسائل بخشش (مرمم)، ص۴۲۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

سَرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رحمت نشان ہے: قِیامت کے روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین(3) شَخْص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ اِرْشاد فرمایا: (1) وہ شَخْص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھنے والا۔ (البدور السّافرۃ فی امور الاخرۃ للسیوطی ص ۱۳۱ حدیث ۳۶۶)

یاالٰہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن — دامنِ مَحْبُوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

(حدائقِ بخشش، ص: ۱۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ماہِ ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرام کی اُنتیسویں (29ویں) شب ہے، ذُوالحِجَّۃِ الْحَرام کا مہینہ تشریف لا کر اپنی برکتیں لُٹانے کو ہے، اس ماہ کی 4 تاریخ کو آفتابِ رضویت، ضِیاءُ الْمِلّت، شیخ الفضیلت، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، مُرید و خلیفۂ اعلیٰ حضرت، شَیْخُ الْعَرَب وَ الْعَجَم، **قُطبِ مدینہ** حضرت علّامہ مَولانا ضیاء الدّین احمد مَدَنی قادری رضوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عُرس شریف منایا جاتا ہے۔ اسی مناسبت سے آج ان کی مُبارَک زِندگی کے کچھ واقعات سننے کی سعادت حاصِل کریں گے۔ آیئے! پہلے ایک حکایت سنتے ہیں:

پانی ذخیرہ مت کرو!

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

سیّدی قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُرید و خلیفہ حَضْرت مولانا عارف ضِیائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حج کے دنوں میں مدینہ شریف میں پانی کی شدید قِلّت ہوگئی، اُنہی ایّام میں قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاں مہمانوں کی کثرت ہوتی تھی، اس لیے پانی کا استعمال بھی زیادہ ہوتا تھا، کبھی کبھی ایسا بھی ہوا کہ پینے کے لیے بھی پانی مَوْجُود نہ ہوتا تھا۔ میرا یہ مَعمُول تھا کہ ایک جگہ سے پانی بھر کر لاتا، کوشش کرتا کہ پانی کی چند ٹینکیاں ہمیشہ مَوْجُود رہیں، ایک دن حُضُور قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وُضو کے لیے گئے تو آپ کی نظر پانی کی ٹینکیوں پر پڑ گئی، مجھ سے پوچھا: اِن زمزمیوں (یعنی ٹینکیوں) میں کیا رکھا ہے؟ عَرض کی: حُضُور! چونکہ پانی کی قِلّت ہے اس لیے ان میں پانی بھر رکھا ہے تاکہ رات کو مہمان آئیں تو پانی کی تنگی نہ ہو، فرمایا: یہ تو درست نہیں، پانی کی قِلّت ہے اور تم نے پانی جمع کر رکھا ہے؟ ابھی اسے لے جاؤ اور لوگوں کو دے دو۔ اُن دنوں حُجّاج کا بہت ہجوم تھا اور گلیاں بھی تنگ تھیں، پانی بھر کر لانا آسان نہ تھا، لیکن آپ کے حکم کی تعمیل سے انکار بھی ممکن نہ تھا اس لیے آپ نے جیسا حکم فرمایا تھا ایسے ہی کیا۔ (سیدی ضیاء الدین احمد قادری، ۱/۴۲۱ بتغیر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

توکّل کی اہمیت!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ سیّدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر کیسا کامِل یقین تھا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیسے عالیشان توکّل کے مالک تھے۔ ذرا سوچئے! اگر ہم میں سے کسی کے گھر مہمان آنے کے اِمکانات ہوں تب گھر میں تیاری کا عالَم کیا ہوتا ہے؟ وہ آئیٹم (Item) جن کے استعمال ہونے کے تھوڑے بہت بھی امکان ہوں وہ بھی پہلے

سے منگوا کے رکھے جاتے ہیں تا کہ عین موقع پر پریشانی نہ ہو، جبکہ وہ شَے جس کا اِستعمال میں آنا یقینی ہو اس کا تو خاص طور پر اِہتمام کیا جاتا ہے، پانی ایسی چیز ہے جو کثرت سے اِستعمال ہوتی ہے، ہونا تو یوں چاہیے تھا کہ سیّدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مہمانوں کے لیے پانی کا ذخیرہ کرنے پر خُوشی کا اِظہار کرتے اور شاباش دیتے، لیکن کسی بھی چیز کو ذخیرہ کرنا اور اسے مَحفُوظ (Save) کر کے رکھنا یہ بُزرگانِ دین کی سوچ کے خلاف ہے، اِسی لیے حکم صادِر فرما دیا کہ یہ پانی تقسیم کر دیں!

عاشقِ مُصطفٰے ضِیاءُ الدّین　　زاہد و پارسا ضِیاءُ الدّین
کیسے بھٹکوں گا میرے ہیں میرے　　رہبر و رہنما ضِیا ضِیاءُ الدّین
(وسائلِ بخشش، مُرَمَّم، ص:562)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

توکّل کیا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعلُوم ہوا ہمارے بُزرگانِ دین خود بھی توکّل کے پیکر ہوتے تھے اور دوسروں کو بھی اسی کی تَرغِیب دیتے تھے، ہمیں بھی خود میں توکّل کی صِفَت پیدا کرنی چاہیے، افسوس! کہ آج کے اِس نَفسا نَفسی کے دور میں ہم توکّل سے بہت دُور ہو گئے ہیں، حالانکہ اِسلام توکّل کی بڑی ترغیب دیتا ہے، توکُّل کے معنٰی ہیں اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی پر اعتماد کرنا اور کاموں کو اُس کے سِپُرد کر دینا، (توکّل سے) مقصُود یہ (ہوتا) ہے کہ بندے کا اعتماد تمام کاموں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہونا چاہیے (بندوں پر نہیں)۔ (خزائن العرفان، ص:۱۴۱) یہ یاد رہے کہ "اسباب کو بالکل ہی چھوڑ دینا توکُّل نہیں ہے بلکہ توکُّل یہ ہے کہ (اسباب کو اپنا کر) بندہ صرف **مُسَبِّبُ الْاَسْبَاب** یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہی اعتماد کرے۔"

(کیمیائے سعادت، ۲/ ۹۳۸، بتغیر)

کیا ہم توکّل کرتے ہیں؟

توکّل کی تعریف کا خُلاصہ یہ ہے کہ اسباب کو اِختیار کرنے کے بعد نتیجہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر چھوڑ دیا جائے، ہمیں سوچنا چاہیے کہ کیا ہم ایسا کرتے ہیں؟ کیا واقعی ہم میں توکّل پایا جاتا ہے؟ کیا ہم بھی اَسباب کو اختیار کرنے کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر بھروسا کرتے ہیں؟ عُموماً جب بھی کوئی بڑا اور اَہم کام درپیش ہو تو سب سے پہلے ہم اس کام کو سر انجام دینے کی پلاننگ (Planing) کرتے ہیں، پھر اس پلاننگ (Planing) کے ایک ایک گوشے پر عمل کرتے ہیں، اب اگر نتیجہ (Result) ہماری منشا (یعنی مرضی) کے خِلاف نکل آئے تو اس وَقْت ہماری کیا حالت ہوتی ہے؟ ہم کس قَدَر دلبرداشتہ ہوتے ہیں؟ اور مایوسی کے کیسے گہرے سَمُندروں میں ڈُوب جاتے ہیں؟ اس کی بُنیادی وجہ یہی ہے کہ ہم پلان (Plan) ترتیب دینے کے بعد اس بات سے بے خبر ہو جاتے ہیں کہ ایک ذات ایسی بھی ہے جس کی قُدرت ہماری پلاننگ (Planing) پر غالب ہے، ہم یہ بات بُھول جاتے ہیں پلان (Plan) بنانا اور اس پر عمل کرنا تو ہمارا کام ہے لیکن اُس سے نتیجہ (Result) نکالنا یہ ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے دستِ قُدرت میں ہے، یعنی ہم توکّل سے مَحروم ہوتے ہیں، اِسی وجہ سے صحیح نتائج نہ ملنے پر ہم مایُوس اور دلبرداشتہ ہو جاتے ہیں، حالانکہ ہمیں اپنے ہر ایک کام میں توکّل کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے، توکّل سے منہ موڑنا کس قدر خطرناک ثابت ہو سکتا ہے اس کا اندازہ اس حِکایت سے لگائیے۔

ایک کفن چور نے حَضْرت بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاتھ پر تَوبہ کی، حَضْرت بایزید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قَبْروں کے اَحوال کے مُتَعَلِّق اُس سے سُوال کِیا تو اس نے جواب دیا: میں نے تقریباً ہزار (1000) قَبْروں سے کفن چُرائے، لیکن سوائے دو (2) مُردوں کے باقی تمام کے منہ قبلے کی جانب

سے پھرے ہوئے تھے، تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ان لوگوں کو رِزْق کے بارے میں اللہ تَعَالٰی پر توکّل نہیں تھا۔ اس لیے قبر میں اُن کے چہرے قبلہ سے پھرے ہوئے تھے۔ (منہاج العابدین ص: ۱۰۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مقامِ غور ہے کہ توکّل سے منہ موڑتے ہوئے فقط وسائل ہی کو سب کچھ سمجھ بیٹھنا کس قدر خطرناک ثابت ہو سکتا ہے؟ اس لیے اپنے اندر توکّل پیدا کرنے کی کوشش کیجئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں توکّل جیسی عالیشان صِفَت سمیت تمام نیک اعمال بجالانے کی تَوفیق عَطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تُو عَطا حِلم کی بھیک کر دے — میرے اَخلاق بھی ٹھیک کر دے
تجھ کو فاروق کا واسِطہ ہے — یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے
عِشقِ احمد میں آنسو بہاؤں — حُبِّ دُنیا سے خُود کو بچاؤں
ایسی تَوفیق دے اِلتجا ہے — یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش، مُرَمَّم، ص:۱۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نام ونسب وتاریخِ پیدائش!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم حُضُور سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حیاتِ مُبارکہ کے مُتَعَلِّق سُن رہے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام ضِیاءُ الدین احمد ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود اِرْشاد فرماتے تھے کہ میرا پیدائشی نام "احمد مختار" ہے، میرے دادا حضرت شیخ قُطبُ الدین قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بعد میں میرا نام "ضِیاءُ الدِّین" رکھ دیا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بروز پیر ربیعُ

الاوّل 1294ھ بمُطابِق 1877ء کو بمقام قصبہ کلاس والا، ضلع ضیاء کوٹ (سیالکوٹ) میں پیدا ہوئے۔

(سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۱۶۴، ملتقطاً)

حُلیہ مبارک!

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ درمیانے قد سے تھوڑے بلند، گَندُمی رنگت کے ساتھ بارُعب اور پُر کشش شخصیّت کے مالک تھے، کتابی چہرہ، کُشادہ اور نُورانی پیشانی جس کے درمیان میں ایک باریک رَگ ہمیشہ ظاہر رہتی، بینی (ناک) مُبارَک اُونچی، آنکھیں سیاہ، بڑی اور خُوب رَوشن، لمبے اور باریک اَبرو جو آپس میں قدرے مِلے ہوئے تھے، پلکیں لمبی اور گھنی، رُخسار سُرخی مائل قدرے بھرے ہوئے ان میں سے دائیں رُخسار پر تِل، داڑھی مُبارَک گھنی، خَم ارایک مُٹھی کے برابر، لمبی گردن، چَوڑا سینہ، ہاتھوں کی اُنگلیاں لمبی، ہتھیلیاں گوشت سے پُر اور بے حد نَرم تھیں۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۵۶۷) اَلْغَرَض! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت حَسِین اور دلکش حُلیے کے مالک تھے۔

ابتدائی تعلیم!

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِبتِدائی تعلیم اپنے دادا جان سے حاصِل کی، پھر ضِیاء کوٹ (سیالکوٹ) کے مشہور عالِم وعارِف حَضْرت علّامہ مَولانا محمد حُسَین نقشبندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پڑھا، اس کے بعد مرکزُ الاَولیاء (لاہور) گئے اور وہاں کے بڑے بڑے علمائے کرام سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد مشہور محدّث اور عالِمِ دین حضرتِ علّامہ وصی احمد مُحَدِّثِ سُورتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حلقۂ درس میں شامل ہوگئے اور تقریباً چار (4) سال تک اُن سے تعلیم حاصِل کرنے کا سلسلہ جاری رہا۔

سیّدی قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمارے پنجاب سے حدیث شریف کا دَورہ کرنے

کے لیے لوگ پیلی بھیت(ہند) میں بھیجے جاتے تھے۔ وہاں حَضْرت شاہ وَصِی احمد مُحَدِّثِ سُورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک بہت بڑے بُزرگ اور کامل اَولیاءُ اللہ میں سے تھے، میں بھی اُن کی خِدمت میں حاضر ہو کر حدیث شریف کے دَورے میں شریک رہا۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری،۱/ ۱۶۷) وہاں سے درسِ نظامی کی تکمیل کی اور دَوْرَۂ حدیث شریف کے بعد سندِ فَراغَت حاصل کی۔ سرکارِ اَعلیٰ حَضْرت شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خود اپنے ہاتھوں سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دستار بندی فرمائی۔ بعد میں حَضْرت مُحَدِّثِ سُورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے خِلافت کا شَرَف بھی پایا۔

(سیدی ضیاء الدین احمد القادری،۱/ ۱۶۷)

بیعت و خلافت!

سیّدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے استاذ حَضْرت وصی احمد سُورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو امامِ اہلسنّت، مجدّدِ اعظم شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے شدید مَحَبَّت تھی، وہ ہر جُمعرات کو اعلیٰ حَضرَت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مُلاقات کی خاطر بریلی شریف تشریف لے جاتے اور اُن کے ساتھ نمازِ جُمُعہ ادا کر کے، کھانا وغیرہ تَناوُل فرما کے پھر پیلی بھیت(ہند) واپس تشریف لے جاتے، حَضْرتِ محدّثِ سُورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ ان کے دو(2) شاگرد بھی بریلی شریف حاضر ہوتے، ان میں سے ایک حَضْرت سیّدی قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے، خود سیّدی قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: حَضْرتِ علّامہ وصی احمد مُحَدِّثِ سُورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عادتِ مُبارَکہ تھی کہ ہر جمعرات ظہر کی نماز پڑھی، کھانا کھایا، عَصْر کے قریب ٹرین(Train) کا وَقْت ہوتا جو بریلی جاتی اس گاڑی میں بیٹھ جاتے اور مَغْرِب سے پہلے بریلی شریف پہنچ جاتے، جُمُعہ کی رات (یعنی شبِ جُمعہ) اور جُمُعہ کا دن اعلیٰ

حَضْرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خِدمَت میں رہتے، نمازِ جُمُعہ کے بعد کھانا کھاتے اور پھر پیلی بِھیت (ہند) واپس آ جاتے، اس طرح تین (3) برس سے زیادہ اعلیٰ حَضْرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زِیارَت ہوتی رہی۔ اِنہی حاضریوں کے دوران سیّدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے 1314ھ میں بَیْعت ہوگئے اور 1315ھ میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ کو شرفِ خِلافَت سے بھی نواز دیا، اُس وَقْت آپ کی عمر مُبارَک صرف اکیس (21) برس تھی۔

سرکارِ اعلیٰ حَضْرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے شرفِ خِلافت پانے والوں میں آپ کی ذاتِ گرامی گیارہویں (11th) نمبر پر تھی۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۱۷۳، ملتقطاً)

سفر بغداد:

سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عُلُوم و فُنُون کی تکمیل کے بعد اپنے شیخ سرکارِ اعلیٰ حَضْرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اجازت سے اپنے وطن واپس ہوئے، کچھ مدّت تک ضِیاء کوٹ (سیالکوٹ) میں قِیام فرمایا، سیالکوٹ کے قریب ہی "کلاس والا" میں آپ کی جاگیر تھی، وہاں تشریف لے گئے اور پھر وہاں سے بغدادِ مُقدّس کے سفر کا آغاز فرمایا۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۲۲۵) حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جِیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خانقاہِ معلّٰی میں تقریباً نو (9) برس سے کچھ زائد عرصے تک قِیام پذیر رہے۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۲۲۶، ۲۲۷) اس دوران سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی بُزرگانِ دِین کی زیارتیں کیں اور ان سے فَیض حاصل کیا۔

مدینہ مُنوّرہ میں رہائش!

1327ھ کو سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عرب شریف میں حاضر ہوئے اور ہمیشہ کے لیے

مدینہ شریف میں ہی رہنے لگے۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ص:۱۷۳) جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدینہ شریف میں داخل ہوئے اس وَقْت تُرکوں کی حُکومت تھی جبھی وہاں کئی جَیِّد عُلمائے کِرام جلوہ فگن تھے، اسی لیے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دربارِ سیِّدُ الانبیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں بار بار حاضری کی سَعادَت ملنے کے ساتھ ساتھ وہاں کے کئی مشائخِ کرام سے فَیض یاب ہونے کا شرف بھی نصیب ہوا۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۲۷۹، ملخصًا) مشہور عاشقِ رَسُول اور بہت بڑے عالمِ دِین، علّامہ شیخ یوسُف بن اسمٰعیل نَبہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو اکثر مدینۂ طیّبہ میں حاضِر رہتے، سیّدی قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُن سے بھی ایک طویل عرصے تک اِستِفادہ کیا۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۲۸۰)

حصولِ علمِ دِین کا شوق!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! سیّدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عِلْمِ دِین کے کیسے شیدائی تھے کہ اپنے عَلاقے میں عِلْمِ دِین حاصِل کرنے کے ساتھ ساتھ مرکزالاولیاء (لاہور)، ہند اور بغداد شریف تک کا سفر کیا، پھر جب مدینہ شریف حاضِر ہوئے وہاں بھی مَوقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے طلبِ عِلْمِ دِین میں مشغول ہوگئے اور اپنے وَقْت کے کئی مشہور علماء سے عِلْمِ دِین کے جام بھر بھر کے پیئے۔ یقیناً یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عَطا اور عِلْمِ دِین کا فَیضان ہی تھا کہ ضیاء کوٹ (سیالکوٹ) کے ایک غیر معروف قصبے میں پیدا ہونے کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہاں بھر میں قُطبِ مدینہ کی حَیثیت سے مشہور و معروف ہوگئے۔ ہمیں بھی طلبِ **عِلْمِ دِین** کا شَوق پیدا کرنا چاہیے کیونکہ **عِلْمِ دِین** ہی دُنیا و آخِرت کی کامیابیوں کا سبب ہے۔ **عِلْمِ دِین** تمام فضائل کا جامع ہے اور اپنی طلب کرنے والے کو بھی بہت سی خُوبیوں اور کثیر اچھائیوں کا پیکر بنا دیتا ہے، **عِلْمِ دِین** انبیا

عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی مِیراث ہے، **عِلْمِ دِین** قُربتِ الٰہی پانے کا راستہ ہے، **عِلْمِ دِین** خَوفِ خُدا بیدار کرنے کا نسخہ ہے، **عِلْمِ دِین** ہِدایَت کا سرچشمہ ہے، **عِلْمِ دِین** گناہوں سے بچنے کا سبب ہے، **عِلْمِ دِین** خَشْیَتِ الٰہی بیدار کرنے کا آلہ ہے، **عِلْمِ دِین** مُردہ دلوں کی حیات ہے، **عِلْمِ دِین** خَلقِ خُدا کی مَحَبَّت پانے کا سبب ہے، اَلْغَرَض! **عِلْمِ دِین** بے شُمار خوبیوں کا مَجْمُوعہ ہے، ایک سچے مُسلمان کو اس کی طلب کی کوشش کرنی چاہیے، اَحادیثِ طیّبہ میں کئی مقامات پر **عِلْمِ دِین** حاصل کرنے کے فَضائل وارِد ہوئے ہیں۔ آیئے! اِسی مُتَعَلِّق دو(2) احادیثِ طیّبہ سننے کی سَعادَت حاصِل کرتے ہیں:

1. جو عِلْمِ دِین حاصِل کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی مُشْکِلات کو آسان فرمادے گا اور اسے وہاں سے رِزْق عَطا فرمائے گا جہاں اُس کا گمان بھی نہ ہو گا۔ (جامع بیانِ العم وفضلہ، باب جامع فی فضل العلم، الحدیث: ۱۹۸، ص ۶۶)

2. جو کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَرائِض کے مُتَعَلِّق ایک(1) یا دو(2) یا تین(3) یا چار(4) یا پانچ(5) کلمات سیکھے اور اُسے اچّھی طرح یاد کرلے اور پھر لوگوں کو سکھائے تو وہ جنّت میں داخِل ہو گا۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب، ۱/ ۵۴ حدیث: ۲۰، چندے کے بارے میں سوال جواب، ص: ۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ **عِلْمِ دِین** حاصِل کرنا ایسا عظیم کام ہے کہ جس کی وجہ سے مشکلات میں آسانی، رِزْق میں فِراوانی کے ساتھ ساتھ جَنَّت میں داخلے کی بھی ضَمانت ہے، اس لیے ہمیں بھی زیادہ سے زیادہ **عِلْمِ دِین** سیکھنا چاہیے، دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول **عِلْمِ دِین** کی مَدَنی مہک سے مُعَطَّر ہے، سُنّتوں بھرے اجتماعات، مَدَنی مُذاکرے، مختلف کورسز، درس وبیان وغیرہ سبھی **عِلْمِ دِین** پھیلانے کا سبب ہیں، **عِلْمِ دِین** سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا بھی

ہے، لہٰذا عاشقانِ رَسُول کے ساتھ ہر ماہ کم از کم تین (3) دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں علمِ دین پھیلانے اور سُنّتوں کو اپنانے کی تَوفیق عَطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو! سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو!
علم حاصِل کرو جَہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو!

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص669)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دِین کی بے پناہ برکتیں ہیں، یہی علم ایک عام سے اِنسان کو فرش سے عرش پر پہنچا دیتا ہے، حُضُور شہنشاہِ بغداد، قُطب الاَقطاب، سرکارِ غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا فرمان ہے، **دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْباً** (یعنی میں عِلْم کا دَرْس لیتا رہا یہاں تک کے مقامِ قُطبِیَّت پر فائز ہو گیا) (قصیدۂ غوثیہ، از غیبت کی تباہ کاریاں، ص:۴۹۵) ہمارا حُسنِ ظَن ہے کہ سیّدی قُطبِ مدینہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدینۂ مُنَوَّرہ میں مقامِ قُطبیت پر فائز تھے، اسی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہاں بھر میں ''قُطبِ مدینہ'' کے لقب سے یاد کیے جاتے تھے اور آج بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہی لقب ہر خاص و عام کی زبان پر ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ''قطبِ مدینہ'' کیوں کہتے ہیں؟ آپ کو یہ لقب کیسے ملا؟ آیئے اِس حوالے سے ایک اِیمان افروز واقعہ سنتے ہیں:

قطبِ مدینہ کا لقب!

1949ء میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پوتے حَضْرتِ علّامہ مَولانا ابراہیم رضا خان جِیلانی

میاں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مدینۂ مُنوّرہ حاضری ہوئی، واپسی پر بریلی شریف میں اپنے گھر میں یہ واقعہ سنایا: میں حُضُور سرکارِ ابد قرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیارِ پاک مدینۂ مُنوّرہ میں حاضِر تھا، ایک دن حَضْرتِ مَولانا ضِیاءُالدّین صاحِب قادِری رَضَوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے درِ دَولت پر حاضری دی، اس کے بعد حُضُور سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُواجہ شریف میں حاضر ہوا اور دعا کی کہ حُضُور! آپ کے کرم سے مدینۂ طیّبہ کے قُطب سے بھی مُلاقات ہو جائے؟ پھر جِیلانی میاں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں اپنی قِیام گاہ واپس آیا تو دیکھا کہ حَضْرت مولانا ضیاءُالدین صاحب تشریف لائے ہیں، کیونکہ وہ بہت کم گھر سے نکلتے تھے اس لیے مجھے انہیں اچانک دیکھ کر شدید حیرت ہوئی تو میں نے تعجُّب سے کہا: حَضْرت! ابھی تو آپ سے مُلاقات ہوئی تھی، پھر ایک دَم کیسے تشریف آوری ہوئی؟ مولانا ضِیاءُالدین صاحب نے فرمایا: میرے دل میں اچانک خیال پیدا ہوا کہ آپ سے ملاقات کروں، کیونکہ آپ نے ہی تو طلب فرمایا ہے! اس کے بعد وہ خاموش ہو گئے۔ حُضُور جِیلانی مِیاں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اِدھر میرا دربارِ مُصطفٰے میں عَرض کرنا اور اُدھر سیّدی قُطبِ مدینہ سے ملاقات ہو گئی، اِس سے مَعْلُوم ہوتا ہے کہ حَضْرت مَولانا ضِیاءُالدین صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدینۂ پاک کے قُطب ہیں، جِیلانی میاں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مزید اِرْشاد فرمایا: جن کے خلیفہ کی یہ شان ہو کہ مدینۂ پاک میں قطب ہیں، ان کے پِیر و مُرشِد، سیدی اعلیٰ حَضْرت، عَظِیمُ الْبَرکت کے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں قُرب کا کیا مقام و حال ہو گا۔ (سیّدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۴۶۹)

تم کو قطبِ مدینہ یا مُرشِد! عُلماء نے کہا ضِیاءُ الدّین
مجھ کو اپنا بناؤ دِیوانہ واسطہ غوث کا ضِیاءُ الدّین
(وسائلِ بخشش، مُرَمَّم، ص:562)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جب مُرید ایسا ہے تو پیر کیسا ہو گا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی جُز کو دیکھ کر کُل پر حکم لگایا جاتا ہے، شاگرد کی قابلیت دیکھ کر اُستاذ کی وُسعتِ عِلمی کا پتہ چلتا ہے، اسی طرح مُرید کے مقام کو دیکھ کر پیر کا مرتبہ مَعْلُوم ہوتا ہے۔ جب حُضُور قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدینۂ مُنوّرہ کے قُطب ہوں تو ان کے پیر، سرکارِ اعلیٰ حَضْرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مَقام و مرتبہ بارگاہِ خُدا و مُصْطَفٰے میں کس قدر بُلند ہو گا۔ اعلیٰ حَضْرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے وَقْت کے بہت بڑے ولی اور عظیم عالمِ ربّانی تھے۔ آیئے! حُصُولِ برکت کے لیے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بھی کچھ تذکرہ سنتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت کے معمولات!

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ساری زِندگی شریعت کی پاسداری میں بسر ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شَخْصِیَّت حقیقی معنوں میں سُنّتوں کی آئینہ دار تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا معمول تھا کہ کبھی قہقہہ لگا کے نہ ہنستے ❁ جماہی آنے پر اُنگلی دانتوں میں دبالیتے اور کوئی آواز پیدا نہ ہوتی ❁ قِبلہ کی طرف رُخ کر کے کبھی نہ تُھوکتے ❁ نہ ہی قبلہ کی طرف پائے مُبارَک (پاؤں) دراز کرتے ❁ نمازِ پنجگانہ مَسجد میں باجماعت اَدا کرتے ❁ فرض نماز با عِمامہ پڑھا کرتے ❁ لوہے کے قلم سے اِجتِناب فرماتے ❁ مِسواک کیا کرتے ❁ اور سرِ مُبارَک میں تیل بھی ڈلواتے۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص:۱۱۴) ❁ کسی بھی چیز کے لینے دینے میں سیدھا ہاتھ ہی اِستِعمال فرماتے، اگر کبھی لینے والے نے اپنا اُلٹا ہاتھ آگے بڑھا دیا تو آپ فوراً دَستِ مُبارَک روک لیتے اور فرماتے کہ سیدھے ہاتھ میں لیجئے کہ اُلٹے ہاتھ میں شیطان لیتا ہے۔ (فیضانِ اعلیٰ

حضرت، ص۱۱۱) آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مَساجِد کا بہت اَدب کرتے، مسجد میں داخِل ہوتے ہوئے ہمیشہ دایاں قدم پہلے داخِل فرماتے، جبکہ باہَر آتے ہوئے پہلے بایاں قدم جُوتے کے بالائی حصے پر رکھتے پھر سیدھے پاؤں میں جوتا پہن کر اُلٹے پاؤں میں جوتا پہنتے (تاکہ سُنّت کے مُطابِق عمل ہو جائے)۔ ایک روز نمازِ فجر ادا کرنے کے لیے خلافِ مَعمُول تھوڑی دیر ہو گئی، نمازیوں کی نگاہیں بار بار کاشانۂ اَقدس کی طرف اُٹھ رہی تھیں کہ عین اِنتظار میں جلدی جلدی تشریف لائے، اس جلدی کی کیفیت میں اتّباعِ سنّت کا عالَم یہ تھا کہ دروازۂ مسجد کے زِینے (یعنی سیڑھیوں) پر جس وَقْت قدمِ مُبارَک پہنچا تو سیدھا، مسجد کے نئے فرش اور پُرانے فَرش پر قدم پہنچا تو سیدھا، آگے صحنِ مَسجد میں ایک صَف بچھی تھی اُس پر قدم پہنچا تو سیدھا، اور اِسی پر بَس نہیں ہر صَف پر پہلے سیدھا ہی قدم رکھا، یہاں تک کہ محراب میں مُصلّٰی پر بھی سیدھا قدم ہی پہنچایا۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت ۱۲۲، بتغیر)

سنّتیں اپنانے میں ہی عظمت ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اعلیٰ حَضْرت رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیسے متبعِ سُنّت (یعنی سُنّت کی کیسی اِتّباع کرتے) تھے کہ ہر کام سُنّت کے مُطابِق کرنے کا اِہتِمام فرماتے، ہمیں بھی اپنے معمولات میں سُنّتوں کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہیے، خُصُوصاً ہر نیک اور جائز کام سیدھی طرف سے سیدھے ہی ہاتھ سے شُروع کرنے کی عادَت بنانی چاہیے، کیونکہ سُنّتیں اپنانے میں ہی عظمت ہے، اس کے ساتھ ساتھ سادہ زِندگی گزاریں، عاجزی اور اِنکساری کا پیکر بنیں، ہمیشہ دُوسروں سے حُسنِ اَخلاق سے پیش آئیں، بڑوں کی عِزّت اور چھوٹوں پر شَفقت کریں، اپنے ماتحتوں سے اَچّھا سُلوک کریں، مُسلمانوں کی خَیْر خواہی میں ہمیشہ پیش پیش رہیں، اَلْغَرَض! ہم بھی سِیرت کے

ساتھ ساتھ اپنی صُورَت کو بھی سُنّتوں کے مُطابِق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ آقا کریم، رؤف ورحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان کے مُطابِق ایک مُٹھی داڑھی ہو، سُنّت کے مُطابِق زُلفیں ہوں، پیارے پیارے عِمامہ شریف کا تاج سر پر سجا ہو، سُنّتوں کا آئینہ دار مدنی لباس ہو، مُسکرا کر مِلنا مَعمُول ہو، سلام کو عام کرنے کی دُھن ہو، کھانا مٹی کے برتنوں میں دَستَر خوان پر کھائیں، ایسا کرنے سے دُنیا بھی اَچّھی ہو گی اور آخِرت میں بھی فائدہ ملے گا۔ اگر ہم اپنے بُزرگانِ دین کے حالاتِ زندگی کا مُطالَعہ کریں تو ہمیں مَعلُوم ہو گا ان کے مَعمُولات سُنّتوں کے عین مُطابِق تھے، حُضُور سیدی قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی سُنّتوں کے پیکر اور بہت ہی نیک بزرگ تھے۔

اخلاق وعادات!

سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت ہی پسندیدہ اَوصاف و اَخلاق سے مُتَّصِف تھے، ہمیشہ یادِ خُدا میں ڈُوبے رہتے، شب بیدار اور تہجُّد گزار بُزرگ تھے، اِشراق، چاشت اور اوّابین کی نمازیں ادا کرنا آپ کا مَعمُول تھا، کمزوری اور بُڑھاپے کے باوجود ایّامِ بِیض (ہر قمری یعنی مدنی ماہ کی 13، 14، 15 تاریخ) کے روزے تَرک نہیں فرماتے تھے۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۴۸۶، بتغیر)

ہمیں بھی فرض نمازوں کے ساتھ اِن نوافِل کو اَدا کرنے اور نفل روزے رکھنے کی عادت بنانی چاہیے، سیّدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں مَنقُول ہے کہ آپ کو اُٹھنے بیٹھنے میں بڑی تکلیف ہوتی تھی مگر پھر بھی وضو کے لیے جاتے وَقت کسی کا سہارا نہ لیتے تھے، دُشواری کے باجود خُود ہی کھڑے ہوتے (اور وضو فرماتے)۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۴۸۶) سادگی آپ کا شِعار تھی، سُنّتِ رسول کی اِتّباع میں آپ نے بھی بکریاں پال رکھی تھیں، اُن کے دودھ سے مہمانانِ رسول کی ضِیافت

فرماتے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا گھر حُجاج و زائرین کا ٹھکانہ تھا۔(سیدی ضیاءالدین احمد القادری،۱/۴۸۸) عرب شریف میں آپ بہت مَشہور تھے، عَرب و عَجَم میں آپ کے مُریدین اور خُلَفا پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گفتگو بہت کم فرماتے۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری،ص:۴۸۹،بتغیر) آپ کے ہاں ہر روز بعدِ نمازِ عِشا مُستَقِل محفلِ میلاد مُنعَقِد ہوتی تھی، جو اُن کے وصال تک جاری رہی۔ (سیدی ضیاءالدین احمد القادری، ۱/۴۹۵) عربوں جیسی مہمان نوازی آپ کا خاصّہ تھی۔

مہمان نوازی کی عادت!

چائے کے تین(3) تھرماس آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ہمیشہ بھرے رکھے رہتے تھے، مہمانانِ مُصْطَفٰے کو ان میں سے چائے پیش کی جاتی، جیسے ہی ایک تھرماس خالی ہوتا تو اوپر گھر میں بھیج دیا جاتا کچھ دیر کے بعد چائے سے بھرا ہوا واپس لوٹ آتا۔ سارا دن یہی سلسلہ جاری رہتا، رات کو لنگر کے بعد سب کی چائے سے تَواضُع کی جاتی، پھر حَضْرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھرماسوں کی طرف اشارہ کرکے فرماتے ان میں کچھ ہے؟ اگر کچھ بچی ہوتی تو عَرض کی جاتی: بس ایک تھرماس میں تھوڑی سی چائے باقی ہے۔ فرماتے: یہ بھی ایک ایک گھونٹ پلا دو پھر فرماتے فریج میں دیکھو اگر کچھ ہو تو وہ بھی تقسیم کر دو۔(سیّدی ضیاء الدین احمد القادری،۱/۴۲۲) دُنیا سے بے پرواہی کا عالم یہ تھا کہ فریج میں آپ کے اہلِ خانہ کے گھر کی ضروریات کا سامان رکھا ہوتا تھا، اُسے بھی تقسیم کر دینے کا حکم فرماتے تھے۔(سیّدی ضِیاءُ الدِّین احمد القادری،۱/۴۲۲) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں جو بھی آتا حسبِ مَراتب اُس کی پذیرائی فرماتے، آپ کا دروازہ سب کے لیے کھلا ہوتا اور دستر خوان سب کے لیے عام ہوتا، آپ کے پاس جتنے پیسے بھی آتے سب کے سب خَرچ فرما دیتے کچھ بچا کر نہ رکھتے اور اکثر مہمانوں پر خرچ فرماتے۔(انوارِ قطبِ مدینہ:۲۴۰)

مہمان نوازی سنّتِ انبیا ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سیّدی قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کس قدر مہمان نواز تھے؟ یوں لگتا ہے جیسے مہمان نوازی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی فطرت بن چکی تھی، اپنے دولت کدے پر آنے والے ہر شَخْص کی اس کے مرتبہ کے مُطابِق مہمان نوازی کرتے، مہمان نوازی جنّت میں لے جانے والے کاموں سے ایک کام اور کئی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سُنَّت بھی ہے، حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں مَنقُول ہے کہ جب تک آپ کے دستر خوان پر مہمان نہیں آجاتے تھے آپ کھانا تناول نہیں فرماتے تھے۔(عجائب القرآن مع غرائب القرآن:۳۷۶) اس رِوایت سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کو مہمان نوازی کس قدر مَحْبُوب یعنی پسندیدہ ہے، مہمان نوازی ایک ایسا نیک کام ہے کہ جس میں ثوابِ کثیر کے ساتھ ساتھ مَحَبَّتوں کا فَروغ، آپس میں تعلُّقات کی مضبوطی بھی ہے، لہٰذا جب بھی مہمان آئیں اپنی وُسعَت کے مطابق ان کی خوب مہمان نوازی کیجئے کیونکہ یہ ایک ایسا عمل ہے کہ جس میں ہماری دنیا کے ساتھ ساتھ آخِرت بھی بہتر ہوتی ہے۔

مہمان نوازی کا معیار!

افسوس! کہ ہمارے مُعاشرے میں مہمان نوازی جیسی پیاری صِفَت بھی دَم توڑتی جارہی ہے، اب مہمان نوازی کا پہلے جیسا جوش و خروش اور جذبہ نظر نہیں آتا، آج کل ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض لوگ مہمان نوازی تو کرتے ہیں لیکن انہوں نے گویا یہ معیار قائم کرلیا ہے کہ جتنی اُن کی تکریم اور تواضُع کی جائے گی، وہ بھی اُتنی ہی دوسروں کی تکریم اور تواضُع کریں گے، یوں مہمان نوازی جیسی عبادت کو "جیسا کرو گے ویسا بھرو گے" کا مِصْداق بنا دیا گیا ہے، حالانکہ یہ تو ایک عُمدہ عِبادت، اَنبیا کی سُنَّت اور اَجْر و

فَضِیلت والا عمل ہے۔ اسی طرح آج کل ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جن کا یہ مَعمُول ہوتا ہے کہ اگر کوئی ان کی مہمان نوازی کرے تب وہ بھی اُس کی مہمان نوازی کرتے ہیں لیکن اگر کوئی اُن کی مہمان نوازی نہ کر پائے تب وہ بھی ایسوں کی مہمان نوازی سے محروم رہتے ہیں، ایسے اَفْراد اس حدیثِ پاک سے مُشکبار مدنی پھول چُن کر اپنے دل کے گلدستے میں سجالیں۔

حَضْرت مالک بن نفر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بَیان ہے کہ ایک بار میں نے عَرض کی: یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ اِرْشاد فرمایئے کہ میں ایک شَخْص کے یہاں گیا، اُس نے میری مہمانی نہیں کی، اب وہ میرے یہاں آئے تو اُس کی مہمانی کروں یا بدلہ دُوں؟ اِرْشاد فرمایا: نہیں! بلکہ تم اس کی مہمانی کرو! (سنن الترمذی، کتابُ البِرّ والصلة، باب ماجاء في الأحسان والعفو، الحدیث: ۲۰۱۳، ۳/۴۰۵)

اسی طرح ہمارے ہاں مہمان نوازی کرنے میں یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ وہ اَفْراد جن سے ہمیں مُستَقْبِل میں کوئی کام پڑنے کا اِمکان ہو، بالخصوص جن سے کوئی دُنیوی مقصد نکلتا ہوا نظر آتا ہو، ایسے اَفْراد کی خاص طور پر معمول سے ہٹ کر زیادہ تَواضُع اور عزّت افزائی کی جاتی ہے لیکن وہ لوگ کہ جن سے زیادہ تَعلُّق اور واسِطہ نہ ہو یا جن کی طرف سے اِن سے بڑھ کر کوئی مہمان نوازی نہ کرنے والا ہو تو ایسے اَفْراد پر عُمُوماً زیادہ تَوجُّہ نہیں دی جاتی اور نہ ہی اُن کی تَواضُع کو زیادہ اَہمِیَّت دی جاتی ہے، حالانکہ مہمان نوازی میں سب کے ساتھ اُن کے مقام و مرتبے کے مطابق معاملہ کرنا چاہیے اور ہر مہمان کی عزّت کرنی چاہئے۔

مہمانوں کی اقسام!

یاد رکھئے! کہ مہمانوں کی مُختلِف اقسام ہیں، ان میں سے ہر ایک کے اپنے حُقُوق و آداب ہیں، لہٰذا

انہیں ملحوظ رکھا جائے، بعض مہمان وہ ہوتے ہیں جو گھنٹے دو گھنٹے کیلئے آتے ہیں اور چائے، پانی پینے کے بعد چلے جاتے ہیں ان کے کیلئے خاص اہتمام ضروری نہیں ہوتا، جبکہ بعض وہ ہوتے ہیں جنہیں ہم شادی بیاہ، عقیقے وغیرہ کسی تقریب میں دَعوَت دے کر خود بُلاتے ہیں، اِس میں امیر و غریب کا فرق کیے بغیر کھلانے پلانے اور بٹھانے میں سب کیلئے یکساں اہتمام کرنا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ امیر و کبیر لوگ تو شاہانہ انداز میں بیٹھے خُوب اَنواع واَقسام کے عُمدہ کھانوں سے لُطف اٹھائیں مگر مُفْلِس، مُتَوَسِّط اور غریب لوگوں کو عام کھانے کھلائے جائیں، ایسا ہر گز نہیں کرنا چاہیے کہ اس سے مسلمانوں کی دل شکنی اور دل آزاری ہوتی ہے۔ اسی طرح بعض مہمان جیسے بہن، بھائی یا قریبی رشتہ دار ایسے بھی ہوتے ہیں جو کچھ دنوں کیلئے رہنے آتے ہیں، ان کی مہمان نوازی بھی کرنی چاہیے۔

بہارِ شریعت جلد 3 صفحہ نمبر 391 پر فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو شَخْص اللہ عَزَّوَجَلَّ اور قِیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ مہمان کا اِکرام کرے، ایک دن رات اُس کا جائزہ ہے (یعنی ایک دن اس کی پوری خاطر داری کرے، حسبِ استطاعت اس کے لیے پُرتکلُّف کھانا تیار کروائے) اور ضِیافت تین (3) دن ہے (یعنی ایک دن کے بعد ماحضر (جو گھر میں موجود ہو) پیش کرے) اور تین (3) دن کے بعد صدقہ ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب إکرام الضیف... إلخ، الحدیث: ۶۱۳۸، ۴/۱۳۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مہمان نوازی سمیت تمام نیک اعمال کرنے اور اچھی خصلتیں اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

واسطہ میرے پیر و مرشد کا مجھ کو تو متقی بنا یارب!
دل کا اجڑا چمن ہو پھر آباد کوئی ایسی ہوا چلا یا رب!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مزاراتِ اولیاء!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زِندگی کے مختلف گوشوں کے بارے میں سن رہے ہیں۔ اپنے اسلاف کا تذکرہ بیان کرنے کی ایک اہم وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ ہم ان کے سیرت و کردار اور ان کی مُقدّس زِندگی کے مُتَعَلِّق سُن کر اُن جیسا بننے کی کوشش کریں۔

بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہر ہر اِسلامی بھائی و اِسلامی بہن کو ان بُزرگانِ دین کی تعظیم و تکریم کرنے اور ان کی سیرت و کردار کو اپنانے کا درس دیتے رہتے ہیں۔ آپ کے اسی درس کا نتیجہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شُوریٰ کے تحت ایک شعبہ بنام "مجلسِ مزاراتِ اولیاء" قائم ہے جس کا کام ان اولیائے کرام کی خانقاہوں اور درگاہوں پر حاضِر ہونے والے عاشقانِ رسول کو نماز کی پڑھنے کی دعوت دینا، کیونکہ بد قِسمتی سے ایسا بھی دیکھا جاتا ہے کہ مزار پر حاضری دینے والے نماز کے معاملے میں بہت سُستی کا مظاہرہ کرتے ہیں، دعوتِ اسلامی "**مسجد بھرو تحریک**" ہے، اس مدنی ماحول میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نماز کی پابندی کا مدنی ذہن دِیا جاتا کہ دُنیا اِدھر سے اُدھر ہو جائے، مگر ہماری نماز نہیں جانی چاہئے، اس مجلس کا کام، صاحبِ مزار کی مُبارک سیرت کے حوالے سے لوگوں کی رہنمائی کرنا اور اِن کے نقشِ قدم پر چلنے کی ترغیب دِلانا، اس مجلس کا کام، مزارات پر ہونے والی خرافات (یعنی خرابیوں کو) حکمتِ عملی کے ساتھ روکنا، اس مجلس کا کام، مزار کے اطراف کی مسجد میں مدنی قافلوں کو سفر کروانا، اس مجلس کا کام مدنی قافلے کے جدول کے مطابق مختلف اوقات میں ہونے والے حلقوں میں زائرین کو شرکت کروانا اور اِنہیں بھی مدنی قافلوں میں سفر کرنے اور مدنی انعامات پر عمل کرنے کی دعوت دینا ہے، اس مجلس کا کام تقسیمِ رسائل کے ذریعے زائرین تک نیکی کی

دعوت و دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام پہنچانا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہماری خوش بختی ہے کہ آج ہم نے بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ایک ولی اور سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ کے ایک عَظِیْم بُزرگ سیّدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت کے مُتَعَلِّق سننے کا شرف حاصل کیا، ہمیں بھی ان جیسا بننے کی کوشش کرنی چاہیے۔

رسالے کا تعارف!

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زِندگی کے بارے میں مزید معلومات کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے رسالے ''**سیّدی قطبِ مدینہ**'' کا مطالعہ بے حد مُفید رہے گا، لہٰذا آج ہی اِس رسالے کو ہدیۃً طلب فرما کر اس کا مُطالَعہ فرمائیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہماری خوش نصیبی ہے کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سیّدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُرید بھی ہیں اور ان کے خلیفہ بھی ہیں، سیّدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فیضان حاصل کرنے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بَیعت کر لی جائے، اس سے حُضُور سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فَیضان نصیب ہونے کے ساتھ ساتھ سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ کے بڑے بڑے اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کا فیضان بھی نصیب ہو گا، مُرید ہونے میں نُقصان کا کوئی پہلو ہی نہیں، دونوں جہاں میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہی فائدہ ہے۔

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا
بول بالے مِری سرکاروں کے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُریدین کی اصلاح!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سیّدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیشہ سُنّتوں کی پاسداری کرتے، آپ خود بھی شریعت پر عمل کرتے اور مُریدین کو بھی شریعتِ مُطَہَّرہ پر ہی عمل کرنے کی ہدایت فرماتے، خُصُوصاً نماز کی پابندی کی بہت تاکید فرماتے، اکثر فرماتے کہ نماز کے بغیر کچھ نہیں، اگر کوئی نصیحت کے لیے عَرض کرتا تو فرماتے: بیٹا! نماز پڑھا کرو! نماز کو مضبوطی سے پکڑ لو! مُریدین، مُخْلِصِین کی اِصلاح ہر وَقْت ان کے پیشِ نظر ہوتی۔ عقائد و اعمال میں دُرستگی کی ہمیشہ تاکید فرماتے، آپ کی صحبت میں غُربا اور فُقَرا کو دیکھ کر پُرانے بزرگوں کی یاد تازہ ہوتی، تَواضُع و اِنکسار آپ کا مِزاج تھا۔ (انوارِ قطبِ مدینہ، ص: ۲۴۰، ملتقطاً)

وصالِ پُرملال اور تدفین:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی شفقتیں اور مَحَبَّتیں ہمیشہ لُٹاتے رہے یہاں تک کہ 4 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام 1401ھ بمطابق 2-10-81 بروز جمعہ مسجدِ نبوی شریف کے مؤذن نے "اللہ اکبر اللہ اکبر" کہا اور سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کلمہ شریف پڑھا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ بعدِ غُسل شریف کفن بچھا کر سرِ اقدس کے نیچے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حجرۂ مقدسہ شریف کی خاک مُبارَک رکھی گئی، سرکارِ دوعالم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور کا غسّالہ شریف اور مُختلِف تبرکات ڈالے گئے۔ پھر کفن شریف باندھا گیا۔ بعدِ نمازِ عصر دُرُود و سلام اور قصیدۂ بُردہ شریف کی گُونج میں جنازۂ مُبارَکہ اُٹھایا گیا۔

عاشِق کا جَنازہ ہے ذرا دُھوم سے نکلے

مَحبُوب کی گلیوں میں ذرا گھوم کے نکلے

بالآخر بے شُمار سوگواران کی مَوجُودگی میں سیدی قطبِ مدینہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کی آرزو کے مُطابِق جنّت البقیع کے اس حصے میں جگہ نصیب ہوئی، جہاں اہلبیتِ اطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آرام فرما ہیں، وہاں سَیِّدَۃُ النِّسا فَاطِمَۃُ الزَّہْرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مزارِ پُر اَنوار سے صرف دو(2) گز کے فاصلے پر سپردِ خاک کیا گیا۔ (سیّدی قطبِ مدینہ، ص۱۷) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے پیر و مرشِد سے اِنتہائی محبت و عقیدت کا اِظہار کرتے ہوئے اپنے مجموعہ کلام "**وسائلِ بخشش**" میں لکھتے ہیں:

جامِ عشقِ نبی پِلا کے مجھے — مست و بے خود بنا ضِیاءُ الدّین
میرے دشمن ہیں خون کے پیاسے — مجھ کو ان سے بچا ضِیاءُ الدّین
موت آئے مجھے مدینے میں — کردو حق سے دعا ضِیاءُ الدّین
حشر میں دیکھ کر پکاروں گا — مرحبا مرحبا ضِیاءُ الدّین
مجھ کو دیدو بقیعِ غرقد میں — اپنے قدموں میں جا ضِیاءُ الدّین
مصطفٰے کا پڑوس جنّت میں — مجھ کو حق سے دلا ضِیاءُ الدّین
بے عمل ہی سہی مگر عطارؔ — کس کا ہے؟ آپکا ضِیاءُ الدّین

(وسائلِ بخشش، مُرَمَّم، ص:563)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشرۂ ذوالحجہ کے فضائل:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ ذُوالحِجَّۃِ الحَرام کی بھی کیا ہی بات ہے، خاص طور پر اس کے ابتدائی عشرہ کی عظمت و رِفعت کے کیا کہنے! احادیثِ طَیِّبَہ میں ان دنوں کے ایک روزے کو سال بھر کے روزوں کے برابر اور ایک شب کے قیام کو شبِ قدر کے قیام کے برابر بتایا گیا ہے، چنانچہ

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اللہ عَزَّوَجَلَّ کو عَشَرہ ذُوالحِجَّہ سے زیادہ کسی دن میں اپنی عِبادت کیا جانا پسندیدہ **نہیں اِس کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر شب کا قِیام شبِ قَدْر کے برابر ہے۔** (جامع ترمذی ج۲ ص۱۹۲ حدیث ۷۵۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ لگائیے کہ پہلے عشرۂ ذوالحجہ کی کیسی برکتیں ہیں، فیضانِ سنت جلد اوّل میں لکھا ہے: بعض احادیثِ مُبارَکہ کے مطابِق ذُوالحِجَّۃِ الحَرام کا پہلا عَشَرہ (یعنی اِبتدائی 10 دن) رَمَضانُ المُبارَک کے بعد سب دِنوں سے افضل ہیں۔ (فیضانِ سنت، ص:۱۴۰۳) بلکہ دن تو رَمَضان سے بھی افضل ہیں جبکہ راتیں رَمَضان کی افضل ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ان دنوں کو فضولیات میں ضائع کرنے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں ہی بسر کریں، دن روزے سے اور شب عِبادَت میں گزاریں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مہینے کے اِبتدائی عشرے میں روزانہ نمازِ عِشا کے بعد مَدَنی مُذاکرہ بھی مَدَنی چینل پر براہِ راست (Live) نشر کیا جاتا ہے، جس میں شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ علم و حِکمت کے مَدَنی پھول لٹاتے ہوئے عاشقانِ رسول کے سُوالات کے جوابات عَطا فرماتے ہیں، OB وین کے ذریعے مختلف شہروں کے عاشقانِ رسول بھی ان مدنی مذاکروں میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے ہیں،

مَدَنی مذاکرے میں شرکت ہمیں بہت سے گناہوں سے بچا کر کئی نیکیوں کا حق دار بنا سکتی ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت"

ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت کرنا ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام ہے۔ **مَدَنی مذاکرہ** علمِ دین حاصِل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، **مَدَنی مذاکرہ** اچھی صحبتیں پانے کا بہترین ذریعہ ہے، **مَدَنی مذاکرے** میں شِرکت کرنے سے نیک اعمال اپنانے کا جذبہ بیدار ہوتا ہے، **مَدَنی مذاکرے** میں شِرکت کرنے سے بندہ گناہوں سے بیزار اور نیکیوں سے پیار کرنے لگتا ہے، اَلْغَرَض! **مَدَنی مذاکرے** میں شرکت دِین و دُنیا کی اِصلاح کا سبب ہے، لہٰذا ہفتہ وار مَدَنی مذاکرے میں شرکت کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ڈھیروں ڈھیر اِسلامی بھائی مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے گناہوں سے منہ موڑ کر سُنّتوں کے پیکر بن چکے ہیں، آیئے اسی ضمن میں ایک مَدَنی بہار مُلاحظہ کیجیے!

میں نے ویڈیو سینٹر کیوں بند کیا:

مرکز الاولیاء (لاہور، پاکستان) کے رہائشی اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی سے قبل مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرا ایک ویڈیو سینٹر تھا، جہاں سارا دن بیٹھا میں خود بھی فلمیں ڈرامے دیکھتا رہتا اور دُوسرے لوگوں کو فلموں کی سی، ڈیز فراہم کر کے اپنی بربادیٔ آخِرت کا سامان کرتا۔ مجھے ایک دن مَدَنی چینل کا سلسلہ "مَدَنی مذاکرہ" دیکھنے کا موقع ملا۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ عاشقانِ رسول کے سُوالات کے بڑے دلنشین انداز میں جوابات اِرْشاد فرما رہے تھے، جس کی وجہ سے میں بھی توجُّہ کے ساتھ مَدَنی مذاکرہ سننے لگا، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے

نصیحت آموز اور فکرِ آخرت سے مَعمُور مَلفُوظات نے میرے دل کی دُنیا بدل دی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے اپنی گناہوں بھری زندگی سے تَوبہ کی اور اپنا ویڈیو سینٹر ہمیشہ کے لیے بند کر دیا اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکیوں کی شاہراہ پر گامزن ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مَدَنی ماحول کی برکت سے میں نمازِ پنجگانہ کا پابند بن گیا۔ اپنے چہرے پر داڑھی شریف اور سر پر عمامہ شریف کا تاج سجالیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے شُعبہ جات!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی مسجد بھر و تحریک دعوتِ اسلامی 100 سے زائد شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے۔ مُلک و بیرونِ مُلک دعوتِ اسلامی کے تحت سینکڑوں جامعاتُ المدینہ (للبنین وللبنات) قائم ہیں، جن میں ہزاروں طلبہ وطالبات درسِ نظامی کر رہے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدارس المدینہ سے حفظِ قرآن کی سعادت حاصل کرنے والے حُفّاظِ کرام ہر سال سینکڑوں مساجدِ اہلسنّت میں ماہِ رمضان میں تراویح میں قرآنِ پاک (مصلی) سُنتے، سُناتے ہیں۔ ♣ اس سال مدرسۃ المدینہ و جامعۃ المدینہ کے تقریباً **18034** (اٹھارہ ہزار چونتیس) حُفاظ نے ماہِ رمضان میں تراویح میں قرآنِ پاک (مصلی) سُننے / سُنانے کی سعادت حاصل کی۔

♣ پاکستان میں اس وقت **2438** (دو ہزار چار سو اڑتیس) **مدرسۃ المدینہ** ہیں، جن میں تقریباً **110201** (ایک لاکھ دس ہزار دو سو ایک) مدنی مُنّے و مدنی مُنّیاں ہیں، اِسی طرح بیرونِ ملک **188** مدرسۃ المدینہ

اور **8983**(آٹھ ہزار نو سو تراسی) مدنی مُنّے و مدنی مُنّیاں

♣ پاکستان بھر میں کم و بیش **5540**(پانچ ہزار پانچ سو چالیس) مدرسۃ المدینہ بالغان ہیں، جن میں پڑھنے والوں کی تعداد تقریباً **39114**(اُنتالیس ہزار ایک سو چودہ) ہے۔

♣ پاکستان بھر میں کم و بیش **2693**(دو ہزار چھ سو ترانوے) مدرسۃ المدینہ بالغات ہیں، جن میں پڑھنے والیوں کی تعداد کم و بیش **29080**(اُنتیس ہزار اَسّی) ہے۔

مدرسۃ المدینہ آن لائن: پاکستان بھر میں مدرسۃ المدینہ آن لائن کی **13 شاخیں**(Branches) قائم ہیں، جن میں پڑھنے والوں کی تعداد کم و بیش **4700**(چار ہزار سات سو) ہے۔ **86 ممالک** کے طلبہ انٹرنیٹ کے ذریعے تعلیمِ قرآن حاصل کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ مَدَنی تربیت گاہیں، مختلف تربیتی کورسز کے علاوہ مَدَنی چینل جو کے بے شُمار مُسلمانوں کی اِصلاح اور غیر مُسلِموں کے قَبُولِ اسلام کا سبب بن رہا ہے نیز اس کے ذریعے لاکھوں لاکھ عاشقانِ رسول علمِ دین سے مالا مال ہو رہے ہیں، دارُالمدینہ، کئی دارُالافتاء اہلسنّت، المدینۃ العلمیہ، مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ جس سے ماہانہ لاکھوں لاکھ مسلمان مُستَفِیض ہو رہے ہیں، اس کے علاوہ سینکڑوں مدَنی مراکز(یعنی فیضانِ مدینہ) اور کثیر مساجد کی تعمیرات و انتظامات، مدارس المدینہ آن لائن، اسی طرح سینکڑوں ہفتہ وار اجتماعات، بڑی راتوں کے اجتماعات، پورے ماہِ رَمَضان کا اجتماعی اعتکاف سینکڑوں اور آخری عشرے کا اجتماعی اعتکاف ہزاروں مقامات پر ہوتا ہے، جن میں ہزارہا اسلامی بھائی مُعْتَکِف ہوتے ہیں، اِسی طرح مُلک و بیرونِ ملک اسلامی بہنوں کے سینکڑوں مقامات پر باپردہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات، ہزاروں مقامات پر مدرسۃ المدینہ بالغات، مَدَنی تربیت گاہیں، مختلف تربیتی کورسز، مختلف شعبہ جات سے وابستہ اسلامی بہنوں میں مدنی کام، غرض

یہ کہ دعوتِ اسلامی کے ہر شعبے میں ہونے والے مدنی کاموں کو منظّم طریقے سے جاری رکھنے اور آگے سے آگے بڑھانے کے لئے خطیر رقم درکار ہوتی ہے۔

قربانی کی کھالیں دعوتِ اسلامی کو دیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان تمام شعبہ جات کو چلانے کیلئے کروڑوں نہیں، اربوں روپے کے اَخراجات ہوتے ہیں۔ جو مُخَیَّر حَضرات کے تعاوُن سے ہی پورے ہوتے ہیں، مَدَنی کاموں کے لیے پیش آنے والے ان اَخراجات کو پورا کرنے کے لیے بقر عید کے موقع پر قربانی کی کھالیں بھی جمع کی جاتی ہیں۔ ابھی بھی بقر عید بالکل قریب ہے اور انہی دنوں میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں مالی معاونت کے لیے کھالیں جمع کی جاتی ہیں۔ دعوتِ اسلامی کا خدمتِ دین کا یہ عظیم کام آپ سب کے سامنے ہے، لہٰذا آپ سے مَدَنی اِلتجا ہے کہ نہ صرف اپنے جانور کی قربانی کی کھال دعوتِ اِسلامی کو دینی ہے بلکہ اپنے عزیز و اقرباء کو بھی دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کا تعارف پیش کرتے ہوئے ان کا بھی ذہن بنانے کی کوشش کریں کہ یہ بھی قربانی کی کھالیں دعوتِ اسلامی کو جمع کروائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! پاکستان کے کم و بیش ہر چھوٹے بڑے شہر میں کئی مقامات پر دعوتِ اسلامی کے تحت "قربانی کی کھالوں" کے لیے مکتب لگائے جاتے ہیں، اگر آپ کے اپنے جانور کی کھال پہنچانے کے حوالے سے کوئی دُشواری ہو تو قربانی کی کھالوں کے مکتب میں رابطہ کیجئے۔

اِجتماعی قُربانی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کے تحت پاکستان بھر میں سینکڑوں مقامات پر "**اِجتماعی قربانی**" کا بھی باقاعدہ اِہتمام ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اجتماعی قربانی میں حصہ لینے کے لیے اپنے شہر کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی سے رابطہ کیجئے۔

قُربانی کی کھالوں کے لیے آپ کا تعاون بھی خدمتِ دین ہی ہے، نیز حُصولِ ثواب کی خاطِر اپنے گھر ،رِشتہ داروں اور اَہلِ مَحلہ کے ساتھ ساتھ مُختلف عَلاقوں میں جاجاکر دعوتِ اِسلامی کے شُعبہ جات کا تعارُف کرواتے ہوئے قُربانی کی کھالیں جَمع بھی کیجئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہمیں مرید و خلیفۂ اعلیٰ حضرت، سیدی قطبِ مدینہ حضرتِ علامہ مولانا **ضیاء الدین احمد مَدَنی قادری رضوی** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ گرامی کے مُتَعَلِّق مَدَنی پھول سننے کی سَعادت حاصِل ہوئی۔

♣ سیدی قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر بھروسا کرنے والے، نہایت سخی اور مہربان بزرگ تھے۔

♣ سیدی قُطبِ مدینہ ،نہایت ہی خوبصورت حُلیے کے مالک تھے، پیلی بِھیت (ہند) میں مُحَدِّثِ سُورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس دورانِ تعلیم ہی آپ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مرید ہوگئے اور بہت جلد خلافت سے بھی نوازے گئے۔

♣ سیدی قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے طلبِ علمِ دین کے لیے مرکز الاولیاء لاہور، ہند اور بغداد شریف کے سفر کیے، اِشراق، چاشت اور اوّابین کی نمازیں ادا کرنا آپ کا معمول تھا۔

♣ سیدی قُطبِ مدینہ، مہمان نوازی میں اپنی مثال آپ تھے۔

♣ سیدی قُطبِ مدینہ خود بھی شریعت پر عمل کرتے اور اپنے مریدین کو بھی شریعتِ مُطہَّرہ پر عمل کی ہدایت فرماتے، عاجزی و اِنکساری آپ کا شیوہ تھا۔

♣ سیدی قُطبِ مدینہ کا 4 ذوالحج 1401ھ بروز جمعہ وِصال ہوا اور آرزو کے مُطابِق جنت البقیع میں آپ کی تدفین ہوئی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشکاۃُ المَصابیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سُرمہ لگانے کی سنتیں اور آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مطبوعہ رسالے **"101 مدنی پھول"** سے سُرمہ لگانے کے 4 مَدَنی پھول سنتے ہیں:

(1) سُنَنِ اِبنِ ماجہ کی روایت میں ہے "تمام سُرموں میں بہتر سرمہ "اِثمد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔" (سُنَن ابن ماجہ ج ۴ ص ۱۱۵ حدیث ۳۴۹۷) **(2)** پتھّر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سُرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۹) **(3)** سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سُنَّت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج ۶، ص ۱۸۰) **(4)** سُرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: (۱) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (۲) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (الٹی) میں دو (۳) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ج ۵ ص ۲۱۸۔۲۱۹) اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدیۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص ۲۷)

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروردگار
سنّتوں کی تربیت کے قافِلے میں بار بار

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرت سیِّدنا ابو بکر شبلی بغدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے مرحوم پڑوسی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ وہ بولا: میں سخت ہولناکیوں سے دوچار ہوا، مُنکر نکیر کے سُوالات کے جوابات بھی مجھ سے نہیں بن پڑ رہے تھے، میں نے دل میں خیال کیا کہ شاید میرا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا! اتنے میں آواز آئی: دنیا میں زَبان کے غیر ضَروری اِستِعمال کی وجہ سے تجھے یہ سزا دی جارہی ہے۔ اب عذاب کے فِرِشتے میری طرف بڑھے۔ اتنے میں ایک صاحِب جو حُسن و جمال کے پیکر اور مُعَطّر مُعَطّر تھے وہ میرے اور عذاب کے درمیان حائل (Intervening) ہوگئے اور انہوں نے مجھے مُنکر نکیر کے سُوالات کے جوابات یاد دلا دیئے اور میں نے اُسی طرح جوابات دے دیئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عذاب مجھ سے دُور ہوا۔ میں نے اُن بُزرگ سے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں؟ فرمایا: تیرے کثرت کے ساتھ دُرود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے میں پیدا ہوا ہوں اور مجھے ہر مصیبت کے وقت تیری اِمداد پر مامُور کیا گیا

ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع، ص۲۶۰)

آپ کا نامِ نامی اے صَلِّ عَلٰی

ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسان کو ایک مُخْتَصَر وَقت کے لئے ایک خاص مقصد یعنی اپنی عبادت کے لئے دنیا میں بھیجا ہے، اب انسان کو اس مُخْتَصَر وقت میں قبر وحشر کے طویل ترین مُعاملات کے لئے تیاری کرنی ہے، لہٰذا انسان کو چاہئے کہ خوب خوب نیک اعمال کرے اور اپنے آپ کو ہر قسم کے گناہ سے بچائے، بالخصوص زبان کے ذریعے ہونے والے گناہوں سے کیونکہ یہ گناہ ہمارے معاشرے (Society) میں اس قدر عام ہو چکے ہیں کہ بہت سے لوگ انہیں گُناہ تصور ہی نہیں کرتے، انہی گناہوں میں سے ایک گناہ "**غیبت**" بھی ہے جو کہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن غیبت کو بہت ناپسند کیا کرتے تھے، وہ حضرات اپنے آپ کو غیبت سے اس قدر دُور رکھا کرتے تھے کہ جہاں کسی مسلمان کی غیبت کی جارہی ہو، وہاں بیٹھنا بھی گوارا نہ فرماتے۔ آیئے! اس تعلق سے ایک فکر انگیز حکایت سُنتے ہیں چنانچہ:

دعوت میں غیبت کی حکایت

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہیں کھانے کی دعوت پر تشریف لے گئے، لوگوں نے آپس میں کہا کہ فُلاں شخص ابھی تک نہیں آیا۔ ایک شخص بولا: وہ موٹا تو بڑا سُست ہے۔ اس پر حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے آپ کو ملامت کرتے ہوئے فرمانے لگے: افسوس! میرے پیٹ کی وجہ سے مجھ پر یہ آفت (Trouble) آئی ہے کہ میں ایک ایسی مجلس (یعنی بیٹھک) میں پہنچ گیا جہاں ایک مسلمان کی غیبت ہو رہی ہے۔ یہ کہہ کر وہاں سے واپَس تشریف لے گئے اور (اس صدمے سے) 3 دن تک کھانا نہ کھایا۔ (تنبیہ الْغافِلین ص ۸۹)

اسی طرح حضرت سَیِّدُنا حَزم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود کسی کی غیبت کرتے اور نہ اپنے سامنے کسی کو غیبت کرنے دیتے بلکہ اگر کوئی غیبت کرنے کی کوشش کرتا تو اسے منع فرمادیتے اگر وہ باز آجاتا تو ٹھیک ورنہ آپ وہاں سے اُٹھ کھڑے ہوتے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۳/۱۲۷، رقم: ۳۴۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے مسلمان کی آبروریزی بالکل برداشت نہیں کرتے اور ایسی بیٹھکوں اور دعوتوں کو بھی ترک کر دیتے تھے، جہاں مسلمانوں کی غیبتوں کا سلسلہ ہو۔ کیا کبھی ہم بھی کسی غیبتوں بھری دعوت یا بیٹھک سے "واک آؤٹ" ہوئے؟ ہاں، وہاں سے اٹھ کر چل دینے سے پہلے اپنی بات کا وزن دیکھنا ہوگا یعنی اگر یہ ظنِّ غالِب ہو کہ سمجھانے سے غیبت کرنے والے توبہ کرلیں گے تب تو اُنہیں غیبت سے باز رکھنا، ہم پر واجِب ہو جائے گا اور اگر ایسی صورت نہیں تو جس طرح ممکن ہو، غیبت سننے سے بچئے اور اگر فِتنہ و فساد کا خوف نہ ہو تو وہاں سے اُٹھ کر چل دیجئے۔ البتہ سمجھانے اور اُٹھ کر جانے والے کے پاس اتنا علم ہونا ضَروری ہے، جس سے وہ یہ طے کر سکے کہ واقعی گناہوں بھری غیبت ہو رہی ہے۔ اِس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پیٹھ پیچھے کسی کو "موٹا" اور "سُست" کہنا بھی غیبت میں داخل ہے۔ موٹا اور سُست دونوں الگ الگ الفاظ (Words) ہیں یعنی اگر کسی بھاری بھرکم آدمی کو پیچھے سے بلا اجازتِ شرعی موٹا کہا، تب بھی غیبت ہے اِسی طرح بِلا اجازتِ شرعی پیچھے سے کسی کو * سُست * کاہل * ناکارہ * ڈھیلا * کام چور * نکمّا * نکھٹّو * گنوار * جاہل * ان پڑھ * کم عقل * احمق * بے وقوف * نادان * پگلا * باؤلا * پاگل * دیر سے سمجھنے والا * موٹی عقل والا وغیرہ کہنا بھی غیبت ہے۔

مِرے سر پہ عِصیاں کا بار آہ مولیٰ! بڑھا جاتا ہے دم بدم یاالٰہی

زمیں بوجھ سے میرے پھٹتی نہیں ہے یہ تیرا ہی تو ہے کرم یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دین سے دُوری اور جہالت کے سبب غیبت سے بچنا تو دور کی بات آج ہماری اکثریت کو اس کی تعریف (De finition) تک معلوم نہیں، آیئے! غیبت کی تعریف سُنتے ہیں: حضرت سیِّدُنا اِمام احمد بن حَجَر مکی شَافِعِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: "**انسان کے کسی ایسے عیب کا ذِکر کرنا، جو اس میں موجود ہو غیبت کہلاتا ہے**"، اب وہ عیب چاہے اُس کے دین، دنیا، ذات، اَخلاق، مال، اولاد، بیوی، خادِم، عِمامہ، لباس، حرکات وسکنات، مسکراہٹ، دیوانگی، تُرش رُوئی اور خوش روئی وغیرہ کسی بھی ایسی چیز میں ہو، جو اس سے تعلق رکھتی ہو۔ جسمانیت میں غیبت کی مثالیں: اندھا، لنگڑا، گنجا، ٹھگنا، لمبا، کالا وغیرہ کہنا۔

دِین میں غیبت کی مثالیں: فاسِق، چور، خائن، ظالم، نَماز میں سُستی کرنے والا اور والِدَین کا نافرمان وغیرہ کہنا۔ (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر، ۲/۲۴)

معلوم ہوا کہ انسان کے کسی ایسے عیب (Defect) کا ذِکر کرنا، جو اس میں موجود ہو اور اس کی غیر موجودگی میں بیان کرنا **غیبت** کہلاتا ہے اور اگر وہ عیب اس میں موجود نہ ہو تو یہ بہتان ہے جو غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے، چنانچہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِستِفسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو، غیبت کیا ہے؟ عرض کی گئی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: (غیبت یہ ہے کہ) تم اپنے بھائی کا اِس طرح ذکر کرو جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ عرض کی گئی: اگر وہ بات اس میں موجود ہو تو؟ فرمایا: جو بات تم کہہ رہے ہو اگر وہ اُس میں موجود ہو تو تم نے اس

کی غیبت کی اور اگر اس میں نہ ہو تو تم نے اُس پر بہتان(Slander) باندھا۔(مسلِم،کتاب البر والصلة والآداب،باب تحریم الغیبة،ص ۱۰۷۱،حدیث: ۲۵۸۹)

یاد رکھئے! غیبت کرنا گناہِ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، قرآنِ کریم میں اسے مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا گیا ہے چنانچہ پارہ26 سُوْرَۂ حُجُرَات کی آیت نمبر 12 میں خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **باقی**

وَ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًاؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُؕ (پ۲۶، الحجرات:۱۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہو گا۔

اس آیتِ کریمہ کے تحت صدرُ الاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسلمان بھائی کی غیبت بھی گوارا نہ ہونی چاہئے کیونکہ اس کو پیٹھ پیچھے بُرا کہنا، اس کے مرنے کے بعد اس کا گوشت کھانے کے مثل ہے کیونکہ جس طرح کسی کا گوشت کاٹنے سے اس کو ایذا ہوتی ہے، اسی طرح اس کو بدگوئی سے قلبی تکلیف ہوتی ہے اور درحقیقت آبرو(یعنی عزت) گوشت سے زیادہ پیاری ہے۔

"تفسیر خزائن العرفان" میں اس کا **شانِ نزول** یوں بیان کیا گیا ہے کہ:

سیّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب جہاد کے لئے روانہ ہوتے اور سفر فرماتے تو ہر دو مال داروں کے ساتھ ایک غریب مسلمان کو کر دیتے کہ وہ غریب ان کی خدمت کرے، وہ اُسے کھلائیں پلائیں، ہر ایک کا کام چلے، اسی طرح حضرت سَیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دو آدمیوں کے ساتھ کئے گئے تھے، ایک

روز وہ سو گئے اور کھانا تیار نہ کر سکے تو ان دونوں نے انہیں کھانا طلب کرنے کے لئے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں بھیجا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خادمِ مطبخ (یعنی باورچی خانے کے خادم) حضرت اُسامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے، ان کے پاس کچھ رہا نہ تھا، انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ نہیں، حضرت سَیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہی آکر کہہ دیا تو ان دونوں رفیقوں نے کہا کہ اُسامہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے بُخل کیا (یعنی کنجوسی کی)، جب وہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے، فرمایا: میں تمہارے منہ میں گوشت کی رنگت دیکھتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا: ہم نے گوشت کھایا ہی نہیں، فرمایا: تم نے غیبت کی اور جو مسلمان کی غیبت کرے، اُس نے مسلمان کا گوشت کھایا۔ (خزائن العرفان، پ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ: ۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ قرآن و حدیث میں غیبت کرنے کو اپنے مرے بھائی کا گوشت کھانے جیسا بدترین فعل قرار دیا گیا ہے، مگر اس کے باوجود بدقسمتی آج کل ماں باپ، بھائی بہن، میاں بیوی، ساس بہو، سُسر داماد، نَند بھاوج بلکہ اہلِ خانہ و خاندان، استاد و شاگرد، سیٹھ و نوکر، تاجِر و گاہک، افسر و مزدور، مالدار و نادار، حاکم و محکوم، دنیا دار و دِیندار، بوڑھا ہو یا جوان اَلْغَرَض تمام دینی اور دُنیوی شُعبوں سے تعلُّق رکھنے والے مسلمانوں کی بھاری اکثریّت غیبت کی خوفناک آفت کی لپیٹ میں ہے، افسوس! صد کروڑ افسوس! بے جا بک بک کی عادت کے سبب آج کل ہماری کوئی مجلس (Gathering) عُموماً غیبت سے خالی نہیں ہوتی۔ بہت سارے پرہیز گار نظر آنے والے لوگ بھی بِلا تکلُّف غیبت سنتے، سناتے، مسکراتے اور تائید میں سر ہلاتے نظر آتے ہیں، چُونکہ غیبت بہت زیادہ عام ہے اِس لئے عُموماً کسی کی اِس طرف توجُّہ ہی نہیں ہوتی کہ غیبت کرنے والا نیک پرہیز گار نہیں بلکہ فاسِق و گنہگار اور

عذابِ نار کا حقدار ہوتا ہے۔

آیئے!اب چند ایسے جملے سُنتے ہیں جو ہمارے مُعاشرے میں عام بولے جاتے ہیں مگر بِلا اِجازتِ شرعی بولنے پر اُن جملوں کا شُمار غیبت، تہمت، بدگمانی یا پھر چغلی جیسے گُناہوں میں ہوتا ہے مثلاً *دنیا دار *بیوی پر ظلم کرتا ہے * قرضہ دبالیا ہے *چور* خائن* بددِیانت * گھپلے باز* پیسے کھا گیا ہے * خشک مزاج* سخت دل* بے وفا* اس کا تومالِ مفت دلِ بے رحم والا حساب ہے * احسان فراموش ہے * بھگوڑا *باؤلا* پگلا * عقل کا اندھا ہے* اس کی عقل گھاس چرنے گئی ہے * اس کے دماغ میں بُھوسا بھرا ہوا ہے * شکّی مزاج* وَسوَسِیَہ ہے *ڈیوٹی پوری نہیں دیتا* حرام کا مال کھاتا ہے * مغرور * اکڑفُوں ہے * اِس کا دماغ ہر وقت آسمان پر رہتا ہے * لالچی * حریص(Greedy)*بخیل* کنجوس مکھی چُوس ہے * کسی کی چلنے نہیں دیتا *کسی کو آگے نہیں آنے دیتا* اپنی لیڈری چمکاتا ہے *اپنے نمبر بناتا ہے * نخرے باز *ڈِھیٹ* جدھر پیسہ دیکھتا ہے اُدھر لُڑھک جاتا ہے *غریبوں کو گھاس بھی نہیں ڈالتا* خوشامدی ہے * ہر معاملے میں ٹانگ اَڑاتا ہے *بڑا بے حیا ہے، آج پھر نماز میں اس کا موبائل بج رہا تھا*خود کو بڑا عقل مند(Intelligent) سمجھتا ہے۔*فُلاں کا ذِہن مذہبی نہیں ہے* ہماری مسجد کے امام کی کیا بات کرتے ہو وہ تو تنخواہ دار مولوی ہے * ہمارا مؤذن (یافُلاں) پیسے والوں سے ترکیبیں بناتا رہتا ہے * وہ بے عمل ہے* دینی معلومات سے کورا ہے * اُس کو نماز بھی نہیں آتی * اس سے تو فُلاں زیادہ باعمل ہے * دنیا کو نصیحت کرتا ہے اور گھر والوں کو چھوڑ رکھا ہے جبھی تو اس کی بیٹی یا بہن یا بیوی بے پردہ گھومتی ہے * اس سے تو اچھے اچھے پڑے ہیں *"میں میں "کرتا ہے* اپنے منہ میاں مِٹّھو بنتا ہے * اپنی تعریف سننے کا بڑا شوق ہے * اپنے نام کی پڑی ہے* نام کیلئے کرتا ہے * اپنی واہ واہ چاہتا ہے *خوشامد پسند ہے * بَہُت پَھیل

گیا ہے * آگے آگے بیٹھنے کا بڑا شوق ہے * اُس کو مُووی میں آنے کا بَہُت جذبہ ہے * چُغل خور * دورُخا * دوغلا * دھوکے باز * وعدہ خِلاف ہے * اس نے غیبت کی * تہمت لگائی * بدگمانی کی * جھوٹ بولا * غَلط کام کیا * لوفر * جُواری * شرابی (Drinker) * نَشَئی * چرسی * بھنگڑی * ہیروئنچی * اَفیونی * بدچلن، میرا باپ حلال حرام روزی کی پروا نہیں کرتا * بڑا بھائی بے نمازی ہے * بہن بے پردہ ہے * میرے والدین آپس میں لڑتے رہتے ہیں * گھر میں کوئی بھی قرآن نہیں پڑھا ہوا * چھوٹا بھائی فلمیں ڈِرامے دیکھتا ہے * باتیں تو بڑی صوفیانہ کرتا ہے * نماز ایک نہیں پڑھتا * کل تک تو اس کے پاس چائے پینے کے پیسے نہیں ہوتے تھے، آج اس کے پاس مہنگی گاڑی نہ جانے کہاں سے آگئی! * ضرور مسجِد (یا مدرسے) کے چندے پر ہاتھ مارا ہوگا! * تقریر میں پہلے اپنے قصیدے پڑھے گا پھر موضوع (Topic) پر آئے گا * یہ تو دوسرے مقررین کا وقت بھی کھا جاتا ہے * بڑے جلسے (یا اجتماع) میں تو خوب گرجتا برستا ہے * جب اپنا مطلب تھا تو وقت بے وقت فون کرتا تھا * مطلب نکل گیا تو پلٹ کر حال تک نہیں پوچھا * (بیٹے کیلئے ماں کہے) جب بیوی گھر میں تھی تو روز فون (Call) کرتا تھا، اب ہمیں گھاس بھی نہیں ڈالتا * اسے اتنی توفیق کہاں کہ فون کرے، جب بھی کیا ہے، میں نے ہی کیا ہے * (ماں کہے) سسرال میں اگر دو دن فون نہ کرے تو بے چین ہو جاتا ہے اور اپنے گھر مہینوں گزر جائیں کوئی فکر ہی نہیں ہوتی * (ماں باپ کہیں) دوسروں کو فون کرنے کیلئے، اس کے پاس وقت بھی ہے اور پیسے بھی، ہمارے لئے اس کے پاس ٹائم (Time) ہی نہیں * شادی کے بعد ہمیں بالکل ہی بھول گیا ہے * جان بوجھ کر فون نہیں کرتا۔ * دھاندلی کر کے انتِخاب جِیتا ہے * اِس نے بَہُت سارے آدمی مَروائے ہیں * بدمَعاش * دہشت گرد * ظالم (سرکش) * تھالی کا بینگن * پیسوں کا بھوکا ہے * فنڈ غریبوں کو دینے کے بجائے خود کھا گیا ہے * ووٹ لینے کے وقت پیچھے

پیچھے پھرتا ہے * اب گھاس نہیں ڈالتا * سرکاری خزانے پر عیش کر رہا ہے * ہم نے اسے ووٹ دیئے مگر اس نے ہمارے لئے کچھ نہیں کیا * وطن کا غدّار (Betrayer) ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح کے ہزاروں جملے مختلف طبقوں اور شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد روزمرہ کی بُنیاد پر بولتے ہیں یا پھر سُن کر ہاں میں ہاں ملاتے ہیں اور یوں اپنے نامۂ اعمال کو مسلمانوں کی غیبتوں، تہمتوں، بہتانوں اور چُغلیوں سے پُر کرتے ہیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: بعض لوگ تو بڑے ہی عجیب ہوتے ہیں ،بات بات پر خوامخواہ اس طرح تائید طلب کرتے ہیں: * ہاں بھئی کیا سمجھے ؟ * میری بات کا مطلب سمجھ گئے نا؟ البتّہ ضرورتاً شاگردوں یا ماتحتوں سے استاذ یا بزرگوں وغیرہ کا پوچھنا کبھی مُفید بھی ہوتا ہے تاکہ کسی کو سمجھ میں نہ آیا ہو تو سمجھایا جاسکے۔ ایسے موقع پر سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں سامنے والے کو چاہئے کہ جھوٹ موٹ ہاں میں ہاں نہ ملائے * کیوں بھئی! ٹھیک ہے نا؟ * میں غَلَط تو نہیں کہہ رہا!؟ * کیا خیال ہے آپ کا؟ اب بات لاکھ ناقابلِ قَبول ہو یا غیبت پر مشتمل ہو مگر بسا اوقات مُرُوَّت میں ہاں میں ہاں ملا کر بارہا جھوٹ اور غیبت کی تائید کے گناہ کرنے پڑتے ہیں! ایسے ابُوالفُضُول اور باتونی لوگوں کی اصلاح کی ہمّت نہ پڑتی ہو تو پھر ان سے کوسوں دُور رہنے ہی میں عافیّت (Safety) ہے کہ ان کی غیبتوں اور تہمتوں وغیرہ گناہوں بھری باتوں میں بھی ہاں میں ہاں ملانا کہیں جہنَّم میں نہ پہنچادے! یہاں تک کہ اس طرح کے بکواسی لوگ کبھی تو گمراہی کی باتیں بلکہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کُفْریات بک کر بھی حسبِ عادت تائید حاصل کرنے کیلئے: کیوں جی ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟ کہہ کر سامنے والے سے ہاں کہلوا کر بعض اوقات اُس کا بھی ایمان برباد کروادیتے ہیں۔ کیوں کہ ہوش وحواس کے ساتھ کفر کی تائید بھی کفر ہے۔

اَلعِیاذُ بِاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

یاد رکھئے! صرف غیبت و چُغلی کرنا ہی منع نہیں ہے بلکہ غیبت و چُغلی کرنے والے سے کسی مسلمان کی غیبت و چُغلی خاموشی، رِضامندی اور دِلچسپی سے سُنتے رہنا بھی منع ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ نبیِ کریم، رؤفٌ رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے گانا گانے اور گانا سُننے سے اور غیبت کرنے اور غیبت سُننے سے اور چُغلی کرنے اور چُغلی سُننے سے منع فرمایا۔ (الجامع الصغیر للسیوطی، ص ۵۶۰، حدیث:۹۳۷۸)

حضرت علامہ عبدُ الرؤف مُناوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: غیبت سُننے والا بھی غیبت کرنے والوں میں سے ایک ہوتا ہے۔ (فیض القدیر، ۳/۶۱۲، تحت الحدیث: ۳۹۶۹)

یا رَبّ! نہ ضرورت کے سوا کچھ کبھی بولوں
اللہ زباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۹۳)

کتاب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت جیسے حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام کی مزید نحوستیں ہلاکتیں، تباہ کاریاں اور اِس **مُہلک** (ہلاک کر دینے والے) مرض سے نجات پانے کے طریقوں کی معلومات حاصل کرنے اور اس سے خود بھی بچنے، دُوسروں کو بچانے کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی 504 صفحات پر مشتمل مایہ ناز کتاب **”غیبت کی تباہ کاریاں“** کا مطالعہ (Study) کیجئے، اس کتاب کا مطالعہ کرنا اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ غیبت، چغلی، بہتان اور مسلمانوں کی عیب جوئی سے بچنے کیلئے ہمارے حق میں کافی حد تک مفید

ثابت ہو گا،اس کتاب میں غیبت کی تعریفات،غیبت کی ممانعت پر آیات واحادیث اور بزرگانِ دین کے فرامین، غیبت کرنے والوں کے دردناک عذاب کے واقعات، چغل خوری و تکبر وغیرہ گناہوں کی آفات، غیبت جیسے ہلاکت خیز مرض کے علاج،مسلمانوں کے عُیوب چُھپانے کے فضائل، عیب اچھالنے کی وعیدیں، مختلف موضوعات پر غیبت کی **کم وبیش 1800** یعنی ایک ہزار 8 سو مثالیں اور بہت سے مفید مدنی پھول نہایت آسان اور تاثیر کُن انداز میں بیان کئے گئے ہیں،لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ سے ھدیۃً طلب فرمایئے،خود بھی اس کا مطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو رِیڈ(یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے،ڈاؤن لوڈ **(Download)** اور پرنٹ آؤٹ(Printout) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صرف اپنے عیبوں کو دیکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت سے بچنے کا ایک بہترین حل (Solution) یہ ہے کہ جب کبھی دوسرے کے عیب بیان کرنے کو دل چاہے تو اس وقت اپنے عیوب کی طرف متوجہ ہو کر ان کو دور کرنے میں لگ جانا چاہئے کہ یہ بہت بڑی سعادت مندی کی بات ہے کہ انسان دوسرے کے عیبوں کو چھوڑ کر اپنے عیبوں کو دُور کرنے میں مصروف ہو جائے۔چنانچہ ❀ سرکارِ دوعالَم،نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کیلئے خوشخبری ہے، جسے اُس کے عُیوب نے دوسروں کی عیب جوئی سے روک دیا۔(اَلْفِرْدَوْس بماثور الْخَطّاب ج ۲ ص ۴۶، حدیث: ۳۷۴۲)

❀ ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے تو خُدائے ستّار عَزَّوَجَلَّ قیامت کے روز اُس کی

عیب پوشی فرمائے گا۔(بخاری،،کتاب المظالم والغصب، ۲/۱۲۶، حدیث:۲۴۴۲)

❀حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما کا فرمان ہے:جب تُو کسی کے عیوب بیان کرنے کا ارادہ کرے تو اپنے عیبوں کو یاد کر لیا کر۔(موسوعہ لِابنِ اَبِی الدُّنْیا، ۴/۳۵۷، رقم ۵۶)

❀حضرت سَیِّدُنا زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:وہ شخص کیسا عجیب ہے، جسے معلوم ہے کہ مجھ میں فلاں عیب ہے پھر بھی اپنے آپ کو اچھا انسان سمجھتا ہے جبکہ اپنے مسلمان بھائی کو صرف شک(یا سُنی سُنائی بات) کی بنیاد پر بُرا آدمی تصور کرتا ہے۔(تنبیہ المغترین ص۱۹۷)

اَوروں کے عیب چھوڑ نظر خوبیوں پہ رکھ
عیبوں کی اپنے بھائی مگر خوب رکھ پرکھ
(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۲۸۴)

جہنم میں چیخ رہے ہوں گے!

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ!سنا آپ نے عیب پوشی کی فضیلت واہمیت کے بھی کیا کہنے کہ دوسروں کے عُیوب پر پردہ ڈالنے اور بِلاوجہِ شرعی لوگوں کے سامنے ظاہر نہ کرنے والے خوش نصیب کے عیبوں پر خود اللہ ستّار و غفّار عَزَّوَجَلَّ پردہ ڈالے گا۔ مگر **یاد رکھئے!** جو چیز آخرت کیلئے جس قدر اہم (Important) اور مفید ہوتی ہے شیطان اس سے روکنے کی اسی قدر کوشش کرتا ہے لہٰذا وہ ہرگز نہیں چاہے گا کہ مسلمان ایک دوسرے کے عیب اُچھالنے اور غیبتیں کرنے سے باز رہیں، شاید یہی وجہ ہے کہ لوگوں کی اکثریت چغلی، تہمت، بدگمانی ،غیبت اور دوسروں کے عیبوں کا چرچا کرنے میں مشغول ہے، کوئی کسی کا عیب چھپانے کیلئے تیار ہی نہیں ہوتا بلکہ بسا اوقات تو فخریہ دوسروں کے آگے بیان کر دیتا ہے اور اگر کبھی عیب چھپانے کی توفیق مل بھی

جائے تو جوں ہی کچھ ناراضی ہوئی، جتنے عیب چھپا رکھے تھے، سب پر سے ایک دم پردہ اُٹھا دیتے ہیں، آہ! خوفِ آخرت دل سے نکل گیا، یاد رکھئے! جہنم کی سزا برداشت نہیں ہو گی، حضرت سَیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرماتے ہیں: کتنے ہی صحت مند بدن، خوبصورت چہرے اور میٹھی بولی بولنے والے کل جہنم کے طبقات میں چیخ رہے ہوں گے۔ (مُکاشَفَۃُ القُلوب ص ۱۵۲)

غیبت کی تباہ کاریاں ایک نظر میں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہماری عافیت اسی میں ہے کہ آج ہی ہم اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سچی توبہ اور آئندہ چغلی و غیبت وغیرہ گُناہوں سے بچنے کی پکی نیت کر لیں ورنہ یاد رکھئے! غیبت کی ہلاکت خیزیاں نہایت خطرناک ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی 504 صفحات پر مشتمل کتاب "**غیبت کی تباہ کاریاں**" میں قرآن و حدیث اور اقوالِ بُزرگانِ دین سے منتخب کردہ غیبت کی 20 تباہ کاریاں بیان فرمائی ہیں۔ آیئے! سُنتے ہیں اور غیبت سے بچنے کی سچی پکی نیت کرتے ہیں: * غیبت ایمان کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے * غیبت بُرے خاتمے کا سبب ہے * بکثرت غیبت کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی * غیبت سے نَماز روزے کی نورانیّت چلی جاتی ہے * غیبت سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں * غیبت نیکیاں جلا دیتی ہے * غیبت کرنے والا توبہ کر بھی لے تب بھی سب سے آخر میں جنّت میں داخِل ہو گا، اَلغَرض غیبت گناہِ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے * غیبت زِنا سے سخت تر ہے * مسلمان کی غیبت کرنے والا سُود سے بھی بڑے گناہ میں گرفتار ہے * غیبت کو اگر سمندر (Ocean) میں ڈال دیا جائے تو سارا سمندر بدبُو دار ہو جائے * غیبت کرنے والے کو جہنَّم میں مُردار کھانا پڑے گا * غیبت

مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مُترادِف ہے *غیبت کرنے والا عذابِ قبر میں گرفتار ہو گا! *غیبت کرنے والا تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہرے اور سینے کو بار بار چھیل رہا تھا *غیبت کرنے والے کو اُس کے پہلوؤں سے گوشت کاٹ کاٹ کر کِھلایا جارہا تھا *غیبت کرنے والا قیامت میں کتّے کی شکل میں اٹھے گا *غیبت کرنے والا جہنَّم کا بندر ہو گا *غیبت کرنے والے کو دوزخ میں خود اپنا ہی گوشت کھانا پڑے گا *غیبت کرنے والا جہنَّم کے کھولتے ہوئے پانی اور آگ کے درمیان موت مانگتا دوڑ رہا ہو گا اور اس سے جہنَّمی بھی بیزار ہوں گے *غیبت کرنے والا سب سے پہلے جہنَّم میں جائے گا۔

جَلا دے نہ نارِ جہنّم کرم ہو
پئے بادشاہِ اُمم یا اِلٰہی
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"مدنی دورہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ دنیا میں زبان کا غیر ضروری استعمال آخرت کیلئے کس قدر نقصان دہ ہے اور مسلمانوں کی غیبتیں کرنے کی کتنی آفتیں ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ غیبت وغیرہ گُناہوں کی آفتوں سے خود کو بچانے کے ساتھ ساتھ اپنے اندر نماز روزے کی پابندی اور سُنّتوں پر عمل کا جذبہ بیدار کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیں اور 12 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **"مدنی دورہ"** بھی ہے جس کے ذریعے گھر گھر، دکان دُکان لوگوں کے پاس جاجا کر انہیں نیکی کی دعوت دی جاتی ہے، نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اہم فریضہ (Obligation) ہے کہ تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام بلکہ خود سَیِّدُ الانبیاء، محبوب خدا صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی اسی مقصد کیلئے دُنیا میں بھیجا گیا ان مقدس ہستیوں نے مشکلات اور تکلیفیں برداشت کیں، لیکن نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے روکنے کے اس عظیم فریضے کو بحسن وخوبی سرانجام دیا، ہمیں بھی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور سَیِّدُ الانبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اس پیاری پیاری سُنّت پر عمل کرتے ہوئے ہر ہفتے **"مدنی دورہ"** کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دیتے رہنا چاہئے، یہ بہت ہی فضیلت والا عمل ہے۔ جیسا کہ

حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی، یَااللہ عَزَّوَجَلَّ جو اپنے بھائی کو بُلائے ،اسے نیکی کا حکم دے اور بُرائی سے منع کرے تو اس کی جزا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: میں اس کی ہر بات پر ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اسے جہنم کی سزا دینے میں مجھے حیاء آتی ہے۔ (**مکاشفۃ القلوب، باب فی الامر والمعروف، ص۴۸**)

ہمیں چاہئے کہ گُناہوں سے بچنے، خود نیکیاں کرنے اور دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دینے کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں بلکہ اپنے گھر میں مدنی ماحول قائم کرنے کیلئے 100 فیصدی اسلامی چینل یعنی مدنی چینل (Madani Channel) کو بھی نافذ کیجئے۔ آیئے! بطورِ ترغیب مدنی چینل کی برکتوں سے مالامال غیبت سے بچنے کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں:

مدنی چینل کی برکت سے غیبت سے بچنے کا جذبہ

زم زم نگر حیدر آباد (باب الاسلام سندھ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ ہمارے گھر والوں نے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے 100 فیصدی اسلامی چینل یعنی مَدَنی چینل پر **"غیبت کی تباہ کاریوں"** کے موضوع پر ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی کا بیان سنا۔ جس میں

اُنہوں نے مُعاشَرے میں بولے جانے والے غیبت کے اَلفاظ کی طرف بھی توجُّہ دلائی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس بیان کو سُن کر غیبت سے بچنے کا بَہُت ذِہن بنا۔ ایک مرتبہ میں نے گھر کے اندر کہا کہ ”چھوٹا بھائی فُلاں چیز لے کر ابھی تک واپس نہیں آیا، بہت سُست ہے۔“ تو میری والِدۂ محترمہ نے فوراً میری گرفت فرمائی کہ یہ تو تم نے اُس کی غیبت کر ڈالی کیونکہ تم نے اُس کو ”بہت سُست“ کہہ کر اُس کی بُرائی کی! چُنانچِہ میں نے فوراً توبہ و معافی کی ترکیب بنائی۔ اب گھر کے افراد کی یہ حالت ہے کہ بات بات پر ایک دوسرے کی توجُّہ دلاتے ہیں کہ ابھی جو بات ہوئی یا فُلاں لفظ بولا کہیں یہ غیبت تو نہیں؟

غیبت سے کیسے بچا جائے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت کی تباہ کاریاں اور بزرگانِ دین کی غیبت سے نفرت کے متعلق سُن کر یقیناً ہمارا بھی ذہن بنا ہوگا کہ ہمیں بھی غیبت سے بچنا چاہئے مگر سوال یہ ہے کہ آخر غیبت سے خود کو کس طرح روکا جائے؟ اس کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت نے کتاب ”**غیبت کی تباہ کاریاں**“ کے صفحہ 257 پر انتہائی تفصیل کے ساتھ **غیبت سے بچنے کے 10 علاج** تجویز فرمائے ہیں، آیئے! مختصراً سُنتے ہیں: ❀ دِینی مَشغلوں اور دُنیا کے ضَروری کاموں سے فَراغت کے بعد خَلْوَت یعنی تنہائی اختیار کیجئے یا صِرْف ایسے سنجیدہ اور سنّتوں کے پابند اسلامی بھائیوں کی صُحبت حاصل کیجئے جن کی باتیں خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں اضافے کا باعِث بنیں اور وہ وقتاً فوقتاً ظاہری بُرائیوں اور باطِنی بیماریوں کی نشاندہی کرتے اور ان کا علاج تجویز فرماتے ہوں۔ ❀ ذاتی دوستیوں سے قَطعاً اِجتِناب (یعنی پرہیز) کیا جائے کیوں کہ اب اکثر ماحول ایسا ہو گیا ہے کہ جب دو مل کر تیسرے کا منفی (Negative) تذکِرہ شروع کریں تو قریب قریب ناممکن ہے کہ غیبت، چُغلی، بدگُمانی و اِلزام تراشی وغیرہ سے بچ

نکلیں۔ ❀ غیبت کا یہ علاج بھی فائدے مند ہے کہ آپ اپنے ذہن میں یہ بات ایک دم جما لیجئے کہ جب کوئی میری غیبت کرتا ہے تو مجھے تکلیف ہوتی ہے، اِسی طرح میں جس کی غیبت کروں گا اُسے بھی تو اَذیّت ہو گی، تو جو کام مجھے اپنے لئے ناپسند ہے وہ دوسرے مسلمان بھائی کیلئے کیوں کروں؟ ❀ کسی نے دل دُکھا دیا، سخت غصّہ آگیا اور صبر کا دامن ہاتھ سے چُھوٹ گیا اِس سبب سے دِل دُکھانے والے کے بارے میں اگر کسی کے آگے "**بھڑاس**" نکلنے لگی تو سمجھو کہ جہنَّم کی آگ اکٹّھی ہونی شروع ہو گئی کہ اب غیبت و بُہتان تراشی جیسے کبیرہ گناہ، حرام اور دوزخ میں لیجانے والے کام سے آپ کو شاید کوئی نہ بچا پائے ❀ جب کسی کی پیٹھ پیچھے بُرائی کرنے کو جی چاہے تو **غیبت کے عذابات** کو یاد کیجئے، مَثَلاً تانبے کے ناخُنوں سے اپنے چِہرے اور سینے کو نوچنے والا عذاب، اپنے ہی پہلوؤں (یعنی کروٹوں) کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھلائے جانے کا عذاب نیز تصوُّر کیجئے کہ بروزِ قِیامت اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا پڑے گا اور غیبت کرنے والا منہ بگاڑے چِلّاتا ہوا اُسے کھائے گا۔ اب سوچئے کہ حلال جانور کا تازہ گوشت بھی کچّا نہیں کھایا جاتا تو مرے ہوئے انسان کا گوشت کس طرح کھایا جاسکے گا؟ ❀ اپنے نفس پر بار (بوجھ) ڈالے مَثَلاً اگر غیبت کی تو 5 روپے خیرات کروں گا۔ خدا کی قسم! 5 روپے تو کچھ بھی نہیں ہیں، حضرتِ سیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے نزدیک غیبت کو ترک کرنا سونے کا پہاڑ صَدَقہ کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص ۱۹۲) ❀ سب سے زیادہ غیبت زَبان سے کی جاتی ہے لہٰذا اِس کو قابو کرنا بَہت ضَروری ہے۔ ❀ جب کسی کی غیبت کرنے کو جی چاہے تو خود کو یوں ڈرایئے کہ بروزِ قیامت کس قَدَر حسرت کا مقام ہو گا، اگر غیبت کرنے کے سبب میری نیکیاں دوسروں کے نامۂ اعمال میں اور اُن کے گناہوں کا بوجھ میرے سر پر آپڑا اور غیبت کے گناہ کے باعث فِرِشتے مجھے سُوئے جہنَّم لے چلے تو میرا کیا بنے گا! ❀ جب کبھی دوسرے کے عیب بیان کرنے کو جی چاہے، اُس

وقت اپنے عُیُوب کی طرف مُتوجِّہ ہو کر ان کو دُور کرنے میں لگ جانا چاہئے۔ ❀ کسی بھی مَرَض سے بچنے کا جذبہ پانے کیلئے اُس کے مُہلِکات یعنی تباہ کاریاں جاننا مفید ہوتا ہے۔ لہٰذا دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 صَفحہ 169 تا 182 اور اِحیاءُ العُلوم جلد 3 سے **غیبت کا بیان** ضَرور پڑھ لیجئے۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ، ''فیضانِ سنّت'' جلد 2 کا باب **غیبت کی تباہ کاریاں** مکمّل پڑھ لینے کے بعد بھی وقتاً فوقتاً مُطالَعے میں رکھئے، خاص کر اس کا درس گھر کے اندر ضَرور جاری کیجئے کہ آج کل اکثر گھر ''**غیبت کدے**'' بنے ہوئے ہیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حیرت انگیز طور پر گھر درس کی بَرَکتیں سامنے آجائیں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس آئی ٹی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں خدمتِ دین کا کام کر رہی ہے، انہی شعبہ جات میں سے ایک شعبہ ''**مجلس آئی ٹی**'' بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلس آئی ٹی (I.T) کا بنیادی مقصد انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ذریعے دنیا بھر کے لوگوں کی اصلاح کرنا اور ان تک درست اسلامی تعلیمات پہنچانا ہے۔ اس مقصد کے تحت **''مجلس آئی ٹی''** نے کمپیوٹر صارفین کیلئے امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شہرۂ آفاق ترجَمۂ قرآن کنزُالایمان، آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ ''**فتاویٰ رضویہ**''، سینکڑوں کتب کا مطالعہ کرنے اور مواد کاپی (Copy) کرنے کی سہولت سے آراستہ **''المدینہ لائبریری''** اور دنیا بھر میں نمازوں کے درست اوقات کی معلومات کیلئے **''اوقاتِ نماز''** (Prayer Time) سافٹ ویئرز بھی متعارف کروائے ہیں۔ اس کے علاوہ موبائل فون پر شرعی مسائل

کے حل کیلئے بے شمار تصدیق شدہ فتاویٰ جات پر مشتمل **"دارُالاِفتا اَہلسنت"** تلاوتِ قرآن کرنے یا سننے کی سعادت پانے کیلئے **"اَلْقُرْاٰنُ الْکَرِیْم"** گھر بیٹھے تجوید و قرأت سیکھنے اور اپنے تلفظ کو درست کرنے کیلئے **"مدنی قاعدہ"**، 40 اسمائے الٰہیہ پر مشتمل اوراد و وظائف سے روحانی، معاشی اور زندگی کے دیگر مسائل حل کرنے کیلئے **"روحانی علاج"**،،، حج و عمرے کے احکام کو بآسانی سمجھنے اور انہیں بہتر طریقے سے سرانجام دینے کے لئے **"حج و عمرہ"**، شرعی مسائل سیکھنے اور سمجھنے کیلئے **"بہارِ شریعت"**، چند لمحوں میں دن بھر کی مصروفیت کا محاسبہ کرنے کیلئے **"مدنی انعامات"** (نیک بننے کا نسخہ)"، "علمِ دِین" کے قیمتی موتیوں سے مالا مال، منفرد، معلوماتی اور دِلچسپ ایپلی کیشن **"ذہنی آزمائش"**، تنظیمی ذمہ داریوں کو روزانہ کی بنیاد پر ترتیب دینے، کارکردگی جانچنے اور ہر ماہ باقاعدگی سے جمع کرانے کی سہولت کیلئے **"کارکردگی"**، مدنی چینل کے مختلف سلسلے براہِ راست اپنے موبائل پر دیکھنے کیلئے **"مدنی چینل"** جیسی انتہائی اہم، مفید اور دلچسپ معلومات سے بھرپور موبائل ایپلیکیشنز(Mobile Applications) تعارف کروانے کا شرف حاصل کیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **"مجلس آئی ٹی"** کے تیار کردہ سافٹ ویئرز مکتبۃُ المدینہ سے ھدیۃً طلب کئے جاسکتے ہیں۔ اسی طرح تمام ایپلیکیشنز(Mobile Applications)، پلے سٹور(Play Store) سے اِنسٹال(Install) بھی کی جاسکتی ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَدرُ الشّریعہ کی سیرت کے گوشے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرَام کا مہینا (Month) شروع ہو چکا ہے، اس ماہِ محترم کی دوسری شب میں دُنیائے سُنّیت کے عظیم پیشوا، سُنّیوں کے رہبر و رہنما، خلیفہ اعلیٰ حضرت، صاحبِ بہارِ شریعت، صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس دارِ فانی سے پردہ فرمایا، لہٰذا 2 ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرَام کو آپ کا عرس مبارک منایا جاتا ہے، آیئے! اسی مناسبت سے صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرتِ مُبارکہ کے چند گوشے سنتے اور یوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی کے ذکرِ خیر سے برکتیں حاصل کرتے ہیں۔

ابتدائی حالات

صدرُ الشّریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ۱۳۰۰ ھجری بمطابق 1882 عیسوی میں مشرقی یوپی (ہند) کے قصبے مدینۃُ العلماء گھوسی میں پیدا ہوئے، آپ کے والدِ ماجد حکیم جمالُ الدِین رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور دادا حضور خُدا بخش رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فَنِّ طِب کے ماہر تھے، ابتدائی تعلیم اپنے دادا حضرت مولانا خدا بخش رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے گھر پر حاصل کی، پھر اپنے قصبہ ہی میں مدرسہ ناصرُ العلوم میں جاکر گوپال گنج کے مولوی الٰہی بخش صاحب رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کچھ تعلیم حاصل کی، پھر جونپور پہنچے اور اپنے چچازاد بھائی اور مولانا محمد صدیق رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کچھ اسباق پڑھے، پھر حضرت علامہ ھِدایتُ اللہ خان رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے علمِ دین کے چھلکتے ہوئے جام نوش کئے اور یہیں سے درسِ نظامی کی تکمیل (Completion) کی، پھر دورۂ حدیث شریف کی تکمیل پیلی بھیت میں استاذُ المحدثین مولانا وصی احمد مُحَدِّثِ سورتی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کی، محدث سورتی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ہونہار شاگرد کی اعلیٰ صلاحیتوں کا اعتراف ان الفاظ میں

کیا:"مجھ سے اگر کسی نے پڑھا تو امجد علی نے"۔(تذکرۂ صدر الشریعہ،ص۵ بتغیر قلیل)

حُلیہ مبارک

صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا چہرۂ مبارک وَجِیْہ(یعنی پُروقار)اور بارونق تھا، گندمی رنگت اور کشادہ پیشانی(Forehead)کے ساتھ بڑی بڑی چمکدار آنکھیں تھیں، آپ کی بھنویں گھنی اور داڑھی مبارک بھی کافی گھنی تھی، جسمِ مُبارک بھرا ہوا،لَحِیْم،شَحِیْم اور سڈول(Smart) تھااورآپ کاقد مبارک میانہ اور مُعْتَدِل تھا۔(سوانحِ صدر الشریعہ،ص۱۰،ملخصاً)

صدرُ الشریعہ کے کارنامے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شریعت کے امام،طریقت کے چاند،حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی ساری زندگی شریعت وطریقت کی خدمت میں گزاری۔ آپ نے اپنی اس حیاتِ طیبہ میں ایسے کارہائے نمایاں انجام دیئے کہ جن پر آج بھی عقلِ عالَم،حیران ہے۔ آیئے! آپ کے چند علمی کارناموں کے بارے میں سُنتے ہیں۔ چنانچہ

بہارِ شریعت،فقہِ حنفی کا انسائیکلوپیڈیا:

صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علمی کارناموں میں سرِفہرست "**بہارِ شریعت**" کی تصنیف ہے،یہ کتاب(Book) اُردُو زبان میں عقائد سے لے کر معاملات تک تمام ضروری مسائل کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے اور خاص صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قلم سے سترہ (17) حصوں پر مشتمل ہے،منقول ہے،فقہ حنفی کی مشہور کتاب فتاویٰ عالمگیری سینکڑوں علمائے دین رَحِمَہُمُ اللہُ

الْمُبِیْن نے حضرت سیدنا شیخ نظامُ الدین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نگرانی میں عربی زبان میں مرتب فرمائی، مگر قربان جایئے کہ صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہی کام اردو زبان میں تنہا کر دکھایا اور علمی ذخائر سے نہ صرف مُفتٰی بہ اقوال (یعنی وہ اقوال جن کے مطابق فتویٰ دیا جاتا ہے) چن چن کر بہارِ شریعت میں شامل کئے بلکہ سینکڑوں آیات اور احادیثِ مبارکہ بھی موضوع کی مناسبت سے درج کیں، آپ خود تحدیثِ نعمت کے طور پر ارشاد فرماتے ہیں: اگر اورنگزیب عالمگیر اس کتاب (یعنی بہارِ شریعت) کو دیکھتے تو مجھے سونے (Gold) سے تولتے۔ (تذکرۂ صدر الشریعہ، ص۴۵) یقیناً یہ آپ کا پاک و ہند کے مسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ آپ نے ضخیم (بہت بڑی) عربی کُتُب میں پھیلے ہوئے فقہی مسائل کو تحریر میں لا کر ایک مقام پر جمع کر دیا، ان میں بے شمار مسائل ایسے بھی ہیں جن کا سیکھنا ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن پر فرضِ عین ہے، اس کی تَصْنِیف کے اَسباب کا ذکر کرتے ہوئے، صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: اُردو زبان میں اب تک کوئی ایسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی، جو صحیح مسائل پر مشتمل ہو اور ضروریات کے لئے کافی ہو۔ (تذکرۂ صدر الشریعہ، ص۴۵، ملتقطاً)

اسی غرض سے آپ نے یہ عظیمُ الشّان کتاب تحریر فرمائی۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں: اس کتاب میں یہ کوشش ہوگی کہ عبارت بہت آسان ہو کہ سمجھنے میں دِقّت نہ ہو اور کم علم اور عورتیں اور بچے بھی اس سے فائدہ (Benefit) حاصل کر سکیں۔ (تذکرۂ صدر الشریعہ، ص۴۶) بہارِ شریعت کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بہارِ شریعت کے دوسرے، تیسرے اور چوتھے حصے کا مطالعہ فرما کر ان پر تقریظ بھی تحریر فرمائی ہے (یعنی کتاب و مصنف کی تعریف پر مشتمل اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے)۔

مُصَنِّف بھی، مُقَرِّر بھی، فقیہِ عصرِ حاضر بھی

وہ اپنے آپ میں تھا اک اِدارہ علم و حکمت کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بہارِ شریعت میں جگہ جگہ فرض عُلُوم کے ساتھ ساتھ، قرآنی آیات کے انوار، احادیثِ طَیِّبَہ کے گلزار اور ہر حصے میں پھیلے ہوئے بے شمار خوشبودار شرعی مسائل اپنی مہک لٹا رہے ہیں، یقیناً اس کتاب کو پڑھنے سے نہ صرف کئی معاملات میں شرعی رہنمائی نصیب ہوتی ہے بلکہ دل و دماغ بھی روشن ہوتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہارِ شریعت کے اس عظیم علمی ذخیرے کو مفید سے مفید تر بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کی مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیہ کے **"مدنی علمائے کرام"** نے تخریج و تسہیل اور کہیں کہیں حواشی لکھنے کی بھی کوشش کی ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ مکمل کتاب مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر بھی آچکی ہے، سادہ ایڈیشن (Edition) تین (3) جلدوں میں اور رنگین جہیز ایڈیشن چھ (6) جلدوں میں مکتبۃُ المدینہ سے ھدیۃً حاصل کیا جاسکتا ہے اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو ریڈ (یعنی پڑھا)، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Printout) بھی کیا جاسکتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول "آئی ٹی مجلس" کو سلامت رکھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آئی ٹی مجلس کی طرف سے اب تو مزید سہولت فراہم کر دی گئی ہے اور وہ یہ کہ **بہارِ شریعت** جیسی مفید اور ضروری کتاب اب باقاعدہ موبائل ایپلی کیشن کے طور پر آچکی ہے، جس کے ذریعے نہ صرف اپنے ضرورت کے مسائل کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے بلکہ درپیش مسئلے کا حل فوری طور پر تلاش بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وصال پُرملال

حضرت علامہ قاری محمد مُصْلِحُ الدّین صدّیقی قادری رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مُصنفِ بہارِ شریعت، صدرُالشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہمراہ مجھے مدینۃُالاولیاء احمد آباد (ہند) میں حضرت سَیِّدُنا شاہ عالم رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دربار میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی، ان دونوں تختوں کے نیچے حاضر ہوئے (مشہور ہے وہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں) اپنے اپنے دل کی دعائیں کرکے جب ہم فارغ ہوئے تو میں نے اپنے پیر و مرشد صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: حضور آپ نے کیا دعا مانگی؟ فرمایا: **ہر سال حج نصیب ہونے کی**، میں سمجھا آپ کی دعا کا منشا یہی ہوگا کہ جب تک زندہ رہوں حج کی سعادت ملے لیکن یہ دعا خوب قبول ہوئی کہ اسی سال حج کا ارادہ فرمایا سفینۂ مدینہ میں سوار ہونے کے لئے اپنے وطن مدینۃ العلماء گھوسی (ضلع اعظم گڑھ ہند) سے بمبئی تشریف لائے، وہاں آپ کو نمونیہ ہوگیا اور سفینے (Ship) میں سوار ہونے سے قبل ہی ۱۳۶۷ ہجری بمطابق 6 ستمبر 1948ء، ذوالقعدۃِ الحرام کی دوسری شب 12 بجکر 26 منٹ پر آپ وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب بخشش ہو۔ اٰمین

مدینے کا مسافر ہند سے پہنچا مدینے میں
قدم رکھنے کی بھی نوبت نہ آئی تھی سفینے میں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے زبان کی حفاظت اور غیبت کی تباہ کاریوں، وعیدوں اور ہولناکیوں کے بارے میں سنا۔ مثلاً *غیبت کرنے والا جہنم کا بندر ہوگا۔ *غیبت کرنے والا سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوگا۔ *غیبت کرنے والے کو دوزخ میں خود اپنا ہی گوشت کھانا پڑے گا۔ *غیبت کرنے والا قیامت میں کتے کی شکل میں اٹھایا جائے گا۔ *غیبت کرنے والے کو اس کے پہلو سے گوشت کاٹ کاٹ کر کھلایا جائے گا۔

*غیبت کرنے والا تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہرے اور سینے کو بار بار چھیل رہا ہو گا۔ *غیبت کرنے والا جہنم کے کھولتے ہوئے پانی اور آگ کے درمیان موت مانگتا دوڑ رہا ہو گا اور اس سے جہنمی بھی بیزار ہوں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو غیبت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

ان کی سنَّت کا جو آئنہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چلنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے چلنے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں:

پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 37 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تُو ہر گز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہر گز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

❀ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: ایک شَخْص دو(2) چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، تو اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[1] ❀ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ چلتے تو تھوڑا آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔[2] ❀ اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے درمِیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جارہا ہے اور نہ اِتنا آہِستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ ❀ راہ چلتے وقت بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروَقار طریقے پر چلئے۔ ❀ چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ❀ راستے میں دو(2) عورَتیں کھڑی ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعَت آئی ہے۔[3] ❀ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ قطعاً غیر مُہَذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور مِنرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے اَدَبی بھی ہے۔

---

1 ... مُسلِم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم التبختر فی المشی ...الخ، ص ۱۱۵۶، حدیث: ۲۰۸۸

2 ... الشمائل المحمدیة للترمذی، باب ماجاء فی مشیة رسول اللّٰہ، ص ۸۷، رقم: ۱۱۸

3 ... ابوداود، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، ۴/ ۴۷۰، حدیث: ۵۲۷۳

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101مَدَنی پھول،ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمَّت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص جُمُعہ کے دن مجھ پر دُرُود شریف پڑھے گا، تو بروزِ قیامت اُس کی شفاعت میرے ذِمَّۂ کرم پر ہو گی۔ (کنزالعمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ علیہ علی آلہ، ۱/۲۵۵، الجزء الاول، حدیث: ۲۲۳۶)

شافی و نافی ہو تم کافی و وافی ہو تم درد کو کر دو دوا تم پہ کروروں درود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل

سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادَہ، اُتنا ثواب بھی زِیادَہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"عیونُ الحکایات (حصہ دوم)"** کے صفحہ نمبر 240 پر ایک نہایت سبق آموز حکایت موجود ہے، آیئے! ہم بھی نہایت توجہ کے ساتھ سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، چنانچہ

حاتِم طائی کی سخاوت

حضرت سیِّدُنا مِلْحان طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے، حاتِم طائی کی زوجہ نے اس کی سَخاوت کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ایک مرتبہ قَحط سالی نے پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، زمین

---

1 ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

نے بالکل سبزہ نہ اُگایا۔ آسمان سے پورا سال بارش نہ ہوئی۔ اُونٹ (Camel) سارا سارا دن پانی کی تلاش میں پھرتے لیکن انہیں ایک قطرہ پانی نہ ملتا۔ ہر ذِی رُوح (جاندار) بُھوک و پیاس سے بے تاب تھا۔ ایک رات سردی نے اپنا پورا زور دکھا رکھا تھا اور ہمارے گھر میں کھانے کیلئے ایک لُقمہ بھی نہ تھا۔ ہمارے بچے، عبداللہ، عَدِی، اور (ایک بیٹی) سِفَّانَہ بھوک سے بِلْبِلا رہے تھے۔ بالآخر رات کافی دیر بعد تھک ہار کر دونوں بچے سوگئے۔ ہم نے انہیں ایک چٹائی پر لِٹادیا، پھر تیسرے کو بہلانے لگے، بالآخر وہ بھی سوگیا۔ حاتم طائی نے کہا: آج نہ جانے مجھے نیند کیوں نہیں آرہی؟ پھر وہ اِدھر اُدھر ٹہلنے لگا۔ اچانک ہمارے گھر کے باہر کسی کی آہٹ سُنائی دی، حاتم طائی نے بلند آواز سے کہا: کون ہے؟ لیکن کسی نے جواب نہ دیا۔ میں باہر گئی اور حالات کا جائزہ لے کر واپس آئی اور حاتم طائی کو بتایا: آپ کی فُلاں پڑوسن ہے، اس کڑے وقت میں آپ کے علاوہ کوئی اور اسے نظر نہ آیا جس کے پاس جاکر پناہ لیتی۔ اپنے بُھوکے بچوں کو آپ کے پاس لائی ہے۔ وہ بھوک سے اس طرح بلبلا رہے ہیں جیسے کسی جانور کے بچے چیختے ہیں۔ یہ سُن کر حاتم طائی نے کہا: اسے جلدی سے میرے پاس لاؤ۔ میں نے کہا: ہمارے اپنے بچے بُھوک سے مرے جارہے ہیں، انہیں دینے کیلئے ہمارے پاس کچھ نہیں تو پھر بیچاری پڑوسن اور اس کے بچوں کی ہم کیا مدد کریں گے؟ حاتم طائی نے کہا: خاموش رہو، اللہ تعالیٰ ضرور تمہارا اور ان سب کا پیٹ بھرے گا۔ جاؤ! جلدی سے اس دُکھیاری ماں کو اندر بُلالو۔ میں نے اسے بُلالیا۔ اس غریب نے 2 بچے اپنی گود میں اُٹھائے ہوئے تھے اور 4 بچے اس سے لپٹے اس کے پیچھے آرہے تھے۔ حاتم طائی نے انہیں کمرے میں بٹھایا اور اپنا ایک عُمدہ جانور ذبح کرکے آگ جلائی۔ جب شُعلے بُلند ہونے لگے تو چُھری لے کر اس کی کھال اُتاری پھر اس عورت کی طرف چُھری بڑھاتے ہوئے کہا: کھاؤ! اور اپنے بچوں کو بھی کھلاؤ پھر مجھ سے کہا: تم بھی کھاؤ اور بچوں کو بھی جگادو تاکہ وہ بھی اپنی بھوک مِٹاسکیں۔ ہماری پڑوسن

تھوڑا تھوڑا گوشت کھا رہی تھی اس کی جھجک کو محسوس کرتے ہوئے حاتم طائی نے کہا: کتنی بُری بات ہے کہ تم ہماری مہمان(Guest) ہو کر تھوڑا تھوڑا کھا رہی ہو۔ یہ کہہ کر وہ ہمارے قریب ہی ٹہلنے لگا۔ ہم سب کھانے میں مصروف تھے اور حاتم طائی ہماری جانب دیکھ رہا تھا۔ ہم نے خوب سیر ہو کر کھایا، لیکن بخدا! حاتم طائی نے ایک بوٹی بھی نہ کھائی، حالانکہ وہ ہم سب سے زیادہ بھوکا تھا۔ صبح زمین پر ہڈیوں اور کُھروں کے سوا کچھ نہ بچا تھا۔(عیون الحکایات، ۲/ ۲۴۰، ملخصا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت نصیحت کے کئی مدنی پُھولوں کو اپنے دامن میں سَموئے ہوئے ہے، مثلاً پہلے کے لوگوں میں پڑوسیوں کی خیر خواہی اور ان کی تکلیفوں کا اِحساس کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا، حاتم طائی جو زمانۂ جاہلیت میں سخاوت میں کافی مشہور سمجھا جاتا تھا ،خُصوصاً اپنے پڑوسیوں(Neighbours) پر بہت زیادہ مہربان، ان کا سچا خیر خواہ اور حاجت مند پڑوسیوں کا سہارا تھا، اس کے پڑوس میں کوئی تکلیف میں مُبتلا ہوتا تو اس کی راتوں کی نیندیں اُڑ جاتیں اور اس پر بے سُکونی کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ پڑوسیوں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آنا، زمانۂ قدیم سے ہی لوگوں کے درمیان رائج تھا، پھر جب اسلام کا سُورج طُلوع ہوا تو اس عالمگیر مذہب اور بندوں کے حقُوق کے سب سے بڑے عَلَمبَردار دِین نے پڑوسیوں کے حُقوق کی اہمیّت کو مزید چار چاند لگا دیئے، چنانچہ دینِ اسلام کی خاطر مر مٹنے والوں، خدا تعالیٰ کے احکامات کے آگے سَرِ تسلیم خَم کرنے والوں اور مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شیدائیوں نے اپنے اَقوال و کردار سے پڑوسیوں کے حقوق کی اَدائیگی اور ان کے ساتھ حُسنِ سُلُوک بجالانے کی وہ عظیم مثالیں قائم کر دکھائیں کہ جن کی مثال تاریخِ عالَم میں ملنی مشکل ہے۔

آیئے! بطورِ ترغیب پڑوسی کے ساتھ حُسنِ سُلُوک پر مشتمل ایک ایمان افروز حکایت سُنتے ہیں اور

نصیحت کے مدنی پھول چنتے ہیں، چنانچہ

ایک پڑوسی کی توبہ

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن رجاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ کُوفہ میں امامِ اعظم ابُوحَنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پڑوس میں ایک موچی (Cobbler) رہتا تھا جو تمام دن تو محنت مزدوری کرتا اور رات گئے گھر میں مچھلی یا (کسی اور جانور کا) گوشت لے کر آتا پھر اسے بُھون کر کھاتا۔ اس کے بعد شراب پیتا، جب شراب کے نشے میں دُھت ہو جاتا تو خوب شوروغل کرتا۔ اس طرح رات گئے تک سلسلہ رہتا یہاں تک کہ اسے نیند گھیر لیتی۔ کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس شوروغل سے بے حد تکلیف ہوتی، لیکن آپ تمام رات نماز میں مشغول رہتے۔ ایک رات اس ہمسایہ موچی کی آواز نہ سُنی۔ صبح کو اس کے بارے میں اِستفسار فرمایا تو آپ کو بتایا گیا کہ کل رات اس کو سپاہیوں نے پکڑ لیا ہے اور وہ قید میں ہے۔ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نمازِ فجر ادا کی اور اپنی سواری پر سوار ہو کر خلیفہ (Caliph) کے پاس پہنچے اور اپنے آنے کی خلیفہ کو اطلاع بھجوائی۔ خلیفہ نے حکم دیا، آپ کی سواری کی لگام تھام کر نہایت ہی احترام کے ساتھ فرشِ شاہی تک لے آؤ اور آپ کو سواری سے نہ اُترنے دیا جائے۔ سپاہیوں نے ایسا ہی کیا۔ خلیفہ نے دریافت کیا: کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: میرا ایک ہمسایہ موچی تھا جسے کل رات سپاہیوں نے پکڑ لیا ہے اُس کی آزادی کا حکم فرمایئے۔ خَلِیفہ نے فرمان جاری کر دیا کہ اُس موچی (Cobbler) کو فوراً رِہا کر دو اور ہر اُس قیدِی کو بھی رِہا کر دو، جو آج کے دن پکڑا گیا ہے، چنانچہ سب کو آزاد کر دیا گیا۔

پھر امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سواری پر سوار ہو کر چل دیئے۔ وہ ہمسایہ ان کے پیچھے پیچھے چلنے

لگا تو امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: اے نوجوان! کیا ہم نے تمہیں کوئی تکلیف دی؟ اس نے عرض کی: نہیں بلکہ آپ نے تو میری مدد فرمائی اور میری سفارش فرمائی، اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہتر جزا عطا فرمائے کہ آپ نے ہمسائے کی حرمت اور حق کی رعایت فرمائی۔ اس کے بعد اس شخص نے توبہ کر لی اور گناہوں سے باز آ گیا۔ (مناقب الامام الاعظم، ص۲۲۵، ۲۲۴، ملخصًا)

خیر خواہ ہم بھی پڑوسی کے بنیں یہ کرم یا مصطفٰے فرمایئے
نعمتِ اَخلاق کر دیجئے عطا یہ کرم یا مصطفٰے فرمایئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے امامِ اعظم ابُو حَنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ کیسا حُسنِ سُلوک کا برتاؤ کرتے تھے، باوجود یہ کہ آپ کا پڑوسی شراب کے نشے میں بدمست ہو کر رات گئے تک آپ کو اَذِیَّت دیتا اور آپ کی عبادات میں خلل کا سبب بنتا، مگر قُربان جایئے کہ وقت کے اتنے بڑے امام ہو کر بھی آپ نے اپنے پڑوسی کی اس تکلیف دہ حرکت پر اسے اینٹ کا جواب پتھر سے دینے یا کسی بھی طرح کی بد سُلوکی کرنے کے بجائے صبر کا مُظاہرہ کیا اور مسلسل دَرگُزر فرماتے رہے، حتّٰی کہ جب اسی پڑوسی کو کسی جُرم میں گرفتار کیا گیا تو آپ کے پاس یہ موقع تھا کہ اس کے خلاف مُقدّمہ بنوا دیتے یا خلیفہ وقت سے اس کی شکایت کر کے اسے سزا دلواتے مگر آپ نے ایسا کچھ نہیں کیا بلکہ حقِ پڑوس کی رعایت کرتے ہوئے خَلیفۂ وقت کے پاس جا کر اس کی جائز سفارش کر کے اسے قَید سے آزاد کروا دیا۔ آپ کے اس حُسنِ اخلاق کا اس کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ اس نے اپنے پچھلے تمام گُناہوں سے سچی توبہ کی اور ہمیشہ کیلئے گُناہوں سے باز آ گیا۔

ہے دھوم چاروں طرف سَخا کی بھری ہے جھولی ہر ایک گدا کی

عطا ہو مجھ کو بھی طیبہ کا غم اِمامِ اعظم ابُو حنیفہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 573)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ پڑوسی کی جانب سے اگر کوئی تکلیف پہنچ جائے تو ہمیں جذبات میں آکر اس کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنے، اس کے خلاف تادیبی کاروائی کرنے یا اسے کسی طرح کا نُقصان پہنچانے کے بجائے صبر کا مُظاہرہ کرنا چاہیے، کیونکہ پڑوسی کی تکلیفوں پر صبر کرنے کی برکت سے انسان اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بن جاتا ہے۔ چنانچہ

مَحبوبِ رَبُّ العزّت، مُحسنِ انسانیت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جن لوگوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ محبت فرماتا ہے ان میں وہ شخص بھی شامل ہے، جس کا بُرا پڑوسی اسے ایذا دے تو وہ اس کی اِیذا رَسانی پر صبر کرے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی زندگی یا موت کے ذریعے کفایت فرمائے۔

(معجم کبیر، ۲/۱۵۲، حدیث: ۱۶۳۷)

حقِّ پڑوس کیا ہے؟

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یاد رکھئے! حَقِ پڑوس صرف یہ نہیں کہ پڑوسی کو تکلیف پہنچانے سے اجتناب کیا جائے، بلکہ پڑوسی کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف کو برداشت (Tolerate) کرنا بھی حقِ پڑوس میں شامل ہے۔ کیونکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص اپنے پڑوسی کو تکلیف نہیں پہنچاتا اور وہ اس کے بدلے اسے تکلیف نہیں دیتا، حالانکہ اس طرح پڑوس کا حق ادا نہیں ہوتا، لہٰذا صرف تکلیفوں کو برداشت کرنے پر ہی اِکتفا نہ کرے بلکہ ضروری ہے کہ اس کے ساتھ نَرمی اور اچھے طریقے کے ساتھ پیش آئے۔ (احیاء العلوم، کتاب اداب الالفۃ۔۔۔الخ، ۲/۲۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آئیں اگر وہ کسی آزمائش میں مُبتلا ہو مثلاً اس کا بچہ گم ہو جائے، اس کے یہاں فوتگی یا ڈکیتی ہو جائے، مکان یا چھت گر جائے، آگ لگ جائے یا وہ لائٹ، پانی، بیماری، روزگار، گھریلو ناچاکی یا جھوٹے مُقدّمے جیسے مسائل سے دوچار ہو تو ہمیں فوراً اپنی طاقت کے مطابق اس کی حاجت روائی کرتے ہوئے اسے مسائل کی دلدل سے نکالنے کی کوشش کرنی چاہیے، کیونکہ پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سُلوک کرنا ایسا بہترین عمل ہے کہ جس کی تعلیم خود ہمارا ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ ہمیں ارشاد فرما رہا ہے۔ چنانچہ پارہ 5 سُورۂ نِسَآء کی آیت نمبر 36 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْـٴًـا وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ الْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ۙ وَ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ﴿۳۶﴾	ترجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنی باندی غلام سے بے شک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اِترانے والا بڑائی مارنے والا۔

اس آیتِ مقدسہ کے تحت تفسیراتِ احمدیہ میں ہے کہ قریب کے ہمسائے سے مراد وہ ہے جس کا گھر اپنے گھر سے ملا ہوا ہو اور دُور کے ہمسائے سے مراد وہ ہے جو محلہ دار تو ہو مگر اس کا گھر اپنے گھر سے ملا ہوا نہ ہو یا جو پڑوسی بھی ہو اور رشتہ دار بھی وہ قریب کا ہمسایہ ہے اور وہ جو صرف پڑوسی ہو،

رشتہ دار نہ ہو وہ دُور کا ہمسایہ یا جو پڑوسی بھی ہو اور مسلمان بھی وہ قریب کا ہمسایہ اور وہ جو صرف پڑوسی ہو مسلمان نہ ہو وہ دُور کا ہمسایہ ہے۔(تفسیرات احمدیہ، النساء، تحت الآیۃ: ۳۶، ص۲۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اسلام کتنا پیارا مذہب ہے کہ جو نہ صرف ہمیں والدین اور رشتے داروں کے ساتھ بھلائی کا درس دیتا ہے بلکہ یہ بھی سکھاتا ہے کہ ہمیں اپنے قریبی اور دُور کے ہمسایوں کے ساتھ کس طرح کا سُلوک کرنا چاہئے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ کریم کے علاوہ احادیثِ مُبارکہ میں بھی کثرت کے ساتھ پڑوسیوں کی اہمیّت، ان کے ساتھ حُسنِ سُلُوک بجالانے اور ان کے حُقوق کی بجاآوری کا ذِہن دیا گیا ہے۔ آیئے !اس ضمن میں ایک بہت ہی پیاری حدیث پاک سُنتے ہیں اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے دل کے مدنی گُلدستے میں سجانے کی کوشش کرتے ہیں، چنانچہ

نبیِ کریم ،رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ پڑوسی کا کیا حق ہے ؟(پھر خود ہی ارشاد فرمایا:) کہ جب وہ تم سے مدد مانگے، مدد کرو اور جب قرض مانگے قرض دو اور جب مُحتاج ہو تو اسے دو اور جب بیمار ہو عیادت کرو اور جب اسے خیر پہنچے تو مبارک باد دو اور جب مُصیبت پہنچے تو تعزیت کرو اور مر جائے تو جنازہ کے ساتھ جاؤ اور بغیر اجازت اپنی عمارت بُلند نہ کرو کہ اس کی ہوا روک دو اور اپنی ہانڈی سے اس کو اِیذا نہ دو، مگر اس میں سے کچھ اسے بھی دو اور میوے خرید و تو اس کے پاس بھی ہدیہ کرو اور اگر ہدیہ نہ کرنا ہو تو چُھپا کر مکان میں لاؤ اور تمہارے بچے اسے لے کر باہر نہ نکلیں کہ پڑوسی کے بچوں کو رنج ہو گا۔ تمہیں معلوم ہے کہ پڑوسی کا کیا حق ہے؟ قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! مکمل طور پر پڑوسی کا حق ادا کرنے والے تھوڑے ہیں، وہی ہیں جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مہربانی ہے۔ حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پڑوسیوں کے مُتَعَلِّق مسلسل وَصیّت

فرماتے رہے یہاں تک کہ لوگوں نے گُمان کیا کہ پڑوسی کو وارث کر دیں گے۔ پھر حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے فرمایا: پڑوسی 3 قسم کے ہیں، بعض کے 3 حق ہیں، بعض کے 2 اور بعض کا ایک حق ہے۔ جو پڑوسی مسلم ہو اور رشتہ دار ہو، اس کے 3 حق ہیں۔ حقِ جوار اور حقِ اسلام اور حقِ قَرابت۔ مسلم پڑوسی کے 2 حق ہیں، حقِ جوار اور حقِ اسلام اور غیر مسلم پڑوسی کا صرف ایک حقِ جوار ہے۔

(شعب الایمان، باب فی اکرام الجار، حدیث: ۹۵۶۰، ۷/۸۳-۸۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک سے ہر عقلمند شخص اچھی طرح یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ پڑوسیوں کے حُقوق کی بجا آوری، ان کی خبر گیری و حاجت روائی کرنے، ان کی دِلجوئی کرنے، ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے، انہیں خوش رکھنے اور انہیں تکلیف (Trouble) نہ پہنچانے کے حوالے سے اسلامی تعلیمات کتنی شاندار ہیں کہ اگر آج مسلمان صحیح معنٰی میں ان حسین تعلیمات کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں اور ان کے مطابق عمل پیرا ہو جائیں تو وہ دن دُور نہیں کہ ہمارے معاشرے میں حقیقی معنٰی میں مدنی انقلاب برپا ہو جائے اور مُعاشرہ امن کا گہوارہ بن جائے، مگر افسوس! کہ جیسے جیسے ہم زمانہ نَبوِی سے دُور ہوتے جارہے ہیں دیگر مُعاملات کے ساتھ ساتھ اب پڑوسیوں کے حُقوق کی ادائیگی کے مُعاملے میں بھی پستی کے گہرے گڑھے میں گِرتے جارہے ہیں، ایک ہی گلی، محلے میں سالہا سال گُزر جانے کے باوُجُود اپنے پڑوسی کی پہچان، اس کی موجودگی اور حقِّ پڑوس سے غَفلت کا یہ عالَم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے کسی عزیز سے ملنے آئے اور ہم سے اسی گلی یا محلے میں رہنے والے اپنے کسی عزیز کا پتا معلوم کرے تو ہم بغلیں جھانکتے اور سَر کھجاتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں بالکل خبر نہیں ہوتی کہ ہمارے پڑوس میں کون رہتا ہے، اس کا نام کیا ہے، کام کیا کرتا ہے، ہم تو بس اپنی مستی میں ایسے مست رہنے والے ہیں کہ پڑوس میں میت ہو جائے، کوئی بیمار ہو یا کسی پریشانی کا شکار ہو جائے تو ہمیں تعزیت و عیادت کرنے یا اسے

دِلاسہ دینے کی بھی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔

ہاں! مالداروں، سیٹھوں، افسروں، وزیروں، صاحبِ منصَب لوگوں، مخصوص دوستوں، برادری والوں یا ایسے پڑوسی کہ جن سے ہمیں اپنا کام نکلوانا ہو ان کے یہاں تو ہم خُوشی غمی کے مَواقع پر پیش پیش نظر آتے یا انہیں اپنے یہاں کی تقریبات(Functions) میں بُلاتے ہیں، مگر غریب پڑوسیوں کی خیر خواہی کرنا یا ان کے ساتھ تعلُّقات قائم رکھنا ہم اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں، بعض نادان تو اس قدر بے حِس ہوتے ہیں کہ گھر کے اندر موجود بُھوک و پیاس، بیماری یا آزمائش میں مُبتلا بھائیوں، بہنوں حتّٰی کہ والدین تک کو ہی نہیں پوچھتے تو اندازہ لگائیے کہ وہ گھر کے باہر والے پڑوسیوں کا کیا خیال رکھیں گے اور کیا ان کے حُقُوق ادا کریں گے۔ پڑوسیوں کے حُقُوق کی اَہمیَّت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ کئی بُزرگوں نے نہ صرف خود پڑوسیوں کے حُقُوق ادا فرمائے، بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی اس کی ترغیب دلائی ہے۔ چنانچہ

پڑوسیوں کے عام حقوق

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پڑوسیوں کے حُقُوق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: پڑوسیوں کے ساتھ سلام میں پہل کرے ❀... ان کے ساتھ طویل گفتگو نہ کرے، ❀... ان کے حالات کے بارے میں زیادہ سوال نہ کرے، ❀... جب وہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت کرے ❀... مُصیبت کے وقت ان کی غم خواری کرے، ❀... مُشکل وقت میں ان کا ساتھ دے، ❀... خوشی میں ان کو مبارک باد دے، ❀... ان کی خوشی میں شرکت کرے، ❀... ان کی لغزشوں کو مُعاف کرے، ❀... اپنے گھر کی چھت پر سے ان کے گھر میں مت جھانکے، ❀... ان کی دیوار پر شہتیر رکھ کر، ان کے

پرنالے میں پانی گرا کر اور ان کے صحن میں مٹی وغیرہ ڈال کر انہیں تکلیف نہ پہنچائے، ❀...ان کے گھر کے راستے کو تنگ نہ کرے، ❀...جو کچھ وہ اپنے گھر لے جا رہے ہوں اس پر نظر نہ گاڑے، ❀...اگر ان کے عُیوب اس پر ظاہر ہوں تو انہیں چُھپائے، ❀...اگر انہیں کوئی حادثہ پیش آجائے تو فوراً ان کی مدد کرے، ❀...پڑوسیوں کی غیر موجودگی میں ان کے گھر کی حفاظت (Safety) کرنے میں غفلت کا مُظاہرہ نہ کرے، ❀...ان کے خلاف کوئی بات نہ سُنے، ❀...ان کی (عورتوں) کے سامنے نگاہیں نیچی رکھے، ❀...ان کی اولاد کے ساتھ نرمی سے گفتگو کرے، ❀...دِین و دنیا کے جس مُعاملے میں انہیں رہنمائی کی ضرورت ہو (تو) اس میں ان کی رہنمائی کرے۔ (احیاء العلوم، ۲/ ۷۷۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اَسلافِ کرام کو خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ نے جہاں دیگر بہت سی عُمدہ خوبیوں سے آراستہ فرمایا، وہیں یہ عظیمُ الشّان وصف بھی ان کی مُبارک طبیعتوں میں راسخ تھا کہ یہ حضرات پڑوسیوں کے مُعاملے میں انتہائی مُحتاط تھے، پڑوسیوں کو اسلام میں کیا مقام و مرتبہ حاصل ہے، ان کے کیا حقوق ہیں؟ ان کی جانب سے ملنے والی تکلیفوں کے جواب میں ان کے ساتھ کس طرح کا سُلُوک کرنا چاہئے یہ حضرات ان تمام چیزوں کو دوسروں کے مُقابلے میں بہتر طور پر جانتے تھے، ہم تو پڑوسیوں کا بُرا چاہنے والے اور اِینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے قائل ہیں جبکہ یہ اللہ والے پوری زندگی حُقُوقُ اللہ اور حُقُوقُ الْعِباد کی رعایت کرنے بالخصوص پڑوسیوں کے حقوق کی بجاآوری، ان کی خیر خواہی، ان کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے کا عملی مُظاہرہ فرماتے تھے۔ آیئے! بطورِ ترغیب اس بارے میں بُزرگانِ دین کی چند ایمان افروز حکایات سُن کر ان سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں پر عمل کی نیت کرتے ہیں، چنانچہ

غیر مسلم مسلمان ہو گیا!

حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک مکان کرایہ پر لیا۔ اُس مکان کے بالکل مُتَّصِل ایک غیر مسلم کا مکان تھا۔ وہ بُغض وعِناد کی بنیاد پر پرنالے کے ذَرِیعے گندا پانی اور غَلاظت آپ کے کاشانۂ عظمت میں ڈالتا رہتا، مگر آپ خاموش ہی رَہتے۔ آخر کار ایک دن اُس نے خود ہی آکر عَرض کی، جناب! میرے پرنالے سے گزرنے والی نَجاست کی وجہ سے آپ کو کوئی شکایت تو نہیں؟ آپ نے نہایت ہی نرمی (Softness) کے ساتھ فرمایا: پرنالے سے جو گندگی گرتی ہے اُس کو جھاڑودے کر دھوڈالتا ہوں۔ اس نے کہا، آپ کو اتنی تکلیف ہونے کے باوُجُود غُصّہ نہیں آتا؟ فرمایا آتا تو ہے مگر پی جاتا ہوں کیونکہ (پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 134 میں) خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ مَحَبَّت نشان ہے:

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور غصّہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔ (پ۴، آل عمران: ۱۳۴)

جواب سن کر وہ غیر مسلم مسلمان ہو گیا۔ (تذکِرۃُ الاولیاء، ص ۵۱)

اَخلاق ہوں اچھے مِرا کِردار ہو سُتھرا محبوب کا صدقہ تُو مجھے نیک بنا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص 115)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پُورا گھرانہ مسلمان ہو گیا

حضرت بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک غیر مسلم پڑوسی سفر میں گیا، اس کے بال بچے گھر

رہ گئے، رات کو اس کا بچہ روتا تھا، آپ نے (اس کی بیوی سے) پوچھا کہ بچہ کیوں روتا ہے؟ وہ بولی گھر میں چراغ (Lamp) نہیں ہے، بچہ اندھیرے میں گھبراتا ہے۔ اس دن سے آپ روزانہ چراغ میں خوب تیل بھر کر روشن کرتے اور اس کے گھر بھیج دیا کرتے، جب وہ غیر مسلم سفر سے واپس آیا تو اس کی بیوی نے یہ واقعہ سنایا، وہ غیر مسلم بولا کہ جس گھر میں بایزید کا چراغ آگیا، وہاں اندھیرا کیوں رہے، وہ سب کے مسلمان ہوگئے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۵۷۳، ملخصًا)

سہل تستری کا پڑوسی سے حسنِ سلوک

حضرت سَیِّدُنا سہل تُستری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک غیر مسلم پڑوسی کے بیتُ الخلا میں حضرت سہل تُستری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر کی طرف ایک سُوراخ تھا جس سے نجاست گرتی تھی، آپ رات کو دن بھر میں گرنے والی گندگی ایک کونے میں جمع کر دیا کرتے تھے، جب آپ بیمار ہوئے تو آپ نے اس کو بلا کر اسے واقعہ بتایا اور معذرت خواہانہ انداز میں کہا: مجھے ڈر ہے کہ (میری وفات کے بعد) میرے ورثا اس بات کو برداشت نہ کر سکیں گے اور تم سے جھگڑ پڑیں گے۔ اسے آپ کے اتنی بڑی اِیذا پر صبر کرنے پر بڑا تعجب ہوا، اس نے عرض کی: آپ اتنے طویل عرصہ سے میرے ساتھ ایسا مُعاملہ کرتے رہے اور میں ہوں کہ اب تک کفر پر قائم ہوں اپنا ہاتھ بڑھایئے تاکہ میں مسلمان ہو جاؤں۔ آپ نے ہاتھ بڑھایا اور وہ (غیر مسلم اسی وقت کلمہ پڑھ کر) مسلمان ہوگیا، اس کے بعد آپ کا بھی وصال ہوگیا۔ (کتاب الکبائر، ص ۲۴۱، ملخصا)

40 گھروں پر خرچ کیا کرتے

حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن ابی بکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پڑوس کے گھروں میں سے دائیں بائیں اور

آگے پیچھے کے 40،40 گھروں کے لوگوں پر خرچ کیا کرتے تھے، عید کے موقع پر انہیں قربانی کا گوشت(Meat)اور کپڑے بھیجتے اور ہر عید پر 100 غلام آزاد کیا کرتے تھے۔(المستطرف، ۱/۲۷۶)

خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور پڑوسیوں کے حقوق

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پڑوسیوں کا بہت خیال رکھا کرتے ،ان کی خبر گیری فرماتے ،اگر کسی پڑوسی کا انتقال ہو جاتا تو اس کے جنازے کے ساتھ ضرور تشریف لے جاتے، اس کی تدفین کے بعد جب لوگ واپس ہو جاتے تو آپ تنہا اس کی قبر کے پاس تشریف فرما ہو کر اس کے حق میں مغفرت و نَجات کی دُعا فرماتے اور اس کے اہلِ خانہ کو صبر کی تلقین کرتے اور انہیں تسلّی دیا کرتے ۔(معین الارواح، ص ۱۸۸، بتغیر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ پڑوسیوں کے حقوق کے مُعاملے میں ہمارے بُزرگانِ دِین کا انداز کس قدر شاندار تھا کہ جن کے حُسنِ سُلُوک کی برکتیں نہ صرف مسلمان پڑوسیوں کو میسر تھیں، بلکہ غیر مسلم(Non muslim)پڑوسی بھی ان کے حُسنِ سُلُوک سے بے حد مُتاثر تھے، باوجود یہ کہ ان کا پڑوسی انہیں اذیّت دینے میں کوئی کسر نہ چھوڑتا مگر یہ حضرات صبر و رِضا کے پیکر بن کر پڑوسی کی جانب پہنچنے والی اَذِیتوں کو برداشت کرتے، انہیں عید کی خُوشیوں میں اپنے ساتھ شریک کرتے حتّٰی کہ پڑوسی کے انتقال کے بعد اس کے جنازے میں تشریف لے جاتے، اس کے حق میں دُعائے مغفرت فرماتے اور اس کے اَہلِ خانہ کو صبر کی تلقین فرماتے اور یہی اسلامی تعلیمات کا تقاضا ہیں۔ افسوس! صد افسوس! آج ہر شخص اپنے حُقُوق کیلئے تو آواز بلند کرتا ہے مگر اپنے پڑوسیوں کے حقوق کی بالکل پروا نہیں کرتا، ہم خود تو کثیر نعمتوں سے فیضیاب ہوتے اور مرغّن غذاؤں پر ہاتھ صاف کرتے ہیں، لیکن ہمارے

پڑوسی کن حالات سے گزرتے ہیں، ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں، اگر ہمارا کوئی ضرورت مند پڑوسی ہم سے کسی چیز کا ہی سوال کر بیٹھے تو اس کی حاجت روائی پر قدرت کے باوجود بھی ہم کنجوسی کا مظاہرہ کرتے ہیں، بسا اوقات تو انتہائی ناپسندیدہ سلوک سے پیش آتے ہیں، اسی طرح بعض نادانوں کا یہ حال ہے کہ وہ اپنا کچرا مثلاً پھلوں یا سبزیوں کے چھلکے، قربانی کے جانور کا خون، اس کی دُم یا چھیچھڑے وغیرہ پھینکنے، گندا پانی چھوڑنے، بِلا اجازت اس کے گھر میں جھانکنے، شادی یا دیگر تقریبات پر گانے (Songs) چلانے، فائرنگ یا آتش بازی کرنے، اس کے گھر یا دُکان کے آگے بِلاوجہ رُکاوٹ لگانے، اس کے گھر کی گھنٹی بجانے، اس کے بچوں کو دھکمانے مارنے، اس کی ذات یا اس سے مُتعلِّق چیزوں مثلاً قربانی کے جانور، مکان، دکان یا گاڑی وغیرہ میں عیب نکالنے، اس کی دیواروں کو پان گٹکے کی پچکاریوں سے آلُودہ کرنے وغیرہ معاملات کے ذریعے اپنے پڑوسی کو ستا کر اور اس کا چین و سکون برباد کر کے اپنی قبر و آخرت کو داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ ایسوں کو چاہئے کہ وہ پڑوسیوں کے حقوق پامال کرنے اور انہیں ستانے سے ڈریں، کیونکہ پڑوسیوں کو ستانے کے سبب اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہو گیا، اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رُوٹھ گئے، تو یاد رکھئے! نماز، روزوں اور صدقہ و خیرات کی کثرت بھی جہنَّم کے عذاب سے نہیں بچا سکے گی۔

آیئے! پڑوسیوں کے ساتھ بد سُلُوکی کی وعیدوں پر مشتمل 4 فرامینِ مُصْطَفٰے سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بہت سے پڑوسی قیامت کے دن اپنے پڑوسیوں کا دامن پکڑ لیں گے، مظلوم پڑوسی عرض کرے گا: یارب عَزَّوَجَلَّ! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھ پر اپنا دروازہ بند کر رکھا تھا اور اپنی ضرورت سے زائد چیزیں مجھ سے روکی تھیں۔ (کنز العمال، کتاب الصحبۃ،

باب الرابع فی حقوق ...الخ، ۵/۲۳، جزء ۹، حدیث: ۲۴۸۹۴)

ایک شخص نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! فُلاں عورت کا تذکرہ اس کی نماز صدقہ اور روزوں کی کثرت کی وجہ سے کیا جاتا ہے، مگر وہ اپنی زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف دیتی ہے۔ تو رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: وہ جہنمی ہے۔ اس نے پھر عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! فُلاں عورت نماز و روزے کی کمی اور پنیر کے ٹکڑے صدقہ کرنے کے باعث پہچانی جاتی ہے اور اپنے پڑوسیوں کو اِیذا بھی نہیں دیتی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: وہ جنّتی ہے۔ (مسند احمد، ۳/۴۴۱، رقم ۹۶۸۱)

بارگاہِ رسالت میں ایک شخص نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں نے فُلاں قبیلے کے محلے میں رہائش اختیار کی ہے لیکن ان میں سے جو مجھے سب سے زیادہ تکلیف دیتا ہے وہ میرا سب سے زیادہ قریبی پڑوسی ہے۔ تو سرکارِ والا تبار، بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق اور حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق اور حضرت سَیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھیجا وہ مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر زور زور سے یہ اعلان کرنے لگے کہ بے شک 40 گھر پڑوس میں داخل ہیں اور جس کے شر سے اس کا پڑوسی خوفزدہ ہو وہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔ (معجم کبیر، ۱۹/۷۳، حدیث: ۱۴۳)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جس نے اپنے پڑوسی کو اِیذا دی بے شک اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی، جس نے اپنے پڑوسی سے جھگڑا کیا اس نے مجھ سے جھگڑا کیا اور جس نے مجھ سے لڑائی کی بے شک اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے لڑائی کی۔ (کنز العمال، کتاب الصحبۃ، ۵/۲۵، جزء ۹، حدیث: ۲۴۹۲۲)

"مدرسۃ المدینہ بالغان"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ پڑوسیوں کو ستانا کس قدر تباہ کُن ہے کہ پڑوسیوں کو تکلیف دینے کے سبب بندہ جنت سے محروم (Deprived) ہو کر جہنَّم کا حقدار قرار پاتا ہے، ایسا شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ایذا دیتا اور ان سے لڑائی مول لیتا ہے۔ لہٰذا پڑوسیوں کے ہر معاملے کی خبر رکھئے، انہیں تکلیف پہنچانے سے بچئے اور عملی طور پر اپنے پڑوسیوں کے ہمدرد و خیر خواہ بن جایئے، پڑوسیوں کے حقوق کی بجا آوری اور ان کے ساتھ حُسنِ سلوک کا ذہن بنانے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اِسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جانا بھی ہے، کیونکہ اس ماحول میں پڑوسیوں کے حقوق کی بجا آوی کا خوب خوب ذہن دیا جاتا ہے، لہٰذا پڑوسیوں کے حقوق کی بجا آوری اور ان کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا جذبہ بڑھانے کے لئے اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر **12 مدنی کاموں** میں مشغول ہو جایئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مدرسۃ المدینہ بالغان"** میں پڑھنا / پڑھانا بھی ہے۔ جس میں بالغ اسلامی بھائیوں کو درست ادائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم فِی سَبِیْلِ اللہ پڑھانے کا سلسلہ ہوتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کرنے اور اس کی تلاوت کرنے کی برکتوں کے تو کیا کہنے کہ صاحبِ جُود و نوال، محبوبِ رَبِّ ذُوالجلال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قرآنِ پاک سیکھنا، اس کی کثرت سے تلاوت کرنا اور اس کے عجائبات میں غور و فکر کرنا اپنے اوپر لازم کرلو، اس کے ذریعہ تم جنت میں (بلند) درجات کو حاصل کرلو گے۔ (کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السابع فی تلاوۃ القرآن وفضائلہ، ۱/۲۶۶، حدیث: ۲۳۶۵)

آیئے! بطورِ ترغیب مدرسۃُ المدینہ بالغان میں پڑھنے کی ایک ایمان افروز مدنی بہار سُنئے اور مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنے کی نیّت کیجئے، جو دُرست قرآنِ کریم پڑھنا جانتے ہیں، وہ دُوسروں کو قرآنِ

کریم پڑھا کر علمِ قرآن کو عام کریں، چنانچہ

اِسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میرے گناہ بَہُت زیادہ تھے۔ جن میں مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ V.C.R کی لِیڈ سپلائی کرنا، روزانہ دو بلکہ تین تین فلمیں دیکھنا، وِرائٹی پروگرامز (Programmes) میں راتیں کالی کرنا شامل ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بابُ المدینہ کراچی کے عَلاقے نیا آباد کے ایک اسلامی بھائی کی مسلسل اِنفِرادی کوشش کی بَرَکت سے عَلاقے کے مدرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں جانے کی ترکیب بنی اور اس طرح عاشقانِ رسول کی صُحبت ملی اور میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر مَدَنی کاموں میں مصروف ہو گیا۔

گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں نہ صرف اپنی بلکہ دوسروں کی اصلاح کی بھی ترغیب دلاتا، بلکہ نمازی اور سُنّتوں کا پیکر بھی بناتا ہے، ممکن ہے کہ اِبتدا میں ہم پر بھی کسی نے اِنفرادی کوشش کی ہو گی، جس کی بدولت آج اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم بھی اس مدنی ماحول کی برکتیں لُوٹ رہے ہیں، لہٰذا اسی طرح ہمیں چاہئے کہ ہم بھی انفرادی کوشش کے ذریعے دیگر مسلمانوں خُصوصاً اپنے پڑوسیوں کو نیکی کی دعوت دے کر انہیں بھی نمازوں کی ادائیگی، سنّتوں پر عمل کرنے، مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے، راہِ خدا میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلوں کا مسافر بننے، مکتبۃ المدینہ سے شائع کردہ کتب و رسائل کا مطالعہ کرنے اور سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت

کرنے وغیرہ جیسے نیک کاموں کا ذہن دیتے رہیں۔ مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں گناہوں میں مُبْتَلا دیکھیں تو پیار و مَحَبَّت اور شفقت و نرمی کے ساتھ روکنے کی کوشش کریں۔ پڑوسیوں کو نیکی کی دعوت دینا اور انہیں گناہوں سے منع کرنا کس قدر اہم ہے۔ آیئے! ایک حدیثِ مبارک سے اس کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، چنانچہ

ایک دن دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور مسلمانوں کے کچھ گروہوں کی تعریف فرمائی، پھر ارشاد فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنے پڑوسیوں کو نہ سمجھاتے نہ سکھاتے اور نہ ہی نصیحت کرتے، نہ نیکی کی دعوت دیتے اور نہ ہی بُرائی سے منع کرتے ہیں، اور ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنے پڑوسیوں سے نہیں سیکھتے، نہ ان سے سمجھتے اور نہ ہی نصیحت طلب کرتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! چاہئے کہ ایک قوم اپنے پڑوسیوں کو ضرور دِین سکھائے، سمجھائے، نصیحت کرے اور نیکی کی دعوت دے، اسی طرح دوسری قوم کو چاہئے کہ اپنے پڑوسیوں سے دِین سیکھے، سمجھے اور نصیحت حاصل کرے ورنہ جلد ہی انہیں اس کا اَنجام بھگتنا پڑے گا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ منبر شریف سے نیچے تشریف لے آئے، تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے (ایک دوسرے سے) اِسْتِفْسار فرمایا: آپ کے خیال میں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان لوگوں سے کون سے لوگ مراد لئے ہیں؟ تو دوسروں نے انہیں بتایا: ان سے مراد اَشعری قبیلہ والے ہیں کیونکہ وہ فقہا کی قوم ہے اور ان کے پڑوسی جفاکار اعرابی ہیں۔

جب یہ بات اشعریوں تک پہنچی تو وہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ نے ایک قوم کی بھلائی اور ایک کی بُرائی کا ذِکر فرمایا، ہم ان میں سے کس میں ہیں؟ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے

ارشاد فرمایا: چاہئے کہ ایک قوم اپنے پڑوسیوں کو ضرور دِین سکھائے، انہیں سمجھائے، نصیحت کرے، نیکی کی دعوت دے اور بُرائی سے منع کرے، اسی طرح دوسری قوم کو چاہئے کہ اپنے پڑوسیوں سے دِین سیکھے، سمجھے اور ان سے نصیحت طلب کرے ورنہ جلد دنیا میں ہی اس کا اَنجام بھگتے گی۔ انہوں نے دوبارہ عرض کی، یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ! کیا ہم دوسرے لوگوں کو نصیحت کریں؟ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہی بات دُہرائی، اُنہوں نے پھر یہی عرض کی، کیا ہم دوسروں کو نصیحت کریں۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ہاں ایسا ہی ہے۔ اُنہوں نے پھر عرض کی: ہمیں ایک سال کی مُہلت دیجئے۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں ایک سال کی مُہلت عطا فرمادی تاکہ یہ لوگوں کو دِین سکھائیں اور نصیحت کریں۔ (مجمع الزوائد، کتاب العلم، باب فی تعلیم من لا یعلم، ۱/۴۰۲ حدیث: ۷۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ پڑوسیوں کو نیکی کی دعوت دینا، ان سے علمِ دین سیکھنا، سکھانا، انہیں نصیحت (Advise) کرنا اور ان سے نصیحت طلب کرنا کس قدر اہمیت رکھتا ہے کہ خود ہمارے آقا و مولیٰ، دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ حقّ ترجمان سے اس کی ترغیب دلا کر اسے خوب واضح فرمادیا تاکہ تاقیامت آنے والے مسلمان آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ان حسین تعلیمات کو خوب سمجھ لیں اور اس مُعاملے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کریں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے بزرگانِ دین تعلیماتِ نَبوی پر دل وجان سے عمل پیرا رہے، یہی وجہ ہے کہ ان حضرات کا شمار اپنے زمانے کے ان عظیم لوگوں میں ہوتا تھا کہ جو اپنے پڑوسیوں کے حقوق سے اچھی طرح واقف، ان پر بہت زیادہ مہربان اور ان کی آخرت کی بہتری کیلئے انہیں نیکی کی دعوت دینے کے عادی تھے۔ آیئے! اس ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ سُنئے اور جھومئے۔ چُنانچِہ

نیکی کی دعوت سے متاثر ہو کر پڑوسی مسلمان ہو گیا

شَمعُون نامی ایک غیر مسلم حضرت سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پڑوسی تھا۔ جب اُس کے انتِقال کا وَقت قریب آیا، تو آپ اُس کے پاس تشریف لے گئے، کیا دیکھتے ہیں کہ اُس کا سارا جسم آگ کے دُھویں کی وجہ سے سیاہ پڑ گیا ہے! آپ نے اِنفِرادی کوشِش کرتے ہوئے اُسے اسلام قَبول کرنے کی دعوت پیش کی اور رَحمتِ الٰہی کی اُمّید دلائی۔ اُس نے عَرض کی کہ میں 3 چیزوں کی وجہ سے اسلام سے دُور ہوں: (۱) جب اسلام کے نزدیک ''دُنیا'' بَہُت بُری شے ہے تو پھر تم لوگ اس کے حُصُول کی جُستجو کیوں کرتے ہو؟ (۲) موت کو یقینی تصوُّر کرنے کے باوُجُود اُس کے لئے تیّاری کیوں نہیں کرتے؟ (۳) تمہارے کہنے کے مطابِق دیدارِ الٰہی بَہُت بڑی نعمت ہے تو پھر تم دنیا میں اُس کی مرضی کے خِلاف کام کیوں کرتے ہو؟

حضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ان سب چیزوں کا تعلُّق تو اعمال سے ہے عَقائد سے نہیں، تم یہ تو غور کرو کہ غیرِ خدا کی عبادت میں وَقت ضائِع کر کے تمہیں حاصل کیا ہوا؟ مُؤمِن خواہ جیسا بھی ہو کم از کم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وَحدانِیَّت (یعنی ایک ہونے) کو تو تسلیم کرتا ہے۔ دیکھو! تم نے 70 سال تک غَیرِ خدا کی عِبادَت کی اِس کے باوُجُود ہم دونوں اگر آگ میں کُودیں تو یہ ہم دونوں کو برابر جلائے گی، یقیناً تمہارا غَیرِ خدا کی عبادت کرنا تمہیں نہیں بچا سکے گا، ہاں میرے مالِک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ میں ضَرور یہ طاقت ہے کہ اگر وہ چاہے تو یہ آگ مجھے ذرَّہ برابر نقصان نہ پہنچا سکے۔ یہ فرما کر آپ نے اپنے ہاتھ میں آگ اُٹھالی، لیکن اُس نے آپ کو کوئی نُقصان نہ پہنچایا۔ یہ دیکھ کر شَمعُون بڑا مُتَاثِّر ہوا مگر اُداس ہو کر کہنے لگا: میں ستّر (70) سال غَیرِ خدا کی عبادت میں مبتَلا رہا، اب آخِری وَقت میں کیا مسلمان ہُوں گا؟ آپ نے اُس پر اِنفِرادی کوشِش جاری رکھی، آخِر کار اُس نے عرض کی: میں اِس شَرط پر مسلمان ہو سکتا ہوں کہ آپ مجھے یہ عَہد نامہ لکھ کر دیں کہ میرے مسلمان ہو جانے کے

بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے تمام گناہوں کی بَخشش فرمادے گا۔ آپ نے اُسی مضمون کا عَہد نامہ لکھ کر اُس کے حوالے کر دیا، لیکن اُس نے کہا: اِس پر عادِل لوگوں کی گواہی بھی دَرج کروایئے۔ آپ نے اُس کا یہ مطالَبہ بھی پورا کر دیا۔ اِس کے بعد وہ مسلمان ہو گیا اور وصیَّت کی کہ میرے مرنے کے بعد مجھے آپ خود غسل دے کر یہ **"عہد نامہ"** میرے ہاتھ میں تھما دیجئے گا تا کہ میدانِ مَحشَر میں میرے مُؤمِن ہونے کا ثُبُوت بن سکے۔ یہ وصیَّت کرنے کے بعد اُس نے کلمۂ شَہادَت پڑھا اور اُس کی روح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کر گئی۔ آپ نے اُس کی وصیَّت پوری فرمائی۔ اُسی شب آپ نے خواب میں دیکھا کہ وہ بَہُت قیمتی لباس اور نقش ونِگار سے مُزَیَّن تاج پہنے جنَّت کی سَیر میں مصروف ہے۔ آپ نے پوچھا: تجھ پر کیا گزری؟ اُس نے عرض کی، خدا عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفِرت فرمادی اور مجھے ایسے ایسے اِنعامات سے نوازا کہ میں بتا نہیں سکتا، لہٰذا! اب آپ پر کوئی بوجھ نہیں اور یہ **"عہد نامہ"** واپَس لے لیجئے، کیونکہ اب مجھے اِس کی حاجت نہیں۔ جب بیدار ہوئے تو وہ عہد نامہ آپ کے ہاتھ میں موجود تھا۔ آپ نے اِس کامیابی پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ۱/ ۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی بھی کیا شان ہے کہ وہ نیکی کی دعوت بھی دیتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عنایت سے کرامت بھی دکھاتے ہیں اور ایمان کی نعمت دلا کر جنَّت میں داخِلے کی صورت بھی بنا دیتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی اپنے پڑوسی کی فِکر رکھنی چاہئے اور اُسے نیکی کی دعوت سے محروم نہیں کرنا چاہئے۔ ہاں! غیر مُسلم سے دوستی رکھنے کی اِجازت نہیں کہ ایک عام آدمی یہ ذِہن بنائے کہ میں اِس سے دوستی کر کے اِس کو مسلمان کر لوں گا۔ البتَّہ جو عالِمِ دین اُس غیر مسلِم کے مذہب اور باطِل عقیدوں کے رَد پر قدرت رکھتا ہو وہ بے شک شَریعت کے دائرے میں رہ کر اُسے اسلام میں لانے کیلئے اپنے قریب کرے اور اُس کو اسلام کی طرف رغبت دِلائے اور اُس کے

اِعْتِراضات کے جوابات دے۔

مجلس اِصلاح برائے کھلاڑیان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول بھی ہمیں یہی مدنی سوچ فراہم کرتا ہے کہ ہم اپنے پڑوسیوں بلکہ ان سے تعلُّق رکھنے والی کسی بھی چیز کو نُقصان پہنچانے، ان کے جانوروں اور پرندوں کو بھی تکلیف دینے سے بچ کر اپنے لئے راہِ جنت کو آسان بنائیں، ہم بھی یہ مدنی سوچ پانے کے لئے اس مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں 100 سے زائد شُعبہ جات میں خدمتِ دین کا کام سَرانجام دے رہی ہے ،انہی شعبہ جات میں سے ایک شُعبہ **"مجلس اصلاح برائے کھلاڑیان"** قائم کیا گیا ہے جس کا بُنیادی مقصد کھیلوں سے وابستہ لوگوں میں دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو عام کرنا اورانہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اس مدنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے"** کے مُطابق زندگی گزارنے کا مدنی ذہن دینا ہے، وقتاً فوقتاً اس شعبے سے وابستہ افراد کے گھروں، اکیڈمیز وغیرہ میں مدنی درس (درسِ فیضانِ سُنّت) اور مدنی حلقے وغیرہ کی ترکیب ہوتی ہے۔ اس شعبے کے افراد دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے کے ساتھ ساتھ مدنی قافلے میں بھی سفر کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی کھلاڑیوں اور ان کے گھر والوں کو مدنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے"** کا ذِہن دینے کی کوشش جاری ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجلس اصلاح برائے کھلاڑیان کو مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے پڑوسیوں کے حقوق کے مُتَعَلِّق سننے کی سعادت حاصل کی

❊ پڑوسیوں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا، زمانۂ قدیم سے ہی لوگوں کے درمیان رائج ہے۔

❊ پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سُلُوک کرنے کی تعلیم خود اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم میں ارشاد فرمائی۔

❊ پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں کئی احادیثِ مُبارَکہ میں ترغیب دلائی گئی ہے۔

❊ پڑوسیوں کی جانب سے اگر کوئی تکلیف پہنچ جائے تو ہمیں صبر کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

❊ اگر ہمارا پڑوسی کسی آزمائش میں مبتلا ہو تو ہمیں فوراً اس کی حاجت روائی کرنی چاہیے۔

❊ پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین پر عمل کرنے والے ہیں۔

❊ پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے بزرگانِ دین کی سیرت پر چلنے والے ہیں۔

❊ پڑوسی کی طرف سے ملنے والی تکلیف پر صبر کرنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ہیں۔

❊ پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ مہربان ہوتا ہے۔

❊ پڑوسی کے ساتھ بُرا سُلُوک کرنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی کرنے والے ہیں۔

❄ پڑوسی کے ساتھ بُرا سُلوک کرنے والا جنت میں داخلے سے محروم کر دیا جائے گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں کسی قسم کا رنج اور تکلیف پہنچانے سے محفوظ فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چھینکنے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے چھینکنے کی سنّتیں و آداب سُنتے ہیں۔

دو فرامین مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ ہوں: ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔ (بُخاری، ۴/۱۶۳، حدیث: ۶۲۲۶) ❀ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رَحم فرمائے

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

۔(مُعْجَم کبِیر، ۱۱/۳۵۸، حدیث: ۱۲۲۸۴) ❀ چھینک کے وَقت سر جھکایئے، منہ چُھپایئے اور آواز آہِستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت ہے۔(رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۸۴) ❀ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے (خزائنُ العرفان صَفْحَہ 3 پر طَحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سُنّتِ مُؤَکَّدہ لکھا ہے) بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے ❀ سننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرحَمُکَ اللہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) کہے اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۱۹) ❀ جواب سن کر چھینکنے والا کہے: یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) یا یہ کہے: یَھْدِیْکُمُ اللہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے)۔(فتاویٰ ھندیۃ، ۵/۳۲۶) ❀ جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ (مرآۃُ المناجیح، ۶/۳۹۶) ❀ حضرت سَیِّدُنا مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مُبْتَلا نہیں ہو گا۔ (مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیْح، ۸/۴۹۹، تحتَ الحدیث: ۴۷۳۹) ❀ چھینکنے والے کو چاہیے کہ زور سے حمد کہے تا کہ کوئی سنے اور جواب دے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۸۴) ❀ چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجِب ہے، دوسری بار چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجِب نہیں بلکہ مُستَحَب ہے۔ (فتاویٰ ھندیۃ، ۵/۳۲۶) ❀ جواب اس صورت میں واجب ہو گا جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور حمد نہ کرے تو جواب نہیں۔(بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۲۰) ❀ خطبے کے وقت کسی کو چھینک آئی تو سننے والا اس کو جواب نہ دے۔(فتاویٰ قاضیخان، ۲/۳۷۷) ❀ کئی اسلامی بھائی موجود ہوں تو بعض حاضِرین نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جواب ہو گا مگر بہتر یہی ہے کہ سارے جواب دیں۔(رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۸۴)

❀ دیوار کے پیچھے کسی کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو سننے والا اس کا جواب دے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۸۴) ❀ نَماز میں چھینک آئے تو سُکوت کرے (یعنی خاموش رہے) اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تو بھی نَماز میں حَرَج نہیں اور اگر اس وقت حمد نہ کی تو فارِغ ہو کر کہے۔ (فتاوٰی ھندیۃ، ۱/۹۸) ❀ آپ نَماز پڑھ رہے ہیں اور کسی کو چھینک آئی اور آپ نے جواب کی نیّت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تو آپ کی نماز ٹوٹ جائے گی۔ (فتاوٰی ھندیۃ، ۱/۹۸) ❀ غیر مسلم کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو جواب میں یَھْدِیْكَ اللّٰہُ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے ہدایت کرے) کہا جائے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، رسالہ "**163 مدنی پھول**" اور "**101 مدنی پھول**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

تری سُنّتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر چلے تو گلے لگانا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۲۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

ابو عَرُوبہ الحرانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا معمول تھا کہ آپ کے سامنے جب کوئی احادیث پڑھتا تو آپ دُرُود و سلام پڑھے بغیر نہ رہتے اور خُوب ظاہر کر کے پڑھتے اور کہا کرتے کہ حدیث شریف پڑھنے کی ایک بَرَکت یہ ہے کہ دُنیا میں کثرت سے دُرُود و سلام پڑھنے کی سعادت ملتی ہے اور آخرت میں اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ جَنَّت کی نعمتیں ملیں گی۔ (سعادۃ الدارین، الباب الخامس فی المواطن التی تشرع فیھا الصلاۃ... الخ، ص ۱۹۸)

گندے نکمّے کمین مہنگے ہوں کوڑی کے تین کون ہمیں پالتا تم پہ کروروں درود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۷۰)

مختصر وضاحت: اے میرے آقا! آپ کی کرم نوازی ہے کہ آپ نے ہم جیسے نکمّوں کو اپنی غلامی میں قبول فرمایا، ورنہ ہم تو ایسے نکمّے اور ناکارہ اور گندے ہیں کہ ہم جیسوں کو کوئی ایک کوڑی کے تین تین بھی نہ خریدے، اگر آپ ہمارے

سر پر نہ ہوتے تو ہمیں کون منہ لگاتا؟۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا، ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا، ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا، ❀ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا، ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اِسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"عیون الحکایات (حصہ اول)"** صفحہ نمبر 269 سے ایک سبق آموز حکایت سنئے اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کی مہکتی

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

خوشبو سے اپنے دل کے مدنی گلدستے کو بھی مشکبار کرنے کی کوشش کیجئے۔ چنانچہ

گناہوں سے حفاظت کی انوکھی دُعا

حضرت سَیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا یونس بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے زمانے کے مشہور اولیائے کرام میں سے تھے۔ زیادہ تر وَقْت مسجد میں گُزارتے اور اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول رہتے۔ عالَمِ شباب (یعنی جوانی کا عالَم) تھا۔ انہوں نے اپنی جوانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کیلئے وقف کی ہوئی تھی۔ ایک مرتبہ آپ مسجد سے باہر آرہے تھے کہ اچانک راستے میں ایک نوجوان عورت پر نظر پڑ گئی اور دل کچھ دیر کے لئے اس کی طرف مائل ہو گیا لیکن پھر فوراً اپنے اس فعل پر نادِم ہوئے اور بارگاہِ الٰہی میں دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھائے اور ان الفاظ میں دعا مانگنے لگے: اے میرے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! بے شک تُو نے مجھے آنکھیں عطا فرمائیں جو کہ بہت بڑی نعمت ہیں لیکن مجھے خطرہ لگ رہا ہے کہ کہیں ان آنکھوں کی وجہ سے میں عذاب میں مُبتلا نہ ہو جاؤں اور یہ آنکھیں میرے لئے ہلاکت کا باعث نہ بن جائیں، اے میرے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تُو میری آنکھوں کی بینائی سلب کر لے۔ جیسے ہی آپ دُعا سے فارغ ہوئے، آپ کی بینائی ختم ہو چکی تھی اور آپ نابینا (Blind) ہو گئے تھے چنانچہ آپ اپنے بھتیجے کو اپنے ساتھ رکھتے جو نمازوں کے اوقات میں آپ کو مسجد تک لے جاتا اور دیگر حاجات میں بھی آپ اس سے مدد لیتے۔ آپ کا بھتیجا آپ کو مسجد میں چھوڑ جاتا اور خود بچوں کے ساتھ کھیلنے لگتا۔ جب آپ کو کوئی حاجت درپیش ہوتی تو اسے بُلا لیتے اسی طرح وَقْت گُزرتا رہا۔ ایک مرتبہ آپ مسجد میں تھے کہ آپ کو اپنے جسم پر کوئی چیز رِینگتی ہوئی محسوس ہوئی، آپ نے بھتیجے کو آواز دی لیکن وہ بچوں کے ساتھ کھیل میں مگن رہا اور آپ کے پاس نہ آسکا۔

آپ کو خطرہ تھا کہ کوئی نُقصان نہ پہنچادے۔ چنانچہ آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دوبارہ فریاد کی اوران الفاظ کے ساتھ اپنے مالکِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگنے لگے: اے میرے رحیم و کریم پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تُو نے مجھے آنکھوں کی دولت سے نوازا جو کہ بہت بڑی نعمت تھی لیکن پھر مجھے خوف ہوا کہ کہیں ان آنکھوں کے غلط استعمال کی وجہ سے میں مبتلائے عذاب نہ ہو جاؤں، چنانچہ میں نے تجھ سے دعا کی کہ میری بینائی سلب کرلے، اے میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! اب مجھے یہ خوف ہے کہ اگر میری بینائی واپس لوٹ کر نہ آئی تو کہیں یہ میرے لئے آزمائش اور رُسوائی کا باعث نہ بن جائے کیونکہ میں اب دیکھ تو نہیں سکتا، کوئی مُوذی جانور مجھے نُقصان پہنچا سکتا ہے اور بار بار اپنی حاجتوں کو پورا کرنے کے لئے دوسروں کی مدد دَرکار ہوتی ہے جس سے مجھے بڑی کوفت (تکلیف) ہوتی ہے، اے میرے مالک ومختار پروردگار عَزَّوَجَلَّ! مجھے میری بینائی لوٹادے تاکہ میں رُسوائی اور لوگوں کی مُحتاجی سے بچ جاؤں۔ حضرت سَیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ابھی وہ مردِ صالح اپنی دُعا سے فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ ان کی بینائی واپس لوٹ آئی اور اب وہ خود دوسروں کی مدد کے بغیر اپنے گھر کی طرف روانہ ہوگئے۔ میں نے آپ کو دونوں حالتوں میں دیکھا یعنی اس حال میں بھی دیکھا کہ آپ کی بینائی ختم ہوچکی تھی اور اس حالت میں بھی دیکھا کہ دعا کی برکت سے آپ کو دوبارہ آنکھوں کی نعمت عطا کردی گئی۔ آپ پہلے کی طرح اب بھی خود مسجد کی طرف جاتے اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے بزرگانِ دین کس قدر خوفِ خدا والے، حَیادار، نمازوں کے پابند، مُستجابُ الدَّعوات اور شکر گزار بندے تھے کہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کی ہوئی نعمتوں (Blessings) کی حقیقی معنٰی میں قدر و قیمت جانتے تھے، بے خیالی میں اگر کسی اَجنبیہ پر ان کی نظر پڑ جاتی تو یہ حضرات شیطان کے بہکاوے میں آکر بے حیا لوگوں کی طرح اس کے حُسن و جمال

میں گم ہو جانے، اس کا پیچھا کرنے اور ذِہن میں اس کے مُتَعَلِّق گندے خیالات لانے کے بجائے اپنے اس عمل کے سبب بہت شرمندہ ہوتے کیونکہ انہیں اس حقیقت کا علم تھا کہ آنکھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک عظیمُ الشَّان نعمت ہے، جسے نیک و جائز کاموں میں استعمال کرنا اس نعمت کا شکر جبکہ غیر شرعی کاموں میں استعمال کرنا سراسر بیوقوفی اور نعمت کی ناقدری کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو جہنَّم کا حقدار بنانا ہے، جب یہ دیکھتے کہ اب ہم سے اس نعمت کا حق ادا نہیں ہو پائے گا تو بارگاہِ الٰہی میں اس نعمت کے سلب ہو جانے کیلئے دستِ دعا بلند فرما دیتے تاکہ دوبارہ کسی غیر عورت پر نظر نہ پڑ جائے، یہاں یہ مسئلہ بھی ذہن نشین رکھئے کہ بے خیالی میں اچانک کسی اجنبیہ عورت پر نظر پڑ جانے کے بعد فوراً ہٹالینا شرعاً واجب ہے جبکہ دوبارہ نظر کرنا جائز نہیں چنانچہ سرکارِ مدینۂ منورہ، سردارِ مکّہ مکرّمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا مولا مشکل کشا، علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے ارشاد فرمایا: اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرو (یعنی اگر اچانک بِلا قصد کسی عورت پر نظر پڑ جائے تو فوراً نظر ہٹالو اور دوبارہ نظر نہ کرو) کہ پہلی نظر جائز ہے اور دوسری نظر جائز نہیں۔ (ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی نظرۃ الفجاءۃ، حدیث: ۲۷۸۶، ۴/۳۵۶)

حکیم الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ پہلی نِگاہ سے مُراد وہ نِگاہ ہے جو بغیر قَصْد (یعنی ارادے کے بغیر) اَجنبی عَورَت پر پڑ جائے اور دوسری نِگاہ سے مُراد دوبارہ اسے قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر) دیکھنا ہے۔ اگر پہلی نظر بھی جمائے رکھی تو بھی دوسری نگاہ کے حکم میں ہو گی اور اس (پہلی نظر کرنے) پر بھی گناہ ہو گا۔ (مرآۃ المناجیح، ۵/۱۷)

بیان کردہ حکایت سے ہمیں یہ مدنی پھول بھی ملا کہ آنکھ کی نعمت سے محروم ہونے کے باوجود بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے مَسجد میں جاکر نمازِ باجماعت کی ادائیگی کرتے اور ان کا یہ ذہن بنا ہوتا تھا کہ

آنکھ کی نعمت موجود نہیں تو کیا ہوا دیگر نعمتیں مثلاً ہاتھ پاؤں وغیرہ اَعْضاء تو سلامت ہیں، لہٰذا یہ حضرات نمازِ باجماعت کی ادائیگی کی سعادت پانے کے لئے کسی کا سہارا لیکر مسجد پہنچ جایا کرتے تھے۔ اے کاش! ان بُزرگانِ دِین کے طفیل ہمیں بھی نعمتوں کی صحیح معنٰی میں قدر نصیب ہو جائے، **آنکھوں کی حفاظت** اور **مسجد میں حاضری** کی سعادت مل جائے، نمازِ باجماعت کی ادائیگی کا جذبہ پیدا ہو جائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مسلمانوں کو مساجد میں حاضر ہو کر نمازِ باجماعت کی پابندی کا ذہن دینے کے لئے مَدَنی اِنعام نمبر 2 میں ارشاد فرماتے ہیں: **"کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرمائیں؟ نیز ہر بار کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجد لے جانے کی کوشش فرمائی؟"**

اس مَدَنی اِنعام کے متعلق امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"نیک بننے کا نُسخہ"** میں فرماتے ہیں: **"صرف اس ایک مَدَنی اِنعام پر اگر کوئی صحیح معنوں میں کاربند ہو جائے تو اُس کا بیڑا پار ہو جائے۔"**

میں بن جاؤں سراپا "مدنی انعامات" کی تصویر
بنوں گا نیک یا اللہ اگر رحمت تری ہو گی

(وسائلِ بخشش، ص۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ آج سائنس و ٹیکنالوجی کا

شعبہ ترقی وعروج(Peak) پر ہے اور آئے دن نئی سے نئی تحقیقات واِیجادات ہورہی ہیں، حتّٰی کہ جدید ترین آلات کی مدد سے لاکھوں، کروڑوں، اربوں، کھربوں بلکہ بے شمار چیزوں کا حساب وکتاب بآسانی لگایا جاسکتا ہے، مگر قُربان جایئے کہ اس قدر ترقی کے باوجود آج تک کوئی ایسا آلۂ کار ایجاد نہ ہوسکا کہ جو رَبِّ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرسکے، اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے حساب ہیں، انہیں آج تک نہ کوئی شُمار کرسکا ہے اور نہ ہی آئندہ کوئی ان کا حساب لگاسکے گا۔

پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحْل آیت نمبر 18 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی نعمتوں کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ترجَمۂ کنزالایمان: اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کرسکو گے۔ (پ۱۴، النحل: ۱۸)

تفسیر صراطُ الْجِنَان میں اس آیتِ مقدسہ کے تحت لکھا ہے کہ بندے کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی جتنی نعمتیں ہیں، جیسے تندرست بدن، آفات سے محفوظ جسم، صحیح آنکھیں، عَقلِ سلیم، ایسی سماعت جو چیزوں کو سمجھنے میں مددگار ہے، ہاتھوں کا پکڑنا، پاؤں کا چلنا وغیرہ اور جتنی نعمتیں بندے پر فرمائی ہیں، جیسے بندے کی دِینی اور دُنیوی ضروریات کی تکمیل کیلئے پیدا کی گئیں تمام چیزیں، یہ اتنی کثیر ہیں کہ ان کا شمار(Counting) ممکن ہی نہیں حتّٰی کہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی چھوٹی سی نعمت کی معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرے تو وہ حاصل نہ کرسکے گا تو ان نعمتوں کا کیا کہنا جنہیں تمام مخلوق مل کر بھی شمار نہیں کرسکتی، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنے کی کوشش کرو اور اس کام میں اپنی زندگیاں صَرف کردو تو بھی اس پر قادر نہیں ہوسکتے۔

(خازن، النحل، تحت الآیۃ: ۱۸، ۳/ ۱۱۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ہم اپنی کئی زندگیاں تو ختم کرسکتے ہیں مگر لاکھ

کوششوں کے باوُجُود بھی اس پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کو ہر گز ہر گز شُمار نہیں کرسکتے اور نہ ان نعمتوں میں سے کسی ایک نعمت کا حق ادا کرسکتے ہیں۔ لہٰذا عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ جس طرح ہم امیری، تندرستی، خوشحالی، جوانی اور عافیت وغیرہ ہی کو نعمتیں تصور کرتے اور صرف انہی حالتوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کے گُن گاتے اور ان نعمتوں پر اس کے شکر گزار بن کر رہتے ہیں، اسی طرح ہمیں چاہئے کہ غُربت واَفلاس، بیماری، معذوری، بدحالی، بڑھاپے وکمزوری اور مصائب وآلام کی حالت میں بھی لوگوں کے آگے شکوے شکایات کرنے اور اپنے دُکھڑے سُنانے کے بجائے اس کی دیگر نعمتوں کو یاد کرتے ہوئے صابر وشاکر بنیں اور ان نعمتوں پر اس کا خوب خوب شکر بجالائیں کیونکہ حقیقت میں ہم ناقدرے تو اس قابل(Capable) بھی نہیں تھے کہ ہمیں کوئی نعمت دی جاتی، نعمتیں ملنے پر ہونا تو یہ چاہئے کہ ہم اس کے شکرانے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا والے کام کرتے اور نافرمانی والے کاموں سے بچتے، مگر افسوس! کہ غیروں کی دیکھا دیکھی اب کثیر مسلمان عقیقہ، منگنی، شادی بیاہ اور یومِ آزادی وغیرہ خُوشی کے موقع پر تقریبات میں شکرِ الٰہی کے بجائے معاذاللہ عَزَّوَجَلَّ دل کھول کر گانے باجوں، عجیب کھیل تماشوں، نامحرم مَردوں اور عورتوں سے میل جَول اور غیر شرعی رُسومات وغیرہ جیسے شیطانی کاموں کے ذریعے اپنی آخرت برباد کرتے اور ربّ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی مول لیتے ہیں۔ **یادرکھئے!** نعمتوں پر شکر بجالانے کا یہ طریقہ ہر گز درست نہیں بلکہ یہ تو نعمتوں کی شدید ناقدری ہے کیونکہ گانے باجے، سننا سنانا ناجائز وحرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے خصوصاً نعمت ملنے پر گانے باجے بجانا تو بہت ہی بُرا ہے۔ آیئے! **گانے باجوں کی تباہ کاریوں** پر مشتمل 3 روایات سنئے اور عبرت حاصل کیجئے:

(1) دو آوازوں پر دنیا وآخِرت میں لعنت ہے: (1) نِعمت کے وقت باجا (2) مصیبت کے وقت

چِلّانا۔(اَلْکامِل فِی ضُعَفاءِ الرِّجال، ۷/ ۲۹۹)

(2)جو گانے والی کے پاس بیٹھے، کان لگا کر دھیان سے سُنے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قِیامت اُس کے کانوں میں سیسہ اُنڈیلے گا۔(ابنِ عَساکِر ج ۱ ص ۲۶۳)

(3)حضرت سَیِّدُنا علّامہ جلالُ الدّین سُیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقل فرماتے ہیں: گانے باجے سے اپنے آپ کو بچاؤ کیوں کہ یہ شَہوَت کو اُبھارتے اور غیرت کو برباد کرتے ہیں اور یہ شراب کے قائم مقام ہیں، اس میں نَشے کی سی تاثیر ہے۔(شُعَبُ الْایمان، ۴/ ۲۸۰، حدیث: ۵۱۰۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزرگانِ دین میں نعمتوں کا شکر بجالانے کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا، جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ حضرات طرح طرح کی آزمائشوں میں گھرے ہونے کے باوُجُود کسی کے آگے اپنی پریشانی ظاہر کرکے ناشکری کے مُرتکب نہیں ہوتے تھے، اگر کوئی ان کی آزمائشوں کے باوجود انتہائی پُرسُکون زندگی (Life) گزارنے اور صابر وشاکر رہنے پر تعجب کرتا تو یہ حضرات ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی دیگر نعمتوں، کرم نوازیوں اور احسانات کا اس حسین انداز میں تذکرہ فرماتے، جسے سُن کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے انہیں ہر طرح کا عیش و آرام میسر ہے۔ آیئے! ایسے ہی صابر وشاکر بزرگ کی ایک ایمان افروز حکایت سنتے ہیں اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے دل کے مدنی گُلدستے میں سجانے کی کوشش کرتے ہیں، چنانچہ

12 سواروں کا قافلہ

حضرت سَیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک بُزرگ نے یہ واقعہ سُنایا کہ میں اولیائے کرام کی تلاش میں ہر وقت سرگرداں (حیران وپریشان) رہتا اور ان کی قیام گاہوں کو ڈھونڈنے

کے لئے صحراؤں، پہاڑوں اور جنگلوں میں پھرتا تاکہ ان کی صحبت سے فیض یاب ہو سکوں۔ ایک مرتبہ اسی مقصد (Purpose) کے لئے مصر کی طرف روانہ ہوا، جب میں مصر کے قریب پہنچا تو ویران سی جگہ میں ایک خیمہ دیکھا، جس میں ایک ایسا شخص موجود تھا، جس کے ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں (جُذّام کی) بیماری سے ضائع ہو چکی تھیں لیکن اس حالت میں بھی وہ مردِ عظیم ان الفاظ کے ساتھ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کر رہا تھا کہ اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میں تیری وہ حمد کرتا ہوں جو تیری تمام مخلوق کی حمد کے برابر ہو۔ اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! بے شک تُو تمام مخلوق کا خالق ہے اور تُو سب پر فضیلت رکھتا ہے، میں اس انعام پر تیری حمد کرتا ہوں کہ تُو نے مجھے اپنی مخلوق میں کئی لوگوں سے افضل بنایا۔

وہ بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اس شخص کی یہ حالت دیکھی تو میں نے کہا: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس شخص سے یہ ضرور پوچھوں گا کہ کیا حمد کے یہ پاکیزہ کلمات تمہیں سکھائے گئے ہیں یا تمہیں اِلہام (Revelation) ہوئے ہیں؟ چنانچہ اسی ارادے سے میں اس کے پاس گیا اور اسے سلام کیا، اس نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں نے کہا: اے مردِ صالح! میں تم سے ایک چیز کے مُتَعَلِّق سوال کرنا چاہتا ہوں، کیا تم مجھے جواب دو گے؟ وہ کہنے لگا: اگر مجھے معلوم ہوا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ضرور جواب دوں گا۔ میں نے کہا: وہ کونسی نعمت ہے جس پر تُم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کر رہے ہو اور وہ کونسی فضیلت ہے جس پر تُم شکر ادا کر رہے ہو؟ (حالانکہ تمہارے ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں وغیرہ سب ضائع ہو چکی ہیں پھر بھی تُم حمد بجالا رہے ہو) وہ شخص کہنے لگا: کیا تُو دیکھتا نہیں کہ میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے میرے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، میں سب دیکھ چکا ہوں۔ پھر وہ کہنے لگا: دیکھو! اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو مجھ پر آسمان سے آگ برسا دیتا جو مجھے جلا کر راکھ بنا دیتی، اگر وہ پروردگار عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو پہاڑوں کو حکم دیتا اور وہ مجھے تباہ و برباد کر ڈالتے، اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو سمندر کو حکم فرماتا جو مجھے غرق

کر دیتا یا پھر زمین کو حکم فرماتا تو وہ مجھے اپنے اندر دھنسا دیتی لیکن دیکھو، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ان تمام مصیبتوں سے محفوظ رکھا پھر میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا شکر کیوں نہ ادا کروں، ؟اس کی حمد کیوں نہ کروں؟ اوراس پاک پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ سے مَحَبَّت کیوں نہ کروں؟ (عیون الحکایات، ۱/۱۴۶ ملخصًا)

مِرے سر پہ عِصیاں کا بار آہ مولیٰ! بڑھا جاتا ہے دم بدم یاالٰہی
زمیں بوجھ سے میرے پھٹتی نہیں ہے یہ تیرا ہی تو ہے کرم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص110)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے بعض نعمتوں سے محروم رہنے کے باوجود بھی ایسے صابر و شاکر رہتے ہیں کہ جیسے وہ نعمتیں کبھی ان سے زائل ہی نہیں ہوئیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی ان نیک ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے آزمائشوں پر صبر اور نعمتوں پر شکر کی عادت اپنائیں کیونکہ یہ دونوں ایسی عظیمُ الشّان اور پیاری عادتیں ہیں کہ جن کی برکت سے بندہ صدیقیت جیسے اعلیٰ ترین مَنْصَب پر فائز ہو جاتا ہے، چنانچہ

صبر کرنے والوں کا مرتبہ

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سب سے پہلی چیز لَوحِ محفوظ میں یہ لکھی کہ میں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہوں، میرے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں! محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) میرے رسول ہیں۔ جس نے میرے فیصلے کو تسلیم کرلیا اور میری نازل کی ہوئی مُصیبت پر صبر کیا اور میری نعمتوں کا شکر ادا کیا تو میں نے اس کو "**صِدّیق**" لکھا ہے اور اس کو **صِدّیقین** کے ساتھ اُٹھاؤں گا اور جس نے میرے فیصلے کو تسلیم نہیں کیا اور میری نازِل کی ہوئی مُصیبت پر صَبْر نہیں کیا اور

میری نعمتوں کا شکر ادا نہیں کیا وہ میرے سوا جسے چاہے اپنا معبود بنالے۔(تفسیر قرطبی، پ ۳۰، البروج، تحت الآیۃ: ۲۲، ۱۰/ ۲۱۰)

حضرت علامہ محمد عبد الرَّؤوف مناوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: مومن کا ہر مُعاملہ تعجُّب خیز ہے اس لئے کہ اس کے تمام کاموں میں بھلائی ہی بھلائی ہے جبکہ کُفار و مُنافقین کو بالکل بھی یہ فضیلت حاصل نہیں، اگر مومن کو صحت و سلامتی پہنچتی ہے تو اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاتا ہے، یہ اس کیلئے بہتر ہے کیونکہ اسے شاکرین میں لکھ دیا جاتا ہے اور جب کوئی تکلیف دِہ بات پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے اور صابرین میں لکھ دیا جاتا ہے، جن کی تعریف(Praise) قرآنِ کریم میں بیان کی گئی ہے، پھر جب تک وہ تکلیف میں مبتلا رہتا ہے، اس پر رحمت کے دروازے کُھلے رہتے ہیں، تو یہ بھی اس کے لئے بہتر ہے لہٰذا ہر مومن کو چاہیے کہ نعمت ملنے پر نعمت دینے والے کا شکر بجا لائے اور مصیبت پہنچنے پر صبر کرے اور جن چیزوں کا اسے حکم ہے، اُنہیں بجالائے، جن سے منع کیا گیا ہے، ان سے پرہیز کرے۔ (فیض القدیر، حرف العین، ۴/ ۳۹۹، تحت الحدیث: ۵۳۸۲ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنی ذات میں غور و فکر کریں تو یہ حقیقت کُھل کر ہمارے سامنے آجائے گی کہ ہمارا پورا جسم ہی رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی بے شمار نعمتوں کا مرکز ہے مثلاً اس نے زندگی کو باقی رکھنے کیلئے ہمیں سانسیں، چلنے کیلئے پاؤں، پکڑنے کیلئے ہاتھ، دیکھنے کیلئے آنکھیں، سننے کیلئے کان، سُونگھنے کیلئے ناک، بولنے کیلئے زبان، کھانا ہضم کرنے کیلئے پیٹ سمیت کئی نعمتوں سے نوازا ہے، اس کے علاوہ نہ جانے اور کیسی کیسی بے مثال اور بے شُمار نعمتیں ہیں کہ جن سے ہم دن رات لطف اندوز ہو رہے ہیں مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا کبھی ہم نے ان نعمتوں کا شکر ادا کر کے ان کا حق ادا کرنے کی کوشش کی یا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی والے کاموں میں استعمال کر کے

قہرِ قہار و غضبِ جبّار کے حقدار ٹھہرے؟ یاد رکھئے! جن قوموں نے عیش و عشرت میں مبتلا ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیاں کیں وہ بربادی کے گڑھے میں گرتی چلی گئیں۔ چنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر ''صِراطُ الْجِنان'' جلد 4 صفحہ 27 پر کچھ یوں ہے:

قوموں کے عُروج وزَوال سے متعلق قانونِ الٰہی

قُدرت کا یہ قانون ہے کہ کسی قوم کو نعمت دے کر اس وقت تک اس نعمت کو عذاب سے تبدیل نہیں کیا جاتا جب تک وہ قوم خُود اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے اپنے آپ کو اس نعمت کا نااہل ثابت نہیں کرتی۔ گزری ہوئی اور موجودہ قوموں کے عُروج وزوال کیلئے یہی اَٹل قانون ہے کہ نعمت کا شکر اور حق اَدا کرنے پر نعمت بڑھ جاتی ہے اور ناشکری کرنے پر سزا دی جاتی ہے۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ قُدرت کا یہ قانون صرف غیر مسلم قوموں کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ مسلمان بھی اگر اُسی رَوِش پر چلیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے بھی اپنی دی ہوئی نعمتیں واپس لے لیتا ہے اور انہیں بھی ذِلّت ورُسوائی کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے جیسا کہ مسلمانوں کے عُروج وزَوال کے اَسباب کی معرفت رکھنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ جب تک مسلمان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی نعمتوں اور ان کا حق اَدا کرتے رہے، تب تک عُروج کی ان مَنازِل پر فائز رہے کہ دنیا کی بڑی بڑی سپر پاورز (Superpowers) ان کے زیرِ حکومت رہیں اور غیر مسلم مسلمانوں کا نام سُن کر لرزتے رہے اور جب سے مسلمانوں نے نعمت کے شکر اور اس کے حق کی اَدائیگی سے مُنہ موڑا تب سے ان کی طاقت اور غیر مسلموں پر تسلُّط ختم ہونا شُروع ہو گیا۔ (صراط الجنان: ۴/۲۷، بتغیر قلیل)

جو کچھ بھی ہیں سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلہ ہے

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعضائے جسمانی کا شکر کیا ہے؟

حضرت سیِّدُنا محمد بن ہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے کسی دوست کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابُو حازِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: اے ابُو حازم! آنکھوں کا شکر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ان کے ذریعے کوئی اچھی بات دیکھو تو اسے عام کرو اور اگر بُری بات دیکھو تو اُسے چھپالو۔ عرض کی: کانوں کا شکر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر ان کے ذریعے اچھی بات سنُو تو اسے یاد کر لو اور اگر بُری بات سُنو تو پوشیدہ رکھو۔ عرض کی: ہاتھوں کا شکر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ان سے ایسی چیز (مثلاً مالِ حرام وغیرہ) حاصل نہ کرو، جو تیرے لئے جائز نہیں اور ان میں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حق ہے (جیسا کہ صدقاتِ واجبہ وغیرہ) اس کو نہ روکو۔ عرض کی: پیٹ کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: پیٹ کا شکر یہ ہے کہ اس کے نچلے حصے میں کھانا ہو جبکہ اُوپری حصّہ علم سے لبریز ہو۔ عرض کی: شرمگاہ کا شکر کیا ہے؟ جواب میں آپ نے (پارہ 18 سُورۂ مومنون) کی یہ آیاتِ مقدسہ تلاوت فرمائیں:

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤى
اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ
غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۚ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ
فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۷﴾ (پ۱۸، المؤمنون، ۷،۶،۵)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

عرض کی: پاؤں کا شکر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر تم کسی ایسے زندہ کو دیکھو جس پر تمہیں رشک ہو تو، ان پاؤں سے اس شخص جیسے عمل کرو (یعنی نیک عمل کرو) اور اگر کسی ایسے مُردہ کو دیکھو جس سے تم بیزار (Disgust) ہو تو اِن پاؤں کو اس شخص جیسے عمل سے روک لو (یعنی بُرائی کی طرف قدم نہ اُٹھاؤ)۔ اس طرح تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنے والے بن جاؤ گے اور جس نے صرف زبانی شکر کیا بقیہ اَعْضاء سے نہ کیا، تو اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس کے پاس ایک کپڑا ہو اور وہ اس کا ایک کنارہ پکڑ لے لیکن پہنے نہیں تو وہ کپڑا اسے گرمی، سردی، برف اور بارش سے بچنے کا فائدہ نہ دے گا۔

(حلیۃ الاولیاء، ۳/۲۷۹، رقم: ۳۹۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "شکر کے فضائل" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے شکر گزار ولی حضرت سیِّدُنا ابُو حازِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جب کسی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں یعنی جسمانی اعضاء کے شکر سے مُتَعَلِّق سوالات دریافت کئے تو آپ نے ان نعمتوں کے شکر بجالانے سے متعلق پوچھے گئے سوالات کے نہایت دلچسپ اور نصیحتوں پر مُشتمل جوابات ارشاد فرمائے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی ان احتیاطوں اور نصیحتوں پر مشتمل مدنی پھُولوں کو اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجا کر اپنی قبر و آخرت کی بہتری کے لئے ان نعمتوں کی قدر کرتے ہوئے ان قیمتی اعضاء کے ذریعے صرف جائز کام ہی لیں اور انہیں بُرے کاموں میں استعمال ہونے سے بچا کر رَبِّ تعالٰی کے شکر گزار بندوں میں شامل ہو جائیں۔ یقیناً یہ سب اسی صورت میں ممکن ہے کہ جب ہم صحیح معنوں میں نعمتوں کی قدر کرنے والے بن جائیں گے۔ نعمتوں کی قدر جاننے اور

شکر کے فضائل و فوائد سے فیضیاب ہونے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"شکر کے فضائل"** کا مُطالعہ کرنا نہایت مفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں بُزرگوں کے اندازِ شکر، اَدائے شکر کے طریقے، شکر گزاروں کی حکایات، نعمت میں اضافے کے اسباب، مختلف دُعائیں، شکر ادا کرنے کے فضائل اور نہ کرنے کی وعیدیں اور اس کے علاوہ کئی ایمان افروز مدنی پھول شکر بجالانے کی ترغیب دلا رہے ہیں، لہٰذا آج ہی اِس انمول کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اِس کا مُطالَعہ فرمایئے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دِلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو پڑھا جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلا شُبہ ہمارے بزرگوں کی پاکیزہ زندگیاں ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں، ناشکری کا لفظ تو گویا ان کی ڈِکشنری میں کبھی شامل ہی نہیں ہوا کیونکہ یہ حضرات نعمتوں کے حقیقی معنٰی میں قدر دان (Appreciators) تھے، یہ اللہ والے خدائے حنّان و منّان عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ نعمتوں کو یاد رکھنے اور ان کا شکر بجالانے سے کبھی غافل نہیں ہوتے تھے، ان حضرات کا اندازِ شکر اتنا حسین تھا کہ جب کھاتے پیتے، لباس پہنتے یا کوئی بھی کام کرتے تو ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا چرچا کرتے بسا اوقات تو اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے احسانات کو شمار کرتے کرتے، ان کی راتیں کٹ جاتیں، حتّٰی کہ یہ سلسلہ صبح تک یونہی جاری رہتا۔ آیئے! بطورِ ترغیب چند بزرگوں کا اندازِ شکر ملاحظہ کیجئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں پر اس کا شکر بجالانے کی عادت بنایئے، چنانچہ

سیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کو عبداً شکورًا کہنے کی وجہ؟

حضرت سیِّدُنا سعد بن مسعود ثقفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو (قرآنِ کریم میں) **"عَبْدًا شَكُوْرًا"** (یعنی بڑا شکر گزار بندہ) اس لئے فرمایا گیا کہ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب بھی نیا لباس پہنتے یا کھانا تناول فرماتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاتے۔ (شکر کے فضائل، ص ۲۶)

حضرت سیِّدُنا ابن نباتہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی، شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم قضائے حاجت کو جاتے تو یہ دعا پڑھتے: "بِسْمِ اللہِ الْحَافِظِ الْمُؤَدِّیْ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے جو حفاظت کرنے والا، پایۂ تکمیل تک پہنچانے والا ہے۔" پھر جب فراغت پاتے تو دستِ مبارک سے شکمِ مبارک کو چُھوتے اور فرماتے: یَا لَهَا مِنْ نِّعْمَةٍ لَوْ يَعْلَمُ الْعِبَادُ شُكْرَهَا یعنی کتنی عظیم نعمت ہے، کاش! لوگ اس کا شکر بجالانا جان لیں۔

(شعب الایمان، باب فی تعدیل، حدیث: ۴۴۶۸، ۴/۱۱۳)

سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اندازِ شکر

حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گفتگو شروع کرتے وقت یوں کہتے تھے کہ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اے ہمارے ربّ عَزَّوَجَلَّ! تیرا شکر ہے کہ تُو نے ہمیں پیدا کیا، ہمیں رزق دیا، ہدایت دی، علم دیا، نجات بخشی اور ہم سے تکلیف دُور فرمادی، اسلام اور قرآن کی نعمت پر تیرا شکر ہے، اہل و عیال، مال و زَر اور صحت و عافیت کی نعمت پر بھی تیرا شکر ہے۔ تُو نے ہمارے دُشمنوں کو رُسوا کیا، ہمارے رِزق میں وُسعت فرمائی، اس اُمّت کو غلبہ دیا، ہم بکھرے ہوؤں

کو اکٹھا کیا، ہمیں بہترین صحت و عافیت عطا فرمائی، اے ہمارے ربّ عَزَّوَجَلَّ! ہم نے تجھ سے جو مانگا تُو نے ہمیں عطا فرمایا، پس اس پر تیرا بے انتہا شکر ہے اور تیری عطا کردہ ہر نعمت پر تیرا شکر ہے، خواہ نئی ہو یا پُرانی، پوشیدہ ہو یا ظاہر، خاص ہو یا عام، باقی ہو یا ختم ہو گئی ہو اور موجود ہو یا غائب، تیرا شکر ہے یہاں تک کہ تُو راضی ہو جائے اور جب تُو راضی ہو جائے تب بھی تیرا شکر ہے۔(شکر کے فضائل، ص ۲۴)

رات بھر نعمتوں کا ہی تذکرہ رہا

حضرت سیِّدُنا ابنِ اَبی حواری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عیاض اور حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا ایک رات صبح تک ایک دوسرے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا تذکرہ کرتے رہے، چنانچہ حضرت سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں یہ نعمتیں عطا فرمائیں، وہ نعمتیں عطا فرمائیں، ہم پر یہ احسان فرمایا، وہ احسان فرمایا۔ (یوں یہ سلسلہ صبح تک جاری رہا) (شعب الایمان، باب فی تعدید، حدیث: ۴۴۵۲، ۴/۱۱۰)

شُکر ایک کرم کا بھی اَدا ہو نہیں سکتا
دِل تم پہ فِدا جانِ حسن تم پہ فِدا ہو

(ذوقِ نعت، ص ۱۴۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مسجد دَرْس"

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سنا آپ نے کہ ہمارے بزرگانِ دین کتنے دلنشین انداز میں اپنے معبودِ حقیقی کی نعمتوں کو یاد رکھتے اور پوری پوری رات ان کا چرچا کرتے رہتے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم دنیوی رنگینیوں

میں گم ہونے اور ناشکروں کی صحبتوں میں وقت گنوانے کے بجائے ہمیشہ ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کریں کہ جن کی صحبت کی برکت سے ہمیں نعمتوں کی قدر اور ان پر خدا تعالیٰ کا شکر بجالانے کا جذبہ نصیب ہو۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس پُر فتن دَور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں پر شکر بجالانے اور نعمتوں کی حقیقی معنٰی میں قدر کرنے کا ذہن عطا کرتا ہے۔ ہمیں بھی اس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اس پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کرنی چاہئے۔12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مسجد دَرْس"** بھی ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسجد دَرْس دینے اور سُننے والوں کو عِلْمِ دِیْن سیکھنے اور سکھانے کا موقع نصیب ہوتا ہے اور یہ کام کس قدر عظیمُ الشّان ہے، اس کا اندازہ ان 2 روایات سے لگائیے۔

1. سب سے **افضل صدقہ** یہ ہے کہ مسلمان علم سیکھے، پھر اپنے اسلامی بھائی کو سکھائے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنہ، باب ثواب معلم الناس بالخیر، رقم ۲۴۳، ج۱، ص۱۵۸)

2. جب تم لوگ **جنت کے باغات** میں سے گزرو تو میوہ چُن لیا کرو۔" اس پر کسی نے عرض کی: جنت کے باغات کیا ہیں؟ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **"علم کی مجلسیں۔"**

(معجم کبیر، ۱۱/۷۸، حدیث:۱۱۱۵۸)

فلموں کا شوقین کیسے تائب ہوا؟

مسجد درس دینے، سُننے کا ذوق و شوق پیدا کرنے کے لیے آیئے! بطورِ ترغیب مسجد دَرْس کی ایک **مَدَنی بہار** سُنتے ہیں، چنانچہ

ایک اسلامی بھائی کے بَیان کا خُلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مُشْکبار مَدَنی ماحول سے وابستگی سے

قَبْل میں فلمیں ڈرامے دیکھنے کا بے حد شوقین تھا، میری زِندگی میں کچھ اِس طرح مدنی بَہار آئی کہ ہمارے علاقے کی مسجد میں ایک اسلامی بھائی **مدنی درس** (دَرْسِ فَیْضَانِ سُنّت) دیا کرتے تھے، ایک روز میں بھی دَرْس میں شریک ہو گیا، فِکْرِ آخِرت پر مُشْتَمِل باتیں سُن کر دل کی کَیْفِیَّت ہی بدل گئی۔ یوں روزانہ **مدنی درس** (دَرْسِ فَیْضَانِ سُنّت) میں شرکت کرنا میرا معمول (Routine) بن گیا اور اِس طرح دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ عاشقانِ رسول سے ملاقات بھی رہنے لگی، اسلامی بھائیوں کی اِنفرادی کوشش کے نتیجے میں ایک مرتبہ مجھے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ تلاوت و نعت اور سنّتوں بھرے بَیان نے میرے دل و دِماغ پر بڑا اَثر کیا۔ اِجتماع کے آخِر میں اسلامی بھائیوں نے ایک آواز ہو کر ذِکْرُ اللہ شُروع کیا اور ذِکْر کے بعد مانگی جانے والی رِقّت انگیز دُعا نے میرے دل کی دُنیا بدل کر رکھ دی۔ خوفِ خُدا سے میرا رُواں رُواں کانپ اُٹھا، میں نے رو رو کر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور اپنے گناہوں سے تَوْبَہ کی اور آئندہ سُنّتوں بھری زِندگی بَسَر کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مُشْکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دوا مَدَنی ماحول
شِفائیں ملیں گی بَلائیں ٹلیں گی یقیناً ہے برکت بھرا مدنی ماحول
گنہگارو آؤ سِیَہ کارو آؤ گناہوں کو دیگا چُھڑا مدنی ماحول
یہاں سُنّتیں سیکھنے کو ملیں گی دِلائے گا خوفِ خدا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸-۶۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ناشکری کی عادت سے بچنے کیلئے بُزرگانِ دِین کے اقوال کی روشنی میں آیئے اب نعمتوں کی ناشکری کی چند وعیدیں بھی سنتے ہیں۔ چنانچہ

ناشکری کی وعیدیں

امیرُالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: نعمتوں کے زوال سے بچو کہ جو زائل ہو جائے وہ پھر سے نہیں ملتی۔ مزید فرماتے ہیں: جب تمہیں یہاں وہاں سے نعمتیں ملنے لگیں تو ناشکرے بن کر ان کے تسلسل کو خود سے دُور نہ کرو۔ (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص۵۱۵)

حضرت سیِّدُنا مُغِیْرہ بن شعبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جو تجھے نعمت عطا کرے تُو اس کا شکر ادا کر اور جو تیرا شکریہ ادا کرے تُو اُسے نعمت سے نواز کیونکہ ناشکری سے نعمت باقی نہیں رہتی اور شکر سے نعمت کبھی زائل نہیں ہوتی۔ (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص۵۱۴)

حضرت سیِّدُنا ابنِ عائشہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: منقول ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے کو کوئی نعمت عطا کرے پھر وہ اس نعمت کے مُتَعَلِّق ظلم و زیادتی سے کام لے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس نعمت کو ضرور اس سے زائل کر دیتا ہے۔ (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص۵۱۶)

حضرت سیِّدُنا کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ دنیا میں کسی بندے پر انعام کرے پھر وہ اس نعمت کا اللہ تعالیٰ کے لئے شکر ادا کرے اور اس نعمت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں اس نعمت سے نفع دیتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کے آخرت میں درجات بلند فرماتا ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ نے دنیا میں انعام فرمایا اور اس نے شکر ادا نہ کیا اور نہ اللہ تعالیٰ کے لئے اس نے تواضع کی تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اس نعمت کا نفع اس سے روک لیتا ہے اور اس کے

لئے جہنم کا ایک طبق کھول دیتا ہے، پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اسے (آخرت میں) عذاب دے گا یا اس سے درگزر فرمائے گا۔ (رسائل ابن ابی الدنیا، التواضع والخمول، ۳/۵۵۵، رقم: ۹۳)

"مجلس المدینہ لائبریری"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ نعمتوں پر شکر ادا کرنے کے بجائے شیطان کے راستے پر چلتے ہوئے ناشکری کا اِرتکاب کرنا کس قدر تباہ کن ہے کہ نعمتوں کی ناقدری و ناشکری کرنے کی نحوست سے نہ صرف نعمتوں سے محرومی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے بلکہ یہ عمل جہنّم میں جانے کا بھی سبب بن سکتا ہے۔ لہٰذا صرف خوش حالی میں ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا نہ کریں بلکہ خستہ حالی، پریشانی، بیماری، تکلیف میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دیگر نعمتوں پر نظر رکھتے ہوئے ناشکری سے بچنا چاہیے۔ **یاد رہے!** دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر خدمتِ دِین کے کاموں میں اپنے آپ کو مشغول رکھنا بھی ناشکری کی آفت سے چھٹکارا پانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں خدمتِ دین کے 103 سے زائد شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے، انہی شعبہ جات میں سے ایک شعبہ **"مجلس المدینہ لائبریری"** بھی ہے۔ علمِ دین کی روشنی پھیلانا اور لوگوں کو درست اسلامی تعلیمات سے روشناس کروانا، اس مجلس کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے۔ مختلف مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) میں (مسجد و فنائے مسجد کے علاوہ) قائم المدینہ لائبریری میں مطالعہ کرنے کے لئے خوشگوار ماحول میں سنّتوں بھرے آڈیو، ویڈیو بیانات، مدنی مذاکرے سننے اور مدنی چینل دیکھنے کے لئے کمپیوٹرز /LCDs کی ترکیب بنائی گئی ہے۔ جن عاشقانِ رسول کو **کتب و رسائل** خرید کر مطالعہ کرنے میں دُشواری ہو یا کسی وجہ سے **مدنی**

چینل دیکھنے سے محرومی ہو تو "**المدینہ لائبریری**" کے ذریعے کتب و رسائل کا مطالعہ بھی کیا جاسکتا ہے، 100 فیصدی اسلامی چینل "**مدنی چینل**" کے علمِ دین سے مالا مال ایک سے بڑھ کر ایک سلسلوں کے ذریعے ہم بھی دولتِ علمِ دین جمع کرسکتے ہیں۔

مرحومین کے **ایصالِ ثواب** کے لیے "المدینہ لائبریری" میں مختلف موضوعات پر مشتمل امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور علمائے اہلسنت کی کتب و رسائل CD،s ۔ VCD،s اور میموری کارڈز وغیرہ رکھنے کی ترکیب بھی کی جاسکتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجلس المدینہ لائبریری کو مزید ترقیاں اور عروج نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شکرِ الٰہی بجالانے کے چند طریقے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے نعمتوں پر شکر کی برکتیں اور ناشکری کی وعیدیں سُنیں، اُمید ہے کہ دل میں نعمتوں کی قدر، نعمتوں پر شکر بجالانے اور ناشکری سے بچنے کا مدنی ذہن بنا ہوگا۔ مگر یاد رہے! اس مدنی سوچ کے مطابق عمل کرنے اور اس پر استقامت (Steadfastness) پانے کیلئے ضروری ہے کہ ہمیں نعمتوں پر شکر بجالانے کے کچھ نہ کچھ طریقے بھی معلوم ہوں۔ تو آیئے! اب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ نعمتوں پر اس کا شکر بجالانے کے چند طریقے بھی سنتے ہیں تاکہ ان کی برکت سے ہم اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے شکر گزار بندے بن جائیں، چنانچہ

شکر سے متعلق مطالعہ کیجئے!

(1) جب بھی موقع ملے شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو

بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃ المدینہ کی دیگر کتب و رسائل کا مطالعہ کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے معلومات کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا اور ساتھ ساتھ نعمتوں پر شکر کا ذہن بھی بنے گا۔ شکر سے متعلق معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"شکر کے فضائل"** اور حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تصنیف **"اِحیاءُ العُلوم"** جلد 4 صفحہ 239 کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔

اپنے سے کم حیثیت لوگوں کو دیکھئے

(2) شکر کی عادت بنانے کیلئے ہمیشہ اپنے سے کم حیثیت والے کو دیکھئے اور یوں ذہن بنایئے کہ میرے پاس تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی کثیر نعمتیں اور طرح طرح کی آسائشیں موجود ہیں جبکہ فُلاں تو بے چارہ معذور ہے، ہر وقت بیماریوں، پریشانیوں کا شکار ہے، فُلاں کے پاس تو اپنا ذاتی مکان یا گاڑی اور اچھا لباس بھی نہیں ہے حتّٰی کہ وہ تو 2 وقت کی روٹی کیلئے بھی دُوسروں کا محتاج ہے۔

نعمتوں پر غور کیجئے

(3) شکر کی عادت بنانے کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ڈھیروں نعمتوں پر غور کیجئے کہ اس نے ہمیں اشرفُ المخلوقات بنایا، نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت میں پیدا فرمایا، صحابہ و اہلِ بیت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، بزرگانِ دین، علمائے اہلسنت، مرشدِ کریم کی نسبت اور ان کے صدقے مدنی ماحول عطا فرمایا، ہمیں قرآن، ایمان، مبارک راتیں اور ایام، مکّۂ مکرمہ و مدینۂ منورہ جیسے بابرکت شہر، مساجد، مدارس، جامعات، والدین، بہن بھائی، جسمانی اعضاء، عقل و حواس، ہَوا، پانی، مٹی، روشنی، مکان، روزگار، سردی، گرمی، خزاں، بہار، زمین، آسمان، پہاڑ، چاند سورج، نیند، صحت، اَناج، حیوانات، نباتات، بارشیں، دن اور

رات وغیرہ جیسی عظیمُ الشّان نعمتیں نصیب فرمائی ہیں، اگر ہمیں کوئی ایک نعمت نہ ملے تو ہم اتنی ساری نعمتوں کو فراموش کر دیتے ہیں، ایسا ہر گز نہیں کرنا چاہیے۔

اعضاء کے ذریعے شکر کیجئے

(4) زبان کے ساتھ ساتھ دیگر اعضاء مثلاً ہاتھ، پاؤں اور آنکھوں وغیرہ کے ذریعے بھی یوں شکر ادا کیا جائے کہ ان سے صرف جائز اور ثواب والے کام کیے جائیں، ناجائز و حرام بلکہ فضول کاموں میں ان اعضا کو استعمال کرنے سے بچا جائے، حضرت سَیِّدُنا زِیاد رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے: نعمت پانے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک حق یہ ہے کہ وہ اس نعمت کے ذریعے نافرمانی کا مرتکب نہ ہو۔

(تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر، زیاد بن عبید، ۱۹/ ۱۹۱)

مصیبت میں صبر کیجئے

(5) مصیبت کی حالت میں بھی شکر کی عادت بنانی چاہئے، مثلاً اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے کہ اس نے کوئی بڑی مصیبت یا بیماری نہیں بھیجی۔ ہمارے بزرگ تو مصیبت پہنچنے پر خوش ہوتے تھے جیسا کہ منقول ہے کہ

حضرتِ سیِّدُنا فتح مُوصلی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دردِ سر ہُوا تو خوش ہو کر ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے وہ مَرَض عنایت فرمایا جو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو درپیش ہوتا تھا، لہٰذا اب اس کا شکرانہ یہ ہے کہ میں 400 رَکعَت نفل پڑھوں۔ (152 رَحمت بھری حکایات ص ۱۷۱)

(6) ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کیجئے اور روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے اور

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع و ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت کی عادت بنالیجئے، تاکہ اچھی صُحبت ملے اور اچھی صُحبت کی برکت سے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننے کا شرف حاصل ہو۔

(7) مدنی چینل کے سلسلے دیکھنے کا معمول بنالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نعمتوں پر شکر بجالانے کی عادت بن جائے گی۔

یومِ آزادی کی نعمت پر اندازِ شکر:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عنقریب یومِ آزادی یعنی "**14 اگست**" بھی آنے والا ہے، خوشی کے اِس عظیم موقع پر اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظیم نعمت "**آزادی**" کا شکر ادا کرنے کے بجائے کس کس انداز سے **غیر شرعی و غیر قانونی معاملات** کیے جاتے ہیں، کسی سے ڈھکے چُھپے نہیں ہیں۔

قربان جائیے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مدنی سوچ اور آپ کی "**وطنِ عزیز ملکِ پاکستان**" سے سچی محبت پر کہ آپ نے مختلف موقعوں پر مدنی مذاکروں میں "**یومِ آزادی**" کی نعمت پر جو مُفید مَدَنی پھول عَطا فرمائے، آیئے وہ بھی سُنتے ہیں تاکہ ہم بھی اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی سے بچتے ہوئے، یومِ آزادی کی نعمت پر شکر بجالائیں۔ چنانچہ

آپ اِرشاد فرماتے ہیں: ایک بہت بڑی تعداد جو کہ جَشنِ آزادی غلط طریقے سے مناتی ہے، خُوب ھَلّہ گُلّہ اور ہُلڑ بازیاں کرتی، ہوائی فائرنگ اور نہ جانے کیا کچھ کرتی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کرے مُسلمان ان خُرافات سے بچ کر مسجد میں آکر ہمارے ساتھ جشنِ آزادی منائیں، اگر دُور ہوں تو مدنی چینل دیکھ کر جَشنِ آزادی منائیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ وَقْت بھی آئے گا کہ ہم جہنّم سے آزادی کا جَشن منائیں گے

ہاں! یہ جہنّم سے آزادی کا جَشن جیتے جی نہیں ہوسکے گا (پھر امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جشنِ آزادی پر خُرافات میں پڑنے والوں کو بچنے کا ذہن دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں) کیا عجب جنہوں نے گناہوں کا بھرپور پروگرام (Program) بنا رکھا ہے، وہ گناہوں کا وَقْت شروع ہونے سے پہلے بَیکِ اجل کو لَبَّیْک کہہ دیں اور اُنہیں موت آجائے، کیا عجب! اِس رات ہونے والی فائرنگ میں کسی گولی پر کسی کا نام لکھا ہو کہ میں اُس کی کھوپڑی میں جاؤں گی، اُس کے سینے کو چھلنی کروں گی اور قبر کا گڑھا اُس کے لیے کھود کر تیار ہو، کفن اُس کے لیے متعیّن ہو کہ یہ کفن آج اُس نے پہننا ہے، یا ہسپتال کا کوئی بیڈ (Bed) اُس کا منتظر ہو، گناہ کرتے کرتے مَرنا یا گُناہ کا پکا ارادہ ہو، اس حالت میں موت سے ہمکنار ہونا اچھا نہیں ہے، کاش گناہ کرتے ہوئے ہمیں یہ احساس ہو کہ میرا ربّ عَزَّوَجَلَّ مجھے دیکھ رہا ہے، میرا ربّ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہو گیا تو کہیں میں اپنی آخرت خراب نہ کر بیٹھوں، اے میرے ہم وطنو! اگر گناہ کے سلسلے آپ نے سوچ رکھے ہیں، مہربانی کرکے باز آجایئے، توبہ کر لیجیے ایسا نہ ہو کہ گناہ کرتے کرتے آپ لوگوں کی موت آئے اور ہم لوگوں کو بھی پتہ چل جائے، پھر ہم عبرت کے طور پر آپ کا بیان کریں بلکہ جو گُناہ کا عزمِ مُصمم کرے اور اب توبہ کرلے اس کے لیے بھی فضیلت ہے۔ (مدنی مذاکرے کے مدنی پھول)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس وطنِ عزیز سے بے حد محبت فرماتے ہیں، اس وطنِ عزیز کی حفاظت کیلئے دُعائیں فرماتے ہیں اور اپنے ایک کلام میں وطنِ عزیز، مُلکِ پاکستان کیلئے کتنے پیارے انداز میں دُعا فرمارہے ہیں اور مُلکِ پاکستان کے ہر عاشقِ رسول کی گویا مدنی تربیت بھی

فرمارہے ہیں کہ ہم بھی اپنے وطنِ عزیز کے لیے کس طرح دُعا کریں۔

یا خدا پاک وطن کی تُو حفاظت فرما فضل کر اس پہ سدا سایۂ رحمت فرما
شُکر صد شُکر غلامی سے ملی آزادی پھر عنایت ہمیں کھوئی ہوئی شوکت فرما
آج ہے امن وطن کا میرے پارہ پارہ پھر مہیا میرے مولا اسے راحت فرما
ہائے بدمست گناہوں میں ہوئے اہلِ وطن یا خدا سب کو عطا نیک ہدایت فرما
لُطف سے تیرے ملی پاک وطن کی سوغات فضل سے اب اسے جنت بھی عنایت فرما
بچہ بچہ ہو نمازی میرے پاکستان کا ہو عطا جذبہ پابندی سنت فرما
واسِطہ شاہِ مدینہ کا اے پیارے اللہ دُور عطارؔ سے دنیا کی محبت فرما

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نعمت کا شُکر کیسے ادا کریں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے یومِ آزادی منانے کے غلط طریقوں کے بارے میں سنا کہ جشنِ آزادی کے نام پر گانے بجانا، جشنِ آزادی کے نام پر رَقص وسُرُور کی محفلیں سجانا، جشنِ آزادی کے نام پر بندوں کے حُقُوق پامال کرنا، جشنِ آزادی کے نام پر لوگوں کو جانی ومالی نقصان پہنچانا، جشنِ آزادی کے نام پر شراب نوشی کرنا، یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت جو ہمیں وطنِ عزیز کی صُورت میں حاصل ہوئی، اس کی ناقدری کرنا ہے۔ اگر ہمیں اِس موقع پر خوشی کا اظہار کرنا ہی ہے تو ایسے طریقے سے کریں، جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا شامل ہو مثلاً،

نوافل ادا کیجئے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا اور اس نعمت (یعنی وطنِ عزیز کے ملنے) کا شُکر ادا کرنے کی نیت سے نوافل ادا کیجئے۔ سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! نوافل پڑھنے کی بھی کیا پیاری فضیلت ہے:

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "جو شخص وضو کرے اور اچھا وُضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو (2) رکعت پڑھے، اُس کے لیے **جنّت واجب ہو جاتی ہے۔**

پھر یوں دُعا بھی کیجئے کہ یاربّ عَزَّوَجَلَّ! تُو نے ہمیں آزاد ملک کی صورت میں جو نعمت عطا فرمائی ہے، ہمیں اس کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرما، اس میں تیرے ہی احکامات اور تیری رضا والے کام کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہر اس کام سے بچنے کی توفیق عطا فرما، جس سے تُو اور تیرے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ناراض ہوتے ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قافلے میں سفر کیجئے: اِس عظیم نعمت کے شُکرانے میں زہے نَصِیب! اگر ہر ایک اسلامی بھائی خود بھی مدنی قافلے میں سفر کرے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی جشنِ آزادی کے موقع پر مدنی قافلے میں سفر کی دعوت دے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے اُمید ہے، بالخصوص جشنِ آزادی کے موقع پر سفر کرنے والے مدنی قافلوں کی برکت سے کئی عاشقانِ رسول، بالخصوص اس موقع پر کیے جانے والے گناہوں سے نہ صرف خود بھی بچیں گے بلکہ کئی عاشقانِ رسول تک نیکی کی دعوت پہنچا کر ان کو بھی گناہوں سے بچانے کا سبب بنیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

خوشخبری: جشنِ آزادی کے موقع پر پاکستان بھر میں کثیر عاشقانِ رسول مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کریں گے، بالخصوص تمام ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اور بالعموم تمام عاشقانِ رسول ان مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل کیجئے، جن کی واقعی پکی نیّت بنتی ہو، اس نیّت سے کہ دُوسروں کو

بھی ترغیب ملے، ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہئے! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

♣ فیضانِ مدنی قافلہ جاری رہے گا ♣ فیضانِ مدنی قافلہ جاری رہے گا ♣ فیضانِ مدنی قافلہ جاری رہے گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَحبُوبِ عَطار کی وِلادَت ورِ خِلَت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ذُوالقعدۃُ الحرام کا مبارک مہینا ہمارے درمیان جلوہ گر ہے، اس کی 21 تاریخ، **تاجدارِ مدنی انعامات** حاجی زم زم عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **کا یوم** ہے۔ آپ 10 ستمبر 1965ء (بمطابق 14 جُمَادَی الْاُولٰی 1385ھ) میں باب الاسلام سندھ کے شہر حیدر آباد میں پیدا ہوئے۔ 20 سال کی عمر میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے سے شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے غلاموں میں شامل ہوئے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے اور 15 رَمَضانُ المبارَک 1425ھ بمطابق 30 اکتوبر 2004ء کو دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن بن گئے اور سالہا سال تک مَدَنی کاموں کی خوب دُھومیں مچائیں۔ طویل عَلالت کے بعد 21 ذوالقعدہ 1433ھ بمطابق 8 اکتوبر 2012ء کو پیر اور منگل کی درمیانی شب تقریباً 11 بج کر 45 منٹ پر بابُ المدینہ کراچی میں انتِقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

تاجدارِ مدنی انعامات کے چند اوصاف

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نیک، متقی، سُنّتوں کے عامل، صبر و رِضا کے پیکر، حُسنِ اخلاق، عاجزی وانکساری اور سخاوت کے خُوگر تھے، مریضوں کی عیادت، غریبوں کی مدد جیسی پاکیزہ صفات آپ کے کردار کا حصہ تھیں۔ آپ بہت نرم مزاج تھے، اپنے بچوں بلکہ بچوں کی امی سے بھی معافی مانگنے میں شرم

محسوس نہیں کرتے تھے ،والدۂ محترمہ کے فرمانبر دار، پیر و مر شد کے سچے عاشق بلکہ فَنَافِی الشَّیخ اور مریدِ صادق تھے، علمِ دین سیکھنے، مطالعہ کرنے، مدنی مذاکروں میں شرکت کا ذوق وشوق رکھنے والے اور مدنی انعامات کے پکّے عامل تھے۔ مکتبۃُ المدینہ کی نئی کتب و رسائل شائع ہونے پر آپ کی خوشی قابلِ دید ہوتی، خود بھی مطالعہ فرماتے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب (Persuasion) دلاتے، اعضاء کا قفلِ مدینہ لگاتے بالخصوص آنکھوں اور زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے، لکھ کر گفتگو فرماتے اور قفلِ مدینہ کا عینک بھی استعمال کرتے۔ **محبوبِ عطار** کی سیرت سے متعلق مزید دلچسپ معلومات جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 208 صفحات پر مشتمل کتاب **"محبوبِ عطار کی 122 حکایات"** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے هَدِیَّةً طلب فرما کر اس کا مطالعہ کیجئے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (**Download**) اور پرنٹ آؤٹ (**Print Out**) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے نعمتوں کی قدر کرنے اور ان پر شکر بجالانے کے طریقوں کے متعلق مدنی پھول چننے کی سعادت حاصل کی ،ہم نے سُنا کہ نعمتوں سے صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی فرمانبر داری والے کام لئے جائیں کہ یہی بُزرگانِ دین کی سیرت سے ہمیں پتا چلا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں اس قدر زیادہ ہیں کہ انہیں شمار کرنا کسی کے بس میں نہیں۔

نعمتوں پر شکر بجالانا، انہیں یاد رکھنا، ان کا چرچا کرنا اور ہر حال میں ناشکری سے بچتے رہنا ،اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کے پسندیدہ معمولات میں شامل ہے۔

نعمتوں پر شکر بجالانے کی برکت سے بندہ مقامِ صدّیقیّت پر فائز ہو جاتا ہے۔

نعمتوں پر شکر کی برکت سے بندے کو شاکرین (یعنی شکر کرنے والوں) میں لکھ دیا جاتا ہے۔

نعمتوں کا شکر ادا کرنا **قوموں کے عروج** کا سبب ہے۔

نعمتوں کا شکر بجالانا نعمت میں اضافے جبکہ ناشکری کرنا زوالِ نعمت کا سبب ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں حقیقی معنٰی میں نعمتوں کی قدر کرنے، ان پر شکر کرنے اور ناشکری کی تباہ کاری سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان سب مبلّغوں کے خوابوں میں اب کرم ہو آقا جو سنّتوں کی خدمت بجا رہے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۹۹)

مسواک کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُوبلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے مسواک شریف کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں: پہلے 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ❀ دو رَکعت مِسواک کر

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

کے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے۔(اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب، ۱/۱۰۲، حدیث:۱۸) ❀ مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں منہ کی صفائی اور رب تعالیٰ کی رِضا کا سبب ہے ۔(مُسندِاحمد، ۲/۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹) ❀ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 228 پر صاحبِ بہارِ شریعت حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: مَشائخ کِرام فرماتے ہیں: جو شخص مِسواک کا عادی ہو مرتے وَقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا اور جو اَفیون کھاتا ہو مرتے وَقت اسے کلمہ نصیب نہ ہو گا، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خوبیاں ہیں: منہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، منہ کی بدبو ختم کرتی، سنّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، رب راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرُست کرتی ہے۔(جمع الجوامع، ۵/۲۴۹، حدیث:۱۴۸۶۷) ❀ سیِّدنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فضول باتوں سے پرہیز، مِسواک کا اِستِعمال، نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔(اِحیاءُالعُلوم، ۳/۲۷) ❀ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو ❀ مِسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ❀ مِسواک ایک بالِشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ❀ اِس کے رَیشے نرم ہوں کہ سخت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلا (GAP) کا باعث بنتے ہیں ❀ مِسواک تازہ ہو تو خوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نرم کرلیجئے ❀ مناسب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس وقت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تَلخی باقی رہے ❀ دانتوں کی چوڑائی میں مِسواک کیجئے ❀ جب بھی مِسواک کرنی ہو کم از کم تین بار کیجئے ❀ ہر بار دھو لیجئے ❀ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین

اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو ❀ پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے ❀ مٹھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے ❀ مِسواک وضو کی سنَّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سُنّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وقت ہے جبکہ منہ میں بدبو ہو۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۶۲۳) ❀ مِسواک جب ناقابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو　　پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے، تین دن کے لیے　　ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

رَحْمَۃ لِّلْعٰلَمِیْن، جنابِ صادق وامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دلنشین ہے: مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَحَمِدَ الرَّبَّ یعنی جس نے قرآنِ پاک کی تلاوت کی اور رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بیان کی، وَصَلَّی عَلَی النَّبِیِّ وَاسْتَغْفَرَ رَبَّہٗ اور پھر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کی، فَقَدْ طَلَبَ الْخَیْرَ مَکَانَہ، تو یقیناً اس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کر لیا۔

(تفسیر درمنثور ج: ۸ص: ۶۹۸ بیروت)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

مختصر وضاحت: یعنی ہم اپنے اُس پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرود بھیجتے ہیں جو ہر بے سہارے کا سہارا اور آسرا ہیں اور ہم اپنے اُس پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر سلام بھیجتے ہیں جو ہم غافلوں کی خیر خبر رکھتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادَہ، اُتنا ثواب بھی زِیادَہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گا۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روزی کا وسیلہ:

منقول ہے کہ مسجِدُ الحَرام شریف (مکہ مکرمہ) میں ایک عابِد (عبادت گزار شخص) رات بھر عبادت میں مشغول رہا کرتا، دن کو روزہ رکھتا، روزانہ شام کو ایک شخص اسے 2 روٹیاں دے جاتا، وہ اُس سے اِفطار کر لیتا اور پھر دوسرے دن تک کیلئے عبادت میں مشغول ہو جاتا۔ ایک روز اس کے دل میں خیال آیا کہ

---

1 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

یہ کیسا توکُّل ہے کہ میں تو ایک انسان کی دی ہوئی روٹی پر تکیہ (بھروسا) کر کے بیٹھا ہوں! اور مخلوق کے رزّاق عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا نہیں کیا، شام کو جب روٹیاں لے کر آنے والا آیا تو عابِد نے واپَس کر دیں۔ اِسی طرح 3 روز گُزار دیئے۔ جب بھوک کا غَلَبہ (Domination) ہوا تو اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے فریاد کی۔ شب کو خواب میں دیکھا، کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں اپنے بندے کے ذَرِیعے جو کچھ بھیجتا تھا تُو نے اُسے کیوں لوٹا دیا؟ عابِد نے عرض کی: مولا! میرے دل میں خیال آیا کہ تیرے سوا دوسرے پر تکیہ (بھروسا) کر بیٹھا ہوں۔ ربّ تعالیٰ نے فرمایا: وہ روٹیاں کون بھیجا کرتا تھا؟ عابِد نے عرض کی، یا اللہ! تُو ہی بھیجنے والا ہے۔ حکم ہوا! اب میں بھیجوں تو واپَس نہ لوٹانا۔ اُسی خواب کے دَوران یہ بھی دیکھا کہ روٹیاں لانے والا شخص رَبُّ العٰلمین جَلَّ جَلَالُہٗ کے دربار میں حاضِر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُس سے پوچھا: تُو نے اس عابِد کو روٹیاں دینی کیوں بند کر دیں؟ اُس نے عرض کی: اے مالِک و مولا! تجھے خوب معلوم ہے۔ پھر پوچھا: اے بندے! وہ روٹیاں تُو کسے دیتا تھا؟ اس بندے نے عرض کی: میں تو تجھے (یعنی تیری ہی راہ میں دیتا تھا) ارشاد ہوا: تُو اپنا عمل جاری رکھ، میری طرف سے تیرے لئے اِس کے عِوَض میں جنّت ہے۔ (رَوض الرِیاحین ص ۱۳۳، ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی رِضا کے پیشِ نظر کیا جانے والا صدقہ جنت میں داخلے کا سبب بن جاتا ہے، وُہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک اور پرہیز گار بندے اس پر توکُّل کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوتے ہیں۔ وہ عبادت گزار شخص شب بھر عبادت میں مصروف رہتا، دن کو روزہ رکھتا یُوں رات دن عبادت میں بسر کرتا، اسے یقین (Believe) تھا کہ وہ ذات کہ جس کی میں عبادت میں مصروف ہوں، روزی دینا اور اپنے بندوں کا پیٹ پالنا، اسی کا کام ہے، میں اس کے کام میں مصروف ہوں اور اس کی عبادت کر رہا ہوں تو وہ مُسَبِّبُ الاَسباب (یعنی

اسباب مُہَیّا کرنے والا) بھی میری روزی کے اسباب بنا ہی دے گا اور ایسا ہی ہوتا، روزانہ ایک بندہ شام کے وقت آکر اسے 2 روٹیاں دے جاتا، جس سے وہ روزہ افطار کرتا اور پھر سے عبادت پر کمربستہ ہو جاتا۔

یقیناً اللہ تعالیٰ کی ذات پر اس طرح کا توکُّل کرنا، اس کے محبوب بندوں کا شیوہ ہے۔ اس حکایت سے توکُّل سے مالامال مدنی پھول ملنے کے ساتھ ساتھ قناعت کی ترغیب بھی ملتی ہے، غور کیجئے! کہ ہم جب رمضان کے فرض روزے رکھتے ہیں تو افطار میں اپنے کھانے کیلئے طرح طرح کی عُمدہ اور عالیشان نعمتیں جمع کرتے ہیں، ایک مَرغُوب چیز بھی کم ہو جائے تو گھر والوں سے خَفا ہوتے ہیں، جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وہ عبادت گزار بندہ روزانہ روزہ رکھتا مگر افطار میں فقط 2 روٹیوں پر ہی اِکتفا کرتا، وہ اپنے نفل روزوں کیلئے ہمارے فرض روزوں سے بھی زیادہ عُمدہ اور بہترین افطار کا اہتمام کرنے کے بجائے قناعت اِختیار کرتا، اس کی عالیشان قناعت پر کہ روزانہ 2 ہی روٹیوں سے افطار کرتا اور انہیں اپنے لیے کافی سمجھتا۔ ہمیں بھی قناعت (Contentment) کی عادت اپنانی چاہیے، آج ایک تعداد رِزق میں کمی اور مال میں بے برکتی کا شکار نظر آتی ہے، ایسوں کو چاہیے کہ رِزق میں اضافے اور برکت کے ساتھ ساتھ اپنے لئے قناعت کی دولت ملنے کی دُعا بھی کیا کریں، کیونکہ قناعت جس بندے کو نصیب ہو جائے اسے دُنیا و مافیہا (یعنی دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے، اس) سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ قناعت بندے کو غیر کے دروازے پر جھکنے اور کسی کے سامنے دَستِ سوال دراز کرنے سے بچا کر صرف رَزّاقِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرنا سکھاتی ہے۔ قناعت بندے میں خودداری اور غیرت پیدا کرتی ہے جبکہ خواہشات کی پیروی انسان کو غلام بنا کر رکھ دیتی ہے۔

ضرورت سے زِیادہ مال و دولت کا نہیں طالب رہے بس آپ کی نظرِ عنایت یارسولَ اللہ!
رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر عطا ہو دولتِ صبر و قناعت یارسولَ اللہ!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قناعت کی تعریف:

قناعت کہتے کسے ہیں؟ اس کی تعریف بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ عبدُالمصطفےٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: انسان کو جو کچھ خدا عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مل جائے، اس پر راضی ہو کر زندگی بسر کرتے ہوئے، حِرص اور لالچ کے چھوڑ دینے کو "**قناعت**" کہتے ہیں۔ قناعت کی عادت انسان کے لئے خدا عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے، قناعت پسند انسان سُکون کی دولت سے مالا مال رہتا ہے جبکہ حریص اور لالچی انسان ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔ (جنتی زیور، ص۱۳۶ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً قناعت اعلیٰ ترین انسانی صفات میں سے ایک بہت ہی پیاری صفت ہے، قناعت کرنے والا اپنی خواہشات کو روکنے میں کامیاب ہو جاتا ہے جبکہ قناعت سے مُنہ موڑنے والا نفس کا غلام بن کر ہمیشہ اِدھر اُدھر بھٹکتا رہتا ہے۔ قناعت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانے کی توفیق ملتی ہے جبکہ قناعت سے مُنہ موڑنے والے کی اگر ایک بھی خواہش پوری نہ ہو تو وہ شکوہ شکایت پر اُتر آتا ہے۔ قناعت کرنے والا مزید کی خواہش کے بجائے صبر کے دامن میں پناہ لیتا ہے۔ قناعت انسان کی بُلند ہمتی، عالی سوچ، بُزرگی، تقویٰ اور صبر کی علامت بنتی ہے، جبکہ خواہشات کی پیروی انسان کی نَفْس پرستی، حرص، بُخل اور اِنْفاق فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ سے دُوری کا سبب بنتی ہے۔ قناعت کی اَہمیَّت جاننے کے لیے اتنا کافی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے نیک اور مُقرَّب بندوں کو ہی یہ پاکیزہ خَصْلت (Habit) اور عادت عطا فرماتا ہے۔ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے عظام رَحِمَہُمُ

اللہ السَّلَام کی مبارک زِندگیاں، قناعت کے مدنی پھول چُننے کے لیے ہمارے لیے بہترین نمونہ ہیں۔

مُصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قناعت پہ لاکھوں سلام!

ہمارے پیارے آقا، کائنات کے والی، دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ساری زندگی صبر وقناعت سے بھری ہوئی ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ طیبہ میں کہیں بھی آرام، عیش اور راحت کا سامان نظر نہیں آتا اور نہ کبھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان چیزوں کے حُصُول کی کوشش کی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مالِ غنیمت پر مُشتمل بڑے بڑے خزانے ملتے، مگر آپ وہ سب مسلمانوں میں تقسیم فرما دیتے، صحابیِ رسول، حضرت سَیِّدُنا ابُو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھر والوں نے 3 دن تک کبھی بھی پیٹ بھر کھانا نہیں کھایا، یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ (بخاری، کتاب الاطعمه، باب وقول اللّٰه تعالی: کلوا۔۔۔الخ، ج۳/ ۵۲۰، حدیث: ۵۳۷۴)

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قناعتِ مُصطفیٰ کو نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں:

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا
اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص304)

مختصر وضاحت: سارا جہاں جن کی ملکیت و اختیار میں ہے اُن کی غذا کی سادگی کا یہ عالم تھا کہ جَو کی روٹی پر گُزارا کیا کرتے تھے، اُن کے شکمِ اطہر کی قناعت پر لاکھوں سلام۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دو جہاں کے سردار ہونے کے باوجود آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ چٹائی پر آرام فرماتے، سرِ انور رکھنے کیلئے کھجور کی چھال بھرا ہوا چمڑے کا تکیہ استعمال فرماتے۔ (المواھب اللدنیہ مع شرح الزرقانی، تکمیل، ج۵، ص:۹۶، ملخصاً) کبھی لذیذ اور پُر تکلف کھانوں کی خواہش ہی نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ کبھی آپ نے چپاتی نہیں کھائی، جَو کی موٹی موٹی روٹیاں اکثر غذا میں استعمال فرماتے۔ (سیرتِ مُصطفٰے، ص:۵۸۵، ۵۸۶ ملخصاً)

صدرُ الاَفاضِل حضرتِ علّامہ سیّد محمّد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُور سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفاتِ ظاہِری تک حُضُور کے اہلِ بَیتِ اَطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے کبھی جَو کی روٹی بھی 2 روز برابر نہ کھائی۔ یہ بھی حدیث میں ہے کہ پورا پورا مہینا گزر جاتا تھا، دَولت سَرائے اَقدس (یعنی مکانِ عالی شان) میں (چولھے میں) آگ نہ جلتی تھی، چند کھجوروں اور پانی پر گُزر کی جاتی تھی۔ حضرتِ سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے، آپ (رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) فرماتے ہیں کہ (اے لوگو!) میں چاہتا تو تم سے اچّھا کھانا کھاتا اور تم سے بہتر لباس (Dress) پہنتا، لیکن میں اپنا عیش و راحت اپنی آخِرت کے لئے باقی رکھنا چاہتا ہوں۔ (خَزائِنُ العِرفان، ص:۹۲۸، از فیضان سنّت، ص۶۴۶)

کھانا تو دیکھو جَو کی روٹی — بے چھنا آٹا روٹی بھی موٹی
وہ بھی شکم بھر روز نہ کھانا — صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
کون و مکاں کے آقا ہو کر — دونوں جہاں کے داتا ہو کر
ہیں فاقے سے شاہِ دو عالَم — صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
قبضے میں جس کے ساری خدائی — اُس کا بچھونا ایک چٹائی

نظروں میں کتنی ہیچ ہے دُنیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، حبیبِ کبریا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دونوں جہاں کے خزانوں کا مالک ہو کر بھی قناعت سے بھرپور زندگی بسر کی ہے، ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اپنے مکی آقا، مدنی داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نقشِ قدم پر چلیں، انہی کی اتباع کریں اور قناعت کرنے والے بنیں۔ قناعت کے کئی **دُنیوی و اُخروی فوائد** ہیں، آیئے! ان میں سے کچھ سُنتے ہیں:

قناعت کے فوائد اور اتباعِ خواہشات کے نقصانات:

1) قناعت دل سے دنیا کی مَحَبَّت ختم کر دیتی ہے جبکہ خواہشات کی پیروی کرنے والا، دُنیا کی مَحَبَّت میں گرفتار ہوتا چلا جاتا ہے اور ایک وقت پر دنیا کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھتا ہے، جو کہ دِین کے لیے زہرِ قاتل ہے۔

2) قناعت کرنے والا اَسباب سے زیادہ خالقِ اسباب عَزَّوَجَلَّ پر نظر رکھتا ہے، اس طرح وہ غیروں کی مُحتاجی سے بچ جاتا ہے۔ جبکہ قَناعت سے عاری شخص اسباب پر نظریں جما کر اِنہی کو سب کچھ سمجھ بیٹھتا ہے، اسی طرح وہ لوگوں سے اُمیدیں باندھتا اور ان سے توقعات وابستہ کر لیتا ہے۔

3) قناعت انسان کو خواہشات کا پیروکار بننے سے بچا لیتی ہے اور اس کی برکت سے زندگی سُکون اور اطمینان (Satisfaction) سے بسر ہوتی ہے جبکہ خواہشات کی پیروی بے سکونی اور ذہنی دباؤ کو جنم دیتی ہے۔

4) قناعت سے حِرص و لالچ اور بُخل جیسی بُری عادتیں ختم ہوتی ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر راضی رہنے، راہِ خُدا میں خرچ کرنے کا جذبہ پیدا کرنے میں قناعت بے حد مؤثر ہے۔ جبکہ قناعت سے خالی شخص میں حِرص اور بُخل جیسی بُری عادتیں پیدا ہو سکتی ہیں، نیز ایسا شخص کسی خواہش کے پورا نہ ہونے پر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا پر اعتراض کرنے لگتا ہے۔

5) سب سے بڑھ کر قناعت کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اُس شخص کے لیے خوشخبری ہے، جو اسلام کی ہدایت پائے اور اس کی روزی بقدرِ ضرورت ہو اور وہ اس پر قناعت کرے۔

(ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الکفاف والصبر علیہ، ج ۴، ص ۱۵۶، حدیث: ۲۳۵۵)

رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر
عطا ہو دَولتِ صَبر و قناعت یَارَسُوْلَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قناعت توکُّل کا زِینہ ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قناعت کی طرح توکُّل بھی ان صفات میں سے ہے، جو انسان کے اخلاق کو بہترین بناتی ہیں۔ قناعت اور توکُّل کا آپس میں گہرا تعلُّق (Connection) ہے۔ قناعت توکُّل کی سیڑھی ہے، قناعت انسان کو توکُّل پر اُبھارتی ہے اور بندہ کم مال پر اِکتفا کرتے ہوئے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر توکُّل ایمان کے واجبات و فرائض میں سے ایک اہم فریضہ ہے، اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ پر توکُّل کرنا

فرضِ عین ہے۔ (فضائلِ دعا، ص: ۲۸۷) جس کے دل میں توکُّل کا نور نہیں اس کا ایمان کامل نہیں اور اس کا دل اندھیر نگری کے سوا کچھ نہیں۔ توکُّل ایمان کی روح ہے۔ توکُّل ایسا عمل ہے، جو بندے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قریب اور لوگوں سے دُور کرتا ہے۔ مشکلات اور پریشانیوں میں توکُّل ہی بندے کو اِستِقامت کے ساتھ ان کے مُقابلے کی قُوّت (Power) دیتا ہے۔ مُصیبتوں میں توکُّل ہی انسان کی اُمیدیں جگانے کا باعث بنتا ہے۔

توکُّل کا معنی و مفہوم:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر "**صِراطُ الجِنان**" جلد 3 صفحہ 520 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا امام فخرُ الدِّین رازی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "توکُّل کا یہ معنی نہیں کہ انسان اپنے آپ کو اور اپنی کوششوں کو بیکار اور فُضول سمجھ کر چھوڑ دے جیسا کہ بعض جاہل کہتے ہیں بلکہ توکُّل یہ ہے کہ انسان ظاہری اسباب کو اختیار کرے لیکن دل سے ان اَسباب پر بھروسا نہ کرے بلکہ اللہ تعالٰی کی مدد اس کی تائید اور اس کی حمایت پر بھروسا کرے۔ (تفسیر کبیر، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۱۵۹، ۳/۴۱۰) اس بات کی تائید اس حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے:

حضرت سیّدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "ایک شخص نے عرض کی: یا رَسُولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، میں اپنے اُونٹ کو باندھ کر توکُّل کروں یا اسے کُھلا چھوڑ کر توکُّل کروں؟ ارشاد فرمایا "تم اسے باندھو پھر توکُّل کرو۔ (ترمذی، کتاب صفۃ یوم القیامۃ، ۴/۲۳۲، الحدیث: ۲۵۲۵) یعنی توکُّل اس چیز کا نام ہے کہ کسی بھی کام کے کرنے میں اسباب سنتِ مُصطفٰے سمجھ کر اختیار کیے جائیں اس کے بعد نتیجہ اللہ ربُّ العزت عَزَّوَجَلَّ پر چھوڑ دینا چاہیے۔ اعلٰی حضرت، امام اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اَسباب کا نام نہیں بلکہ اسباب پر اِعْتماد کا ترک توکُّل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۳۷۹، ملخصًا) یعنی اسباب کو چھوڑ دینا توکُّل نہیں بلکہ اَسباب پر اِعْتماد نہ کرنے اور ربّ تعالیٰ کی ذات پر اعتماد کرنے کا نام توکُّل ہے۔

لوگوں کے ذریعے رِزق پہنچانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہے!

مَرْوِی ہے کہ ایک زاہِد (بہت نیک آدمی) آبادی سے کَنارہ کشی کرکے پہاڑ کے دامن میں بیٹھ گیا اور کہنے لگا: ”جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے میرا رِزق نہ دے گا، میں کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا۔“ ایک ہفتہ گُزر گیا اور رِزق نہ آیا، جب مرنے کے قریب ہو گیا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض گزار ہوا: ”اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! تُو نے مجھے پیدا کیا ہے، لہٰذا میری تقدیر میں لکھا ہوا رِزق مجھے عطا کر دے ورنہ میری رُوح قبض کر لے۔“ غیب سے آواز آئی: ”میری عزّت و جلال کی قسم! میں تجھے رزق نہیں دوں گا یہاں تک کہ تُو آبادی میں جائے اور لوگوں کے درمیان بیٹھے۔“ وہ نیک شخص آبادی میں گیا اور بیٹھ گیا، کوئی کھانا لے کر آیا تو کوئی پانی لایا، اس نے خوب کھایا اور پیا لیکن دل میں شک (Doubt) پیدا ہو گیا تو غیب سے آواز آئی: ”کیا تُو اپنے دنیاوی زُہد سے میرا طریقہ بدل دینا چاہتا ہے، کیا تُو نہیں جانتا کہ اپنے دستِ قدرت سے لوگوں کو رِزق دینے کے بجائے مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ لوگوں کے ہاتھوں سے لوگوں تک رِزق پہنچاؤں۔“ (احیاء العلوم، ۴/۳۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ رِزق کمانے کیلئے ضروری ہے کہ بندہ اسباب کو اختیار کرے، ہاتھ پر ہاتھ دھرے، اسباب اختیار کرنے سے بے نیاز ہو کر صرف توکُّل توکُّل کی رٹ لگانا توکُّل نہیں ہے، اسی طرح صرف اپنی تدبیر کو سب کچھ سمجھ بیٹھنا یا صرف اسباب پر ہی تکیہ کرکے

بیٹھ جانا، یہ بھی توکُّل نہیں ہے۔ حقیقی توکُّل یہ ہے کہ اسباب اختیار کیے جائیں، مقدور بھر کوشش کی جائے اور تدبیر کے دروازے پر دستک دی جائے اور پھر ان اسباب پر بھروسا نہ کیا جائے بلکہ اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کی ذات پر بھروسا کیا جائے۔ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عادت ہے کہ تمام کام کسی نہ کسی سبب سے ہی واقع ہوتے ہیں۔ پیٹ تبھی بھرتا ہے جب بندہ کھانا کھاتا ہے، کھانا کھائے بغیر پیٹ نہیں بھر سکتا، بارش تبھی ہوگی جبکہ بادل موجود ہوں گے، بغیر بادلوں کے بارش نہیں ہوتی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

توکُّل قرآنِ پاک کی روشنی میں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر کامل بھروسا کرنا اور اپنے تمام اُمور کے انجام کو اسی کے سپرد کر دینا ایک بہترین صفت ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر ہمارا ایسا کامل بھروسا ہونا چاہیے کہ جب بھی کسی نیک و جائز کام کا اِرادہ یا آغاز کریں تو صرف اسباب پر نظر رکھنے کے بجائے خالقِ اسباب عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر نظر ہونی چاہیے کیونکہ اسباب تو عارضی اور فانی ہوتے ہیں۔ جو مسلمان بیماریوں، پریشانیوں، آفتوں، بلاؤں، مصیبتوں بلکہ اپنے ہر مُعاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر بھروسا کرتا ہے تو اس کے وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں کیونکہ توکُّل کی برکت سے اللہ تعالیٰ نہ صرف اس کا حامی و ناصِر ہوتا ہے بلکہ اس کی برکت سے وہ کریم رَبّ عَزَّوَجَلَّ اسے اِنعام و اِکرام سے بھی نوازتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ (پارہ 28 سُوْرَۂ طَلَاق کی آیت نمبر 3 میں) ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗؕ (پ۲۸، طلاق:۳)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ پر بھروسا کرے تو وہ اسے کافی ہے۔

اور (پارہ 4 سُورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 159 میں) ارشادِ ربّانی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِیْنَ ﴿۱۵۹﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک توکُّل والے اللہ کو پیارے ہیں۔

"اِحیاءُ العلوم" میں حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان آیاتِ مُبارکہ کے بعد فرماتے ہیں: وہ مقام کتنا عظیم ہے، جس پر فائز شخص کو اللہ تعالیٰ کی مَحَبَّت حاصل ہو اور اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفایت کی ضَمان بھی حاصل ہو، تو جس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کفایت فرمائے، اس سے مَحَبَّت کرے اور اس کی رعایت فرمائے، اس نے بہت بڑی کامیابی (Success) حاصل کی کیونکہ جو محبوب ہوتا ہے اسے نہ تو عذاب ہوتا ہے، نہ دُوری ہوتی ہے اور نہ ہی وہ پردے میں ہوتا ہے۔ (احیاء العلوم، ۴/۳۰۰)

قرآنِ کریم میں ایک اور مقام پر توکُّل کرنے والوں کو مومنِ کامل بتایا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَنْفَال آیت نمبر 2 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۲﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے ان کے دل ڈر جائیں اور جب ان پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کریں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! اس آیتِ کریمہ میں ایمان میں سچے اور کامل لوگوں کے 3 اوصاف بیان ہوئے ہیں۔ (1) جب رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کیا جائے تو ان کے دِل ڈر جاتے ہیں۔ (2) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیات سُن کر ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ (3) وہ اپنے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ پر ہی بھروسا کرتے ہیں۔ (صراط الجنان، ۳/۵۱۹، ملتقطاً) افسوس! آج ہم توکُّل سے بہت دور ہوتے جارہے ہیں،

دَھن کمانے کی دُھن ہم پر ایسی غالب آچکی ہے کہ توکُّل کا کشکول ہاتھ سے چھوٹ چکا ہے۔

توکُّل اور احادیثِ طیبہ:

احادیثِ طیبہ میں کئی مقامات پر توکُّل کی اَہمیّت بتائی گئی ہے۔ تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مختلف انداز میں توکُّل کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ آیئے "توکُّل" کے چار حُروف کی نِسْبَت سے چار (4) فرامینِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

1. ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اس طرح بھروسا کرو، جیسے اس پر بھروسا کرنے کا حق ہے، تو وہ تمہیں اس طرح رزق عطا فرمائے گا، جیسے پرندے کو عطا فرماتا ہے کہ وہ صبح کے وقت خالی پیٹ نکلتا اور شام کو سیر ہو کر لوٹتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الزھد، باب فی التوکُّل علی اللّٰہ، ۴/ ۱۵۴، حدیث: ۲۳۵۱)
2. ارشاد فرمایا: 4 چیزیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوب بندے ہی کو عطا فرماتا ہے (۱) خاموشی اور یہی عبادت کی ابتدا ہے (۲) توکُّل (۳) تواضع (۴) اور دنیا سے بے رغبتی۔ (اتحاف السادۃ المتقین، کتاب ذم الکبر، ج ۱۰، ص ۲۵۶)
3. ارشاد فرمایا: جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ طاقتور ہو جائے تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر توکُّل کرے اور جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ (زمانے میں) باعزّت ہو جائے تو اسے چاہئے کہ تقویٰ اختیار کرے اور جس کو یہ بات پسند ہو کہ سب لوگوں سے زیادہ دولتمند ہو جائے تو اسے چاہئے کہ اپنے پاس موجود شے سے زیادہ اس شے پر اعتماد کرے، جو اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں ہے۔ (منہاج العابدین ص ۱۰۴)
4. ارشاد فرمایا: مجھے تمام اُمّتیں دکھائی گئیں (میں نے دیکھا) کہ کوئی نبی اپنی اُمّت کو لئے جارہا ہے،

کوئی گروہ کو، کوئی 10 افراد کو، کوئی 5 کو اور کوئی نبی اکیلا ہی جارہا ہے، پھر ایک بہت بڑی جماعت پر میری نظر پڑی تو میں نے جبرائیل سے پوچھا: اے جبرائیل! کیا یہ میری اُمَّت ہے؟ تو جبرائیل نے کہا: نہیں! بلکہ آپ آسمان کی طرف دیکھیں! جب میں نے آسمان کی طرف نظر کی تو مجھے ایک بہت بڑی جماعت نظر آئی، تو جبرائیل نے کہا: آپ کی اُمَّت یہ ہے، ان میں سے ستّر (70) ہزار آدمی حساب کتاب کے بغیر ہی سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے، تو میں نے کہا اس کی کیا وجہ ہے؟ تو جبرائیل نے کہا! یہ وہ لوگ ہیں جو نہ (زخم پر گرم لوہے وغیرہ سے) داغ لگواتے ہیں (یعنی اگرچہ زخم داغنا جائز ہے مگر چونکہ زمانۂ جاہلیت میں داغ کو مرض دُور کرنے کے لیے مستقل عِلّت مانا جاتا تھا، اس لیے حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کو توکل کے خلاف قرار دیا)، نہ جنتر منتر کرتے ہیں (یعنی کفّار کے جھاڑ پھونک سے بچتے ہیں ورنہ قرآنی آیات، دُعائے ماثُورہ سے دَم کرنا سنت ہے اور نہ ہی (شگون لینے کے لیے) پرندے اُڑاتے ہیں، اور یہ لوگ صرف اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ پر توکُّل کرتے ہیں، حضرت عُکّاشہ بن مِحْصَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کھڑے ہو کر عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے لیے دُعا فرمایئے کہ اللہ تعالٰی مجھے بھی ان (خُوش نصیب) لوگوں میں سے کر دے، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دعا فرمائی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! عُکّاشہ کو بھی ان میں سے کر دے، پھر ایک اور شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی، یَارَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) میرے لیے بھی دُعا فرمایئے کہ اللہ تعالٰی مجھے بھی ان میں سے کر دے، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا (اس دُعا میں) عُکّاشہ تم پر سبقت لے گئے۔ (بخاری، ج ۴، ص ۲۵۸، حدیث: ۶۵۴۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”ہفتہ وار مدنی مذاکرہ“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک کا مقصد یہ ہے کہ ہم توکُّل کے عادی بن جائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بے حساب جنت میں داخل ہو جائیں۔ توکُّل کی عادت اپنانے، نیکیاں کرنے، حرص و لالچ اور دوسرے گناہوں سے بچنے اور دوسروں کو بچانے، سُنّتوں پر عمل کا جذبہ پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے، 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **”مدنی مذاکرے“** میں اوّل تا آخر شرکت بھی ہے، مدنی مذاکرے کی کیا ہی بات ہے کہ اس میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے مختلف سُوالات کے دلچسپ جوابات کی صورت میں عِلْمِ دِیْن حاصل ہوتا ہے اور علمِ دین کی فضیلت کے بارے میں حضرت سَیِّدُنا ابُوذَر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:

نبیِ اکرم، رسولِ مُحتَشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابُوذر! تمہارا اس حال میں صبح کرنا کہ تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب سے ایک آیت سیکھی ہو، یہ تمہارے لئے 100 رکعتیں نفل پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اس حال میں صبح کرنا کہ تم نے علم کا ایک باب سیکھا ہو، جس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو، تو یہ تمہارے لئے ایک ہزار (1000) رکعت نوافل پڑھنے سے بہتر ہے۔ (ابن ماجة، کتاب السنة، باب فی فضل من تعلم القرآن۔۔۔ الخ، ج ۱، ص ۱۴۲، حدیث: ۲۱۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مشکبار مدنی ماحول اچھی صُحبت فراہم کرتا ہے، اس کی برکت سے لاکھوں لوگ گُناہوں بھری زندگی سے تائب ہوئے اور نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو کر قرآن و سُنَّت کے مُطابق زِندگی گُزارنے والے بن گئے، آیئے! ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔ چنانچہ

نیو ائیر نائٹ منانے سے رک گیا

گوجرانوالہ (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی (عمر تقریباً 35 سال) کا بیان کچھ یوں ہے کہ میرا تعلق ایک کھاتے پیتے گھرانے سے تھا مگر نماز و قرآن سے دور طرح طرح کی بُرائیوں میں مبتلا تھا ،ایک مرتبہ میں نے اپنے ڈیرے پر نیو ائیر نائٹ (New Year Night) منانے کا پروگرام بنایا، شراب نوشی و بدکاری کے تمام لوازمات جمع کئے، 31 دسمبر کی رات میرے یارِ بداطوار سب میرے ڈیرے پر جمع ہو گئے، تقریباً 10 بجے میں گھر آیا کہ 12 بجے تک واپس آجاؤں گا، گھر پہنچ کر میں نے ٹی وی لگایا اور چینل بدلتے بدلتے مدنی چینل میرے سامنے آگیا جس پر ایک بزرگ (یعنی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ) نیو ائیر نائٹ منانے والوں کو سمجھا رہے تھے، انداز ایسا پیارا اور دلچسپ (Interesting) تھا کہ میں نے وہ بیان سننا شروع کر دیا، اس بیان سے مجھے بڑی معلومات ملیں اور عبرت ہوئی کہ ہم کیا کرنے جارہے تھے ، میں خوفِ خدا سے رونے لگا بالآخر میں نے نیو ائیر نائٹ میں خرافات کرنے اور دیگر گناہوں سے توبہ کرلی اور گناہوں اور بُری صحبت سے کنارہ کشی کی اور قادری عطاری سلسلے میں بیعت ہو کر شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مُرید بن گیا اولاً 3 دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کیا، پھر دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام ہونے والا پورے ماہِ رمضان کا اعتکاف بھی کیا، داڑھی شریف بھی سجالی اور مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنا بھی شروع کر دیا۔

مدنی چینل کی مہم ہے نفس و شیطاں کے خلاف جو بھی دیکھے گا کریگا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِعتراف
نفسِ اَمّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زور دار کہ ندامت کے سبب ہو گا گنہگار اشکبار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس تراجم کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی جہاں مسلمانوں کی اصلاح کیلئے کوشاں ہے،وہیں ساری دُنیامیں عشقِ رسول کی شمعیں، روشن کرنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے 100 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے دینِ متین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے،انہی شعبہ جات میں سے ایک شعبہ **"مجلس تراجم"** بھی ہے جس نے انتہائی قلیل عرصے میں امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃ المدینہ کی کُتُب ورَسائل کا دنیاکی مختلف زَبانوں مثلاً،انگلش، عربی، فارسی، فرنچ، جرمن، چائنیز، اٹالین، رشین، ہندی، گجراتی، سندھی، بنگالی کے علاوہ کم وبیش 36 زبانوں میں ترجمہ کرنے کی خدمت سَرانجام دے رہی ہے تاکہ اردو پڑھنے والوں کے ساتھ ساتھ دنیاکی دیگر زبانیں بولنے والے کروڑوں لوگ بھی فیضیاب ہوسکیں اوران کا بھی یہ مدنی ذِہن بن جائے کہ **مجھے اپنی اور ساری دنیاکے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** ۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ مجلس تراجم کی تمام کتب ورسائل دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** پر موجود ہیں،اس کے علاوہ **"مدنی بکس لائبریری"** کے نام سے موبائل ایپلی کیشن بھی ہے، جس کی مدد سے آپ کتب ورسائل کا نہ صرف خود مطالعہ کرسکتے ہیں بلکہ اپنے دوست واحباب کواس ایپلی کیشن کا لِنک(Link)شئیر کرکے ثوابِ جاریہ کا سامان کرسکتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو !

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

متوکّلین کے واقعات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم توکُّل کے بارے میں سن رہے ہیں، جسے توکُّل کی نعمت مل جائے وہ بڑا خوش نصیب ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے توکُّل کی صفت سے مُتَّصِف ہوتے ہیں۔ آیئے! توکُّل کا جذبہ بڑھانے کے لیے توکُّل کرنے والوں کی دو (2) حکایات سنتے ہیں۔

شیطان میرا خادم ہے

حضرتِ سیِّدُنا ایوب حَمَّال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے کہ ہمارے علاقے میں ایک مُتوکّل نوجوان رہتا تھا۔ وہ عبادت و رِیاضت اور توکُّل کے معاملے میں بہت مشہور تھا۔ لوگوں سے کوئی چیز نہ لیتا۔ جب بھی کھانے کی حاجت ہوتی اپنے سامنے سِکّوں سے بھری ایک تھیلی پاتا۔ اسی طرح وہ اپنے شب و روز عبادتِ الٰہی میں گزارتا اور اسے غیب سے رزق دیا جاتا۔ ایک دفعہ لوگوں نے اس سے کہا: ”اے نوجوان! تُو سِکّوں کی وہ تھیلی لینے سے ڈر! ہو سکتا ہے شیطان تجھے دھوکا دے رہا ہو اور وہ تھیلی اسی کی طرف سے ہو۔“ نوجوان نے کہا: ”میری نظر تو اپنے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی طرف ہوتی ہے، میں اس کے علاوہ کسی سے کوئی چیز نہیں مانگتا، جب میرا مولیٰ عَزَّوَجَلَّ مجھے رِزق عطا فرماتا ہے تو میں قبول کر لیتا ہوں۔ بالفرض اگر وہ سِکّوں کی تھیلی میرے دشمن شیطان کی طرف سے ہو تو اس میں میرا کیا نقصان بلکہ مجھے فائدہ ہی ہے کہ میرا دشمن میرے لئے مُسَخَّر کر دیا گیا ہے۔ اگر واقعی ایسا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اُسے میرا خادم بنائے رکھے۔ اس سے زیادہ اچھی بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ میرا سب سے بڑا دشمن خادم بن کر میری خدمت کرے اور میں اس کی طرف نظر نہ رکھوں بلکہ یہ سمجھوں کہ میرا پروردگار عَزَّوَجَلَّ مجھے دشمن کے ذریعے رِزق عطا فرما رہا ہے۔ اور واقعی تمام جہانوں کو وہی خالقِ کائنات

رِزق عطا فرماتا ہے جو میرا معبود ہے۔ مُتوکّل نوجوان کی یہ بات سُن کر لوگ خاموش ہوگئے اور سمجھ گئے کہ اس کو واقعی غیب سے رِزق دیا جاتا ہے۔ (عیون الحکایات ج۲، ص۱۰۵)

اسی طرح توکُّل سے مُتَعَلِّق ایک اور بہت پیاری حکایت سُنئے، چنانچہ

انوکھی شہزادی:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تالیف "فیضانِ سنت" صفحہ 501 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا شیخ شاہ کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شہزادی جب شادی کے لائق ہوگئی اور پڑوسی ملک کے بادشاہ کے یہاں سے رشتہ آیا تب آپ نے (وہ رشتہ) ٹھکرا دیا اور مسجد مسجد گھوم کر کسی پارسا نوجوان کو تلاشنے لگے۔ ایک نوجوان پر ان کی نگاہ پڑی جس نے اچّھی طرح نَماز ادا کی اور گِڑگِڑا کر دُعا مانگی۔

شیخ نے اُس سے پوچھا، تمہاری شادی ہو چکی ہے؟ اُس نے نَفی میں جواب دیا۔ پھر پوچھا، کیا نِکاح کرنا چاہتے ہو؟ لڑکی قراٰنِ مجید پڑھتی ہے، نَماز روزہ کی پابند ہے اور خوب سیرت ہے۔ اُس نے کہا، بھلا میرے ساتھ کون رِشتہ کریگا! شیخ نے فرمایا، میں کرتا ہوں! لو یہ کچھ دِرہم، ایک دِرہم کی روٹی، ایک دِرہم کا سالن اور ایک دِرہم کی خوشبو خرید لاؤ۔ اِس طرح شاہ کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی دُخترِ نیک اختر کا نِکاح اُس سے پڑھا دیا۔ دُلہن جب دُولہا کے گھر آئی تو اُس نے دیکھا پانی کی صُراحی پر ایک روٹی رکھی ہوئی ہے۔ اُس نے پوچھا، یہ روٹی کیسی ہے؟ دُولہا نے کہا، یہ کل کی باسی روٹی ہے میں نے اِفطار کے لئے رکھی ہے۔ یہ سُن کر وہ واپَس ہونے لگی۔ یہ دیکھ کر دُولہا بولا، مجھے معلوم تھا کہ شیخ شاہ کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شہزادی مجھ غریب انسان کے گھر نہیں رُک سکتی۔ دُلہن بولی، میں آپکی مُفلِسی کے باعِث نہیں جارہی بلکہ اس لئے لوٹ کر جارہی ہوں کہ ربُّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ پر آپ کا یقین بَہُت کمزور

نظر آرہا ہے، جبھی تو کل کیلئے روٹی بچا کر رکھتے ہیں، مجھے تو اپنے باپ پر حیرت ہے کہ اُنہوں نے آپ کو پاکیزہ خصلت اور صالِح کیسے کہہ دیا! دُولہا یہ سُن کر بہُت شرمِندہ ہوا اور اُس نے کہا، اس کمزوری سے معذرت خواہ ہوں۔ دُلہن نے کہا، اپنا عُذر آپ جانیں البتّہ میں ایسے گھر میں نہیں رُک سکتی، جہاں ایک وَقت کی خوراک جَمع رکھی ہو، اب یا تو میں رہوں گی یا روٹی۔ دُولہا نے فوراً جا کر روٹی خیرات کر دی اور ایسی دَرویش خَصلت انوکھی شہزادی کا شوہر بننے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ (روضُ الریاحین ص ۱۹۲، ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مُتوکِّلین کی بھی کیا خوب ادائیں ہوتی ہیں۔ شہزادی ہونے کے باوُجُود ایسا زبردست توکُّل کہ کل کیلئے کھانا بچانا گوارا ہی نہیں! یہ سب یقینِ کامِل کی بہاریں ہیں کہ جس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آج کِھلایا ہے وہ آئندہ کل بھی کِھلانے پر یقیناً قادر ہے۔ چرندے پرندے وغیرہ کون سا بچا کر رکھتے ہیں! ایک وقت کا کھا لینے کے بعد دوسرے وقت کیلئے بچا کر رکھنا ان کی فطرت میں ہی نہیں۔ مُرغی کا توکُّل مُلاحَظہ ہو، اس کو پانی دیجئے۔ حسبِ ضَرورت پی چکنے کے بعد پیالے پر پاؤں رکھ کر پانی بہا دے گی۔ گویا یہ مرغی خاموش مُبلِّغہ ہے! اور ہمیں نصیحت کر رہی ہے کہ اے لوگو! برسوں کا جَمع کر لینے کے باوُجُود بھی تمہیں قرار نہیں آتا! جبکہ میں ایک بار پی لینے کے بعد دوبارہ کیلئے بے فکر ہو جاتی ہوں کہ جس نے ابھی پانی پلایا ہے وہ بعد میں بھی پلا دے گا۔ کاش! کہ ہمیں بھی توکُّل کی نعمت نصیب ہو جائے۔ افسوس! آج کا بے عمل مسلمان توکُّل تو دُور فقط ایک لقمہ کے لئے بعض اوقات قتل و غارت گری تک پہنچ جاتا ہے۔ ڈھیروں ڈھیر مال و دولت اور عمدہ غذائیں ہونے کے باوجود دوسروں کے مالوں پر نظریں جمی ہوتی ہیں، رہنے کی اچھی جگہیں ہونے کے باوجود دوسروں کے بنگلوں اور کوٹھیاں ہتھیانے کے طریقے سوچتا ہے، کبھی دوسروں کا مال ہتھیانے کے لیے

ڈکیتی اور چوری سے کام لیتا ہے تو کبھی دھمکیوں کے ذریعے لوگوں کے مال پر قبضہ جماتا ہے اور انہیں خوف زدہ کرتا ہے، ان سب باتوں کا بنیادی سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ پر توکُّل نہ ہونا ہے۔ حالانکہ ایک بندے کے لیے یہی بات کافی ہونی چاہیے کہ جتنا اس کے نصیب میں ہے، اُسے ضرور مل کر رہے گا، وہ ربّ عَزَّوَجَلَّ جو پتھروں میں موجود کیڑوں کو رِزق دینے پر قادر ہے، وہ میرے پیٹ کے لیے بھی اسباب بنا دے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے دوسروں سے ان کا مال چھیننا تو دُور، دوسروں پر بھروسا کرنے سے بھی کتراتے ہیں، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابو سعید خراز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں ایک جنگل میں پہنچا تو زادِ راہ کچھ نہ تھا، مجھے شدید بھوک کا احساس ہوا تو دُور ایک بستی نظر آئی، میں خوش ہو گیا، لیکن پھر اپنے اوپر یوں غور و فکر کیا کہ میں نے دوسروں پر بھروسا (Trust) کیا ہے اور دوسروں سے سکون حاصل کرنا چاہا، لہٰذا میں نے قسم کھائی کہ بستی میں اس وقت تک داخل نہ ہوں گا، جب تک اُٹھا کر نہ لے جایا جائے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں، میں نے ایک گڑھا کھود کر اس کی ریت میں اپنے جسم کو سینے تک چھپالیا، آدھی رات کو ایک بلند آواز آئی، اے بستی والو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی نے اپنے آپ کو ریت میں چھپا لیا ہے تم ان کے پاس جاؤ، لوگ آئے اور مجھے ریت سے نکالا اور اُٹھا کر بستی میں لے گئے۔

(احیاء العلوم، ۴/۳۳ بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! حضرتِ سَیِّدُنا ابُو سعید خراز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر کیسا پختہ یقین اور کامل بھروسا تھا کہ بھوک کی شدّت میں ایک بستی کے نظر آنے پر خوش ہونے کو بھی توکُّل کے خلاف سمجھا، توکُّل کا یہ اعلیٰ مرتبہ اِنہی کا حصہ تھا، ہمیں چاہیے کہ اسباب کے اختیار کرنے کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر بھروسا کریں اور اس پر کامل یقین رکھیں۔ توکُّل کی صفت پیدا کرنے

سے بندہ جہاں اس دنیا کی بے شمار آلودگیوں سے بچ جاتا ہے، وہیں آخرت میں کامیابی کیلئے بھی توکُّل کی صفت بہت کام آتی ہے۔ آیئے اسی سے متعلق ایک حکایت سنتے ہیں۔

توکُّل بہترین چیز ہے:

حضرت عبداللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ آیئے ہم اور آپ یہ عہد کریں کہ ہم دونوں میں سے جو بھی پہلے وصال کرے وہ خواب میں آکر اپنا حال دوسرے کو بتادے، میں نے کہا کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں مومن کی رُوح آزاد رہتی ہے، رُوئے زمین میں جہاں چاہے جاسکتی ہے، اسکے بعد حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وصال ہو گیا، پھر میں ایک دن قیلولہ (دوپہر کے کھانے کے بعد کچھ دیر کے لئے آرام) کر رہا تھا تو اچانک حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ میرے سامنے آگئے اور بلند آواز سے انہوں نے کہا: **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ**، میں نے جواب میں: **وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ**، کہا اور ان سے دریافت کیا کہ وصال کے بعد آپ پر کیا گزری؟ اور آپ کس مرتبہ پر ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں بہت ہی اچھے حال میں ہوں اور میں آپ کو یہ نصیحت (Advise) کرتا ہوں کہ آپ ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر توکُّل کرتے رہیں، کیونکہ توکُّل بہترین چیز ہے، توکُّل بہترین چیز ہے، توکُّل بہترین چیز ہے اس جملے کو انہوں نے 3 مرتبہ ارشاد فرمایا۔ (شواھد النبوۃ، رکن سادس در بیان شواھد ودلایلی... الخ، سلمان فارسی... الخ، ص ۲۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ توکُّل دنیا و آخرت دونوں کے لئے مفید ہے، آیئے!

اس کے مزید دنیوی واُخروی فوائد سنتے ہیں۔

توکُّل کے فوائد:

(1) توکُّل کرنے والے پریشانیوں سے محفوظ ہوجاتے ہیں۔ جیسا کہ حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دن میرے مرشدِ برحق نے بَیْتُ الْجِن سے دِمَشْق جانے کا ارادہ فرمایا، بارش کی وجہ سے مجھے کیچڑ میں چلنے میں دشواری ہورہی تھی مگر جب میں نے اپنے مرشد کی طرف دیکھا تو آپ کے کپڑے اور جوتیاں خشک تھیں ،میں نے آپ کی بارگاہ میں عرض کی (اوراس حیرت انگیز واقعے کی حکمت دریافت کی) تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: ہاں! جب سے میں نے توکُّل کی راہ میں اپنے اِرادے کو ختم کر کے باطن کو لالچ کی وحشت سے محفوظ (Safe) کیا ہے، اس وقت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے کیچڑ سے بچالیا ہے۔ (کشف المحجوب، ص ۲۵۵) یعنی توکُّل کی برکت سے دُنیوی مصیبتوں سے مجھے آزادی دے دی گئی ہے۔

(2) توکُّل مخلوق کی مُحتاجی سے بچالیتا ہے بلکہ توکُّل اگر کامل ہو تو لوگ توکُّل کرنے والے کے مُحتاج ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت سلیمان خواص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر کوئی شخص صدقِ نیت سے اللہ سُبحانہ وتعالٰی پر توکُّل کرے، تو اُمَراء اور غیر اُمَراء سب اس کے محتاج ہوجائیں گے، اور وہ کسی کا محتاج نہیں ہوگا، کیونکہ اس کا مالک عَزَّوَجَلَّ غنی وحمید ہے۔ (منہاج العابدین، ص ۱۰۴)

(3) **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہماری کامیابی میں سب سے بڑا کردار ذہنی اور قلبی سکون کا ہوتا ہے اور اس کی بدولت ہی انسان دنیاو آخرت میں سُرخُرو ہوتا ہے۔ یقیناً ذہنی و قلبی سکون مال و دولت سے زیادہ بیش قیمت خزانہ ہے اور یہ توکُّل کی برکت سے حاصل کرکے دولت مند بنا جاسکتا ہے۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں: میرے شیخ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر دفعہ مجلس میں فرمایا کرتے تھے۔ اپنی تدبیر اس ذات کے سپرد کر دے جس نے تجھے پیدا فرمایا، تُو راحت پائے گا۔ (منہاج العابدین ص ۱۱۳)

(4) توکل کی بے شمار برکتوں میں سب سے بڑی برکت یہ ہے کہ اس کی بدولت ایمان کی حفاظت ہوتی ہے کیوں کہ شیطان جب کسی کے ایمان پر حملہ (Attack) کرتا ہے تو سب سے پہلے اس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر یقین اور بھروسا کمزور کر دیتا ہے، لہٰذا اگر ہم اپنے ایمان کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کامل بھروسا رکھیں، ایک بزرگ فرماتے ہیں: میرے ایک دوست نے مجھ سے ذکر کیا کہ میری ایک نیک آدمی سے ملاقات ہوئی تو میں نے پوچھا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا۔ ”حال تو ان کا ہے، جن کا ایمان محفوظ ہے اور وہ صرف متوکّلین ہی ہیں، جن کا ایمان محفوظ ہے۔ (منہاج العابدین، ص ۱۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے توکُّل کے فوائد سُنے، توکُّل پریشانیوں سے حفاظت، مخلوق کی محتاجی سے بچنے، ذہنی و قلبی سکون کے حصول کے ساتھ ساتھ ایمان کی سلامتی کا باعث بھی ہے۔ اسی طرح توکُّل نہ کرنے سے پریشانیوں میں مبتلا ہونے، مخلوق کی محتاجی، ذہنی و قلبی بے چینی میں رہنے کے ساتھ ساتھ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا خطرہ (Risk) ہے۔ اس لیے ہمیں ہر وقت اپنے رحیم، کریم ربّ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر بھروسا کرنا چاہیے، اُس سے اچھی امید رکھنی چاہیے اور ہر وقت اس سے توکُّل، قناعت کی دولت ملنے کی دُعا مانگتے رہنا چاہیے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے **قناعت** اور **توکُّل** سے مُتَعَلِّق سُنا، **قناعت** اور **توکُّل** ایمان میں ترقی، عمل میں بہتری اور بے شمار دِینی اور دُنیوی فوائد پانے کا سبب ہیں۔

1. **قناعت** اِختیار کرنے والے کو اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا حاصل ہوتی

ہے۔

2. **قناعت** کرنے والا اسباب سے زِیادہ **خالقِ اسباب پر نظر** رکھتا ہے۔
3. **قناعت** اختیار کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی عادت ہے، **قناعت** کرنے والے دنیا کے بے شمار غموں اور پریشانیوں سے نجات پا جاتے ہیں۔
4. **قناعت** بندے کو حرص اور لالچ سے بچائے رکھتی ہے۔
5. **قناعت** اِنسان کو خواہشات کا پیروکار بننے سے بچالیتی ہے اور اس کی برکت سے زندگی سکون اور اِطمینان سے بسر ہوتی ہے۔
6. **قناعت** کی برکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرنے کا جذبہ ملتا ہے۔
7. **قناعت** ،دل سے دُنیا کی مَحَبَّت ختم کر دیتی ہے۔
8. **قناعت** کرنے والا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں محبوب بنتا ہے۔
9. **توکُّل** کرنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پیارے ہیں۔
10. **توکُّل** بندۂ مومن کے دل میں نورِ ایمان کو مزید بڑھاتا ہے، پریشانیوں اور مصیبتوں میں **توکُّل** ہی استقامت، صبر اور برداشت کا درس دیتا ہے۔
11. **توکُّل** کرنے والے پریشانیوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔
12. **توکُّل** مخلوق کی محتاجی سے بچالیتا ہے۔
13. **توکُّل** کرنے والے کو دُنیا و آخرت کی بھلائی نصیب ہوتی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں **توکُّل** اور **قناعت** کی دولت سے مالامال فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں بھی توکُّل و قناعت کی عظیم دولت نصیب ہو جائے تو ہمیں اس کے لئے بارگاہِ الٰہی میں دُعا بھی کرنی چاہئے نیز توکُّل و قناعت کے فضائل اور حِرْص و کنجوسی کے وبال کا مطالعہ کرنا چاہئے، اس کے علاوہ عمدہ اخلاق اور اچھے اوصاف کے حامل نیک لوگوں کی صحبت بھی اختیار کرنی چاہئے کہ صحبت انسان کے کردار اور اس کی گفتار پر لازمی اثر انداز ہوتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ناخن کاٹنے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی

دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالہ **"101 مدنی پھول"** سے ناخن کاٹنے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں۔ ❀ جُمعہ کے دن ناخن کاٹنا مستحب ہے، ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جمعہ کا انتظار نہ کیجئے۔(دُرِّمُختار، ج ۹ ص ۶۶۸) صدرالشریعہ، بدرُ الطریقہ مولینا امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں منقول ہے جو جمعہ کے روز ناخن ترشوائے (کاٹے) اللہ تعالی اُس کو دوسرے جمعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین 3 دن زائد یعنی دس دن تک، ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جمعہ کے دن ناخن ترشوائے (کاٹے) تو رحمت آئیگی اور گناہ جائیں گے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتَار ج ۹ ص ۶۶۸، بہارِشریعت حصّہ ۱۶ ص ۲۲۶، ۲۲۵) ❀ ہاتھوں کے ناخن کاٹنے کے منقول طریقے کا خلاصہ پیش خدمت ہے پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سمیت ناخن کاٹے جائیں، مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے، اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن کاٹ لیجئے اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔ (دُرِّمُختار ج ۹ ص ۶۷۰، اِحْیاءُالْعُلُوم ج ۱ ص ۱۹۳) ❀ پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیاں سمیت ناخن کاٹ لیجئے ❀ جنابت کی حالت (یعنی غسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخن کاٹنا مکروہ ہے۔ (عالَمگیری ج ۵ ص ۳۵۸) ❀ دانت سے ناخن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے برص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے ❀ ناخن کاٹنے کے بعد ان کو دفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حرج نہیں ❀ ناخن کا تراشہ (یعنی کٹے ہوئے ناخن) بیت الخلا یا غسل خانے میں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے ❀ بدھ کے دن ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں کہ برص یعنی کوڑھ ہو جانے کا اندیشہ ہے البتہ اگر انتالیس (39) دن سے نہیں کاٹے تھے، آج بدھ کو چالیسواں دن ہے اگر آج نہیں کاٹا تو چالیس 40 دن سے

زائد ہو جائیں گے تو اس پر واجِب ہو گا کہ آج ہی کے دن کاٹے اس لیے کہ چالیس دن سے زائد ناخن رکھنا ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے ❀ لمبے ناخن شیطان کی نشست گاہ ہیں یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے۔

(اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج ۲ ص ۶۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالعہ فرمایئے سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ (۱) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (۲) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (۳) مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھنے والا۔ (اَلْبُدُورُ السّافرۃ لِلسُّیُوطی، ص ۱۳۱ حدیث: ۳۶۶)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم نرمی (Softness) کے متعلق سننے کی سعادت حاصل کریں گے، یاد رکھئے! نرمی ایسا پیارا وصف ہے کہ جس میں یہ ہو اس کے اخلاق بہتر ہوتے چلے جاتے ہیں اور لوگ بھی ایسے شخص سے محبت کرتے ہیں۔ آیئے! نرمی کے حوالے سے ایک ایمان افروز واقعہ سماعت فرمایئے چنانچہ

تورات کے عالم کا قبولِ اسلام

حضرت زید بن سعنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو قبولِ اسلام سے قبل تورات کے عالم تھے، انہوں نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کھجوریں خریدی تھیں۔ کھجوریں دینے کی مدت میں ابھی ایک دو دن باقی تھے کہ انہوں نے بھرے مجمع میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سختی کے ساتھ تقاضا کیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دامن اور چادر پکڑ کر تیز نظروں سے آپ کی طرف دیکھا، یہ منظر دیکھ کر حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آپے سے باہر ہو گئے اور نہایت غضب ناک اور زہریلی نظروں سے گھور گھور کر کہا کہ اے خدا کے دشمن! تُو خدا کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایسی گستاخی کر رہا ہے؟ خدا کی قسم! اگر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ادب مانع نہ ہوتا تو میں ابھی اپنی تلوار سے تیرا سر اڑا دیتا۔ یہ سُن کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اے عمر! (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) تم کیا کہہ رہے ہو؟ تمہیں تو یہ چاہئے تھا کہ مجھے ادائے حق کی ترغیب دے کر اسے نرمی کے ساتھ تقاضا کرنے کی ہدایت کرکے ہم دونوں کی مدد کرتے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا کہ اے عمر! (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) اس کو اس کے حق کے برابر کھجوریں دے دو، اور کچھ زیادہ بھی دینا، حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جب حق سے زیادہ کھجوریں دیں تو حضرت زید بن سعنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا کہ اے عمر! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ میرے حق سے زیادہ کیوں دے رہے ہو؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: چونکہ میں نے ٹیڑھی ترچھی نظروں سے دیکھ کر تمہیں خوفزدہ کر دیا تھا، اس لئے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمہاری دلجوئی و دلداری کے لئے تمہارے حق سے کچھ زیادہ دینے کا مجھے حکم دیا ہے۔

یہ سن کر حضرت زید بن سعنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا کہ اے عمر! کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ میں زید بن سعنہ ہوں؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ تم وہی زید بن سعنہ ہو جو تورات کا بہت بڑا عالم ہے، انہوں نے کہا جی ہاں! یہ سن کر حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دریافت فرمایا کہ پھر تم نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایسی گستاخی کیوں کی؟ حضرت زید بن سعنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواب دیا: اے عمر! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ در

اصل بات یہ ہے کہ میں نے تورات میں نبی آخرُ الزّمان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جتنی نشانیاں پڑھی تھیں ، ان سب کو میں نے ان کی ذات میں دیکھ لیا، مگر دو نشانیوں کے بارے میں مجھے ان کا امتحان کرنا باقی رہ گیا تھا۔ ایک یہ کہ ان کا حِلم (Mildness) غالب رہے گا اور جس قدر زیادہ ان کے ساتھ جہل کا برتاؤ کیا جائے گا، اسی قدر اِن کا حِلم بڑھتا جائے گا۔ چنانچہ میں نے اس ترکیب سے ان دونوں نشانیوں کو بھی ان میں دیکھ لیا اور میں شہادت دیتا ہوں کہ یقیناً یہ نبی برحق ہیں اور اے عمر! رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ میں بہت ہی مالدار آدمی ہوں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنا آدھا مال حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت پر صدقہ کر دیا پھر یہ بارگاہِ رسالت میں آئے اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ (دلائل النبوۃ ج ۱ ص ۲۳ وزرقانی ج ۴ ص ۲۵۳ بتصرف قلیل)

سو بار تیرا دیکھ کے عَفْو اور تَرَحُّم ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جھکا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کس طرح نرمی کا مُظاہَرہ فرمایا کہ اس کے بدتمیزی سے پیش آنے کے باوجود پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے معافی سے نوازا، یہی وجہ تھی کہ تورات کا اتنا بڑا عالم بھی آپ کے کردار سے متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور کلمہ پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا، لہٰذا اپنے آقا و مولا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طیبہ پر عمل کرتے ہوئے اپنے اندر نرمی جیسی پیاری عادت (Habit) پیدا کرنے کی کوشش کریں، لوگوں کی غلطیوں کے باوجود انہیں معاف کرنا سیکھیں، کوئی کتنا ہی غصّہ دلائے اَول فَول بکنے کے بجائے اپنی زَبان کو قابو میں رکھیں کہ اس میں ہماری دنیا و آخرت کی بھلائی ہے، کیونکہ جب زَبان بے قابو ہوتی ہے تو بندہ سختی پر اُتر آتا ہے جس کے سبب بنے بنائے کھیل بگڑ جاتے ہیں۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

ڈُوب سکتی ہی نہیں موجوں کی طُغیانی میں جس کی کَشتی ہو محمد کی نگہبانی میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نرمی کی کس قدر اہمیت ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ جب اللہ کریم نے حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو فرعون کی طرف بھیجا تاکہ اسے اسلام کی دعوت دیں تو اللہ پاک نے اس کے ساتھ نرمی سے بات کرنے کا حکم ارشاد فرمایا چنانچہ پارہ 16 سُورۂ طٰہٰ کی آیت نمبر 44 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوْ یَخْشٰى ﴿۴۴﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تو اس سے نرم بات کہنا اس امید پر کہ وہ دھیان کرے یا کچھ ڈرے۔ (پ ۱۶، طٰہٰ: ۴۴)

بیان کردہ آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر خازن میں ہے: یعنی جب تم فرعون کے پاس جاؤ تو اسے نرمی کے ساتھ نصیحت فرمانا۔ بعض مفسرین کے نزدیک فرعون کے ساتھ نرمی کا حکم اس لئے تھا کہ اس نے بچپن میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت کی تھی اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ نرمی سے مراد یہ ہے کہ آپ اس سے وعدہ کریں کہ اگر وہ ایمان قبول کرے گا تو تمام عمر جوان رہے گا کبھی بڑھاپا نہ آئے گا، مرتے دم تک اس کی سلطنت باقی رہے گی، کھانے پینے اور نکاح کی لذتیں تادمِ مرگ باقی رہیں گی اور مرنے کے بعد جنت میں داخلہ نصیب ہو گا۔ جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرعون سے یہ وعدے کئے تو اسے یہ بات بہت پسند آئی لیکن وہ کسی کام پر ہامان سے مشورہ لئے بغیر فیصلہ نہیں کرتا تھا اور اس وقت ہامان موجود نہ تھا (اس لئے اس نے کوئی فیصلہ نہ کیا) جب وہ آیا تو فرعون نے اسے یہ خبر دی اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ہدایت پر ایمان قبول کر لوں۔ یہ سُن کر ہامان کہنے لگا: میں تو تجھے عقلمند اور دانا سمجھتا تھا (لیکن یہ کیا) تُو ربّ ہے اور بندہ بننا چاہتا

ہے، تُو معبود ہے اور عابد بننے کی خواہش کرتا ہے؟ فرعون نے کہا: تُو نے ٹھیک کہا (یوں وہ ایمان قبول کرنے سے محروم رہا)۔ (تفسیر خازن، ۳/۲۵۴، طٰہٰ، تحت الآیۃ: ۴۴)

رحمتِ الٰہی کی جھلک:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تفسیرِ صراط الجنان میں ہے کہ اس آیت سے اللہ پاک کی رحمت کی جھلک بھی نظر آتی ہے کہ اپنی بارگاہ کے باغی اور سرکش کے ساتھ کس طرح اس نے نرمی فرمائی اور جب اپنے نافرمان بندے کی ساتھ اس کی نرمی کا یہ حال ہے تو اطاعت گزار اور فرمانبردار بندے کے ساتھ اس کی نرمی کیسی ہو گی؟۔ حضرت یحییٰ بن معاذ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے سامنے جب اس آیت کی تلاوت کی گئی تو آپ رونے لگے اور عرض کی: (اے اللہ کریم) یہ تیری اُس بندے کے ساتھ نرمی ہے جو کہتا ہے کہ میں معبود ہوں تو اس بندے کے ساتھ تیری نرمی کا کیا حال ہو گا جو کہتا ہے کہ صرف تُو ہی معبود ہے اور یہ تیری اس بندے کے ساتھ نرمی ہے جو کہتا ہے: میں تم لوگوں کا سب سے اعلیٰ ربّ ہوں تو اس بندے کے ساتھ تیری نرمی کا کیا عالَم ہو گا جو کہتا ہے: میرا وہ ربّ پاک ہے جو سب سے بلند ہے۔ (صراط الجنان، ۶/۲۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نرمی کے فضائل:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ جب کسی کو نیکی کی دعوت دینے کا موقع ملے تو شفقت و محبت اور نرمی کے ساتھ دعوت پیش کریں کیونکہ اس انداز سے نیکی کی دعوت دینے کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری بات میں اثر پیدا ہو گا اور ہم جسے نصیحت کر رہے ہیں وہ ہماری بات توجہ

سے سن کر عمل کی کوشش بھی کرے گا۔ قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دل کی نرمی کو اپنی رحمت قرار دیا ہے چنانچہ

پارہ 4 سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرَان کی آیت نمبر 159 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ترجمۂ کنزالایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ (پ۴، آل عمران:۱۵۹) اے محبوب تم ان کے لئے نرم دل ہوئے۔

اس آیت میں رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ کریمہ (Manners) کا بیان کیا جارہا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ ”اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ پاک کی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کتنی بڑی رحمت ہے کہ اس نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نرم دل، شفیق اور رحیم و کریم بنایا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزاج میں اِس درجہ لُطف و کرم اور شفقت و رحمت پیدا فرمائی کہ غزوۂ اُحد جیسے موقع پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غضب کا اظہار نہ فرمایا حالانکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس دن کس قدر اَذِیَّت و تکلیف پہنچی تھی اور اگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سخت مزاج ہوتے اور میل برتاؤ میں سختی سے کام لیتے تو یہ لوگ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دُور ہو جاتے۔ تو اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ ان کی غلطیوں کو معاف کر دیں اور ان کیلئے دعائے مغفرت فرمادیں تاکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سفارش پر اللہ پاک بھی انہیں معاف فرمادے۔ (صراط الجنان، ۲/۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نَرمی کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح سونا نَرم ہو کر زیور بنتا ہے، لوہا نرم ہو کر ہتھیار بن جاتا ہے اور مٹی نرم ہو کر کھیتوں کی ہریالی کا سبب بنتی ہے، اسی طرح اِسلامی تعلیمات کے مطابق کی جانے والی "**نرمی**" ایسی خوبی ہے جس کی بدولت انسان کے اندر رحمت، شفقت، آسانی، عَفو و دَرگُزر اور بُردباری جیسے خوشبودار پھول کھلتے ہیں۔ آیئے! ترغیب کیلئے نرمی کے فضائل پر مشتمل 3 فرامینِ مصطفےٰ سنئے۔

1. ارشاد فرمایا: "اے عائشہ! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا، اللہ پاک رفیق ہے اور رِفق یعنی نرمی کو پسند فرماتا ہے اور اللہ پاک نرمی کی وجہ سے وہ چیزیں عطا کرتا ہے جو سختی یا کسی اور وجہ سے عطا نہیں فرماتا۔

مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب فضل الرفق، ص ۱۰۷۲، الحدیث: ۶۶۰۱

2. ارشاد فرمایا: "نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے وہ اسے خوبصورت بنا دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی نکال دی جاتی ہے، اُسے بدصورت کر دیتی ہے۔ مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب فضل الرفق، ص ۱۰۷۳، الحدیث: ۶۶۰۲۔

3. ارشاد فرمایا: مومن آسانی کرنے والا نرم ہوتا ہے، جیسے نکیل والا اونٹ کہ کھینچا جائے تو کھنچ جاتا ہے اور چٹان پر بٹھایا جائے تو بیٹھ جائے۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب الرفق والحیاء... إلخ، ۳/ ۲۳۰، حدیث: ۵۰۸۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ نرمی کی کس قدر اہمیت ہے، نرمی اللہ پاک کو بے حد پسند ہے، جس شے میں نرمی ہوتی ہے اسے زینت دیتی ہے جبکہ جو شخص نرمی جیسی پیاری صفت سے محروم ہوتا ہے وہ ہر وقت غُصّے میں بھرا رہتا ہے، بات بات پر دوسروں کو جھڑکتا ہے، غلطی کرنے والے کو سب کے سامنے ذلیل ورُسوا کرتا ہے۔ اب چاہے وہ کتنا ہی بڑا عبادت گزار ہو، تہجد گزار ہو، پورے سال کے روزے رکھنے والا ہو، ساری رات قیام کرنے والا ہو لیکن اگر اس کے مزاج (Humor) میں سختی ہو گی اور وہ بِلاوجہ مسلمانوں کی دل آزاری کرتا ہو گا تو یہ عمل بروزِ قیامت اس کی پکڑ کا سبب بن

سکتا ہے۔ یاد رکھئے! غصے میں آکر کسی مسلمان کی دل آزاری کرنا، سب کے سامنے کسی کو ذلیل و رُسوا کرنا **حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام** ہے۔ فی زمانہ ہمارے معاشرے میں غصے کی حالت یا مذاق مسخری کرتے وقت کسی کا مذاق اڑانا، سب کے سامنے شرمندہ کرنا، اس پر تنقید کے تیر برسانا اور اس کی باتوں پر قہقہہ لگانا بالکل معیوب (Defective) نہیں سمجھا جاتا۔ جس کا مذاق اُڑایا جاتا ہے بسا اوقات وہ بھی مذاق اُڑانے والوں کے ساتھ قہقہہ مار کر ہنس رہا ہوتا ہے۔ ایسے میں شیطان یوں مطمئن کر دیتا ہے کہ اس ہنسی مذاق سے یہ بھی خوش ہو رہا ہے حالانکہ وہ بیچارہ خوش نہیں بلکہ ہو سکتا ہے اپنی جھینپ (شرم) مٹانے کیلئے ہنستا ہو اور اندر ہی اندر اس کے دل کے ٹکڑے ہو رہے ہوں۔ لہٰذا ہمیں ہر اس کام سے بچنا چاہیے، جس سے کسی مسلمان کی دل آزاری ہوتی ہے اور اگر کوئی ہمارے لئے بھی سخت الفاظ استعمال کرے تو فوراً غصے میں آگ بگولا ہونے کے بجائے نرمی اختیار کرتے ہوئے اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے آیئے! اس بارے میں ایک حکایت سنئے، چُنانچِہ

میٹھے بول کی میٹھی حکایت

خُراسان کے ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں حکم ہوا: تاتاری قوم میں اسلام کی دعوت پیش کرو! اُس وَقت ہلاکو کا بیٹا تگودار بَر سرِ اِقتِدار تھا۔ وہ بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سفر کر کے تگودار کے پاس تشریف لے آئے۔ سنّتوں کے پیکر بارِیش مسلمان مبلّغ کو دیکھ کر اُسے مسخری سُوجھی اور کہنے لگا: میاں! یہ تو بتاؤ تمہاری داڑھی کے بال اچّھے یا میرے کُتّے کی دُم؟ بات اگرچِہ غصّہ دلانے والی تھی مگر چونکہ وہ ایک سمجھدار مبلّغ تھے، لہٰذا نہایت نرمی کے ساتھ فرمانے لگے: میں بھی اپنے خالق و مالِک کا کتّا ہوں، اگر جاں نثاری اور وفاداری سے اسے خوش کرنے میں کامیاب ہو جاؤں تو میں اچّھا ورنہ آپ

کے کُتّے کی دُم ہی مجھ سے اچّھی۔ چُونکہ وہ ایک باعمل مُبلِّغ تھے غیبت و چُغلی، عیب جوئی اور بدکلامی نیز فُضول گوئی وغیرہ سے دُور رہتے ہوئے اپنی زَبان ذِکرُ اللہ سے ہمیشہ تَر رکھتے تھے، لہٰذا ان کی زَبان سے نکلے ہوئے میٹھے بول تاثیر کا تِیر بن کر تگودار کے دل میں پَیوَست ہو گئے کہ جب اس نے اپنے زہریلے کانٹے کے جواب میں اس باعمل مبلِّغ کی طرف سے خوشبودار مَدَنی پھول پایا تو پانی پانی ہو گیا اور نرمی سے بولا: آپ میرے مہمان ہیں، میرے ہی یہاں قِیام فرمایئے۔ چُنانچِہ آپ اُس کے پاس مُقیم ہو گئے۔ تگودار روزانہ رات آپ کی خدمت میں حاضِر ہوتا، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت ہی شفقت کے ساتھ اسے نیکی کی دعوت پیش کرتے۔ آپ کی اِنفِرادی کوشش نے تگودار کے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا کر دیا! وُہی تگودار جو کل تک اسلام کو صَفحۂ ہستی سے مٹانے کے درپے تھا، آج اسلام کا شیدائی بن چکا تھا۔ اسی باعمل مبلِّغ کے ہاتھوں تگودار اپنی پوری تاتاری قوم سمیت مسلمان ہو گیا۔ اس کا اسلامی نام احمد رکھا گیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ ایک مبلغ کے **میٹھے بول** کی بَرَکت سے تاتاری سلطنت اسلامی حکومت سے بدل گئی۔ (غیبت کی تباہ کاریاں ص ۱۵۵)

مجھے تم یَارَسُوْلَ اللہ دے دو جذبۂ تبلیغ　　شہا! دیتا پھروں نیکی کی دعوت یَارَسُوْلَ اللہ

(وسائلِ بخشش ص ۳۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی زَبان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! ہمارے بزرگانِ دین کس طرح نرم دلی کا مظاہرہ فرماتے کہ سامنے والے کے کڑوے انداز اور تیکھے جملے سن کر بھی کبھی غُصّے میں نہ آتے بلکہ صبر و تحمل

سے کام لیتے ہوئے، حسنِ اخلاق کا مظاہرہ فرماتے یہی وجہ تھی کہ ان کی باتیں سامنے والے کے دل میں گھر کر جاتی تھیں۔ یادرکھئے! میٹھی زبان میں خرچ کچھ نہیں ہوتا ہے مگر اس سے نفع بہت ہوتا ہے، جبکہ تیکھی زبان استعمال کرنے میں سراسر نقصان ہی نقصان ہے۔

کسی نے کیا خوب انوکھی بات کہی کہ طوطا مرچ کھا کر بھی میٹھے بول بولتا ہے اور اِنسان میٹھا کھا کر بھی کڑوی باتیں کرتا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ مزاج کے خلاف بات سننے پر غُصّہ آہی جاتا ہے مگر ایسے میں جوش سے کام لینے کے بجائے ہوش سے کام لیتے ہوئے صبر و تحمل کا دامن چھوڑنے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ آیئے !اس بارے میں شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ایک واقعہ سنئے اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے دل کے گلدستے میں سجالیجئے، چنانچہ

کمالِ ضبط کا مظاہرہ:

یہ ان دنوں کی بات ہے جب دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع دعوتِ اسلامی کے اوّلین مدنی مرکز گلزارِ حبیب مسجد گلستانِ شفیع اوکاڑوی (سولجر بازار) باب المدینہ کراچی میں ہوتا تھا۔ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اجتماع میں شرکت کے لئے اسلامی بھائیوں کے ساتھ جب سینیما گھر کے قریب سے گزرے تو ایک نوجوان جو فلم کا ٹکٹ لینے کی غرض سے قطار (Line) میں کھڑا تھا، اس نے (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) بلند آواز سے اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو مخاطب کرکے کہا: مولانا بڑی اچھی فلم لگی ہے، آکر دیکھ لو۔ اس سے پہلے کہ آپ کے ہمراہ اسلامی بھائی جذبات میں آکر کچھ کرتے، اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بلند آواز سے سلام کیا اور قریب پہنچ کر بڑی ہی نرمی کے ساتھ

انفرادی کوشش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: بیٹا میں فلمیں نہیں دیکھتا البتہ آپ نے مجھے دعوت پیش کی تو میں نے سوچا کہ آپ کو بھی دعوت پیش کروں، ابھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گلزارِ حبیب مسجد میں سُنّتوں بھرا اجتماع ہو گا، آپ سے شرکت کی درخواست ہے، اگر آپ ابھی نہیں آسکتے تو پھر کبھی ضرور تشریف لائیے گا۔ پھر آپ نے اسے ایک عطر کی شیشی تحفہ میں پیش کی۔

چند سالوں بعد اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں سُنّتوں کے عامل ایک اسلامی بھائی سبز عمامہ سجائے حاضر ہوئے اور کچھ اس طرح سے عرض کی، حضور چند سال قبل ایک نوجوان نے آپ کو (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) فلم دیکھنے کی دعوت دی تھی اور آپ نے کمالِ ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے ناراض ہونے کے بجائے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی تھی، وہ نوجوان میں ہی ہوں۔ میں آپ کے عظیم حُسنِ اخلاق سے بے حد متأثر ہوا اور ایک دن اجتماع میں آگیا، پھر آپ کی نظرِ کرم ہوگئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں گناہوں سے توبہ کرکے مدنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔ (تعارف امیر اہلسنت، ص ۴۰)

تنہا چلا تُو ساتھ ترے ہوگیا جہاں
میٹھا تیرا کلام ہے اِلیاس قادِری

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ و رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَحکام کے مطابق زندگی گزارنے، نماز، روزہ اور نفل عبادات کی پابندی کرنے اور بُزرگانِ دِین کی سیرت پر عمل کا جذبہ بڑھانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی

کام **"ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"** بھی ہے۔اس مدنی کام کے بے شُمار دینی ودُنیوی فوائد ہیں، ✤ **مدنی مذاکرے کی** برکت سے گناہوں سے بچنے کا ذِہن ملتا ہے۔ ✤ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے علمِ دِین حاصل ہوتا ہے۔ ✤ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے دِینی معلومات(Islamic Information) کے ساتھ اَخلاقی تربیت بھی نصیب ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اِس مدنی کام کی برکت سے بے شُمار لوگ گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیکیاں کرنے والے بن گئے۔ آیئے! بَطورِ تَرغِیب ایک مَدَنی بَہار سُنئے اور پابندی کے ساتھ **مدنی مذاکرے** میں شرکت کرنے کی نِیَّت کیجئے۔ چنانچہ

گناہوں سے توبہ کرلی!

واہ کینٹ(پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی معاشرے کے دیگر نوجوانوں کی طرح متعدد اَخلاقی برائیوں میں مُبتلا تھے۔ مثلاً فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وَقْت برباد کرنا، موبائل فون اور انٹرنیٹ میں وقت صرف کرنا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ ایک دن انہیں مدنی چینل پر مدنی مذاکرہ دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مدنی مذاکرہ دیکھنے اور سننے کی برکت سے انہیں کافی سکون ملا اور انہوں نے اپنے تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کرلی اور فرائض وواجبات کا عامِل بننے کے لئے کوشاں ہوگئے، چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی سجالی ہے اور سُنّت کے مطابق مدنی حُلیہ بھی اپنالیا ہے، اللہ کریم کا مزید کرم یہ ہوا کہ والدین نے بخوشی اُنہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لئے **"وقفِ مدینہ"** کردیا۔

مدنی چینل کی مُہِم ہے نفس وشیطاں کے خلاف جو بھی دیکھے گا کریگا اِنْ شَآءَاللہ اِعتراف
نفسِ اَمّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زور دار شرمِ عصیاں کے سبب ہوگا گنہگار اشکبار

(وسائلِ بخشش، ص ۶۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! محبتیں بڑھانے، نفرتیں مٹانے اور آپس میں بھائی چارے کی فضا قائم کرنے کیلئے ہمیں اپنے اندر نرمی پیدا کرنی ہوگی۔

یاد رکھئے! گھر میں مدنی ماحول قائم کرنا ہے تو اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہوگی، والد اور والدہ کو نیکی کی دعوت دینی ہے تو اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہوگی، بہن بیٹی کو باپردہ بنانا ہے تو اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہوگی، اپنے بیٹے کو نمازی بنانا ہے تو اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہوگی، دوستوں کو بُرے اعمال سے بچانا ہے تو اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہوگی، اپنے آفس والوں کو سُنّتوں بھرے اجتماع میں لانا ہے تو اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہوگی، اپنے ماتحتوں کو اپنا بنانا ہے تو اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہوگی، مدنی قافلہ، مدنی انعامات، مدرسۃ المدینہ بالغان اور دِیگر مدنی کاموں کے لیے اسلامی بھائیوں کا ذہن بنانا ہے تو اپنے اندر نرمی نرمی اور نرمی پیدا کرنی ہوگی۔ یا اللہ! پاک تیرے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **مسکراہٹ کا صدقہ ہمیں نرمی** عطا فرمادے۔

اس بات کا مشاہدہ ہے کہ جو شخص سخت مزاج ہوتا ہے لوگ اس کے قریب آنے اور اس سے بات کرنے سے کَتراتے ہیں اور ایسے سخت مزاج افراد کو معاشرے میں عزّت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا اور ان کے بارے میں یوں باتیں کی جاتی ہیں کہ ''بھئی فلاں سے بچ کر رہنا بڑا سخت مزاج ہے''، ''چھوٹی چھوٹی باتوں پر سب کے سامنے ذلیل کر دیتا ہے'' ''ہر وقت غُصّے سے منہ پھلائے رہتا ہے'' ''اس کے رعب (fear) کی وجہ سے بیوی بچے اس کے ساتھ نہیں بیٹھتے'' وغیرہ وغیرہ۔ ذرا غور کیجئے کہ کہیں ہمارے بارے میں بھی لوگوں کے یہ تاثرات تو نہیں ہوتے؟ کہیں ہم بھی لوگوں پر بے جا سختی کر کے خود سے مُتَنَفِّر تو نہیں کر رہے؟ کہیں ہمارے بچے بھی ہماری شفقت و محبت سے محروم تو

نہیں رہ گئے ؟ اگر ایسا ہے تو آج ہی سے اپنے مزاج میں نرمی پیدا کرنے کی کوشش کیجئے کہ جس کا دل نرم ہوتا ہے اس کی عزّت میں اضافہ ہوتا ہے، چنانچہ

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک جن لوگوں پر کرم فرماتا ہے ان کے دلوں میں نرمی ڈال دیتا ہے وہ لوگوں پر نرمی کرتے ہیں، جس سے ان کی عزّت اور بڑھ جاتی ہے اور جن لوگوں پر اللہ پاک قہر فرماتا ہے انہیں نرمیِ دل سے محروم کر دیتا ہے، ان کے دل سخت ہو جاتے ہیں، لوگوں سے سختی سے پیش آتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۶۵۴۔)

عموماً اس بات کا مشاہدہ بھی ہے کہ جو سخت مزاج کا مالک ہو وہ لوگوں کا دل جیتنے میں ناکام رہتا ہے جبکہ نرم دل شخص ہر دل عزیز ہوتا ہے۔ آیئے! اس بارے میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرتِ طیّبہ سے مدنی پھول چننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں چنانچہ

تند مزاجی اور سخت دلی سے نفرت:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو معلوم تھا کہ لوگ میری سختی سے خوفزدہ رہتے ہیں، اس لیے آپ نے اپنے اس مزاج کو کافی حد تک بدلنے کی کوشش فرمائی۔ چنانچہ جیسے ہی منصبِ خلافت پر فائز ہوئے تو بارگاہِ الٰہی میں یوں دعا کی: ”یَا اللہ! میں سخت ہوں تُو مجھے نرم فرمادے۔“ آپ کی یہ دعا قبول ہوئی اور آپ کی ذاتِ گرامی شفقت و نرمی و مہربانی سے معمور ہو گئی۔ یہ تمام باتیں آپ کی خاص صفات بن گئیں۔ عہدِ رسالت و عہدِ صدیقی میں لوگ صرف آپ کی سختی کو جانتے تھے لیکن آپ کے عہد میں لوگوں کے نزدیک آپ جیسی رحم دل شخصیت کوئی نہ تھی، ہر طرف آپ کی شفقت و محبت ہی کے چرچے تھے۔ (فیضانِ فاروقِ اعظم، ۲/۴۷ ملتقطا)

نرمی اور ہمارا معاشرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کس طرح اپنے سخت مزاج کو تبدیل کیا، جس کے سبب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں کے درمیان رحم دل، شفقت کرنے والے اور محبت کرنے والے مشہور ہو گئے، جبکہ آج اگر ہم اپنے معاشرے کا جائزہ لیں تو ہمارے معاشرے میں نرمی کی جگہ بے جا سختی نے لے لی ہے، یہی وجہ ہے کہ لوگوں کی ایک تعداد سے خیر خواہی، رحم دلی اور حُسنِ سلوک کا جذبہ بھی دم توڑ رہا ہے۔ ہمارے مزاج اس بجھتی ہوئی چنگاری کی مانند ہو چکے ہیں جسے ہوا کا ہلکا سا جھونکا دوبارہ آگ میں تبدیل کر دیتا ہے۔ بات بات پر جھگڑنا، چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر آگ بگولہ ہو جانا اور لڑنے مرنے کو تیار ہو جانا، یہ سب ہمارے معاشرے میں عام ہوتا جا رہا ہے جس کا بنیادی سبب نرمی کا ختم ہو جانا ہے۔ یاد رکھئے! نرمی ایک بہت ہی پیاری صفت ہے جو انسان کو رحم پر اُبھارتی، ظلم سے روکتی، تکبُّر سے بچاتی اور عاجزی پر اُکساتی ہے۔ زندگی کا ویران کھنڈر نرمی کے سبب عالیشان محل میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ نرمی پیدا کرنے کے لیے لازمی ہے کہ دل کو نرم کیجئے کیونکہ انسان کا دل اعضاء کا بادشاہ ہے، جب یہ نرم ہو گیا تو ہمارے کِردار میں خود ہی نرمی پیدا ہو جائے گی۔ دل میں نرمی کیسے پیدا ہو؟ آیئے! اس بارے میں چند طریقے سنتے ہیں۔

(1) غفلت سے بیدار ہو جایئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہر وقت ذِکر و درود میں مشغول رہیں گے تو اس کی برکت سے ہمارا دل نرم ہو جائے گا ورنہ یادِ الٰہی سے غافل رہنے کی نحوست سے دل سخت ہو سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے، نبی کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا" اللہ پاک کے ذکر کے سوا زیادہ گفتگو نہ کرو کیونکہ اللہ پاک کے ذکر کے بغیر زیادہ کلام کرنا دل کی سختی (کا باعث ہے) اور سخت دل آدمی اللہ پاک سے بہت دور ہوتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الزھد، ۶۲ - باب منہ، ۴/ ۱۸۴، حدیث: ۲۴۱۹۔)

(2) گناہوں کے خلاف اعلانِ جنگ کیجیے:

دل کو نرم کرنے کیلئے خوب خوب نیک اعمال کیجئے اور ہر چھوٹے بڑے ظاہری باطنی گناہوں سے بچنے کی کوشش کی جائے کیونکہ گناہ کا ارتکاب کرنے سے دل سخت ہو جاتا ہے۔ لہٰذا دل میں نرمی پیدا کرنے کے لیے اللہ پاک کا خوف پیدا کیجئے اور گناہوں کے سبب ملنے والی اُخروی تکالیف اور عذابات کو یاد کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دل کی سختی دُور ہو جائے گی۔

(3) معاف کرنے کی عادت بنائیے!

اپنے اندر نرمی پیدا کرنے کیلئے خود کو اس بات کا عادی بنا لیجئے کہ جب بھی کسی سے جانے انجانے میں کوئی تکلیف پہنچی تو اِینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے بجائے غُصّے کو قابو میں رکھتے ہوئے معاف کر دیجئے اور یہ اُصول ذہن میں رکھئے کہ اگر نجاست کسی چیز پر لگ جائے تو اسے پانی سے پاک کیا جاتا ہے نجاست سے نہیں، اگر ہم اس گندگی کو گندگی سے پاک کرنے کی کوشش کریں گے تو وہ پاک ہونے کے بجائے مزید ناپاک ہو جائے گی۔ اسی طرح کوئی ہمارے ساتھ نادانی (Unknowingly) میں شدّت بھرا سُلوک کرے اور جواب میں ہم بھی اس کے ساتھ ویسا ہی رویہ اختیار کریں یا اس سے بڑھ کر بُری طرح پیش آئیں تو بات ختم ہونے کے بجائے مزید بڑھ جائے گی اور دشمنی اور لڑائی جھگڑے تک نوبت پہنچ جائے گی جبکہ اگر اُس کے ساتھ نرمی و مَحبَّت بھرا سُلوک کیا جائے اور اس کی

غلطی کو نظر انداز کرتے ہوئے درگزر سے کام لیا جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس کے مُثبَت (Positive) نتائج دیکھ کر کلیجہ ضَرور ٹھنڈا ہو گا۔ قرآنِ کریم میں پارہ 24 سورۂ حٰمٓ السَّجْدَہ کی آیت نمبر 34 میں اللہ پاک نے ہمیں اسی بات کا حکم ارشاد فرمایا ہے:

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾

ترجمہ کنز الایمان: اے سننے والے بُرائی کو بھلائی سے ٹال جبھی وہ کہ تجھ میں اور اُس میں دُشمنی تھی ایسا ہو جائے گا جیسا کہ گہرا دوست۔ (پ ۲۴، حم السجدہ: ۳۴)

تفسیر صِراطُ الْجِنَان میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت یہ لکھا ہے کہ تم بُرائی کو بھلائی کے ساتھ دُور کر دو مثلاً غُصّے کو صبر سے (دُور کر دو،) لوگوں کی جہالت کو حِلم سے (دُور کر دو) اور بد سلوکی کو عَفْوُ و درگُزر سے (دُور کر دو) کہ اگر تیرے ساتھ کوئی بُرائی کرے تُو اسے معاف کر دے، تو اس خصلت (عادت) کا نتیجہ یہ ہو گا کہ دشمن دوستوں کی طرح تجھ سے محبت کرنے لگیں گے۔ (صراط الجنان، ۸/۶۳۹)

(3) کم کھانے کی عادت بنائیے!

نرمی پیدا کرنے کیلئے بھوک سے کم کھانے کی عادت بنانا بھی بے حد مفید ہے جبکہ پیٹ بھر کر کھانے سے جہاں عبادت میں سُستی اور صحت خراب ہوتی ہے وہیں اس کا ایک نقصان یہ بھی ہے کہ پیٹ بھر کر کھانا دل کی سختی کا سبب بھی بنتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مَنْ شَبِعَ وَنَامَ قَسَا قَلْبُہٗ یعنی جو پیٹ بھر کر کھانا کھائے اور سو جائے تو اس کا دل سخت ہو جاتا ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: لِكُلِّ شَیْءٍ زَكَاةٌ وَزَكَاةُ الْبَدَنِ الْجُوْعُ یعنی ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور بدن کی زکوٰۃ بھوکا رہنا ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فی الصوم

زکاۃ الجسد، ۲/ ۳۴۷، حدیث: ۵۷۴۱ بتغیر)

(4) اچھی صحبت اختیار کرنا:

نرمی پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بُرے لوگوں کی صُحبت سے دُور رہا جائے اور نیک پرہیز گار لوگوں کی صحبت اختیار کی جائے۔ مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”جیسے لوہا(Iron) نرم ہو کر اَوزار اور سونا(Gold) نرم ہو کر زیور اور مٹی نرم ہو کر کھیت یا باغ، آٹا نرم ہو کر روٹی وغیرہ بنتے ہیں ایسے ہی انسان دل کا نرم ہو کر ولی، صُوفی، عارف وغیرہ بنتا ہے۔ دل کی نرمی اللہ (پاک) کی بڑی نعمت ہے، یہ دل کی نرمی بُزرگوں کی صحبت اور ان کے پاک کلمات سے نصیب ہوتی ہے۔“ (مرآۃ المناجیح، ۷/ ۲)

(5) یتیم و مسکین کی خیر خواہی کیجیے:

نرمی پیدا کرنے کا ایک نسخہ یہ بھی ہے کے یتیم(Orphan) و مسکین کے ساتھ خیر خواہی کیجئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی ترغیب موجود ہے۔ حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، ایک شخص نے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے دل کی سختی کی شکایت کی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کیا **تجھے** یہ پسند ہے کہ **تیرا** دل نرم ہو جائے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: **جب تیرے** پاس کوئی یتیم آئے تو اس کے سر پہ ہاتھ پھیر اور اپنے کھانے میں سے اسے **بھی کھلا**، تیرا دل نرم ہو جائے گا اور تیری حاجتیں بھی پوری ہوں گی۔ (مصنف عبدالرزاق، کتاب الجامع، باب اصحاب الاموال، ۱۰/ ۱۳۵، الحدیث: ۲۰۱۹۸)

(6) دل کی سختی کے نقصانات پر غور کیجئے

دل کی سختی کی نحوست یہ ہے کہ اس پر نصیحت کی کوئی بات اثر نہیں کرتی اور دل نیکیوں کی طرف مائل نہیں ہوتا اور دل کی سختی کے سبب بندہ اللہ پاک کی ناراضی اور اس کی طرف سے لعنت (یعنی اُس کی رحمت سے دُوری) کا مُستَحِق ہو جاتا ہے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولِ نذیر، محبوبِ ربِّ قدیر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ نصیحت نشان ہے: میری اُمَّت کے رحمدل لوگوں سے بھلائی طلب کرو ان کے قریب رہا کرو اور سنگدل (سخت دل) لوگوں سے بھلائی نہ مانگو کیونکہ ان پر لعنت اُترتی ہے۔ (مستدرک، کتاب الرقاق، باب اشقی الاشقیاء من اجتمع،،، الخ، ۵/۴۵۸، حدیث: ۷۹۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس ائمۂ مساجد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی دینِ متین کی خدمت کرنے، نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے 104 سے زائد شُعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ **"ائمۂ مساجد"** بھی ہے، جو مَساجد کی آبادکاری کیلئے ائمہ و مُؤذِّنین کی تَقرُّری کا کام سَر اَنجام دیتی ہے اور ان کی خَیر خَواہی کرتے ہوئے مناسب مُشاہرے بھی مُقرَّر کرتی ہے، تاکہ یہ اسلامی بھائی مُعاشی پریشانیوں سے آزاد ہو کر خُوب خُوب نیکی کی دعوت عام کرتے رہیں۔ مَساجد کو آباد کرنے میں ائمہ و مُؤذِّنین کا اَہَمّ کردار ہوتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے مُنسلک ائمۂ کرام، صدائے مدینہ، اِنْفِرادی کوشش کے ذَریعے نمازِ باجماعت کی طرف رَغبت، دَرسِ فیضانِ سُنَّت، نمازِ فجر کے بعد مَدنی حلقے میں شِرکت اور سُنَّتوں کی مدنی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں کی بَرکت سے مَسجدوں کو آباد رکھتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر خُوب خُوب مدنی قافلوں میں

سُنَّتوں بھرا سفر کرنے، ''فکرِ مدینہ'' کے ذَریعے روزانہ مدنی اِنْعامات کا رِسالہ پُر کرنے اور عشقِ رسُول سے اپنے دل کی اُجڑی بستی آباد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سنا کہ ☆ پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت ہی نرمی فرمانے والے تھے۔

☆نرمی کا حکم اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں بھی ارشاد فرمایا۔

☆نرمی سے کی گئی نصیحت سامنے والا قبول کرتا ہے۔

☆نرمی کرنے سے انسان کی طبیعت میں شفقت، مہربانی، عفوو درگزر اور بردباری پیدا ہوتی ہے۔

☆اللہ پاک نرمی کو پسند فرماتا ہے۔

☆اللہ پاک جن لوگوں پر کرم فرماتا ہے، ان کے دلوں میں نرمی ڈال دیتا ہے۔

☆نرم دل انسان لوگوں کی آنکھوں کا تارا بن جاتا ہے۔

☆ نرمی ایک ایسی صفت ہے جو انسان کو رحم پر اُبھارتی، ظلم سے روکتی، تکبر سے بچاتی اور عاجزی پر اُکساتی ہے۔

اللہ پاک ہمارے دلوں کو نرم فرمائے اور سخت دلی جیسی بیماری سے ہمیں محفوظ فرمائے۔

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھیں		بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یارَبّ

(وسائلِ بخشش، ص۷۶)

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

پڑوسی کے بارے میں مدنی پھول!

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**قیامت کا امتحان**" سے پڑوسی کے چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں پہلے دو فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کا خیر خواہ ہو۔ (تِرمِذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی حق الجوار، ۳/ ۳۷۹، حدیث: ۱۹۵۱) (2) فرمایا: جس نے اپنے پڑوسی کو اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اُس نے اللہ پاک کو اِیذا دی۔ (الترغیب والترھیب، ۳/ ۲۸۶، حدیث: ۳۹۰۷) ☆ "نُزہۃُ القاری" میں ہے: پڑوسی کون ہے اس کو ہر شخص اپنے عُرف اور معاملے سے سمجھتا ہے۔ (نزہۃ القاری، ۵/ ۵۶۸) ☆ امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پڑوسی کے حُقُوق میں سے یہ بھی ہے کہ اُسے سلام کرنے میں پہَل کرے۔ ☆ اُس سے طویل گفتگو نہ کرے

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۷۵

،☆اُس کے حالات کے بارے میں زیادہ پُوچھ گچھ نہ کرے۔☆وہ بیمار ہو تو اُس کی مزاج پُرسی کرے،☆مصیبت کے وَقت اُس کی غم خواری کرے اور اُس کا ساتھ دے۔☆خوشی کے موقع پر اُسے مبارَک باد دے اور اُس کے ساتھ خوشی میں شرکت ظاہِر کرے۔☆اُس کی لغزِشوں سے در گزر کرے،☆چھت سے اس کے گھر میں نہ جھانکے،☆اُس کے گھر کا راستہ تنگ نہ کرے۔☆وہ اپنے گھر میں جو کچھ لے جارہا ہے اُسے دیکھنے کی کوشش نہ کرے۔☆اُس کے عیبوں پر پردہ ڈالے،☆اگر وہ کسی حادِثے یا تکلیف کا شکار ہو تو فوری طور پر اُس کی مدد کرے۔☆جب وہ گھر میں موجود نہ ہو تو اُس کے گھر کی حفاظت سے غفلت نہ بَرتے۔☆اُس کے خلاف کوئی بات نہ سنے اور اُس کے اَہلِ خانہ سے نگاہوں کو پست (یعنی نیچی) رکھے۔☆اُس کے بچّوں سے نَرم گُفتگو کرے،☆اُسے جن دینی یا دُنیوی اُمور کا علم نہ ہو اِن کے بارے میں اُس کی رَہنمائی کرے۔(اِحیاءالعلوم، ۲/۲۶۷، ملخصاً)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312صفحات) 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے روایت ہے کہ **نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت، محبوبِ ربُّ العزّت** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: "مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَتْ شَفَاعَةٌ لَّهٗ عِنْدِيْ يَوْمَ الْقِيَامَة (یعنی) جو شخص جُمعہ کے دن مجھ پر **دُرُود شریف** پڑھے گا تو بروزِ قیامت اُس کی شفاعت میرے ذِمّۂ کرم پر ہو گی۔" (کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ

علیہ،الجزء الاول، ۱/۲۵۵،حدیث: ۲۲۳۶)

شافِعِ روزِ جَزا تم پہ کروروں دُرُود دافِعِ جُملہ بَلا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دورِ حاضِر (یعنی آج کا زمانہ) قِیامت کی نشانیوں اور اِس سے پہلے ظاہِر

ہونے والے بے شمار فتنوں سے بھرا ہوا ہے۔ ہر نیا دن نئے نئے فتنوں کے ساتھ ظاہِر ہوتا ہے۔ کتنے اَفسوس کی بات ہے کہ جس اُمّت کے حقیقی خَیر خواہ حُضور نبیِّ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی حیاتِ ظاہری میں فتنوں کے دَور کی ہولناکیوں کے بارے میں فکر مند رہا کرتے تھے کہ آزمائشوں، پریشانیوں اور فتنوں کے اِس ہولناک زمانے میں میری اُمّت کہیں راہِ حق سے بھٹک نہ جائے، آج اُسی اُمّت کے افراد اُن فتنوں میں پڑ کر اپنے ہی ہاتھوں دِین و دیانت، حق و اَمانت اور باہمی مَحبَّت و شَرافت کا کُھلے عام قَتْلِ عام کر رہے ہیں۔ لہٰذا حالات اِس بات کا تقاضا کر رہے ہیں کہ ہر طبقے سے تَعَلُّق رکھنے والے مسلمانوں تک نبیِّ غیب دان، مکی مدنی سُلطان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہ اِرشاداتِ عالی شان پہنچائے جائیں، جن میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ کریم کے عطا کردہ عِلْمِ غَیْب کے ذریعے 14 سو سال پہلے ہی موجودہ اور آیندہ دور کے فِتَنوں کی پیشن گوئی فرماتے ہوئے ہمیں اِن کی بھڑکتی آگ سے اُٹھنے والے شُعلوں سے اپنا دامن بچانے کی ترغیب دلائی ہے۔ آیئے! اِس بارے میں چند اَحادیثِ مبارَکہ اور اِن سے حاصِل ہونے والے نصیحت کے مَدَنی پھول چنتے ہیں، چنانچہ

گھر والوں کے ہاتھوں ہلاکت

غَیبوں کے جاننے والے آقا، مکی مدنی مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اُس شخص کے عِلاوہ کسی دِین والے کا دِین محفوظ نہ رہے گا، جو اپنے دِین کو لے کر (یعنی اُس کی حفاظت کی خاطِر) ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ اور ایک غار سے دوسرے غار کی طرف بھاگے۔ اُس وَقْت مَعِیْشَت (یعنی روزی روٹی وغیرہ) کا حُصول اللہ پاک کو ناراض کیے بغیر نہ ہوگا۔ جب یہ صورتِ حال ہوگی تو آدَمی اپنے بیوی بچوں کے ہاتھوں ہلاکت میں پڑ جائے گا، اگر بیوی بچے نہ ہوں گے تو والِدَین

کے ہاتھوں اُس کی ہلاکت ہو گی اور اگر والِدَین بھی نہ ہوں تو اُس کی ہلاکت رشتے داروں یا پڑوسیوں کے ہاتھوں ہو گی۔" صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کیسے ہو گا؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: وہ اُسے تنگیِ مَعِیْشَت پر عار (شرم) دِلائیں گے، اُس وَقْت وہ اپنے آپ کو ہلاکت کی جگہوں میں لے جائے گا۔" (الزھد الکبیر للبیھقی، الجزء الثانی، فصل فی ترک الدنیا...الخ، ص۱۸۳، حدیث:۴۳۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کردہ حدیثِ پاک میں جس طرح مَردوں کے لئے عبرت و نصیحت کے مَدَنی پھول ہیں، وہیں اُن عَوْرَتوں کے لئے بھی اِس میں عبرت ہے، جو اپنے شوہروں کو اُن کی آمدنی پر طرح طرح کے کوسنے دیتے ہوئے کچھ اِس طرح کی جَلی کَٹی باتیں سُناتی ہیں: "ارے فُلاں کے پاس تو کئی کئی بنگلے، فیکٹریاں اور جائیدادیں (Properties) ہیں مگر آپ نے مجھے کرائے کے چھوٹے سے مکان میں رکھا ہوا ہے، میرا تو یہاں پر دَم گُھٹتا ہے، مجھے کُھلا گھر چاہئے، فُلاں کو تو دیکھو اپنی فیملی کے ساتھ عالیشان گاڑیوں میں گُھومتا پھرتا ہے لیکن آپ مجھے بسوں، ٹیکسیوں اور رکشوں کے دھکّے کھلاتے ہیں، فُلاں نے تو لوڈشیڈنگ سے بچنے کے لئے جنریٹر لیا ہوا ہے آپ کم از کم یو پی ایس (U.P.S) یا چارجنگ فین ہی لے لیجئے، فُلاں نے تو اِس عِیْد پر اپنے بچوں کی اَمّی کو اِتنے ہزار کا لباس یا سونے (Gold) کا سیٹ بنوا کر دیا ہے مگر آپ مجھے عِیْد پر سونے کی انگوٹھی یا بریس لیٹ یا بالیاں ہی دِلوا دیں، فُلاں نے اپنے بچوں کی اَمی کو فلاں شاپنگ مال سے شاپنگ کروائی ہے لہٰذا مجھے بھی کسی اچھے شاپنگ مال سے شاپنگ کرنی ہے۔ فُلاں کو دیکھو کتنا خوشحال ہو گیا ہے، آپ بھی تو کچھ کیجئے، فُلاں کی تنخواہ لاکھوں میں ہے مگر آپ اتنا عرصہ کام کرنے کے بعد بھی وہیں کے وہیں کھڑے ہیں۔" وغیرہ جبکہ بچوں کی فرمائشیں اِس کے علاوہ ہیں۔ تو آئے روز جب بندہ فرمائشوں اور طعنوں کو سُنتا ہے تو ذِہنی اَذِیَّت اور مایُوسی اُسے ہر طرف سے گھیر لیتی ہے،

اُسے کچھ سمجھ نہیں آرہا ہوتا کہ آخر وہ کرے تو کرے کیا، چونکہ اُسے بیوی بچوں کی فرمائشیں بھی پُوری کرنی ہوتی ہیں اور اُس کے پاس وسائل بھی کم ہوتے ہیں، لہٰذا وہ اُن کی بے جا فرمائشیں پوری کرنے کے لئے حرام و حلال کی پروا کیے بغیر ناجائز ذرائع اختیار کرکے اپنی قبر و آخرت کو داؤ پر لگا دیتا ہے، جیسا کہ

حلال و حرام کے مُعاملے میں بے پروائی

حضرت سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ، لَا یُبَالِی الْمَرْءُ مَا اَخَذَ مِنْہُ اَمِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ** یعنی لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی کو اِس بات کی کوئی پروا نہ ہوگی کہ اُس نے (مال) کہاں سے حاصِل کیا حرام سے یا حلال سے۔ (بخاری، کتاب البیوع، باب من لم یبال من... الخ، ۲/۷، حدیث: ۲۰۵۹)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی آخر زمانہ میں لوگ دِین سے بے پروا ہو جائیں گے، پیٹ کی فِکْر میں ہر طرح پھنس جائیں گے، آمدنی بڑھانے، مال جمع کرنے کی فِکْر کریں گے، ہر حرام و حلال لینے پر دِلیر (بے خَوف) ہو جائیں گے جیسا کہ آج کل عام ہے۔" (مرآۃ المناجیح، ۴/۲۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جن اَہل و عیال کے لیے ہم دن رات کماتے ہیں، وہی کل بروزِ قیامت ہماری رُسوائی کا سبب بن سکتے ہیں۔ اگرچہ ماں باپ، بیوی بچوں اور قَرابت داروں کے حُقُوق کی ادائیگی یقیناً ہماری ذِمَّہ داریوں میں شامل ہے، لیکن اگر ہم اُن کی خواہشات پُوری کرنے اور اُن کے طعنوں سے بچنے کے لئے حرام و حلال کی پروا کئے بغیر مال و دَولت جمع کرتے رہے، مشکل وَقْت میں اُنہیں صَبْر و شُکْر، تَوَکُّل و قناعت کا ذِہن نہ دیا اور حلال و حرام کی تمیز نہ سکھائی تو ہو سکتا ہے کہ کل بروزِ

قِیامت یہی ہمارے خلاف بارگاہِ الٰہی میں مُقدَّمہ کر دیں اور ہماری پکڑ ہو جائے، جیسا کہ

بارگاہِ الٰہی میں دعویٰ

حضرت سَیِّدُنا فقیہ اَبُواللَّیث سَمرقَندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل کرتے ہیں: مَرْوِی ہے کہ مرد سے تَعَلُّق رکھنے والوں میں پہلے اُس کی زَوجہ اور اُس کی اَوْلاد ہے، یہ سب (یعنی بیوی، بچّے قیامت میں) اللہ پاک کی بارگاہ میں عَرْض کریں گے: اے ہمارے رَبِّ کریم! ہمیں اِس شخص سے ہمارا حق دِلا، کیونکہ اِس نے کبھی ہمیں دِینی اُمور کی تعلیم نہیں دی اور یہ ہمیں حرام کھلاتا تھا، جس کا ہمیں عِلْم نہ تھا، پھر اُس شخص کو حرام کمانے پر اِس قَدر مارا جائے گا کہ اُس کا گوشت جَھڑ جائے گا، پھر اُسے میزان (ترازو) کے پاس لایا جائے گا، فِرِشتے پہاڑ کے برابر اُس کی نیکیاں لائیں گے تو اُس کے بال بچّوں میں سے ایک شخص آگے بڑھ کر کہے گا: "**میری نیکیاں کم ہیں**" تو وہ اُس کی نیکیوں میں سے لے لے گا، پھر دوسرا آکر کہے گا: "**تُو نے مجھے سُود کھلایا تھا**" اور اُس کی نیکیوں میں سے لے لے گا، اِس طرح اُس کے گھر والے اُس کی سب نیکیاں لے جائیں گے اور وہ اپنے اَہل وعیال کی طرف رَنْج ومایُوسی سے دیکھ کر کہے گا: "اب میری گردن پر وہ گُناہ و مَظالم رہ گئے جو میں نے تمہارے لئے کئے تھے۔" فِرِشتے کہیں گے: "یہ وہ بدنصیب شخص ہے، جس کی نیکیاں اِس کے گھر والے لے گئے اور یہ اُن کی وجہ سے جہنَّم میں چلا گیا۔"[1]

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی
ہائے! میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یاربّ!
دَرْدِ سَر ہو یا بُخار آئے تڑپ جاتا ہوں

1 ...الروض الفائق، الباب الثامن فی عقوبۃ قاتل...الخ، ص ۴۰۱

میں جہنّم کی سزا کیسے سہوں گا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۸۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! اُس شخص کی بد نصیبی کا کیا عالَم ہو گا جس کی تمام نیکیاں اُس کے گھر والے لے جائیں گے اور وہ خود قلّاش (کنگال) رہ جائے۔ لہٰذا موقع غنیمت جانتے ہوئے خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے، اللہ پاک اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرماں برداری کرتے ہوئے اپنی اولاد کی دِینی تربیت کیجئے، دُنیوی تعلیم کی فِکر نہیں بلکہ اپنی اولاد کو قرآنِ کریم پڑھنا بھی سکھایا جائے، وضو و غُسل، پاکی و ناپاکی وغیرہ، اسلامی آداب بھی سکھائے جائیں، ان کے اَخلاق بھی سنوارنے کی کوشش کی جائے، اللہ پاک اور اُس کے پیارے مَحبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت سکھائی جائے۔ فکرِ آخرت دِلائی جائے، موت کی تیاری کروائی جائے، مختلف گناہوں کے بارے میں بتایا جائے اور اِن گناہوں سے بچایا بھی جائے۔

کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ وَقْت (Time) آجائے جس کی نشاندہی اللہ پاک کے مَحبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمائی تھی کہ جس میں سُنّت پر عمل کرنا، دِین پر قائم رہنا اور اِس راہ میں آنے والی تکالیف پر صَبْر کرنا بہت مشکل ہو گا۔ آیئے! اِس بارے میں 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے اور اپنے آپ کو سُنّت کا پابند بنانے کی کوشش کیجئے:

سُنّتیں اپنانا اَنگارہ تھامنے کی طرح ہو گا

(1) اِرشاد فرمایا: **اَلْمُتَمَسِّكُ بِسُنَّتِي عِنْدَ اِخْتِلَافِ أُمَّتِي كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ** یعنی فَسادِ اُمّت کے وَقْت میری سُنّت کو تھامنے والا آگ کا اَنگارہ تھامنے والے کی طرح ہو گا۔ (نوادر الاصول، الاصل

الثالث عشر، الجزء الاول، ص۶۸، حدیث:۸۷)

(2) اِرشاد فرمایا: یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِیْهِمْ عَلٰی دِیْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ یعنی لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اُن میں اپنے دِین پر صَبْر کرنے والا اَنگارہ پکڑنے والے کی طرح ہو گا۔"

(ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی النهی عن سب الریاح، ۴/۱۱۵، حدیث:۲۲۶۷)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ زمانہ قریبِ قِیامت ہو گا جس کی اِبتدا آج ہو چکی ہے۔ فی زمانہ دِین دار بن کر رہنا مشکل ہے۔ آج داڑھی رکھنا، نماز کی پابندی کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ سُود سے بچنا تو قریباً ناممکن ہی ہے۔ مزید فرماتے ہیں: جیسے ہاتھ میں اَنگارہ رکھنا بہت ہی بڑے صابِر کا کام ہے یُوں ہی اُس وَقْت مُخْلِص، کامِل مسلمان بننا سخت مشکل ہو جاوے گا۔ (مرآۃ المناجیح، ۷/۷۲ ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دِین پر چلنے والوں کے لئے آزمائش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مفتی صاحِب نے حدیثِ پاک کی یہ شرح اپنے دور میں فرمائی تھی اور اب تو اِس سے کئی گنا بڑھ کر بے باکی اور بے راہ روی کا دور دورہ ہے، یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ فی زمانہ جو اسلامی بہنیں بُرقع پہنتی، شَرعی پردہ کرتی اور شریعت وسُنّت کے مطابق زندگی گزارنا چاہتی ہیں، اُن کے لیے سخت آزمائش ہے، جو اسلامی بھائی شریعت کے مطابق جائز لباس پہنتے ہیں، اپنے سَر پر عمامے شریف کا تاج سجاتے ہیں، سُنّتوں کا پیکر بن کر شریعت وسُنّت کی پابندی کرنا چاہتے ہیں، ان کے لیے بھی سخت آزمائش ہے، وہ اسلامی بھائی جو دیانت داری کے ساتھ اپنے فرائضِ مَنْصَبی کو ادا کرتے ہوئے سُود و

رِشوت کی نحوست سے بچتے ہوئے رِزْقِ حلال کمانا چاہتے ہیں اُن کے لئے بھی سخت آزمائش ہے۔وہ عاشقانِ رسول جو شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے،ناجائز رسموں سے بچتے ہوئے شادی کی تقریب کرنا چاہتے ہیں،اُن کے لیے بھی سخت آزمائش ہے۔ایک طرف تو مُعاشَرے(Society) کے اَفراد اُن بے چاروں کو طرح طرح سے ستاتے،اُن کا دل دُکھاتے اور اُن کی حوصلہ شِکنی کرتے ہیں اور دوسری طرف نیک اَعمال کی بجا آوری میں نَفْس وشَیطان آڑے آجاتے ہیں۔

اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے ایک کلام میں اِن حالات کی کچھ اِس طرح عکّاسی فرمائی ہے:

تِری سُنّت پہ چلتا ہوں تو طعنے لوگ دیتے ہیں شہنشاہِ مدینہ! نَفْس بھی مجھ کو ستاتا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۴۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خود اِنصاف کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنسان سے غَلَطیاں ہوتی رہتی ہیں لیکن قابلِ اَفسوس بات یہ ہے کہ اگر کسی مَذہبی اور دِین پر عمل کرنے والے شخص سے کوئی غَلَطی ہوجائے تو اُسے خوب اُچھالا جاتا ہے، یوں ہی اسلام اور شریعت و سُنّت پر چلنے والوں کو بدنام کیا جاتا ہے جس سے لوگوں کے دل میں اُن کے بارے میں نفرت پیدا ہوتی ہے نتیجۃً لوگ اُن سے بدظن ہوتے،اُن کو نَظرِ حقارت سے دیکھتے اور اپنی دنیا و آخرت کی بربادی کا سامان کرتے ہیں۔ایسے مشکل حالات میں دِین پر کاربند اور صَلوٰۃ و سُنّت کے پابند اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو مزید محتاط ہونا چاہئے۔

یاد رکھئے! معمولی سی بے اِحتیاطی بھی کبھی کبھی بہت بڑے نقصان(Loss) کا باعِث بنتی ہے،اگر ہم

واقعی مَدَنی کام کرنا چاہتے ہیں تو جب تک شریعت حکم نہ دے، ہرگز کسی سُنّی کو اپنا مُخالِف مت بنایئے۔ آپ کی ایک ایک حَرَکت کو لوگ بغور دیکھتے ہوں گے لہٰذا کوئی ایسا کام مت کیجئے کہ دعوتِ اسلامی پر اُنگلی اُٹھے۔ بہر حال اِحتیاط کے باوُجود مشکلات ہوں، لوگ طعنے دیں یا گھر والے سُنّتوں کے مطابق زندگی گزارنے میں رُکاوٹیں ڈالیں تو گھبرانا نہیں چاہئے کہ جس کام میں دشواریاں زیادہ ہوں اُس کا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے۔ آیئے! اِس بارے میں 2 فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے چنانچہ

(1) فرمایا: افضل ترین عبادت وہ ہے جس میں زَحمت زیادہ ہو۔ (کشف الخفاء، حرف الھمزۃ مع الفاء، ۱/۱۴۱)

(2) فرمایا: جو فسادِ اُمّت کے وَقْت میری سُنّت کو مضبوط تھامے اُسے **سو(100) شہیدوں کا ثواب** ملے گا۔ (الزھد الکبیر للبیھقی، ص۱۱۸، حدیث: ۲۰۷)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: کیونکہ شہید تو ایک بار تلوار کا زخم کھا کر پار ہو جاتا ہے مگر یہ اللہ (پاک) کا بندہ عُمر بھر لوگوں کے طعنے اور زبانوں کے گھاؤ کھاتا رہتا ہے۔ اللہ (پاک) اور رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی خاطر سب کچھ برداشت کرتا ہے۔ اِس کا جِہاد، جِہادِ اَکبر (نَفْس کے خلاف جِہاد) ہے، جیسے اِس زمانہ میں داڑھی رکھنا، سُود سے بچنا وغیرہ۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/۱۷۳)

اے عاشقانِ رسول! یہ ذہن بنالیجئے کہ کچھ بھی ہو جائے ہم دامنِ مُصطفٰے نہیں چھوڑیں گے۔

زمانہ رُوٹھ جائے چھُوٹ جائے خلق تو کیا غم　　نہ چُھوٹے ہاتھ سے دامن تمہارا یا رسول اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ظاہر میں دوست، باطن میں دشمن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئندہ زمانے میں سَر اُٹھانے والے فِتنوں کے بارے میں ایک حدیث شریف میں ہے کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ظاہر میں دوست اور باطِن میں (یعنی اندرونی طور پر) دشمن ہوں گے، عَرْض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کیونکر ہوگا؟ اِرْشاد فرمایا: (اپنی دنیا کو بہتر بنانے کے لئے) ایک دوسرے کی طرف رَغْبَت (لالچ) اور ایک دوسرے سے ڈرنے کی وجہ سے ہوگا۔ (مسند احمد، مسند الأنصار، ۸/ ۲۴۴، حدیث: ۲۲۱۱۶)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: قریبِ قِیامت ایسے لوگ (ظاہِر) ہوں گے جو اپنی نیکیاں عَلانِیَہ (ظاہر کرنا) پسند کریں گے تاکہ لوگ اُن کی واہ واہ کریں۔ تنہائی میں یا تو اَعمال کریں گے ہی نہیں یا کریں گے تو معمولی طریقے سے۔ (مزید فرماتے ہیں کہ) اُن لوگوں کے دلوں میں اللہ پاک کا خَوف، اللہ (پاک) سے اُمّید نہ ہوگی یا کم ہوگی، لوگوں کا خَوف، لوگوں سے اُمّید اُن پر غالِب ہوگی۔ اِس فرمانِ عالی میں عُلَمَا، عابِدین (عبادت گزار)، زاہِدین (دنیا سے رَغْبَت نہ رکھنے والے)، سَخِی (سخاوت کرنے والے) وغیرہ سب ہی داخل ہیں۔ ہر عمل اِخلاص سے قَبول ہوتا ہے۔ اِس میں وہ بھی داخِل ہیں جو لوگوں سے ظاہری مَحَبَّت کریں اور وہ بھی غَرَض (مطلب) کے لئے جب غَرَض (مطلب) نکل جاوے دوستی (Friendship) بھی ختم ہو جاوے۔ (مرآۃ المناجیح، ۷/ ۱۴۰-۱۴۱)

آیئے! بارگاہِ رِسالت میں فریاد کرتے ہیں:

خُوب مُخْلِص بنوں، میں رِیا سے بچوں ہو نگاہِ کرم، تاجدارِ حرم

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۴۹)

میرے لئے کیا عمل کیا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! مسلمان کا ہر کام اللہ پاک کی رِضا کے لئے ہونا چاہئے، حتّٰی کہ اگر کوئی کسی سے دوستی رکھے تو بھی اللہ پاک کی رِضا کی خاطِر اور دشمنی رکھے تو بھی اللہ پاک کی رِضا کے لئے، جیسا کہ

مَرْوِی ہے کہ اللہ پاک نے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس وَحی بھیجی کہ فُلاں زاہِد (پرہیز گار) سے کہہ دو کہ تمہارا زُہد اور دُنیا سے بے رَغبتی اپنے نَفْس کی راحت ہے اور سب سے جدا ہو کر مجھ سے تَعَلُّق رکھنا یہ تمہاری عزّت ہے، جو کچھ تم پر میرا حق ہے اُس کے مقابِل کیا عمل کیا۔ عَرض کی، اے ربِّ کریم! وہ کون سا عمل ہے؟ اِرْشاد فرمایا: کیا تم نے میری وجہ سے کسی سے دشمنی کی اور میرے بارے میں کسی ولی سے دوستی کی؟ (حلیۃ الاولیاء، طبقات اھل المشرق، ذکر جماعۃ من اعلام البغدادیین، ۱۰/۳۳۷، حدیث:۱۵۳۸۴)

ہمیں بھی چاہئے کہ دوستی ودُشمنی، مَحَبَّت وعداوت بلکہ ہر قسم کے جائز تَعَلُّقات میں رِضائے الٰہی کو پیشِ نظر رکھیں۔ جو خوش نصیب اللہ پاک کے لئے ایک دوسرے سے دوستی رکھتے ہیں اُنہیں مبارَک ہو کہ حدیثِ پاک کے مطابِق ایسے لوگ کامِل اِیمان والے ہیں اور اللہ پاک اُن کو بروزِ قِیامت ایک ساتھ جمع فرمادے گا، وہ خوش نصیب عَرْش کے گِرد یاقُوت کی کُرسیوں (Chairs) پر ہوں گے اور جنّت میں یاقُوت کے سُتونوں پر مُشْتَمِل زَبَرجَد کے بالاخانے اُن کے ٹھکانے ہوں گے۔ آیئے! اِس بارے میں 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے چنانچہ

رضائے الٰہی کے لئے محبت کرنے والوں کی جزا

(1) فرمایا: جو کسی سے اللہ پاک کے لئے مَحَبَّت رکھے، اللہ پاک کے لئے دُشمنی رکھے اور اللہ پاک کے لئے دے اور اللہ پاک کے لئے مَنْع کرے، اُس نے اپنا اِیمان کامِل کرلیا۔ (ابوداود، کتاب السنة، باب الدلیل علی زیادة...الخ، ۴/۲۹۰، حدیث: ۴۶۸۱)

(2) فرمایا: دو شخصوں نے اللہ پاک کے لئے آپس میں مَحَبَّت کی، ایک مَشْرِق میں ہے، دُوسرا مَغْرِب میں، قِیامت کے دن اللہ پاک دونوں کو جمع کردے گا اور فرمائے گا: "یہی وہ (شخص) ہے جس سے تُو نے میرے لئے مَحَبَّت کی تھی۔" (شعب الایمان، باب فی مقاربة...الخ، فصل فی المصافحة...الخ، ۶/۴۹۲، حدیث: ۹۰۲۲)

(3) فرمایا: اللہ پاک کے لئے مَحَبَّت رکھنے والے عَرْش کے اِرد گرد یاقُوت کی کُرسیوں پر ہوں گے۔ (معجم کبیر، سلیمان بن عطاء...الخ، ۴/۱۵۰، حدیث: ۳۹۷۳)

(4) فرمایا: جنّت میں یاقُوت کے سُتون ہیں، اُن پر زَبَرجَد کے بالاخانے ہیں، وہ ایسے روشن ہیں جیسے چمکدار ستارے۔ لوگوں نے عرض کی: "یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اُن میں کون رہے گا؟" فرمایا: "وہ لوگ جو اللہ پاک کے لئے آپس میں مَحَبَّت رکھتے ہیں، ایک جگہ بیٹھتے ہیں، آپس میں مِلتے ہیں۔" (شعب الایمان، باب فی مقاربة...الخ، فصل فی المصافحة...الخ، ۶/۴۸۷، حدیث: ۹۰۰۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! جو خوش قسمت لوگ اللہ پاک کی خاطِر ایک دوسرے سے مَحَبَّت رکھتے ہیں، اللہ پاک کل بروزِ قِیامت اُنہیں کیسے کیسے اِنعامات سے نوازے گا مگر افسوس! فی زمانہ ہمارے مُعاشَرے میں مَفاد پَرَستی اِس قدر عام ہوچکی ہے کہ دُنیوی مُعامَلات تو ایک طرف اب تو دِینی مُعامَلات میں بھی لوگ اپنی غَرَض اور اپنا مَفاد تلاش کرتے پھرتے ہیں مثلاً سلام ہی کو لے لیجئے جو ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت ہے بلکہ ابُو الْبَشَر حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی بھی

سُنّت ہے۔(مرآۃالمناجیح،۶/۳۱۳) مگر بد قسمتی سے آج کل لوگوں کی اَکْثَرِیَّت اِس سُنّت سے غافِل نظر آرہی ہے۔ عُموماً جس سے جان پہچان نہ ہو اُسے تو سلام کرنا گوارہ ہی نہیں کیا جاتا، اگر کچھ لوگ ایک جگہ موجود ہوں تو نیا آنے والا اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کو نظر انداز کرکے خاص خاص یا جاننے والوں کو سلام کرتا ہے اور وہ بھی کسی فائدے کے لئے۔

بہر حال ہمیں چاہئے کہ ہم سرکارِ مدینہ ،راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِس پیاری پیاری سُنّت پر عمل کرتے ہوئے ہر مسلمان کو سلام کیا کریں خواہ ہم اُسے جانتے ہوں یا نہیں۔ روزانہ پابندی کے ساتھ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرنا بھی سلام کو عام کرنے اور سلام کی سُنّت پر اِستقامت پانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے، چنانچہ **مدنی انعام نمبر6** اور **مدنی انعام نمبر9** میں اس کی ترغیب موجود ہے۔

میں بن جاؤں سراپا "مَدَنی اِنعامات" کی تصویر
بنوں گا نیک یااللہ اگر رحمت تِری ہوگی

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "صَدائے مدینہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی مَحَبَّت حاصِل کرنے کا طریقہ جاننے، سلام کرنے کی عادت بنانے اور مَدَنی اِنعامات پر عمل کا جذبہ بڑھانے کے لئے عاشِقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی

حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"صدائے مدینہ"** لگانا بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کو **"صدائے مدینہ"** لگانا کہتے ہیں۔ اِس مدنی کام کا رِسالہ بنام **"صدائے مدینہ"** بھی منظرِ عام پر آچکا ہے۔

☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **"صدائے مدینہ"** کی برکت سے نمازِ تہجد کی سعادت مل سکتی ہے۔ ☆**"صدائے مدینہ"** کی برکت سے نماز کی حفاظت ہوتی ہے۔☆**"صدائے مدینہ"** کی برکت سے مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ فجر کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔☆**"صدائے مدینہ"** کی برکت سے **"نیکی کی دعوت"** دینے کا ثواب بھی کمایا جاسکتا ہے۔☆**"صدائے مدینہ"** کی برکت سے دعوتِ اسلامی کی نیک نامی اور تشہیر ہو گی۔☆**"صدائے مدینہ"** لگانے والا بار بار مُسلمانوں کو حج اور میٹھا مدینہ دیکھنے کی دُعا دیتا ہے، اللہ پاک نے چاہا تو یہ دُعائیں، اس کے حق میں بھی قبول ہوں گی۔☆**"صدائے مدینہ"** میں پیدل چلنے کی برکت سے صحت بھی اچھی ہو گی۔☆**"صدائے مدینہ"** لگانا مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لیے جگانا ہے اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ مصطفےٰ ہے، مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ داؤدی ہے، مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ حیدری وسُنّتِ فاروقی ہے، چنانچہ

اَمِیْرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔(طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳ مفہوماً) آیئے! بطورِ ترغیب صدائے مدینہ لگانے کی ایک مَدَنی بہار سنئے اور جھومئے، چنانچہ

صدائے مدینہ کی بَرَکت سے فَیضانِ مدینہ کیلئے زمین مل گئی

ایک اسلامی بھائی عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دَعْوَتِ اِسْلَامی کے مَدَنی قافلے کے ساتھ ایک

شہر میں گئے، اَذانِ فَجْر کے بعد وہ صدائے مدینہ لگاتے جارہے تھے کہ اچانک ایک گھر سے ایک ماڈرن نوجوان ان کے ساتھ شامِل ہوا اور اُس نے فَجْر کی نَماز مَسْجِد میں باجَمَاعَت ادا کی۔ بعد میں اُس نوجوان کے والِد مَدَنی قافلے والے عاشقانِ رسول سے ملنے آئے۔ یہ صاحِبِ ثَرْوَت تھے۔ انہوں نے آکر بتایا کہ صدائے مدینہ کی بَرَکت سے ان کا نافرمان ماڈرن (Modern) بے نَمازی بیٹا پنج وقتہ نَماز پڑھنے لگا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس ماڈرن نوجوان کے والِد نے مُتَاَثِّر ہو کر اُس شہر میں مَدَنی مرکز فَیضانِ مدینہ کے لیے زمین عطیہ کردی۔

لگا فَجْر میں بھائی گھر گھر پہ جاکر ذرا دل لگا کر "صدائے مدینہ"

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئندہ زمانے میں سَر اُٹھانے والے فِتنوں کے بارے میں ایک حدیث شریف میں یہ مضمون بھی موجود ہے کہ زُہد و تقویٰ رِوَایتی اور بَناوَٹی ہو کر رہ جائے گا، چنانچہ

زُہد و تقویٰ روایتی اور بناوٹی ہو گا

ہمارے پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قِیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ زُہدِ رِوَایتی اور تقویٰ بَناوَٹی طور پر رہ جائے گا۔ (حلیۃ الاولیاء، حسان بن ابی سنان، ۳/۱۴۱، حدیث: ۳۴۷۳)

علّامہ عَبْدُ الرَّءُوْف مُناوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کی شَرْح میں فرماتے ہیں: "قِصَّہ گو اور وَعْظ گو کی طرح لوگ صالِحِین (نیک لوگوں) کے زُہد و تَقْوٰی کی روایتیں ایک دوسرے کو سُنا سُنا کر روئیں گے اور ایسی زبانی کلامی باتیں کریں گے جو اُن کے دل میں نہ ہوں گی۔" (فیض القدیر، ۶/۵۴۳، تحت الحدیث: ۹۸۵۶)

اللہ پاک کے ساتھ اِعلانِ جنگ کرنے والے کون؟

حضرت عَدِیّ بن حاتِم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ کرم والے رسول، آمنہ کے پھول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: قِیامت کے دن کچھ لوگوں کو جنّت کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا، یہاں تک کہ جب وہ جنّت کے قریب پہنچ کر اُس کی خوشبو سُونگھیں گے، اُس کے مَحَلّات اور اُس میں اَہلِ جنّت کے لئے اللہ پاک کی تیّار کردہ نعمتیں دیکھ لیں گے، تو نِدا دی جائے گی: اِنہیں جنّت سے لوٹا دو کیونکہ اِن کا جنّت میں کوئی حِصّہ نہیں۔ (یہ ندا سُن کر) وہ ایسی حَسْرَت کے ساتھ لوٹیں گے کہ اُس جیسی حَسْرَت کے ساتھ اُن سے پہلے لوگ نہ لوٹیں ہوں گے، پھر وہ عَرْض کریں گے: اے ربِّ کریم! اگر تُو اپنا ثواب اور اپنے ولیوں کے لئے تیّار کردہ نعمتیں دکھانے سے پہلے ہی ہمیں جہنم میں داخل کر دیتا تو یہ ہم پر زیادہ آسان ہوتا۔ اللہ پاک اِرْشاد فرمائے گا: میں نے اِرادۃً تمہارے ساتھ ایسا کیا ہے (اور اِس کی وجہ یہ ہے کہ) جب تم تنہائی میں ہوتے تو بڑے بڑے گناہ کر کے میرے ساتھ اِعلانِ جنگ کرتے اور جب لوگوں سے ملتے تو عاجِزی و اِنکساری کے ساتھ ملتے تھے، تم لوگوں کو اپنی وہ حالت دکھاتے تھے جو تمہارے دلوں میں میرے لئے نہیں ہوتی تھی، تم لوگوں سے ڈرتے اور مجھ سے نہیں ڈرتے تھے، تم لوگوں کی عزّت کرتے اور میری عزّت نہ کرتے تھے، تم لوگوں کی وجہ سے بُرا کام کرنا چھوڑ دیتے لیکن میری وجہ سے بُرائی نہ چھوڑتے تھے، آج میں تمہیں اپنے ثواب سے مَحروم کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے عذاب کا مزہ بھی چکھاؤں گا۔ (معجم اوسط، باب المیم، ۴/۱۳۵-۱۳۶، حدیث: ۵۴۷۸)

تُو ڈرا اپنا عنایت کر رہیں اس ڈر سے آنکھیں تر — مٹا خوفِ جہاں دل سے مٹا دنیا کا غم مولیٰ
تُو بس رہنا سدا راضی، نہیں ہے تابِ ناراضی — تُو ناخوش جس سے ہو برباد ہے تیری قسم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص98)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبر کا بھیانک انجام

حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم تَیْمِی رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں مَوت اور (مرنے کے بعد ہڈّیوں کی) بوسیدگی کو یاد کرنے کے لئے کثرت سے قَبْرِستان میں آتا جاتا تھا، ایک رات میں قَبْرِستان میں تھا کہ مجھ پر نیند غالِب آگئی اور میں سو گیا، میں نے خواب میں ایک کھلی ہوئی قَبْر دیکھی اور ایک کہنے والے کو یہ کہتے ہوئے سُنا: یہ زنجیر پکڑو اور اِس کے مُنہ میں داخِل کر کے اِس کی شَرمگاہ سے نکالو۔ تو وہ مُردہ کہنے لگا: اے ربِّ کریم! کیا میں نے قرآن نہیں پڑھا؟ کیا میں نے تیرے حُرمَت والے گھر کا حج (Hajj) نہیں کیا؟ پھر وہ اِسی طرح ایک کے بعد دوسری نیکی گِنوانے لگا تو میں نے سُنا: تُو لوگوں کے سامنے یہ اَعمال کیا کرتا تھا لیکن جب تُو تنہائی میں ہوتا تو نافرمانیوں کے ذریعے مجھ سے مُقابَلہ کرتا اور تُو نے میرا کچھ خیال نہ کیا۔ (الزواجر، مقدمة فی تعریف الکبیرة، ۱/۳۱)

چُھپ کے لوگوں سے کیے جس کے گناہ وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے
کام زِنداں کے کیے اور ہمیں شوقِ گلزار ہے کیا ہونا ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۶۷)

اشعار کی مختصر وضاحت: یعنی تُم اپنے گمان میں لوگوں سے چُھپ چُھپ کر گُناہ کرتے ہو مگر سوچو! اللہ پاک سے کیسے چُھپو گے؟ کیونکہ وہ تمہارے حالوں کی خبر رکھتا ہے۔ ہماری سوچ بھی کیسی بچگانہ ہے کہ کام تو قید خانے میں رہنے کے ہیں اور اُمیدیں جنّت کے باغوں میں لے جانے کی

باندھی ہوئی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس ذرائع آمدورفت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اللہ پاک کے عِلاوہ کسی اور کے لئے عمل کرنا کس قدر تباہ کُن ہے کہ اِس کی نحوست کے سبب بڑی بڑی نیکیاں بھی ضائع ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے ظاہِر و باطِن کو ایک رکھیں، اپنے دل میں حقیقی خوفِ خدا پیدا کریں، رِیاکاری کی تباہ کاریوں سے اپنے آپ کو بچائیں، ہر عمل صِرْف و صِرْف رِضائے اِلٰہی کے لئے ہی بجالائیں اور یہ سوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت کم و بیش 104 شعبہ جات قائم ہیں، اِنہی میں سے ایک **"مجلسِ ذرائع آمدو رفت"** بھی ہے، اِس شعبے کا کام ائیر لائنز، ائیر پورٹس ، ریلویز، پبلک ٹرانسپورٹ، پرائیوٹ ٹرانسپورٹ، گُڈز اِسٹیشنز اور اِن سے تَعَلُّق رکھنے والے مُختلِف اِسٹینڈز (مثلاً بس، ٹرک، ٹیکسی، موٹر سائیکل و سائیکل اسٹینڈ، تمام قسم کی ورکشاپس، اسپیئر پارٹس دوکانیں وغیرہ) اور مارکیٹس و شورومز (مثلاً کار، رکشہ، موٹر سائیکل، سائیکل) سے وابستہ اسلامی بھائیوں میں عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی پیغام کو عام کرنا اور اُنہیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اِس مَدَنی مَقْصَد "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ" کے مطابق زندگی گزارنے کا مَدَنی ذِہن دینا ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُعاشَرے میں پائی جانے والی بُرائیوں میں سے ایک بُرائی یہ بھی ہے کہ مساجِد میں بیٹھ کر دُنیا کی باتیں کی جاتی ہیں حالانکہ اِس کے بارے میں حدیثِ پاک میں سخت وَعِید آئی ہے، چنانچہ

مساجد میں دنیاوی باتیں ہوں گی

سَرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مساجِد میں دنیا کی باتیں ہوں گی، تم اُن کے ساتھ نہ بیٹھو کہ اللہ پاک کو اُن سے کچھ کام نہیں۔ (شعب الایمان، باب فی الصلوات، فصل المشی الی المساجد، ۳/۸۶، حدیث: ۲۹۶۲)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیث کی شَرح میں فرماتے ہیں: یعنی اللہ (پاک) اُن پر کرم نہ کرے گا، ورنہ ربِّ (کریم) کو کسی بندے کی ضرورت نہیں، وہ ضرورَتوں سے پاک ہے۔ (مِرآۃ المناجیح، ۱/۴۵۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسجد میں دُنیاوی باتیں کرنے والے کتنے بدنصیب ہیں کہ کرم والے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کی ہم نشینی وصحبت اِختیار کرنے سے بھی منع فرمادیا۔ مگر بدقسمتی سے اب مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا عام ہوتا جارہا ہے، عِلْمِ دین سے دُوری کے باعِث آج مسجد میں بیٹھ کر اِنتہائی بے باکی اور غیر سنجیدگی (Non-Seriousness) سے نہ صِرْف دُنیاوی باتیں کی جاتی ہیں بلکہ جانے اَنجانے میں بہت سارے ایسے کام کئے جاتے ہیں جو آدابِ مسجد کے خلاف ہوتے ہیں۔

مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے کا وبال

یاد رکھئے: دنیا کی باتوں کے لئے مسجد میں جاکر بیٹھنا حرام ہے۔ مسجد میں دنیا کا کلام نیکیوں کو ایسے کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ یہ مُباح (جائز) باتوں کا حکم ہے پھر اگر باتیں خود بُری ہوئیں تو اِس کا کیا ذِکر ہے، دونوں سَخْت حرام دَر حرام ، مُوجِبِ عذابِ شدید (سخت عذاب کا سبب) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۱۱۲)

یہ بھی یاد رکھئے! مسجد میں شور وشَر کرنا حرام ہے اور دُنیوی بات کے لئے مسجد میں بیٹھنا حرام، اور نماز کے لئے جاکر دُنیوی تَذْکِرَہ مسجد میں مَکْرُوہ اور وُضو میں بے ضرورت دُنیوی کلام نہ چاہئے، اور غِیْبَت کرنے والوں اور تُہْمَت اُٹھانے والوں مُنافِقوں مُفْسِدوں (خرابی پیدا کرنے والوں) کو نکلوا دینے پر قادِر ہو تو نکلوا دے جبکہ فِتْنَہ نہ اُٹھے ورنہ خود اُن کے پاس سے اُٹھ جائے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۱۱۲)

اللہ کریم ہمیں **مسجد کے آداب** کو ملحوظِ خاطِر رکھنے کی تَوْفِیْق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بَیان میں ہم نے سُنا کہ

☆ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دِین پر چلنا بہت مشکل ہو جائے گا۔

☆ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدَمی کو اِس بات کی کوئی پروانہ ہو گی کہ اُس نے مال حرام سے حاصِل کیا یا حلال سے۔

☆ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دِیْن پر صَبْر کرنے والا اَنگارہ پکڑنے والے کی طرح ہو گا۔

☆آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو ظاہِر میں دوست اور باطِن میں دشمن ہوں گے۔

☆قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ زُہدِ روایتی اور تقویٰ بناوٹی طور پر رہ جائے گا۔

☆ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ مساجد میں دُنیاوی باتیں کریں گے۔

اللہ پاک ہمیں ہر طرح کے فتنے سے محفوظ فرمائے اور آخرت کی تیّاری کرنے کی تَوْفِیْق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فتنوں سے کیسے بچا جائے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشبہ آج کا دور فتنوں سے بھرپور ہے، ہر گزرتے دن کے ساتھ ہی ایک نیا فتنہ سَر اُٹھا رہا ہے، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم ان فتنوں سے اپنے آپ کو کیسے بچا سکتے ہیں؟ تو آیئے! موجودہ دور کے فتنوں سے بچنے کے لئے چند طریقے پیشِ خدمت ہیں۔ سنئے اور عمل کی کوشش کیجئے:

(1) فتنوں سے حفاظت اور سلامتیِ ایمان کے لئے **اچھی صحبت اختیار** کی جائے۔ فی زمانہ عاشقانِ رسول کی مسجد بھرو مدنی تحریک دعوتِ اسلامی اچھی صحبت پانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی مسلمانوں کو فتنوں سے بچاتی، انہیں سلامتیِ ایمان کا ذہن دیتی اور انہیں حقیقی معنٰی میں سُنّتوں کا آئینہ دار بناتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے اب تک بے شمار لوگوں کی اِصلاح ہوئی، اِیمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنا۔

(2) اپنے آپ کو فتنوں سے بچانے کے لئے **ضرورت کے علاوہ گھر سے باہر** نکلنے سے بچا جائے کہ اسی میں عافیت ہے۔ بسا اوقات اِنسان اپنے نفس پر اعتماد کر کے بِلا ضرورت گھر سے نکل پڑتا ہے، مگر

جانے انجانے میں کسی نہ کسی فتنے کا شکار ہو کر گمراہی کے گہرے گڑھے میں گِر پڑتا ہے، لہٰذا اس معاملے میں اپنے نفس پر بالکل بھی اعتماد نہیں کرنا چاہئے کیونکہ نفس پر اعتماد کرنے والا بڑے کَذّاب (یعنی بَہُت بڑے جھوٹے) پر اعتماد کرتا ہے۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص۲۵۴)

(3) دورِ جدید میں **سوشل میڈیا** (Social Media) فتنوں کو پھیلانے کا ایک خطرناک ترین ہتھیار بنتا جارہا ہے، اسلام دشمن قُوّتیں اپنے مذموم مقاصد کی خاطر اس کا غلط استعمال کرکے کھلم کھلا شعائرِ اسلام کا مذاق اڑا رہی ہیں، سوشل میڈیا کے ذریعے اسلام کے خلاف سازشیں کی جارہی ہیں، اسی کے ذریعے مسلمانوں کو بے حیائی اور فحاشی کی دلدل میں دھکیلا جارہا ہے، لہٰذا سوشل میڈیا کی تباہ کاریوں سے اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو بچا کر رکھئے، بالفرض اس کے بغیر چارہ نہ ہو تو پھر دارالافتا اہلسنّت سے اس بارے میں شرعی رہنمائی ضرور لے لینی چاہئے۔

(4) دعوتِ اسلامی کے تحت **مساجد** کے علاوہ مارکیٹ / دفاتر وغیرہ میں مختلف اوقات میں لگنے والے **مدرسۃ المدینہ بالغان** میں پڑھنا یا پڑھانا بھی فتنوں سے بچنے میں بہت معاون و مددگار ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃ المدینہ بالغان کی برکت سے عاشقانِ رسول کی صحبت میسر آئے گی، مسجد میں بیٹھنے کا ثواب ملے گا اور بہت سے شیطانی فتنوں سے ہماری حفاظت رہے گی۔ (5) فتنوں سے بچنے بچانے کے لئے 100 فیصد اسلامی چینل، **مدنی چینل** دیکھنے دکھانے کا معمول بنائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی چینل وہ واحد چینل ہے جس پر نشر ہونے والا ہر سلسلہ عین شریعت کے مطابق ہوتا ہے، مدنی چینل عشقِ رسول کے جام پلاتا ہے، مدنی چینل پر درست اسلامی تعلیمات کو اُجاگر کیا جاتا ہے، مدنی چینل مقدس ہستیوں کا ادب سکھاتا ہے، لہٰذا خود بھی مدنی چینل دیکھئے اور گھر والوں کو بھی دیکھنے کی ترغیب دلائیے۔

(6) **مدنی قافلوں میں سفر** کرنا بھی فتنوں سے بچنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی

قافلوں میں عاشقانِ رسول کی صحبت ملتی ہے، **تلاوتِ قرآن، نماز، علمِ دین، سُنّتیں و آداب** سیکھنے سکھانے کے حلقوں میں شرکت کی سعادت نصیب ہوتی ہے، فکرِ آخرت کا جذبہ ملتا ہے اور موت کی تیاری کا ذہن بنتا ہے، لہٰذا دعوتِ اسلامی کے تحت سفر کرنے والے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالینا چاہئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فتنوں سے حفاظت رہے گی۔

(7) فتنوں سے حفاظت کے لئے ذیلی حلقے کے **12 مدنی کاموں** میں عملی طور پر شرکت کی سعادت حاصل کرنی چاہئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھنا نصیب ہوں گی۔ اللہ کریم ہر طرح کے فتنے سے ہماری حفاظت فرمائے، ہمیں اور ہماری آئندہ نسلوں کو بھی ان فتنوں سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنَّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مُسلمان مدینے والے

سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے سُرمہ لگانے

---

[1]... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: تمام سُرموں میں بہتر سرمہ **"اِثْمد"** (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔(ابن ماجه، کتاب التحفه، باب الکحل بالاثمد، ۴/ ۱۱۵، حدیث:۳۴۹۷)

☆پتھّر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔(فتاوٰی هندیه، ۵/ ۳۵۹)☆سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سنت ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۶/ ۱۸۰)☆سرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے:(1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں،(2) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (اُلٹی) میں دو،(3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے۔(شعب الایمان، فصل فی الکحل، ۵/ ۲۱۸، حدیث:۶۴۲۸)☆اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔☆ تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگائیے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، رسالہ **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** هدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالَعہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

"قافلے" کو جو ہر وقت تیّار ہے مرحبا اس سے عطارؔ کو پیار ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۵۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و مَحَبَّت کی وجہ سے تین تین (3،3) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گُناہ بخش دے۔ (مُعْجَمِ کبیر، ۱۸/ ۳۶۲، حدیث: ۹۲۸)

کعبہ کے بدرُالدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عبادت کیلئے جاگنے کا عجیب انداز

حضرت سیِّدُنا صَفْوان بن سُلَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پنڈلیاں نماز میں زیادہ دیر کھڑے رہنے کی وجہ سے سُوج گئی تھیں۔ آپ اس قدر کثرت سے عبادت کیا کرتے تھے کہ بِالفرض آپ سے کہہ دیا

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

جاتا کہ کل قِیامت ہے تو بھی اپنی عبادت میں کچھ اِضافہ نہ کرسکتے (یعنی ان کے پاس عبادت میں اضافہ کرنے کے لئے وقت کی گنجائش ہی نہ تھی)۔ جب سردی کا موسم آتا تو آپ مکان کی چھت پر سویا کرتے تاکہ سردی آپ کو جگائے رکھے اور جب گرمیوں کا موسم آتا تو کمرے میں آرام فرماتے تاکہ گرمی اور تکلیف کے سبب سونہ سکیں (کیونکہ A.C. تو کُجا اس زمانے میں بجلی کا پنکھا بھی نہیں ہوتا تھا)۔ سجدے کی حالت میں ہی آپ کا اِنتقال ہوا۔ آپ دعا کیا کرتے تھے: یااللہ! میں تیری ملاقات کو پسند کرتا ہوں تُو بھی میری ملاقات کو پسند فرما۔ (اتحاف السادۃ المتقین، ۱۳/ ۲۴۷-۲۴۸)

مری زندگی بس تِری بندگی میں
ہی اے کاش گُزرے سدا یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین نیکیاں کمانے کے معاملے میں کس قدر حَریص (Desirous) ہوا کرتے تھے کہ ہر لمحہ عبادت میں گزارنے کے باوجود بھی اللہ پاک سے ڈرتے اور مزید نیکیاں کرنے کی جستجو میں مگن رہتے، سردیوں کی راتوں میں چھت پر اور گرمیوں میں بند کمرے میں عبادت کرتے تاکہ غفلت کی نیند سو کر اللہ پاک کی یاد سے غافل نہ ہو جائیں اور پھر عبادت کا یہ حال تھا کہ راتوں کے قیام کی وجہ سے پنڈلیاں سُوج جاتیں لیکن عبادت میں کوئی کمی نہ آتی۔ ان مقدس ہستیوں کی بس یہی خواہش ہوتی کہ جب تک زندگی باقی ہے اس کو غنیمت جانتے ہوئے نیکیاں کرکے اپنی آخرت بہتر بنالی جائے۔ مگر افسوس! ہمیں اپنی آخرت کی کوئی فکر نہیں، دن بھر نہ جانے کیسے کیسے گناہوں میں مشغول رہتے ہیں اور جب رات آتی ہے تو پھر نت نئے گناہوں کا

سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور پھر گناہوں میں مگن رہتے ہوئے غفلت کی نیند سو جاتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے! ہم کس طرح اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کو اللہ پاک کی نافرمانی اور فضولیات میں برباد کر رہے ہیں حالانکہ حدیثِ پاک میں مومن کو ہر وقت نیکیاں کرنے اور **نیکیوں کی حرص** رکھنے کا حکم دیا گیا ہے جیسا کہ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اِحْرِصْ عَلٰی مَایَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجَزْ، یعنی اس پر حرص کرو جو تمہیں نفع دے اور اللہ سے مدد مانگو عاجز نہ ہو۔ (مسلم، کتاب القدر، باب فی الامر بالقوۃ... الخ، حدیث: ۲۶۶۴، ص ۱۰۹۸)

حضرت علامہ شرفُ الدِّین نَوَوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اللہ پاک کی عبادت میں خوب حرِص کرو اور اس پر انعام کا لالچ رکھو مگر اِس عبادت میں بھی اپنی کوشش پر بھروسا کرنے کے بجائے اللہ پاک سے مدد مانگو۔ (شرح نووی، جزء ۱۶، ۸/۲۱۵، ملخصاً)

کچھ نیکیاں کمالے جلد آخِرت بنالے کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زندگی کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مال آزمائش ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! بسا اوقات زیادہ مال بھی بندے کیلئے آزمائش بن جاتا ہے مگر پھر بھی اس کے حصول کیلئے کتنی ہی تکلیفیں (Difficulties) اٹھانی پڑیں، اس کی پروا نہیں کی جاتی اور لوگ ہر وقت دنیا کی دولت کمانے کی دُھن میں مصروف رہتے ہیں اور دن رات اسی جذبے کے تحت نئی نئی ترکیبیں سوچتے رہتے ہیں کہ کن کن طریقوں سے زیادہ مال حاصل کیا جاسکتا ہے اگرچہ

اس کے حصول کیلئے حرام ذریعہ ہی کیوں نہ اختیار کرنا پڑے بس مال آنا چاہئے، چاہے جس طرح سے بھی آئے اور جہاں سے بھی آئے۔ حالانکہ ہمیں تو ان کاموں کی حرص ہونی چاہیے، جن سے اللہ پاک کی رضا، حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت، آخرت کو اچھا بنانے اور جنت میں جانے کی ضمانت ملتی ہو۔ اللہ پاک پارہ 4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 133 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ۪ۙ(۱۳۳) (پ۴، آل عمران، ۱۳۳)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان و زمین آجائیں پرہیزگاروں کے لئے تیار رکھی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیتِ مقدسہ کے تحت تفسیر صراطُ الجِنان میں ہے کہ گناہوں سے توبہ کرکے، اللہ پاک کے فرائض کو ادا کرکے، نیکیوں پر عمل پیرا ہو کر اور تمام اعمال میں اِخلاص پیدا کرکے اپنے ربِّ کریم کی بخشش اور جنت کی طرف جلدی کرو۔ (صراط الجنان، ۲/۵۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں سے توبہ کرکے جنت کی طرف پیش قدمی کیجئے۔ اللہ پاک کے **فرائض کو ادا کرکے** جنّت کی طرف پیش قدمی کیجئے، **نیکیاں** اِختیار کرکے جنّت کی طرف آگے بڑھئے، **تمام اعمال میں اِخلاص** پیدا کرکے ربّ کی بخشش اور جنّت کی طرف آگے بڑھئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں سے سچی توبہ کیجئے، اللہ پاک کی نافرمانیوں سے توبہ کیجئے، نماز میں سُستی سے توبہ کیجئے اور نمازِ پنجگانہ شروع کر دیجئے۔ نِت نئے نشوں سے توبہ کیجئے اور نشہ چھوڑ کر **عشقِ مصطفےٰ** کے نشے میں سرشار ہو جایئے۔

والدین کی نافرمانی سے توبہ کیجئے، **سُود کے لین دَین** سے توبہ کیجئے، **یتیم کا مال ناحق** کھانے سے توبہ

کیجئے، **رمضان کے روزے** بِلا عُذر چھوڑ دینے سے توبہ کیجئے، **بدکاری** سے توبہ کیجئے، کسی پر **ظلم** کرنے سے توبہ کیجئے، **شراب** پینے، پِلانے، بیچنے، خریدنے سے توبہ کیجئے، **تکبر** کرنے سے توبہ کیجئے، **جھوٹ** بولنے سے توبہ کیجئے، کسی کے **مال میں خیانت** کرنے سے توبہ کیجئے، **چوری** سے توبہ کیجئے، **ڈاکہ زنی** سے توبہ کیجئے، **جھوٹی قسمیں** کھانے سے توبہ کیجئے، **خودکُشی** کے بُرے اِرادے سے توبہ کیجئے، **رِیاکاری** سے توبہ کیجئے، بِلا عذرِ شرعی **رِشتہ داریاں** ختم کرنے سے توبہ کیجئے، **چُغلی** سے توبہ کیجئے، **مُسلمانوں کو اذیّت** دینے سے توبہ کیجئے، کسی کی پرائی زمین و جائیداد پر **ناجائز قبضہ** کرنے سے توبہ کیجئے، **ناحق جھگڑنے** سے توبہ کیجئے، **ماپ تول میں کمی** کرنے سے توبہ کیجئے، **جُوا کھیلنے** سے توبہ کیجئے۔

اللہ پاک کے **فرائض** کو ادا کرکے بخشش کی طرف بڑھیے، جنّت کی طرف بڑھئے، **فرض نمازوں** کی ادائیگی کرکے جنّت کی طرف بڑھئے، **فرض روزے** رکھ کر جنّت کی طرف بڑھئے، **فرض حج** ادا کرکے جنّت کی طرف بڑھئے۔

اچھی اچھی نیّتیں کرکے جنّت کی طرف بڑھئے، صبح و شام **اللہ** پاک کا ذِکر کرکے جنّت کی طرف بڑھئے، **تِلاوتِ قرآن** کو اپنا معمول بنا کر جنّت کی طرف بڑھئے، **دُرودِ پاک** کی کثرت کرکے جنّت کی طرف بڑھئے، پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری **پیاری سُنّتوں پر عمل** کرکے جنّت کی طرف بڑھئے، اپنے ہر عمل میں **اِخلاص** پیدا کرنے کی کوشش کیجئے۔

پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَاء کی آیت نمبر 124 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا ﴿۱۲۴﴾ (پ۵، النساء: ۱۲۴)	تَرجَمۂ کنزالایمان: اور جو کچھ بھلے کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور ہو مُسلمان تو وہ جنّت میں داخل کئے جائیں گے اور انہیں تِل بھر نُقصان نہ

	دیا جائے گا۔

حکیمُ الاُمّت مُفتی احمد یار خان رَحمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت اِرْشاد فرماتے ہیں: جو بھی اِنْسان مرد ہو یا عورت بَقَدْرِ طاقت عمل کرے نیک اور ہو وہ مومن صَحِیْحُ الْعَقِیْدہ اُس کی جَزاء یہ ہے کہ وہ بعدِ قیامت جنَّت میں جائے گا۔ مُطابقِ اعمال اسے جنّت کا دَرَجہ ملے گا اور ان پر تِل برابر بھی ظُلم نہ ہو گا کہ وہ ہوں تو بڑے دَرَجہ کے مُسْتَحِق اور بِلا قُصُور ان کا دَرَجہ گھٹا کر انہیں اَدْنیٰ دَرَجہ میں داخل کر دیا جائے یہ ہر گز نہ ہو گا۔ (تفسیرِ نعیمی، ۵/ ۴۳۳)

اللہ کرم اتنا گنہ گار پہ فرما جنّت میں پڑوسی مِرے آقا کا بنادے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۱۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اہلِ جنت نعمتوں کے مَزے لیتے ہوئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعْلُوم ہوا کہ صَحِیْحُ الْعَقِیْدہ مومن کو اس کے اَعمال کی جزاء کے طور پر جنَّت میں داخل کیا جائے گا اور اس کے اَعْمال کے برابر اسے جنَّت میں دَرَجہ ملے گا۔ قرآنِ پاک میں کئی مَقامات پر اہلِ جنَّت کو ملنے والی نعمتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ چُنانچہ ان نعمتوں کی مَنْظر کَشی کرتے ہوئے پارہ 27، سُوْرَۃُ الْواقِعہ کی آیت نمبر 15 تا 24 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍۙ(۱۵) مُّتَّكِـٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ(۱۶) يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ(۱۷) بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍۙ(۱۸) لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا	تَرجَمۂ کنز الایمان: (جنَّتی لوگ) جڑاؤ تختوں پر ہوں گے، ان پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے ان کے گرد لئے پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے،

وَلَا يُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ (پ۲۷، واقعۃ: ۱۵ تا ۲۴)	کوزے اور آفتابے اور جام آنکھوں کے سامنے بہتی شراب کے اس سے نہ اُنہیں دردِ سر ہو نہ ہوش میں فرق آئے اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں اور بڑی آنکھ والیاں حوریں جیسے چُھپے رکھے ہوئے موتی، صلہ ان کے اعمال کا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! قرآنِ پاک کی ان مُبارَک آیات میں اہلِ جنّت کو دی جانے والی جنّتی نعمتوں کی کیسی مَنظر کَشی کی گئی ہے کہ اہلِ جنّت باغات میں آمنے سامنے تکیہ لگائے چین سے بیٹھے ہوں گے، ان کی خِدمت پر مامُور غُلام چھلکتے جام، لَبالَب کُوزے، اور آفتابے اُٹھائے ان کے دائیں بائیں حکم کے مُنْتَظِر ہوں گے، سامنے بہتی پاکیزہ شرابیں، مَن پسند غِذائیں اور عُمدہ میووں سے ان کی تَواضُع ہو گی، الغرض جنّت میں اہلِ جنّت اپنے رَبِّ کریم کی رحمت کے مَزے لے رہے ہوں گے اور طرح طرح کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ یاد رکھئے! جنّت میں ملنے والی کسی بھی نعمت کو دُنیا (World) کی کسی بھی چیز سے اَدْنیٰ نِسْبَت بھی حاصل نہیں ہے۔ جنّت میں اللہ پاک کی رحمت سے ملنے والے اِنْعامات واِکْرامات کا دُنیا میں مُیسَّر آنے والی اَشْیاء سے کوئی بھی مُوازَنہ نہیں ہے۔

احادیثِ مُبارَکہ:

آیئے "جنّت" کے 3 حُروف کی نِسْبت سے 3 احادیثِ مُبارَکہ سُنتے ہیں:

(1) ارشاد فرمایا: "اللہ پاک اِرْشاد فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی آدمی کے دل میں ان کا خیال گُزرا۔ (مسلم،

کتاب الجنة وصفة نعیمها واهلها، ص ۱۱۶۲، حدیث: ۲۸۲۴)

(2) ارشاد فرمایا: جَنّت میں 100 درجے ہیں، ہر دو دَرَجوں میں آسمان و زمین جِتنا فاصِلہ ہے اور فِردَوس سب سے بُلند دَرَجہ ہے۔ اُس سے جَنّت کے چار دریا بہہ رہے ہیں اور اُس کے اُوپر عَرْش ہے، سَو جب تم اللہ پاک سے سُوال کرو تو فردوس کا سُوال کرو۔ (ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء فی... الخ، حدیث: ۴، ۲۵۳۹/۲۳۸)

(3) ارشاد فرمایا: جنَّت کی اتنی جگہ جس میں کَوڑا (دُرّہ) رکھ سکیں، دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بہتر ہے۔ (بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی صفة الجنة... الخ، ۲/ ۳۹۲، حدیث: ۳۲۵۰)

گدا بھی منتظر ہے خلد میں نیکوں کی دعوت کا
خدا دن خیر سے لائے سخی کے گھر ضیافت کا

(حدائقِ بخشش، ص ۳۷)

مختصر وضاحت: یعنی جنّت میں اَنواع و اقسام کے لذیذ کھانوں سے نیکوکاروں کی مہمان نوازی کی جائے گی، فقیر یعنی احمد رضا بھی مُنْتَظِر ہے کہ اللہ پاک خیر سے وہ دن بھی لائے کہ جب اِسے بھی ان نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں مہمانی کے مزے لُوٹنے کا شرف ملے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنی بخشش و مغفرت کروانے اور خود کو جنت کے اعلیٰ درجات کا حقدار بنانے کیلئے ایسے کام کرنے چاہئیں کہ جن میں ہماری آخرت کا فائدہ ہو، مگر افسوس! صد افسوس! دنیا کی مَحَبَّت اور فکرِ آخرت سے غفلت کے سبب ہمارے معاشرے کی بھاری اکثریّت شوقِ عِبادت سے بہت دُور اور گناہوں کی حرِیص ہوتی جارہی ہے۔ آج کا نوجوان قطار میں لگ کر مہنگے داموں ٹکٹ خرید

کر ساری رات گناہوں بھرے میوزک پروگرام دیکھنے سننے کو تو تیار ہے مگر نماز ادا کرنے کی غرض سے چند منٹ کے لئے مسجد کا رُخ کرنے سے کَتراتا ہے، کئی کئی گھنٹے رِیموٹ (Remote) ہاتھ میں پکڑے کیبل پر فلمیں ڈرامے دیکھنے کیلئے وقت مل جاتا ہے مگر علمِ دین سیکھنے کے لئے 100 فیصد اسلامک چینل ''مَدَنی چینل'' دیکھنے میں شیطان رُکاوٹ بن جاتا ہے، روزانہ سینکڑوں لائنوں پر مشتمل اخبار پڑھنے والوں کو کئی کئی مہینے قرآنِ کریم کی چند آیات کی تلاوت کیلئے فُرصت نہیں ملتی، بُرے دوستوں کی صحبت میں روزانہ کئی کئی گھنٹے اپنا وَقْت برباد کرنے والے ہفتے میں صِرْف ایک دن وہ بھی چند منٹ کیلئے اُمّتِ مُسلمہ تک **نیکی کی دعوت** عام کرنے کے لیے مدنی دورے میں شرکت کو تیار نہیں ہوتے۔ کمپیوٹر یا موبائل فون کے ذریعے سوشل میڈیا اور نائٹ پیکجز (Night Packages) پر کئی کئی گھنٹے ضائع کر دینے والوں کو ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع یا علمِ دین سے مالامال مدنی مذاکرے میں شرکت کی دعوت دی جائے تو فوراً گھر کے کام یاد آجاتے ہیں، یاد رکھئے! غفلت اور گناہوں میں مبتلا ہونے کا اَنجام ہلاکت و رسوائی کے سوا کچھ نہیں، اس سے پہلے کہ موت کا پیغام آئے اور ہم اس دُنیا کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے چھوڑ کر اندھیری قبر میں جا پہنچیں ہمیں اپنی بقیہ زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے دنیا کی رونقوں سے منہ موڑ کر اللہ پاک کی خوشنودی کیلئے نیک اعمال میں مشغول ہو جانا چاہیے۔ آیئے! دنیا سے بے رغبت اور فکرِ آخرت میں مشغول رہنے والوں کا ایک واقعہ سنئے، چنانچہ

ایک عجیب و غریب قوم

منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا ذُوالقرنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک قوم کے پاس سے گزرے تو دیکھا ان کے پاس دُنیاوی ساز و سامان نہ تھا، انہوں نے بہت سی قبریں کھود رکھیں تھیں، صبح کے وقت وہاں کی

صفائی کرتے اور نماز ادا کرتے پھر صرف سبزیاں کھا کر پیٹ بھر لیتے کیونکہ وہاں کوئی جانور ہی موجود نہ تھا جس کا وہ گوشت کھاتے۔ حضرتِ سَیِّدُنا ذُوالقرنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ان کا سادہ ترین طرزِ زندگی دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی، چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان کے سردار سے پوچھا: میں نے تم لوگوں کو ایسی حالت میں دیکھا ہے کہ جس پر کسی دوسری قوم کو نہیں دیکھا اس کی کیا وجہ ہے؟ سردار نے سوال کی تفصیل پوچھی تو فرمایا: میرا مطلب یہ کہ تمہارے پاس دنیا کی کوئی چیز نہیں ہے، تم سونا اور چاندی سے بھی نفع نہیں اٹھاتے! سردار کہنے لگا: ہم نے سونے اور چاندی کو اس لئے بُرا جانا کہ جس کے پاس تھوڑا بہت سونا یا چاندی آجاتی ہے وہ انہی کے پیچھے دوڑنے لگتا ہے۔ آپ نے پوچھا: تم لوگ قبریں کیوں کھودتے ہو؟ اور جب صبح ہوتی ہے تو ان کو صاف کرتے ہو، وہاں نماز پڑھتے ہو۔ بولا: اس لئے کہ اگر ہمیں دنیا کی کوئی حرص و طمع ہو جائے تو قبروں کو دیکھ کر ہم اس سے باز رہیں۔

آپ نے پوچھا: تمہارا کھانا صرف زمین کی سبزی (Vegetable) کیوں ہے؟ تم جانور کیوں نہیں پالتے تاکہ ان کا دودھ حاصل کرو، ان پر سواری کرو اور ان کا گوشت کھاؤ؟ سردار نے کہا: اس سبزی سے ہماری گزر اوقات ہو جاتی ہے اور انسان کو زندگی گزارنے کے لیے ادنیٰ چیز ہی کافی ہے اور ویسے بھی حَلْق سے نیچے پہنچ کر سب چیزیں ایک جیسی ہو جاتی ہیں، ان کا ذائقہ پیٹ میں محسوس نہیں ہوتا۔

حضرتِ سَیِّدُنا ذُو القرنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کی دانائی بھری باتیں سن کر پیش کش کی: میرے ساتھ چلو، میں تمہیں اپنا مشیر بنالوں گا اور اپنی دولت میں سے بھی حصہ دوں گا۔ مگر اس نے معذرت کرلی کہ میں اسی حال میں خوش ہوں۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ذکر من اسمہ ذو القرنین، ۱۷/ ۳۵۳ تا ۳۵۵، ملخصاً)

نفس نے لذّتوں میں پھنسایا — مجھ پہ لطف و کرم ہو خدایا
دِل سے چاہت مِٹا ماسِوا کی — میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے
میں گناہوں میں لِتھڑا ہوا ہوں — بد سے بدتر ہوں بگڑا ہوا ہوں
عَفْوِ جُرم و قُصور و خطا کی — میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۲۶، ۱۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ پاک کے ایسے نیک بندے بھی ہوتے ہیں جنہیں دنیاوی چیزوں کی کوئی فکر نہیں ہوتی، بس سادہ غذائیں کھاکر پیٹ بھر لیتے اور نیک اعمال پر کمر بستہ رہتے ہیں اور دنیاوی عزّت و منصب کی طرف رغبت نہیں رکھتے۔ لیکن جو لوگ بُرے کاموں کی حرص رکھتے ہیں اور اسی کی تلاش میں مگن رہتے ہوئے طرح طرح کی خواہشات پال لیتے ہیں وہ انہی خواہشات میں مبتلا ہو کر اپنی زندگی کے شب و روز اللہ پاک کی نافرمانی اور گناہوں میں برباد کرتے چلے جاتے ہیں اور ان کی خواہشات کا پیالہ کبھی نہیں بھرتا، جیسا کہ

خواہشات کا پیالہ

کسی سلطنت کا ایک بادشاہ بڑا طاقتور اور شان و شوکت والا تھا۔ اُسے اپنی عظیمُ الشّان سلطنت، سونا اُگلتی زمینوں اور سونے اور جواہرات کے خزانوں پر بڑا ناز تھا۔ برسوں کی محنت سے اُس نے اپنے اِقتدار کو اِس قدر مُستحکم کر دیا تھا کہ اب اُسے کسی دشمن کا خطرہ نہیں تھا۔ ایک روز وہ اپنے دارُالحکومت میں دَورے کے لیے نکلا۔ وزیر اور کچھ درباریوں کے علاوہ محافظوں کا دستہ بھی ساتھ تھا۔ بادشاہ کو شہر کا

چکر لگانا بڑا پسند تھا۔ شان و شوکت کے مظاہرے کے ساتھ ساتھ کچھ فریادیوں کی دادرَسی کا موقع بھی مل جاتا۔ واپسی پر محل کے قریب اُسے ایک فقیر نظر آیا جو پُرانے کپڑوں میں ملبوس ایک طرف بے نیاز بیٹھا تھا۔ بادشاہ نے نَرم لہجے میں دریافت کیا: اپنی کوئی ضرورت بتاؤ، تاکہ میں اسے پورا کر سکوں۔ فقیر کی ہنسی نکل گئی۔ بادشاہ نے قدرے سختی سے پوچھا: اس میں ہنسنے والی کیا بات ہے! اپنی خواہش بتاؤ، میں تمہیں ابھی مالا مال کر دوں گا۔ فقیر نے کہا: بادشاہ سلامت! پیشکش تو آپ ایسے کر رہے ہیں جیسے میری ہر خواہش پوری کر سکتے ہوں؟ اب بادشاہ نے ناراضی سے کہا: بے شک میں تمہاری ہر بات پوری کر سکتا ہوں، میں بہت طاقتور بادشاہ ہوں، تمہاری کوئی خواہش ایسی نہیں، جو میں پوری نہ کر پاؤں۔ فقیر نے اپنی جھولی سے ایک بھیک مانگنے والا کشکول نکالا اور کہا: اگر آپ کو اپنی دولت پر اتنا ہی ناز ہے تو اس پیالے کو بھر دیجئے۔ بادشاہ نے حیرت سے کشکول کو دیکھا، وہ سیاہ رنگ کا عام سا لکڑی کا خالی پیالہ تھا۔ اُس نے اِشارے سے ایک وزیر کو قریب بلایا اور حکم دیا: اس پیالے کو سونے کی اَشرفیوں سے بھر دو، یہ فقیر بھی کیا یاد کرے گا کہ کس فیاض اور سخی بادشاہ سے پالا پڑا تھا! وزیر نے حکم کی تعمیل میں کمر سے بندھی اشرفیوں کی تھیلی کھولی اور پیالے میں خالی کر دی۔ لیکن سکّے فوراً غائب ہو گئے۔ وزیر نے حیرت سے پیالے میں جھانکا، پھر ایک اور تھیلی کھولی اور پیالے میں ڈال دی۔ اس بار بھی سکے غائب ہو گئے، بادشاہ کے اِشارے پر وزیر نے سپاہیوں کو بھیجا کہ محل میں رکھی اشرفیوں کی کچھ تھیلیاں لے آئیں۔ وہ تھیلیاں بھی ختم ہو گئیں مگر پیالہ ویسے کا ویسا خالی ہی رہا۔ یہ ماجرا دیکھ کر بادشاہ نے خزانے سے قیمتی موتیوں سے بھری ایک بوری منگوائی، وہ بھی خالی ہو گئی۔ اب کی بار بادشاہ کا چہرہ سرخ ہو گیا، اُس نے ضِدّی لہجے میں وزیر سے کہا: اور بوریاں منگوالو، جو کچھ بھی ہے اِس پیالے میں ڈال دو، اسے ہر حال میں بھرنا چاہیے۔ وزیر نے ایسا ہی کیا۔ دوپہر ہو گئی لیکن پیالہ

(Bowl) بدستور خالی رہا کیونکہ جو چیز پیالے میں ڈالی جاتی وہ فوراً ہی غائب ہو جاتی اور پیالہ ویسے کا ویسے خالی رہتا۔ آخر شام ہونے کو آئی تو بادشاہ کے چہرے پر بے بسی جھلکنے لگی، حیرانی و پریشانی کے عالَم میں اس نے آگے بڑھ کر فقیر کا ہاتھ تھام لیا، نظریں جھکا کر اس سے معافی مانگی اور عرض کی: اے مردِ درویش! اب تم ہی بتاؤ کہ اس پیالے میں ایسا کیا راز ہے جو یہ بھرتا ہی نہیں؟ فقیر نے سنجیدگی سے جواب دیا: اس میں کوئی خاص راز کی بات نہیں ہے، دراصل یہ پیالہ **انسانی خواہشات** سے بنا ہے۔ انسان کی خواہشات کبھی پوری نہیں ہو سکتیں، جتنا چاہو ڈال دو، خواہشات اور تمناؤں کا پیالہ ہمیشہ خالی رہتا ہے، ہمیشہ مزید کی طلب میں کُھلا رہتا ہے۔ (حرص، ۱۷۲ تا ۱۷۴، ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی انسان چاہے کتنا ہی بڑا امیر و کبیر بن جائے یا پھر کوڑی کوڑی کا محتاج ہو کر بالکل غریب ہو جائے مگر اس کی خواہشات کا پیالہ کبھی نہیں بھرتا، ہمارے معاشرے کے اکثر افراد اپنی حالت پر مطمئن دکھائی نہیں دیتے اور ان کی خواہشات کے درخت میں نئی نئی شاخیں نکلتی رہتی ہیں۔ کسی کے پاس سائیکل ہے تو وہ موٹر سائکل کی خواہش رکھتا ہے، موٹر سائیکل والا کار خریدنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے، کسی کے پاس کار ہے تو وہ پجارو (Pajero) کا مالک بننے کے سپنے دیکھتا ہے جبکہ کوئی پجارو والا اس سے بہتر گاڑی کیلئے دن رات کوششوں میں لگا ہوا ہے۔ اسی طرح عمدہ گھر، فُل ائیر کنڈیشنڈ بنگلے، مہنگے ترین فرنیچر، چمکتی دَمکتی قیمتی گاڑیاں اور نت نئے کپڑے، نوکر چاکر رکھنے والوں میں بھی کچھ اور ہونا چاہئے کی خواہش باقی رہتی ہے، چنانچہ

کوئی اپنی آمدنی پر راضی نہیں

منقول ہے کہ ایک بُزرگ جن کی دعائیں قبول ہوتی تھیں، ان کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اپنی

تنگدستی کا رونا روتے ہوئے کہنے لگا: حضرت! میرے گھر میں چار آدمی کھانے والے ہیں اور میری آمدنی صِرف پانچ ہزار روپے ماہانہ ہے جس سے میرے اَخراجات پورے نہیں ہوتے، آپ میرے حق میں دعا کیجئے کہ میری آمدنی میں کچھ اضافہ ہو جائے۔ انہوں نے دعا کر دی۔ پھر ایک دکاندار آیا اور عَرض کی: حضور! میرے یہاں چار آدمی کھانے والے ہیں جبکہ کمانے والا میں اکیلا ہوں، مجھے 10 ہزار روپے مہینے کے ملتے ہیں، میرا خرچ پورا نہیں ہوتا، آمدنی میں اِضافے کی دعا کر دیجئے۔ جب وہ چلا گیا تو ایک تاجر آیا اور اِلتجاء کی: حضرت! میرا کنبہ (Family) 4 افراد پر مشتمل ہے اور میری ماہانہ آمدنی فقط 50 ہزار ہے، خرچہ پورا نہیں ہوتا میرے لئے دعا کیجئے۔ وہ بزرگ حاضِرین سے فرمانے لگے: لگتا ایسا ہے کہ ہم میں سے کوئی اپنی قسمت پر راضی نہیں اگرچہ اس کو دوسرے سے زیادہ ملتا ہے اگر انسان خود کو دنیا میں خوش اور آخرت میں کامیاب رکھنا چاہتا ہے تو اس پر لازِم ہے کہ جو کچھ اللہ پاک نے اسے دیا ہے اس پر قناعت کرے اور صبر و شکر کرتا رہے کہ اس کی برکت سے مالک کریم اس کو زیادہ دے گا۔ (حرص، ۱۷۸-۱۷۹)

رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر
عطا ہو دولتِ صبر و قناعت یا رسول اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۳۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی فی زمانہ ہماری عملی حالت بھی کچھ ایسی ہی ہے اگر کسی کو 20 ہزار ملتے ہیں تو وہ 30 ہزار کی خواہش رکھتا ہے، کسی کو 30 ملتے ہیں تو وہ 50 کے خواب دیکھتا ہے، جب کسی سے ملیں تو زبان پے یہی ہوتا ہے دعا کیجئے رزق میں برکت نہیں، کاروبار صحیح نہیں چل رہا وغیرہ۔

یاد رکھئے! ناشکرا اور حریص انسان کبھی خوش نہیں رہتا، اسے دنیا کی ساری دولت اور سہولتیں بھی مل جائیں تو اس کی حرص میں مزید اضافہ ہی ہوتا چلا جاتا ہے، جیسا کہ

رَسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اگر ابنِ آدم کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو چاہے گا کہ اس کے پاس 2 وادیاں ہوں اور اس کے منہ کو مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو اللہ پاک سے توبہ کرے تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب مایتقی من فتنۃ المال، ۴/ ۲۲۹، حدیث: ۶۴۳۹)

نفس و شیطان ہو گئے غالب ان کے چُنگل سے تُو چُھڑا یا ربّ
نیم جاں کر دیا گناہوں نے مرضِ عِصیاں سے دے شِفا یا ربّ
حرصِ دُنیا نکال دے دِل سے بس رہوں طالبِ رِضا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۷۹، ۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! دُنیا کی مَحَبَّت شیطان کا ایسا جال ہے کہ اس میں پھنس کر انسان نیک کاموں سے دُور ہوتا چلا جاتا ہے، پہلے مستحبات سے دُور ہوتا ہے، پھر سُنَّتوں سے غافل ہوتا ہے، اس کے بعد فرائض و واجبات چھوڑنے کی عادت بنتی ہے اور گناہوں کی حرص میں مبتلا ہو کر اس فانی دنیا کی مَحَبَّت میں کھو جاتا ہے اور طرح طرح کے خواب دیکھنے لگتا ہے، دُنیاوی کاموں میں بہت مشغول رہنے والوں کی جب ظاہری آنکھ بند ہوتی ہے (یعنی موت آتی) ہے تو سارے خواب دَھرے کے دَھرے رہ جاتے ہیں کیونکہ اگر دنیا کی حقیقت کو جان لیتے تو کبھی بھی اس سے دل نہ لگاتے لیکن اس وقت افسوس کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "چوک درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سلامتی اسی میں ہے کہ ہم موت سے پہلے ہی اس کی تیاری میں مشغول ہو کر نیکیوں کے حریص بن جائیں، نیکیوں کا حریص بننے، گناہوں سے بچنے اور فکرِ آخرت کا جذبہ پانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام چوک درس بھی ہے ♣ چوک درس کی برکت سے مسلمانوں کو نیکی دعوت دینے کا ثواب ملتا ہے۔ ♣ چوک درس لوگوں کو سُنّتوں کے قریب کرنے کا سبب بنتا ہے ♣ چوک درس کی برکت سے بے نمازیوں کو نمازی بنانے میں کامیابی ملتی ہے۔ ♣ چوک درس کی برکت سے دِین کی باتیں سیکھنے کا جذبہ ملتا ہے۔ ♣ چوک درس امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دعائیں حاصل کرنے کا سبب ہے۔ کیونکہ درس دینے والوں کو امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ یوں **دُعائے مدینہ** سے نوازتے ہیں۔

جو دے روز دو **"درسِ فیضانِ سنّت"**
میں دیتا ہوں اُس کو دعائے مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۶۹)

آیئے! ترغیب کے لئے چوک درس کی ایک مدنی بہار سنئے اور جھومئے، چنانچہ

رانا بدمعاش کیسے سدھرا

صوبہ اُتر انچل (ہِند) کے ایک 20 سالہ نوجوان اسلامی بھائی بُری صحبت کے باعث کم و بیش 14 سال کی عمر ہی سے جرائم کے دلدل میں پھنس چکے تھے۔ شراب پینا اور عورَتوں کا پیچھا کرنا ان کا محبوب

مشغلہ تھا۔ پھر انہوں نے بدمَعاشی شروع کردی۔ لوگوں سے بے وجہ لڑنا، مارپیٹ کرنا، ان کی عادت میں شامل ہوگیا، یہاں تک کہ وہ رانا بدمعاش کے نام سے پہچانے جانے لگے۔ وہ عمر میں ضَرور چھوٹے تھے مگر کسی سے ڈرے بِغیر سامنے والے پر پے درپے وار کردیتے تھے۔ ہر طرف ان کی دھاک بیٹھ گئی تھی، لوگ ان کے نام سے ڈرتے تھے۔ والِدَین ان سے بیزار ہوچکے تھے مگر بے بس تھے۔ ان کے کالے کرتُوت دن بدِن بڑھتے جارہے تھے۔ ایک دن گلی (Street) کے کونے پر ایک سبز عمامے والے اسلامی بھائی کو چوک درس دیتے دیکھ کر یہ بھی قریب جاکر کھڑے ہوگئے، جو کچھ سُناوہ ان کو بَہُت اچّھا لگا۔ کتاب پر نظر ڈالی تو اس پر فیضانِ سنّت لکھا تھا۔ درس دینے والے اسلامی بھائی نے بڑی مَحَبَّت کے ساتھ ملاقات کی اور اِنفِرادی کوشِش کرتے ہوئے انہیں مدنی قافِلے میں سفر کی دعوت پیش کی، فیضانِ سنّت کے درس نے ان کے اندر ہلچل مچا رکھی تھی، لہٰذا انہوں نے حامی بھرلی اور عاشقانِ رسول کے ہمراہ تین دن کیلئے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں سفر کرتے ہوئے جنک پور پہنچے اور مزید 3 دن کیلئے راہِ خدا میں جگن ناتھ پور جانے والے مَدَنی قافِلے کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کی سعادت حاصِل کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! چوک درس اور مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصِل کرنے کی بَرَکت سے ان کے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوگیا، انہوں نے پچھلے گناہوں سے توبہ کرلی اور داڑھی شریف سجانے کی بھی نیّت کرلی۔

جذبہ گو سرد ہو، قافِلے میں چلو　　تم جواں مرد ہو، قافِلے میں چلو
بخت کُھل جائیں گے، قافِلے میں چلو　　جُرم دُھل جائیں گے، قافِلے میں چلو

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۳۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکیوں کی حرص بڑھانے کے اسباب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہماری خواہش بھی یہی ہونی چاہیے کہ اے کاش! ہمارے دل سے دنیا کی محبت نکل جائے۔ اے کاش! ہمارے دل میں فکرِ آخرت پیدا ہو جائے۔ اے کاش! لمبی لمبی امیدیں باندھنے کی عادت ختم ہو جائے اور اے کاش! ہماری گناہوں کی حرص ختم ہو جائے اور نیکیوں کی حرص پیدا ہو جائے۔ آیئے! نیکیوں کا جذبہ پانے کیلئے چند مدنی پھول سنتے ہیں جن پر عمل کی برکت سے ہمارے دل میں نیکیوں کی حرص پیدا ہو جائے گی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

(1) بارگاہِ الٰہی میں دعا کیجئے۔

نیکیوں کی حرص پیدا کرنے کا ایک طریقہ (Method) یہ ہے کہ گناہوں کی حرص سے بچنے کیلئے دعا کی جائے کیونکہ دعا انسان کو مصیبتوں اور تکلیفوں سے بچاتی ہے اور دعا مومن کا ہتھیار ہے۔

نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ: یعنی دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔ (مسند ابی یعلی، ۲/۲۰۱، حدیث: ۱۸۰۶)

ہم بھی اس ہتھیار کو حرص کے خلاف استعمال کریں اور حرص سے نَجات کیلئے بارگاہِ ربِّ کائنات میں گِڑگِڑا کر دعا مانگیں۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مال و دولت سے بچنے، نیکیوں کی تمنا اور رِضائے الٰہی حاصل کرنے کیلئے بارگاہِ الٰہی میں یوں عَرض کرتے ہیں:

تاج و تخت و حکومت مت دے　　کثرتِ مال و دولت مت دے
اپنی رِضا کا دیدے مُژدہ　　یااللہ میری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2) روزانہ کچھ نہ کچھ نیکیوں کا ہدف بنالیجئے۔

نیکیوں کی حرص پیدا کرنے کیلئے روزانہ فرائض کے ساتھ ساتھ تلاوتِ قرآن پاک، ذِکر واَوراد اور دیگر نیک اعمال کی عادت بنائی جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے نیکیوں کا مزید شوق پیدا ہوگا۔ لہٰذا اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے ہمیں روزانہ کچھ نہ کچھ نیک اعمال کرنے کا ہدف بنالینا چاہیے تاکہ نیک اعمال کی عادت پختہ ہوتی جائے۔ اس کا ایک آسان طریقہ یہ ہے کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مدنی انعامات پر عمل اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کیا جائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی انعامات روزانہ نیکیاں کمانے کا وہ عظیم مدنی نسخہ ہے کہ جس کے ذریعے صبحِ صادق سے لیکر رات سونے تک نیکیاں کرنے کے کثیر مواقع ملتے ہیں۔ مثلاً صبح نمازِ فجر سے پہلے مسلمانوں کو نماز کیلئے جگانا یعنی صدائے مدینہ لگانا، بعد فجر مدنی حلقے میں 3 آیات مع ترجمہ وتفسیر تلاوت کرنا یا سننا، اشراق وچاشت کے نوافل پڑھنا، پانچوں نمازیں باجماعت پہلی صف میں ادا کرنا، نمازِ پنجگانہ کے بعد اور سوتے وقت کم از کم ایک ایک بار آیۃ الکرسی، سورۂ اخلاص اور تسبیحِ فاطمہ پڑھنا، رات میں سورۂ ملک پڑھنا یا سننا، مدنی درس (درسِ فیضانِ سُنّت وغیرہ) دینے یا سننے کی سعادت پانا، مختلف اوقات میں مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں پڑھنا یا پڑھانا۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے اور مدنی دورے میں شرکت کے علاوہ دیگر مدنی انعامات پر عمل کے ذریعے ثواب کا ڈھیروں خزانہ حاصل کرسکتے ہیں۔

ہمارے بُزرگانِ دین بھی روزانہ نیک اعمال کرنے کا ایک ہدف بنا کر اس پر عمل کی بھرپور کوشش

فرماتے اور ہدف مکمل ہونے کے بعد بھی مصروفِ عبادت رہتے تھے۔ چنانچہ ”حضرت سَیِّدُنا عامر بن عبدِ قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے زمانے کے عابدوں میں سب سے افضل تھے۔ اُنہوں نے اپنے اُوپر یہ بات لازم کرلی تھی کہ میں روزانہ ایک ہزار (One Thousand) نوافل پڑھوں گا۔ چُنانچہ وہ اِشراق سے لے کر عصر تک (دن کا اکثر حصّہ) نوافل میں مشغول رہتے، پھر جب گھر آتے تو ان کی پنڈلیاں اور قدم سُوجے ہوئے ہوتے، ایسا لگتا جیسے ابھی پھٹ جائیں گے۔ اتنی عبادت کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عاجزی کا یہ عالم تھا کہ اپنے نفس کو مخاطب کرکے کہتے: ”اے بُرائیوں پر اُبھارنے والے نَفْس! تُو عبادت کیلئے پیدا کیا گیا ہے، خدا کی قسم! میں اتنے نیک اعمال کروں گا کہ تجھے ایک پل بھی سکون میسر نہ ہوگا اور تُو بستر سے بالکل دُور رہے گا، میں تجھے ہر وَقْت مصروفِ عمل رکھوں گا۔“ (عیون الحکایات، ۱/۱۵۴)

مِری زِندگی بس تِری بندگی میں
ہی اے کاش گُزرے سدا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۶)

(3) بزرگانِ دین کی سیرت کا مطالعہ کیجئے

نیکیوں کی حرص پیدا کرنے کیلئے بزرگانِ دِین کی سیرت پر چلتے ہوئے زندگی گزارنے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے نیکیوں کا جذبہ بڑھے گا اور اس راہ میں پیش آنے والی مشقتوں کو برداشت کرنے کا حوصلہ (Courage) پیدا ہوگا۔ یہ نیک ہستیاں عام لوگوں کی طرح اپنی دنیا بہتر بنانے کی فکر میں مگن نہیں رہتیں بلکہ انہیں تو ہر وقت اپنی آخرت سنوارنے کی فکر کھائے جاتی ہے اور اسی وجہ سے ان کا ہر ہر لمحہ نیکیوں میں بسر ہوتا ہے۔ آیئے! ان نیک لوگوں کے نیک اعمال کی حرص

کے واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

آخری وقت تلاوتِ قرآن

حضرتِ سَیِّدُنا جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وقتِ نَزع قرآنِ پاک پڑھ رہے تھے، ان سے پوچھا گیا: اس وَقت میں بھی تلاوت؟ اِرشاد فرمایا: میرا نامہ اَعمال لپیٹا جارہا ہے تو جلدی جلدی اس میں اِضافہ کررہا ہوں۔ (صید الخاطر لابن الجوزی، ص۲۲۷)

عبادت کی مٹھاس

منقول ہے کہ کچھ لوگ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عیادت کے لئے حاضرِ خدمت ہوئے، جن کے ساتھ ایک دُبلا پتلا (Weak) نوجوان بھی تھا۔ حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے پوچھا: اے نوجوان! میں تمہیں اتنا کمزور کیوں دیکھ رہا ہوں؟ اس نے عرض کی: امیر المؤمنین! چند بیماریوں کی وجہ سے۔ آپ نے فرمایا: تمہیں اللہ پاک کا واسطہ سب کچھ سچ سچ بتاؤ۔ اس نے کہا: امیر المؤمنین! میں نے دُنیاوی عیش و عشرت دیکھی تو اسے بد مزہ پایا، میری نظر میں اس کی رونق اور مٹھاس حقیر ہوگئی، اس کا سونا اور پتھر برابر ہو گئے، اب میری حالت ایسی ہے کہ میں عرشِ باری تعالٰی کو دیکھ رہا ہوں، لوگوں کو جنت اور جہنم کی طرف جاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، بس اسی وجہ سے میں دن میں روزے رکھتا ہوں اور رات کو قیام کرتا ہوں پھر بھی میرا یہ عمل اللہ پاک کی جانب سے دیئے جانے والے ثواب و عذاب کے لئے بہت کم ہے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، ۵/۱۴۳)

ہمارے اَسلاف اور ہم!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! اللہ والوں کی زندگی کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ خوب نیکیاں کرکے اللہ پاک کو راضی کریں اور اپنی آخرت کو سنوار لیں۔ یقیناً ہمارے بُزرگانِ دین بھی دن بھر رِزقِ حلال کیلئے تجارت کرتے تھے لیکن ان کی راتیں ہماری طرح فضول کاموں میں برباد نہیں ہوتی تھیں بلکہ وہ نیک لوگ ساری ساری رات عبادت و تلاوت میں مشغول رہتے تھے۔ ہمارے بُزرگانِ دین تو اپنے آخری دَم تک نیکیاں کمانے کی دُھن میں مگن رہا کرتے تھے جبکہ ہم میں سے ایسے بھی ہیں جو اپنی ساری زندگی غفلت میں گُزار کر بُڑھاپے میں بھی نیکیوں کی طرف مائل نہیں ہوتے، ہمارے بُزرگانِ دِین تو نمازوں کی ایسی پابندی فرماتے کہ کبھی ان کی تکبیرِ اُولیٰ فوت نہ ہوتی جبکہ ہم کئی کئی مہینوں مَسجدوں کا منہ تک نہیں دیکھتے، بعض تو ہفتے میں نمازِ جمعہ یا سال میں عیدین کی نماز کیلئے نہایت اِہتمام کے ساتھ مسجد کا رُخ کرلیتے ہیں لیکن بعض اس سعادت سے بھی محروم نظر آتے ہیں۔ ہمارے بُزرگانِ دین تو پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کے ایسے دیوانے تھے کہ ان کا ہر عمل سنت کے مطابق ہوا کرتا تھا جبکہ ہم فیشن (Fashion) کے مَتوالے دنیا کی رنگینیوں کے مَستانے بن چکے ہیں، ہمارے اَسلاف نہ صرف خود نیکیاں کرتے بلکہ دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دیا کرتے جبکہ ہم نہ تو خود گناہوں سے بچتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی گناہوں کے مواقع فراہم کرتے ہیں، ہمارے بزرگان دین اسلام کی سَربُلندی کی خاطر اپنی جان و مال، اہل و عیال کی قُربانی دے کر راہِ خدا میں سفر کرتے جبکہ ہم اپنے وقت کی قربانی دے کر اسلام کی تعلیمات سیکھنے کی کوشش نہیں کرتے۔

یاد رکھئے! عنقریب ہمیں مرنا ہے، اندھیری قبر میں اُترنا ہے اور اپنی کرنی کا پھل بُھگتنا ہے۔ لہٰذا اپنی سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر گناہوں سے بچتے ہوئے نیکیوں میں مشغول ہونا ہی عقلمندی ہے، عِلْمِ دِیْن سیکھنے کیلئے مدنی

قافلوں میں سفر کیجئے، مدنی انعامات پر عمل شروع کر دیجئے اور دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع اور مدنی مذاکرے میں شرکت کو اپنا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے ڈھیروں نیکیاں کرنے کے کثیر مواقع میسر آئیں گے۔

مجلس مدنی عطیات بکس

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں خدمتِ دین کے کم و بیش 104 شعبہ جات میں سُنّتوں کی دُھومیں مچا رہی ہے، جن میں سے ایک شعبہ **"مجلس مَدَنی عطیات بکس"** بھی ہے۔ اس شعبے کا کام عاشقانِ رسول کی دکانوں، مارکیٹوں، بازاروں، سپر اسٹورز، کلینک، ہسپتال، دفاتر وغیرہ پر مدنی عطیات بکس رکھنا، دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو عام کرنا، ان کو مدنی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کرنا، ہفتہ وار مدنی مذاکرے اور ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت وغیرہ دینا ہے۔

اگر ہم بھی اپنی یا اپنے جاننے والوں کی دکان پر **مدنی عطیات بکس** رکھوانا چاہتے ہیں، مجلس مدنی عطیات بکس کے ذمہ داران سے رابطہ کیجئے، یا مجلس کے آفیشل رابطہ نمبر **0315-6261292** پر کال / **Sms** / واٹس ایپ کے ذریعے صبح 9:00 تا شام 5:00 (علاوہ اتوار) رابطہ کیا جاسکتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تاجدارِ مدنی انعامات کا مختصر تعارف!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ذُوالقعدۃُ الحرام کا مبارک مہینا ہمارے درمیان جلوہ گر ہے، اس کی 21 تاریخ، **تاجدارِ مدنی انعامات** حاجی زم زم عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **کا یوم** ہے۔ آپ 10 ستمبر 1965ء (بمطابق 14 جُمَادَی الْاُوْلٰی 1385ھ) میں باب الاسلام سندھ کے شہر زم زم نگر حیدر

آباد میں پیدا ہوئے۔20 سال کی عمر میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے سے شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے غلاموں میں شامل ہوئے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے اور 15 رَمَضانُ المبارَک 1425ھ بمطابق 30 اکتوبر 2004ء کو دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن بن گئے اور سالہا سال تک مَدَنی کاموں کی خوب دُھومیں مچائیں۔ طویل عَلالت کے بعد 21 ذوالقعدہ 1433ھ بمطابق 8 اکتوبر 2012ء کو پیر اور منگل کی درمیانی شب تقریباً 11 بج کر 45 منٹ پر بابُ المدینہ کراچی میں انتِقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

تاجدارِ مدنی انعامات کے چند اوصاف!

تاجدارِ مدنی انعامات حاجی محمد زم زم رضا عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نیک، متقی، سُنّتوں کے عامل، صبر و رِضا کے پیکر، حُسنِ اخلاق، عاجزی وانکساری اور سخاوت کے خُوگر تھے، مریضوں کی عیادت، غریبوں کی مدد جیسی پاکیزہ صفات آپ کے کردار کا حصہ تھیں۔ آپ بہت نرم مزاج تھے، اپنے بچوں بلکہ بچوں کی امی سے بھی معافی مانگنے میں شرم محسوس نہیں کرتے تھے، والدۂ محترمہ کے فرمانبردار، پیر و مرشد کے سچے عاشق بلکہ فَنَافِی الشَّیخ اور مریدِ صادق تھے، علمِ دین سیکھنے، مطالعہ کرنے، مدنی مذاکروں میں شرکت کا ذوق وشوق رکھنے والے اور مدنی انعامات کے پکّے عامل تھے۔ مکتبۃُ المدینہ کی نئی کتب و رسائل شائع ہونے پر آپ کی خوشی قابلِ دید ہوتی، خود بھی مطالعہ فرماتے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب (Persuasion) دلاتے، اعضاء کا قفلِ مدینہ لگاتے بالخصوص آنکھوں اور زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے، لکھ کر گفتگو فرماتے اور قفلِ مدینہ کا عینک بھی استعمال کرتے۔ **محبوبِ عطار** کی سیرت کے بارے مزید دلچسپ معلومات جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"محبوبِ عطار کی 122 حکایات"** مکتبۃ

المدینہ کے بستے سے هَدِیَّةً طلب فرما کر اس کا مطالعہ کیجئے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سُنا کہ

☆ نیکیوں کی حرص پیدا کرنے کے لئے قرآنِ پاک میں ترغیب دلائی گئی ہے۔

☆ نیکیوں کی حرص دونوں جہاں میں فائدے مند ہوتی ہے۔

☆ نیکیوں کی حرص سے بندۂ مومن کو جنت میں داخلہ مل سکتا ہے۔

☆ نیکیوں کی حرص میں ہمارے بزرگانِ دین پیش پیش ہوا کرتے تھے۔

☆ نیکیوں کی حرص بڑھانے کے لئے دنیا سے نفرت اور اَوْراد و وظائف کی کثرت کی جائے۔

☆ نیکیوں کی حرص حاصل کرنے کے لئے دنیاوی خواہشات کو ترک کرنا ضروری ہے۔

☆ نیکیوں کی حرص سے بندہ صبر و شکر کا عادی بن جاتا ہے۔

☆ دنیا کے حریص آدمی کی دنیاوی خواہشات کبھی ختم نہیں ہوتیں۔

☆ دنیا کا حریص آدمی مال و دولت جمع کرنے کے لئے حلال و حرام کی تمیز بھُول جاتا ہے۔

☆ دنیا کا حریص آدمی حرص و لالچ کی وجہ سے اپنی آخرت کو بھُول جاتا ہے۔

اللہ پاک ہمیں بُزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چل کر نیکیوں کے حریص بننے اور بُری چیزوں کی حرص سے بچنے اور دوسروں کو بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

حرصِ دُنیا نکال دے دِل سے بس رہوں طالبِ رِضا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۸۱)

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیت کے آداب اور چند مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے **نیّت کے آداب** اور چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:

(1) فرمایا: ”اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات“ یعنی اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔ (بخاری، ۱/۵، حدیث: ۱)

(2) فرمایا: ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر للطبرانی، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲) ☆ ہر جائز کام میں ایک سے زیادہ اچھی نیتیں کی جا سکتی ہیں۔ (بہار نیت، ص۱۰) ☆ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی نیک کام کا ثواب نہیں ملتا۔ (ثواب بڑھانے کے نسخے، ص۳) ☆ عملِ خیر میں اچھی نیت کا مطلب یہ کہ دل عمل کی طرف متوجہ ہو اور وہ عمل رضائے الٰہی کے لئے کیا جا رہا ہو۔ (بہار نیت، ص۱۰) ☆ نیت دل کے اِرادے کو کہتے ہیں، دل میں نیت ہوتے ہوئے زبان سے بھی کہہ لینا زیادہ بہتر ہے۔ (بہار نیت، ص۱۰) ☆ نیت سے عبادت کو ایک دوسرے سے الگ کرنا یا عبادت اور عادت میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔ (بہار نیت، ص۱۱) ☆ دل میں نیت نہ ہو تو زبان سے نیت کے الفاظ ادا کر لینے سے نیت نہیں ہو گی۔ (بہار نیت، ص۱۰) ☆ جو اچھی نیتوں کا عادی نہیں اسے شروع میں بہ تکلف اس کی عادت بنانی پڑے گی، (ثواب بڑھانے کے نسخے، ص۳) ☆ نیتوں کی عادت بنانے کے لئے ان کی اہمیت پر نظر رکھتے

ہوئے سنجیدگی کے ساتھ پہلے اپنا ذہن بنانا پڑے گا۔(ثواب بڑھانے کے نسخے، ص۳) ☆حضرت نعیم بن حماد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے تھے کہ ہماری پیٹھ کا کوڑوں کی مار کھانا ہمارے لئے نیتِ صالحہ سے زیادہ آسان ہے۔(تنبیہ المغترین، ص۲۵) ☆سَیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: بندے کو اچھی نیت پر وہ انعامات دیئے جاتے ہیں جو اچھے عمل پر بھی نہیں دیئے جاتے کیونکہ نیت میں ریاکاری نہیں ہوتی۔

(جہنم میں لے جانے والے اعمال، ص۱۵۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا جو اُمّتی اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا اللہ پاک اُس پر دس (10) رَحمتیں نازِل فرمائے گا، اُس کے دس (10) دَرَجات بلند فرمائے گا، اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھے گا اور اُس کے دس (10) گناہ مٹا دے گا۔

(سنن کبریٰ، کتاب عمل الیوم...الخ، باب ثواب الصلاۃ...الخ، ۶/۲۱، حدیث: ۹۸۹۲)

میری زبان تَر رہے ذِکْر و دُرُود سے بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیْر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَاءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج ہم "**رِشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک**" کرنے کے تعلق سے سُنیں گے، اِنْ شَاءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اِس تعلق سے آیتِ قرآنی

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

بھی سُنیں گے، **احادیثِ مبارکہ** میں بھی رِشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی ترغیبات موجود ہیں، اُنہیں بھی سُنیں گے، **رِشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک** کرنے کے تعلق سے **سیرتِ مُصطفےٰ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے لیے بہت ہی بہترین نمونہ ہے، آپ اپنے رِشتے داروں کے ساتھ کیسا سلوک کرتے تھے، اِس کی جھلک بھی آج ہم سُنیں گے، رِشتے داروں کے ساتھ ہم اچھا سلوک کرنے سے کیوں محروم رہتے ہیں، یہ مدنی پھول بھی پیش کیے جائیں گے، رِشتے داروں کے ساتھ اگر بدسلوکی کی جائے تو کیا کیا **اُخروی نقصانات** ہوسکتے ہیں، یہ بھی سُنیں گے، اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جیسی کرنی ویسی بھرنی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی نصیحت و عِبرت کے مَدَنی پھُولوں سے بھرپُور حکایات پر مُشْتَمِل بہت ہی پیاری کتاب **"جیسی کرنی ویسی بھرنی"** میں ہے کہ دو سگی بہنوں نے اپنی اَولاد کے رشتے آپس میں طے کئے، لڑکی کی نظر کمزور تھی، جس کی وجہ سے وہ چشمہ لگاتی تھی۔ کچھ عرصے بعد دونوں بہنوں کے درمیان اِختلافات نے سَر اُٹھایا، بات یہاں تک پہنچی کہ ایک بہن دوسری سے کہنے لگی: میں اپنے صحیح سلامت بیٹے کی شادی تمہاری اَندھی بیٹی (Blind Daughter) سے نہیں کرسکتی۔ یہ سُن کر دوسری بہن کے دل پر گویا تیروں کی برسات ہوگئی کہ عیب نکالنے والی کوئی اور نہیں اُس کی سگی بہن تھی، بہرحال طعنہ دینے والی رشتہ توڑ کر جاچکی تھی۔ دوسری طرف جب وہ گھر پہنچی تو اُسے خیال آیا کہ لوہے کے پائپ نیچے صحن میں رکھے ہوئے ہیں اُنہیں چھت پر مُنْتَقِل کردیتی ہوں، اُس نے اپنے بیٹے

کو بھی اِس کام میں شامل کر لیا۔ خدا کی کرنی ایسی ہوئی کہ اچانک لوہے کا پائپ اُس کے ہاتھ سے چھوٹ کر سیدھا بیٹے کی آنکھ پر جالگا اور اُس کی آنکھ پپوٹے سمیت باہر نکل پڑی، اُس کے دل پر قِیامت گزر گئی اور اُس کے ذِہن میں اپنی سگی بہن کو کہے گئے اَلفاظ گُونجنے لگے کہ میں اپنے صحیح سلامت بیٹے کی شادی تمہاری اَندھی لڑکی سے نہیں کر سکتی، اب اُسے اپنے اَنداز پر نَدامت (شرمندگی) ہونے لگی لیکن اب کیا فائدہ! بیٹے کی آنکھ تو جا چکی تھی۔ (جیسی کرنی ویسی بھرنی، ص ۴۷-۴۸)

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت سچ ہے کہ بُرے کام کا اَنجام بُرا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! جو لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں کو بُنیاد بنا کر بِلاوجہ رشتے داروں سے ناطہ توڑ ڈالتے ہیں، اُن کی عزّت خراب کرتے ہیں اور اُن کی دل آزاری کے گناہ میں مُبْتَلا ہوتے ہیں تو اُنہیں کس قدر ذِلَّت و رُسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، مگر افسوس! صد کروڑ افسوس! آج ہمارے مُعاشَرے میں رِشتہ داری گویا کچّے دھاگے کی طرح نازُک و حسّاس ہو چکی ہے۔ اپنی نفسانی ضِد کی خاطِر رشتے دار آپس میں ہی ایک دوسرے کے خُون کے پیاسے ہو چکے ہیں، معمولی نوک جھونک کے سبب منگنیاں توڑ دی جاتی ہیں، مالدار رشتے داروں سے تو سب ملنا پسند کرتے ہیں مگر بے چارے غریب رشتے داروں کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا، اَولاد اپنے والِدَین سے منہ موڑے بیٹھی ہے، بھائیوں میں مَحبَّتیں خَتم ہو رہی ہیں، سگی بہنوں کی آپس میں ٹھَنی ہوئی ہے، سگے بہن بھائیوں میں نفرتوں کا طُوفان مچا ہے، لوگ اپنے دوستوں (Friends) وغیرہ سے تو بڑے اچھے طریقے سے ملتے ہیں مگر جب اِنہی کا کوئی رشتے دار آجائے تو اُس سے سلام تک کرنا بھی گوارا نہیں کرتے حالانکہ ہمیں ہمارے ربِّ کریم نے رِشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک کرنے کا حُکم اِرْشاد فرمایا ہے، چنانچہ

پارہ 21 سُوْرَۃُ الرُّوْم کی آیت نمبر 38 میں اللہ کریم اِرْشاد فرماتا ہے:

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾ (پ ۲۱، الروم:۳۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: تو رِشتہ دار کو اُس کا حق دو اور مسکین اور مسافِر کو یہ بہتر ہے اُن کے لئے جو اللہ کی رِضا چاہتے ہیں اور انہیں کا کام بنا۔

پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 83 میں اللہ پاک اِرْشاد فرماتا ہے:

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ (پ ۱، البقرۃ:۸۳)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رِشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں سے۔

بیان کردہ آیتِ مُقدَّسہ کے تحت حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی اَحمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جو بیان فرمایا ہے اس کا خلاصہ مدنی پھولوں کی صورت میں سنتے ہیں: (۱) آیت میں اپنے رشتہ داروں سے احسان کرنے کا حکم ہے۔ (۲) سب سے زیادہ حق ماں باپ کا ہے کہ ان کے ساتھ احسان کیا جائے، باقی رشتے دار ان کے بعد ہیں۔ (۳) **ذِی الْقُرْبٰی** وہ لوگ ہیں جن کا رشتہ والدین کے ذریعے ہو، انہیں **"ذِی رِحم"** بھی کہتے ہیں۔ (۴) ذی رحم تین طرح کے ہیں۔ **ایک** باپ کے رشتے دار جیسے دادا، دادی، چچا، پھوپھی وغیرہ، **دوسرے** ماں کے رشتے دار جیسے نانا، نانی، ماموں، خالہ۔ **تیسرے** دونوں کے رشتے دار جیسے حقیقی بھائی بہن۔ (۵) ذی محرم میں جس کا رشتہ قوی ہو اس کا حق بھی زیادہ ہو گا۔ بہن بھائی کا رشتہ چچا اور ماموں سے زیادہ قوی ہے لہٰذا پہلا حق ان کا ہو گا۔ (۶) رشتہ دار دو قسم کے ہیں۔ **ایک** وہ جن سے نکاح حرام جیسے پھوپھی، خالہ وغیرہ۔ ضرورت کے وقت ان کی خدمت کرنا فرض ہے، نہ کرنے والا گناہ گار ہو گا۔ **دوسرے** ایسے رشتہ دار جن سے نکاح حلال ہوتا ہے جیسے خالہ، ماموں اور چچا کی اولاد۔ ان کے ساتھ احسان و سلوک کرنا سنّتِ مؤکدہ اور ثواب کا باعث ہے۔ (۷) باقی رشتہ داروں بلکہ تمام مسلمانوں سے اچھے سلوک سے پیش آنا ضروری اور انہیں ایذا پہنچانا حرام

ہے۔(۸) سسرالی اور دودھ کے رشتہ داروں میں کچھ محرم ہیں جیسے ساس اور دودھ کی ماں۔ جبکہ کچھ محرم نہیں ہوتے۔ ان سب کے حقوق ہیں۔ اسلام میں تو پڑوسیوں کے بھی حقوق ہیں۔ مگر اس آیت میں یہ لوگ داخل نہیں۔(تفسیرِ نعیمی، ۱/۴۴۷، ملخصاً)

(1) کس رشتے دار سے کیا برتاؤ کرے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رشتوں کی نوعیت بدلنے کے ساتھ رشتہ داروں سے حسنِ سلوک کے درجات بھی بدلیں گے۔ رشتوں میں سب سے بڑھ کر مرتبہ والدین کا ہے، پھر جن سے نسب کی وجہ سے نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو ان کا مرتبہ ہے۔ پھر ان کے بعد باقی رشتے دار اپنے رشتے کے حساب سے حسنِ سلوک کے مستحق ہوں گے۔(رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۷۸ ملخصاً)

(2) رشتے دار سے حسنِ سُلوک کی صورتیں

یاد رہے! صِلۂ رِحم (یعنی رِشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک) کی مُختلِف صورَتیں ہیں، اِن کو ہَدِیّہ و تحفہ دینا، اگر اِن کو کسی جائز بات میں تمہاری اِعانت (یعنی اِمداد) درکار ہو تو اِس کام میں اِن کی مدد (Help) کرنا، اِنہیں سلام کرنا، اِن کی ملاقات کو جانا، اِن کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، اِن سے بات چیت کرنا، اِن کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔(کتاب الدُرَر الحکام، ۱/۳۲۳)

(3) پردیس ہو تو خط بھیجا کرے

اگر یہ شخص پردیس میں ہے تو رشتے والوں کے پاس خط بھیجا کرے، اُن سے خط و کتابت جاری رکھے تاکہ بے تَعَلُّقی پیدا نہ ہونے پائے اور ہو سکے تو وطن آئے اور رشتے داروں سے تَعَلُّقات (Relations) تازہ کرلے، اِس طرح کرنے سے مَحَبَّت میں اِضافہ ہو گا۔(رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۷۸)(موبائل

فون یا انٹرنیٹ کے ذَرِیعے بھی رابطے کی ترکیب مفید ہے، ٹیکنالوجی کے اس دور میں ایک دُوسرے سے رابطہ کرنا گویا بہت آسان ہو گیا ہے، چاہے دُنیا کے کسی بھی کونے میں ہوں رابطہ ہو ہی جاتا ہے)

(4) پردیس میں ہو، ماں باپ بلائیں تو آنا پڑے گا

اگر کوئی پردیس میں ہے، والِدَین اِسے بلاتے ہیں تو آنا ہی ہو گا، خط لکھنا (میل کرنا، کال کرنا یا بذریعہ انٹرنیٹ رابطہ کرنا) کافی نہیں ہے۔ یوہیں والِدَین کو اِس کی خدمت کی حاجت ہو تو آئے اور اِن کی خدمت کرے، باپ کے بعد دادا اور بڑے بھائی کا مرتبہ ہے کہ بڑا بھائی باپ کے قائم مقام ہوتا ہے، بڑی بہن اور خالہ، ماں کی جگہ پر ہیں، بعض عُلَما نے چچا کو باپ کی مِثْل بتایا اور حدیث: عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ[1] (یعنی آدمی کا چچا باپ کی طرح ہوتا ہے) سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ اِن کے علاوہ اَوروں کے پاس خط یا تحفہ بھیجنا کفایت کرتا ہے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۷۸)

(5) کس کس رشتے دار سے کب کب ملے؟

رشتے داروں سے ناغہ دے کر ملتا رہے یعنی ایک دن ملنے کو جائے دوسرے دن نہ جائے وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس (یعنی اِسی پر اندازہ لگا کر) کہ اِس سے مَحَبَّت و اُلفت زیادہ ہوتی ہے، بلکہ اَقْرِبا (یعنی قرابت داروں) سے جُمعہ جُمعہ ملتا رہے یا مہینے میں ایک بار اور تمام قبیلے اور خاندان کو ایک (یعنی مُتَّحِد) ہونا چاہیے، جب حق اُن کے ساتھ ہو (یعنی وہ حق پر ہوں) تو دوسروں سے مقابَلہ (مُقا۔بَ۔لہ) اور اِظہارِ حق (حق کو ظاہر کرنے) میں سب مُتَّحد ہو کر کام کریں۔ (کتاب الدُّرَر الحکام، ۱/۳۲۳)

دورِ حاضر کی جدّت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ای میل (E-Mail)، واٹس ایپ (WhatsApp)،

---

1 ... ترمذی، کتاب المناقب، باب ابی الفضل عم النبی... الخ، ۵/۴۲۲، حدیث: ۳۷۸۳

فون، صوتی پیغام (Voice Message) کے ذریعے بھی دِلجوئی کی جائے۔

(6) رشتے دار حاجت پیش کرے تو رَدّ کر دینا گناہ ہے

جب اپنا کوئی رشتے دار کوئی حاجت پیش کرے تو اُس کی حاجت روائی کرے، اُس کو رَد کر دینا قَطعِ رِحم (یعنی رِشتہ توڑنا) ہے۔ (کتاب الدُرَر الحکام، ۱/۳۲۳) (یاد رہے! صِلۂ رِحم واجِب ہے اور قَطع رِحم، گناہ، حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے)

(7) صِلۂ رِحم یہ ہے کہ وہ توڑے تب بھی تم جوڑو

صِلۂ رِحمی (رشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک) اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بدلا (Reciprocation) کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقتاً **صِلۂ رِحم** یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتا ہے، لاپرواہی کرتا ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقوق کی مُراعات (یعنی لحاظ و رعایت) کرو۔ (رَدُّالمُحتار، ۹/۶۷۸)

تُو بَرائے وَصْل کَردَن آمَدی

نے بَرائے فَصْل کَردَن آمَدی

ترجمہ: یعنی تُو جوڑ پیدا کرنے کیلئے آیا ہے توڑ پیدا کرنے کیلئے نہیں آیا۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۱۱۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُسنِ ظن رکھنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کردہ ساتوں **مَدَنی پھول** نہایت تَوَجُّہ کے قابِل ہیں، بالخُصوص

ساتویں **مَدَنی پھول** جس میں **"اولے بدلے"** کا ذِکر ہے اِس کے بارے میں عَرض ہے کہ آج کل عُموماً یہی **"ادلا بدلا"** ہو رہا ہے۔ ایک رشتے دار اگر اِس کو شادی کی دعوت (Invitation) دیتا ہے جبھی یہ اُس کو دیتا ہے اگر وہ نہ دے تو یہ بھی نہیں دیتا۔ اگر اُس ایک نے اِس کو زیادہ افراد کی دعوت دی اور یہ اگر اُس کو کم افراد کی دعوت دے تو اِس کا ٹھیک ٹھاک نوٹس لیا جاتا، خوب تنقیدیں اور غیبتیں کی جاتی ہیں۔ بدقسمتی سے علمِ دِین سے دُوری کی وجہ سے آج کل معاشرے میں یہ ماحول بھی عام ہوتا جا رہا ہے کہ کسی موقع پر **لَین دَین** کے معاملات میں بھی یہی انداز اختیار کیا جاتا ہے کہ جتنے پیسے فُلاں نے دیے، ہم بھی اُتنے ہی دیں گے، حتّٰی کہ بعض نادان کسی رِشتہ دار کے فوت ہونے پر **نمازِ جنازہ میں شرکت** نہیں کرتے، ایک دُوسرے کی **خوشی اور غم میں شریک** نہیں ہوتے کیونکہ چھوٹی چھوٹی ناراضیوں کے سبب یہ ایک دُوسرے کے دُشمن بن چکے ہوتے ہیں۔ اِسی طرح جو رِشتے دار اِس کے یہاں کسی تقریب میں شرکت نہیں کرتا تو یہ اُس کے یہاں ہونے والی تقریب کا بائیکاٹ کر دیتا ہے اور یُوں فاصِلے مزید بڑھائے جاتے ہیں۔ حالانکہ کوئی ہمارے یہاں شریک نہ ہوا ہو تو اُس کے بارے میں اچھا گمان رکھنے کے کئی پہلو نکل سکتے ہیں، مَثَلاً وہ نہ آنے والا بیمار ہو گیا ہو گا، بھول گیا ہو گا، ضروری کام آپڑا ہو گا، یا کوئی سخت مجبوری ہو گی جس کی وضاحت اُس کے لئے دشوار ہو گئی ہو گی وغیرہ۔ وہ اپنی غیر حاضری کا سبب بتائے یا نہ بتائے، ہمیں حُسنِ ظن رکھ کر ثواب کمانا اور جنّت میں جانے کا سامان کرتے رہنا چاہئے۔ چُنانچِہ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: حُسْنُ الظَّنِّ مِن حُسْنِ الْعِبَادَۃِ یعنی حُسنِ ظن عمدہ عبادت سے ہے۔ (ابوداود، کتاب الادب، باب فی حسن الظن، ۴/۳۸۸، حدیث: ۴۹۹۳)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے مُختلِف مطالِب بَیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یعنی مسلمانوں سے اچھا گمان کرنا، اُن پر **بدگمانی** نہ کرنا، یہ بھی اچھی

عبادات میں سے ایک عبادت ہے۔(مِرآۃُ المَناجیح،۶/۶۲۱)

جنت کا مَحَل اُس کو ملے گا جو۔۔۔

بالفرض ہمارا کوئی رشتے دار سُستی کے سبب یا کسی بھی وجہ سے جان بوجھ کر ہمارے یہاں نہیں آیا یا ہمیں اپنے یہاں مَدْعُو نہیں کیا(یعنی دعوت میں نہیں بُلایا) بلکہ اُس نے کھُلّم کھلا ہمارے ساتھ بد سُلوکی کی،تب بھی ہمیں بڑا حَوصَلہ رکھتے ہوئے تعلُّقات بر قرار رکھنے چاہئیں۔حضرت سَیِّدُنا اُبَی بِن کَعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِّ اکرم،نورِ مُجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مکرّم ہے:جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے(جنّت میں)مَحَل بنایا جائے اور اُس کے دَرَجات بُلند کیے جائیں،اُسے چاہیے کہ جو اُس پر ظُلم کرے،یہ اُسے معاف کرے،جو اُسے محروم کرے،یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے قَطعِ تَعَلُّق کرے(یعنی تعلُّق توڑے)یہ اُس سے ناطہ(یعنی تعلُّق)جوڑے۔(مُستَدرَک للحاکم،کتاب التفسیر،۳/۱۲،حدیث:۳۲۱۵)

بِلا حِساب ہو جنَّت میں داخِلہ یاربّ!
پڑوس خُلد میں سَرور کا ہو عطا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مرمم،۸۲)

دشمنی چھپانے والے رشتے دار کو صَدَقہ دینا افضل صدقہ ہے

بہر حال کوئی ہمارے ساتھ حُسنِ سُلوک کرے یا نہ کرے ہمیں حُسنِ سُلوک جاری رکھنا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں ہے:سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو کینہ پرور(دِل میں دُشمنی رکھنے والے)رشتہ دار کو دیا جائے اس کی وجہ یہ ہے کہ کینہ پرور رشتہ دار کو صدقہ دینے میں صدقہ بھی ہے اور قطعِ رِحمی کرنے

والے سے صِلۂ رِحمی بھی۔ (مستدرک، کتاب الزکاۃ، باب افضل الصدقۃ..الخ، ۲/۲۷، حدیث:۱۵۱۵)

اللہ پاک ہم سبھی کو اپنے رشتے داروں سے ہمیشہ حُسنِ سُلوک کرتے رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بہن کا حق ادا نہیں کیا!

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**عاشقانِ رسول کی 130 حکایات** مع مکے مدینے کی زیارتیں" کے صفحہ نمبر 77 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا مجاہِد بن یحییٰ بَلْخِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک خُراسانی شخص ساٹھ (60) سال سے مکّے شریف میں رَہتا تھا اور بڑا ہی عابِد و زاہِد شخص تھا، دن کو قرآنِ کریم پڑھتا اور ساری رات طواف کرتا تھا۔ ایک نیک و صالح آدمی کی اُس خُراسانی سے دوستی (Friendship) تھی۔ (ایک مرتبہ) اُس آدمی نے اپنے خُراسانی دوست کو دس ہزار (10,000) دینار بطورِ اَمانت دیئے اور سفر پر چلا گیا۔ جب سفر سے لوٹا تو پتا چلا کہ اُس کا خُراسانی دوست فوت ہو چکا ہے، یہ اُس کے وارِثوں کے پاس گیا اور اپنی اَمانت مانگی، اُنہوں نے لاعِلمی کا اِظہار کیا۔ اُس صالِح (نیک) شخص نے مکّے شریف کے عُلماء سے اِس واقِعے کا ذِکر کیا۔ اُنہوں نے فرمایا: ہمیں اُمّید ہے کہ مَرحوم خُراسانی جنّتی ہو گا اور جنّتیوں کی رُوح زَم زَم نامی کنوئیں میں ہوتی ہے، تم آدھی رات کے بعد زَم زَم نامی کنوئیں کے اندر جھانک کر اِس طرح آواز دینا: اے خُراسانی! میں نے تمہیں اَمانت دی تھی، وہ کہاں ہے؟ وہ جواب دے دے گا۔ اُس نے ایسا ہی کیا مگر زَم زَم کے کُنویں سے جواب نہ آیا۔ اُس نے پھر مکّے شریف کے عُلماء سے رابِطہ کیا، اُنہوں نے اِظہارِ افسوس کرتے ہوئے کہا: شاید وہ

جنّتیوں میں سے نہیں، اب تم یَمن میں بَرَہُوت نامی کنوئیں پر جاکر اُسی طرح بُلاؤ۔ وہ کُنواں جَہَنَّم کے کَنارے پر ہے، وہاں جہنّمیوں کی رُوحیں ہوتی ہیں۔ چنانچہ یہ یمن پہنچا اور بَرَہُوت نامی کنوئیں میں جھانک کر آواز دی: اے خُراسانی! میں نے تمہیں اَمانت دی تھی، وہ کہاں ہے؟۔ اُس نیک شخص کا بَیان ہے: کچھ ہی دیر بعد میں نے مرحوم خُراسانی دوست کی آواز سُنی اور اُس سے پوچھا: تم یہاں کیسے؟ تم تو عابِد و زاہِد تھے! خُراسانی نے کہا: میری ایک معذور بہن تھی، جس سے میں نے لاپروائی اور قَطعِ رِحمی کی (یعنی رِشتہ توڑے رکھا) جس کی وجہ سے (میری) ساری عبادت تباہ ہوگئی اور اب مُبتَلائے عذاب ہوں۔ اُس نے پوچھا: میری اَمانت کہاں ہے؟ خُراسانی نے کہا: میرے مکان کے فُلاں کونے میں مدفون ہے، جاکر نکال لو!۔ چُنانچہ وہ نیک شخص خُراسانی کے مکان پر گیا، وہاں سے اپنی رقم نکالی اور پھر اُس کی بہن کے پاس پہنچا، اُس کی ضَروریات پُوری کیں، وہ خوش ہوگئی۔ نیک شخص نے مکّے شریف حاضِر ہوکر زَم زَم نامی کنوئیں میں جھانک کر آواز دی، مرحوم خُراسانی نے جواب دیا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بَرَہُوت کنویں سے نَجات مل گئی ہے اور اب میں زَم زَم نامی کنوئیں میں اَمن و چین سے ہوں۔

یاالٰہی! رشتے داروں سے کروں حُسنِ سُلُوک قَطعِ رِحمی سے بچوں اِس میں کروں نہ بھول چُوک

(عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۷۷-۷۹ ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! رشتے داروں بالخُصوص بھائی بہنوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک نہ کرنا اور اُن کے حُقوق سے لاپروائی کرنا کس قدر ہلاکت و بربادی کا باعث ہے، جس کی نُحُوست کے سبب بندے کے نیک اَعمال برباد ہوجاتے ہیں۔ بَیان کردہ حکایت میں بالخصوص اُن لوگوں کے لئے عبرت کے مَدَنی پھول موجود ہیں، جو نماز روزوں کی تو خوب پابندی کرتے ہیں، حج و عمرے کی سعادتیں بھی پاتے ہیں، راہِ خدا

میں بھی دل کھول کر خَرچ کرتے ہیں، مساجِد و مَدارِس کی آباد کاری میں بھی بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیتے ہیں، خوب مدنی کام کرتے ہیں، صبح و شام نیکی کی دعوت دینے میں گزارتے ہیں، غُربا و مساکین کی خیر خواہی میں بھی پیش پیش رہتے ہیں، اپنے دوستوں پر خَرچ کرنے، اُن کی خبر گیری کرنے اور بُرے وَقْت میں اُن کے کام آنے میں بھی اُن کا کوئی ثانی نہیں ہوتا، ایسے لوگ خود بھی عیش و راحت کی زندگی گزارتے، اپنی اَوْلاد کو بھی مہنگی ترین کاریں، بنگلے، اسکوٹریں، کمپیوٹرز، لیپ ٹاپ (Laptop)، آئی پیڈ (I.Pad)، ٹیبلیٹس (Tablets) اور دیگر عیش و راحت کا ساز و سامان فراہم کرتے ہیں، اُن کی بھاری فیسیں بھی بخوشی بھرتے ہیں، اپنی اَوْلاد کی شادیوں پر بھی پانی کی طرح پیسہ بہاتے ہیں مگر آہ! اپنی گلی، محلے، علاقے، برادری، شہر یا ملک میں موجود محتاج و ضرورت مند رشتے داروں خُصوصاً بہنوں (Sisters) کے ساتھ اچھا سُلوک کرنا، اُن کی ضروریات کو پورا کرنا اور اُنہیں وراثت میں سے حِصّہ دینا تک انہیں گوارا نہیں ہوتا۔ بالفرض بہنیں اپنے حق کا مطالَبہ کر ڈالیں تو بے چاریوں کو ڈرا دھمکا کر خوف زدہ کر کے، یہ جتلا کر کہ "**تیری شادی میں ہم نے اِتنا اِتنا خرچ کیا**" کہہ کر خاموش کرا دیا جاتا ہے۔ یقیناً یہ اسلامی تعلیمات کے سَراسَر خلاف ہے۔ اِس معاملے میں نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پاکیزہ کردار ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے، نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی رَضاعی (دودھ شریک) بہن کے ساتھ کس قدر شفقت بھرا سُلوک فرمایا۔ آیئے! اِس کی چند ایمان افروز جھلکیاں مُلاحَظہ کیجئے، چنانچہ

رَضاعی بہن سے حُسنِ سُلوک

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ اپریل 2017 کے **"ماہنامہ**

فیضانِ مدینہ “ کے صَفحہ نمبر **46** پر ہے: نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی رَضاعی (دودھ شریک) بہن حضرت شَیْماء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہا کے ساتھ یُوں حُسنِ سُلُوک فرمایا: (1) اُن کے لئے قِیام فرمایا (یعنی کھڑے ہوئے) (سبل الھدی والرشاد، ۵/۳۳۳ ملتقطاً وملخصاً) (2) اپنی مُبارَک چادر بچھا کر اُس پر بٹھایا اور (3) یہ اِرْشاد فرمایا: مانگو، تمہیں عطا کیا جائے گا، سِفارش کرو، تمہاری سِفارش قَبول کی جائے گی۔ (دلائل النبوۃ للبیھقی، ۵/۱۹۹ ملتقطاً) اِس مثالی کرم نوازی کے دَوران آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارَک آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، (4) یہ بھی اِرْشاد فرمایا: اگر چاہو تو عزّت و تکریم کے ساتھ ہمارے پاس رہو، (5) واپس جانے لگیں تو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین (3) غلام، ایک لونڈی اور ایک یا دو (2) اُونٹ بھی عطا فرمائے، (6) جب جِعْرَانَہ میں دوبارہ اِنہی رَضاعی بہن سے ملاقات ہوئی تو بھیڑ بکریاں بھی عطا فرمائیں۔ (سبل الھدی والرشاد، ۵/۳۳۳ ملتقطاً وملخصاً)

ہمارے پیارے نبی، مکی مدنی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اپنی رَضاعی بہن سے حُسنِ سُلُوک ہر بھائی کو یہ اِحساس دِلانے کے لیے کافی ہے کہ بہنیں کس قَدْر وقت، پیار اور اچھے سُلُوک کی حق دار ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا جابِر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُما نے محض اپنی نو (9) یا سات (7) بہنوں کی دیکھ بھال، اُن کی کنگھی چوٹی اور اچھی تَرْبِیَت کی خاطر بیوہ عورت سے نکاح کیا۔ (مسلم، کتاب الرضاع، باب استحباب نکاح البکر، ص ۵۹۴، ۵۹۳، حدیث: ۳۶۴۱، ۳۶۳۸ ملخصاً)

نیکیوں میں یَا رَسُولَ اللہ دل لگ جائے کاش!
اور گناہوں سے مجھے ہو جائے نفرت یارسول!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۴۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شَیطان کا جال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے! دُنیا کی مَحَبَّت شَیطان کا ایسا جال (Trap) ہے کہ اِس میں پھنس کر اِنسان نیک کاموں سے دُور ہوتا چلا جاتا ہے، مثلاً پہلے تو مُستَحَبّات سے دُور ہوتا ہے، پھر سُنّتوں سے غافِل ہوتا ہے، اِس کے بعد فرائض وواجبات چھوڑنے کی عادت بنتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ حرام کاموں کا عادی بن جاتا ہے۔ جھوٹ بولنے، غیبت کرنے، دوسروں کا دل دُکھانے، گانے باجے سُننے اور طرح طرح کے حرام اور ناجائز کاموں میں زندگی بسر ہونے لگتی ہے۔ اِس کے عِلاوہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ عموماً دنیا میں بہت مشغول رہنے والا اَپنوں کو بُھلا بیٹھتا ہے، دنیا میں بہت مشغول رہنے والا مُخلِص دوستوں سے محروم ہوجاتا ہے، دنیا میں بہت مشغول رہنے والا غریبوں کو حقیر وکم تر سمجھنے لگتا ہے، دُنیا میں مشغول رہنے والا کنجوس ہوجاتا ہے، دُنیا میں مشغول رہنے والا تکبُّر کی آفت میں مُبتَلا ہوجاتا ہے، دنیا میں بہت مشغول رہنے والے پر نصیحت اَثر نہیں کرتی، دنیا میں بہت مشغول رہنے والا حلال وحرام میں تمیز نہیں کرپاتا، دنیا میں بہت مشغول رہنے والا حُقُوقُ اللہ کے ساتھ ساتھ حُقُوقُ الْعِبَاد یعنی بندوں کے حُقوق سے بھی غافِل ہوجاتا ہے، دنیا میں بہت مشغول رہنے والا چوروں، لُٹیروں اور ڈاکوؤں کا شکار ہوجاتا ہے۔ الغرض دنیا میں بہت مشغول رہنے والا طرح طرح کی آفات میں مُبتَلا رہتا ہے۔ دنیا میں بہت مشغول رہنے والے اگر دنیا کی حقیقت کو جان لیتے تو کبھی بھی اِس سے دل نہ لگاتے۔

قرآنِ کریم کی مُختلِف آیاتِ مُقدّسہ میں دُنیا کی حقیقت کو بَیان کیا گیا ہے چنانچہ پارہ 27 سُوْرَۃُ الْحَدِیْد کی آیت نمبر 20 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ

تَرجَمۂ کنزالایمان: جان لو کہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر

زِیْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِؕ (پ۲۷، الحدید: ۲۰)

کھیل کُود اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا۔

بَیان کردہ آیتِ مُقدَّسہ کے تحت تفسیر صِراطُ الْجِنان میں لکھا ہے: اِس آیت میں دُنیا کی حقیقت بَیان کی جارہی ہے تاکہ مسلمان اُس کی طرف راغِب نہ ہوں کیونکہ دُنیا بہت کم نَفْع (فائدہ) والی اور جلد خَتْم ہو جانے والی ہے۔ اِس آیت میں اللہ پاک نے دُنیا کے بارے میں پانچ (5) چیزیں بَیان فرمائی ہیں (1، 2) ...دنیا کی زندگی تو صِرْف کھیل کُود ہے جو کہ بچوں کا کام ہے اور صِرْف اُس کے حُصول میں مِحْنَت و مَشَقَّت کرتے رہنا وَقْت ضائع (Wasting Time) کرنے کے سوا کچھ نہیں۔ (3)... دنیا کی زندگی زِینت و آرائش کا نام ہے جو کہ عَورَتوں کا شیوہ ہے۔ (4،5)... دُنیا کی زندگی آپس میں فَخْر و غُرور کرنے اور مال اور اَولاد میں ایک دوسرے پر زیادَتی چاہنے کا نام ہے اور جب دنیا کا یہ حال ہے اور اِس میں ایسی قباحتیں (بُرائیاں) موجود ہیں تو اِس میں دل لگانے اور اِس کے حُصول کی کوشش کرتے رہنے کی بجائے اُن کاموں میں مشغول ہو جانا چاہئے جن سے اُخْرَوِی زندگی سَنْور سکتی ہے۔ (صراط الجنان، ۹/ ۴۷۰-۴۷۱)

دُنیا کو تُو کیا جانے یہ بِس کی گانٹھ ہے حَرَّافہ — صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے
شہد دِکھائے زہر پلائے، قاتل، ڈائن، شوہر کُش — اس مُردار پہ کیا للچایا دنیا دیکھی بھالی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۸۶)

مختصر وضاحت: (1) یہ دنیا جو بظاہر تجھے بھولی بھالی اور سیدھی سادی نظر آتی ہے، تُو نہیں جانتا کہ یہ ظالم دنیا کیسی مکّار اور زہر کی گٹھڑی ہے، اس نے بڑے بڑوں کا خانہ خراب اور بیڑا غرق کیا ہے۔ **(2)** یہ دنیا ظالم اور مکّار ہے شہد دکھا کر زہر پلاتی ہے۔ ایسی قاتل ہے کہ اپنے خاوند (جو اس سے محبت کرتا ہے اس) کا ہی خون چُوس لیتی ہے اور اس کو تباہ و برباد کر دیتی ہے، تو پھر ایسی مُردار دنیا پر کیوں

مرا جائے، ہزاروں لوگ اس کو آزما چکے ہیں اور آزمائی ہوئی چیز کو مزید کیا آزمانا؟

دُنیا اور مالِ دنیا کی مَحبَّت میں اندھے ہو کر رشتے ناطے توڑ ڈالنے والوں کو بروزِ قیامت کس قدر ذِلّت و رُسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آیئے! اِس بارے میں 2 عبرت آموز حکایت سُنئے اور عبرت سے سَر دُھنئے، چنانچہ

نیلی آنکھوں والی بدصورت بڑھیا

حضرت سَیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں، حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما نے فرمایا: بروزِ قِیامت ایک نیلی آنکھوں والی نہایت بَد صُورت بُڑھیا، جس کے دانت آگے کی طرف نکلے ہوں گے، لوگوں کے سامنے ظاہر ہو گی اور اُن سے پوچھا جائے گا: اِس کو جانتے ہو؟ لوگ کہیں گے: ہم اِس کی پہچان سے اللہ پاک کی پناہ چاہتے ہیں۔ کہا جائے گا: یہ وُہی دُنیا ہے جس پر تم فَخر کیا کرتے تھے، اِسی کی وجہ سے رشتے داریاں کاٹتے تھے، اِسی کے سبب ایک دوسرے سے حَسَد اور دشمنی کرتے تھے۔ پھر اُس (بڑھیا نُما دنیا) کو جہنَّم میں ڈالا جائے گا تو پُکارے گی: اے میرے پَروَردگار! میری پیروی کرنے والے اور میری جماعت کہاں ہے؟ اللہ پاک فرمائے گا: اُن کو بھی اِس کے ساتھ کر دو۔

(موسوعۃ لابن ابی الدنیا، ۵/۷۲، رقم: ۱۲۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجیے! کہ وہ نادان کہ جنہوں نے **دنیا کی خاطر** ڈھیروں گناہ کئے، جو **دنیا کی خاطر** نیکیوں سے دُور رہے، جنہوں نے **دنیا کی خاطر** اعمالِ حسنہ سے منہ موڑا، جو **دنیا کی خاطر** حسد اور غیبت جیسے گناہوں میں مبتلا ہوئے، جنہوں نے **دنیا کی خاطر** جھوٹ بولا اور بد عہدیاں کی، جو **دنیا کی خاطر** بد دیانتی اور چوری میں ملوث ہوئے، جو **دنیا کی خاطر** عَداوت اور دُشمنی کی آگ میں جُھلَستے

رہے، **دنیا کی خاطر** جو آپس کی رشتہ داریاں ختم کر بیٹھے، جنہوں نے **دنیا کی خاطر** فرائض وواجبات ترک کئے، جنہوں نے **دنیا کی خاطر** حلال وحرام کی پروانہ کی اور جس **دنیا کی خاطر** ہم اچھے نیک اور صالح مسلمان نہ بن سکے، قیامت کے دن اسی دنیا کے ساتھ ان بدنصیبوں کو بھی آگ کی نذر کر دیا جائے گا۔ اللہ پاک دنیا کی محبت کو ہمارے دلوں سے نکال کر نماز روزے کی محبت عطا فرمائے۔

تُو ڈر اپنا عنایت کر رہیں اس ڈر سے آنکھیں تَر مِٹا خوفِ جہاں دِل سے مِٹا دُنیا کا غم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مالِ دنیا کی تباہ کاریاں

حضرت سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: زمین سونے چاندی کے سُتونوں جیسے اپنے جگر پارے اُگل دے گی، قاتِل دیکھ کر کہے گا: اِسی (مال ودَولت) کی وجہ سے تو میں نے قَتْل کیا تھا، رشتہ داری توڑنے والا کہے گا: اِسی (مال و دَولت) وجہ سے تو میں نے رشتہ داری توڑی تھی، چور دیکھ کر کہے گا: اِسی مال کی وجہ سے تو میرا ہاتھ کاٹا گیا تھا۔ پھر سب اُس مال کو چھوڑ دیں گے اور کوئی اُس میں سے کچھ نہیں لے گا۔ (مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الترغیب فی الصدقۃ... الخ، ص ۳۹۲، حدیث: ۱۰۱۳)

بیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی اَحمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس وقت سونا چاندی بہت حقیر ہو جائیں گے، ان کی بہتات انہیں معمولی چیز بنادے گی۔ تب مجرمین افسوس کرتے ہوئے کہیں گے کہ افسوس اس حقیر چیز پر ہمارے اعضاء کاٹے گئے۔ (مراٰۃ

المناجیح، ۷/ ۲۵۸)

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مَدَنی قافِلَہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! دنیا اور مالِ دنیا کی مَحَبَّت کس قدر تباہ کُن ہے جو انسان کو رشتے داری توڑنے پر مجبور کر دیتی ہے، لہٰذا ابھی بھی وَقْت ہے، ہوش میں آجان چاہئے، دنیا اور مالِ دنیا کی مَحَبَّت سے پیچھا چھڑا لینا چاہئے، ذرا ذرا سی بات پر رشتے داروں سے رُوٹھنے کی غیر مناسب عادت کو اپنے اندر سے نکال دینا چاہئے، رِشتہ داروں کے لئے اپنے دل میں نرم گوشہ رکھئے، ہمارا کوئی عزیز ہم سے معافی مانگے تو اپنی دَولت یا مَنْصَب پر ناز کرنے کے بجائے اُسے معافی سے نوازنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے، ہم چاہے لکھ پتی ہوں یا اَرب پتی مگر ناراض رشتے داروں سے خود آگے بڑھ کر صُلْح کر کے ثوابِ آخرت کے حقدار بن جایئے، اُن کے حُقوق ادا کرنے میں غفلت سے کام نہ لیجئے، بِلاوَجہِ شرعی رشتہ کاٹنے سے ہمیشہ کے لئے سچّی تَوبہ کیجئے اور یہ سوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیجئے۔

یاد رکھئے! **12 مَدَنی کام "اللہ پاک اور رسولِ کریم** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا پانے والے مدنی کام ہیں، **"12 مَدَنی کام"** جنّت کا حقدار بننے میں بہت معاوِن و مددگار ہیں، **"12 مَدَنی کام"** اپنے ذاتی کِردار کو نکھارنے کے بہترین مدنی نُسخے ہیں، **"12 مَدَنی کام" نمازِ باجماعت کا پابند بنانے والے** ہیں، **"12 مَدَنی کام"** تِلاوتِ قرآن کرنے / سُننے کی سعادت عطا فرمانے والے ہیں، **"12 مدنی کام"** مساجد کی کم ہونے والی رونق کو بڑھانے کا ذریعہ ہیں، **"12 مَدَنی کام"** تعلیمِ قرآن کی دَولت سے مالامال کرنے والے ہیں، **"12 مَدَنی کام"** دُنیوی کام کاج میں مصروف ہو کر زِندگی کے قیمتی اَیّام کو فُضول گزارنے والوں کے لیے **بیداری کا پیغام** دینے والے ہیں، **"12 مَدَنی کام"** گناہوں کی دَلدل میں پھنس کر نیکیوں سے دُور ہونے والوں کو رحمتِ اِلٰہی کی طرف مُتَوَجِّہ کرنے والے ہیں، **"12 مَدَنی کام"** مساجد کی آبادکاری کا ذریعہ ہیں،

"12 مَدَنی کام" شریعت کے مطابق زِندگی گزارنے میں بہترین مدد گار ہیں، **"12 مَدَنی کام"** نیکی کی دعوت کے ذریعے ثواب کا لازوال خزانہ جمع کرنے کا ذریعہ ہیں، **"12 مَدَنی کام"** بہت ساری پریشانیوں، غموں کو راحت و آرام میں بدلنے کا سبب ہیں، **"12 مَدَنی کام" عاشقانِ رسول** کی مسجد بھرو تحریک، دعوتِ اسلامی کی دُنیا بھر میں تشہیر کا ذریعہ ہیں، **"12 مَدَنی کام"** دُنیا و آخرت کی فلاح و کامیابی پانے کا راستہ ہیں، **"12 مَدَنی کام"** قبر کی تیّاری کے لیے رہنمائی کرنے والے ہیں، **"12 مَدَنی کام"** جاہل کو دَولتِ عِلْم سے مالامال کرنے والے ہیں۔ اِن **"12 مَدَنی کاموں"** میں سے **"5 مَدَنی کام"** روزانہ کے ہیں، **"5 مَدَنی کام"** ہفتہ وار اور **"2 مَدَنی کام"** ماہانہ ہیں۔

ہو سکتا ہے کہ **"12 مَدَنی کاموں"** کے فضائل سُن کر یہ ذِہن بنا ہو کہ اب تو ذِمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی کے ساتھ مل جُل کر اِن **"12 مَدَنی کاموں"** میں عَمَلی طور پر شامل ہو جانا چاہئے۔ تو آیئے! **"12 مَدَنی کاموں"** کے ذریعے **"اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش"** کے مُقدّس جذبے کو پانے کے لئے ابھی سے کمربستہ ہو جایئے۔

آیئے! اپنے اِس پختہ عزم کا اِظہار کرتے ہوئے مل کر نعرہ لگاتے ہیں کہ

صبح و شام ☆ 12 مَدَنی کام -- صبح و شام ☆ 12 مَدَنی کام -- صبح و شام ☆ 12 مَدَنی کام

اللہ کریم ہمیں **12 مَدَنی کاموں** میں خوش دلی کے ساتھ حِصّہ لینے کی تَوفیق نصیب فرمائے۔ آمین

یاد رہے! ذیلی حلقے کے **12 مَدَنی کاموں** میں سے ماہانہ ایک مَدَنی کام **"مَدَنی قافِلہ"** بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلوں کی بَرَکت سے نہ جانے کتنے لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا ہو چکا ہے۔ ☆ مَدَنی قافِلے میں سفر کرنے سے نیک لوگوں کی صحبت مُیَسَّر آتی ہے۔ ☆ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے مسجد میں نَفْلی اِعتکاف کرنے کی سعادت ملتی ہے۔ ☆ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے بے نمازیوں کو

نمازوں کی اَہَمِّیَّت معلوم ہوتی ہے۔☆مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے بہت سے دِینی مسائل سیکھنے کی سعادت ملتی ہے۔☆مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے مسجدوں میں ذِکْر و اَذکار، دَرْس و بَیانات کا سِلْسِلہ جاری رہتا ہے۔☆مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔☆مساجد کو آباد کرنے کی تو کیا ہی بات ہے! حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی بندہ ذِکْر و نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ پاک اُس سے ایسے خوش ہوتا ہے، جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔ (ابن ماجه، کتاب المساجد... الخ، باب لزوم المساجد... الخ، ۱/۴۳۸، رقم: ۸۰۰)

آیئے! بطورِ ترغیب مَدَنی قافِلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

19 سال پرانے مرض میں کمی آگئی

باب المدینہ (کراچی) کے عَلاقے ناظِم آباد کے مقیم ایک عمر رسیدہ اسلامی بھائی تقریباً 19 سال سے سانس کے مَرَض میں مُبْتَلا تھے۔ بسا اوقات مَرَض کی شِدَّت کی وجہ سے اُنہیں شدید تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا، کبھی آدھی رات کو طبیعت بگڑ جاتی تو اُسی وَقْت ڈاکٹر (Doctor) کے پاس جانا پڑتا۔ الغَرَض عِلاج میں کوئی کمی نہ چھوڑی جاتی۔ اُن کی خوش قسمتی کہ ایک مرتبہ عاشقانِ رسول کے ہمراہ تین (3) دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصِل ہوئی، مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے جہاں اُن کے شب و روز عبادتِ الٰہی میں گزرے، عِلْمِ دِین حاصِل کرنے کا موقع ملا اور وہیں اُنہیں دیگر بَرَکات بھی نصیب ہوئیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے کے دوران اُنہیں اِنجکشن کی حاجت پیش آئی نہ ہی کسی ڈاکٹر کے پاس جانا پڑا بلکہ وہاں ایسا اِطمینان اور سُکون ملا کہ جو اِس سے پہلے کبھی نہ ملا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے اُن کے 19 سال پُرانے مَرَض میں نُمایاں کمی آگئی۔

دُور بیماریاں اور پریشانیاں ہوں گی بس چل پڑیں، قافلے میں چلو
ہو گا لُطفِ خُدا، آؤ بھائی دُعا مِل کے سارے کریں، قافلے میں چلو
فائدہ آخِرت کے بنانے میں ہے سب مُبلِّغ کہیں، قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ۶۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صُلح کرنے تشریف لے گئے

ایک مَرتبہ حضرت سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی احادیثِ مبارکہ بیان فرمارہے تھے، اِس دَوران فرمایا: ہر وہ شخص جو رشتے داری توڑنے والا ہو وہ ہماری محفِل سے اُٹھ جائے۔ ایک نوجوان اُٹھ کر اپنی پھُوپھی کے ہاں گیا، جس سے اُس کا کئی سال پُرانا جھگڑا تھا، جب دونوں ایک دوسرے سے راضی ہوگئے تو پھُوپھی نے اُس نوجوان سے کہا: تم جا کر اِس کا سبب پوچھو، آخِر ایسا کیوں ہوا؟ (یعنی سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اِعلان کی کیا حکمت ہے؟) نوجوان نے حاضِر ہو کر جب پوچھا تو حضرت سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرشاد فرمایا: میں نے حُضورِ انور، شاہِ بحر و بر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے یہ سُنا ہے: جس قوم میں رشتے داری توڑنے والا موجود ہو، اُس قوم پر اللہ کریم کی رَحمت کا نُزول نہیں ہوتا۔ (الزواجر، قطع الرحم، ۲/۱۵۳)

مجلس "مَدَنی اِنعامات"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! پہلے کے مسلمان کس قدَر خوفِ خدا رکھنے والے ہُوا کرتے تھے! خوش نصیب نوجوان نے اللہ کریم کے ڈر کے سبب فوراً اپنی پھوپھی کے پاس خود حاضِر ہو

کر صُلْحُ کی ترکیب کرلی۔ سبھی مسلمان غور کریں کہ خاندان میں کس کس سے اَن بَن ہے، جب معلوم ہو جائے تو اب اگر شَرعی عذر نہ ہو تو فوراً ناراض رشتے داروں سے **"صُلْح وصفائی"** کی ترکیب شُروع کر دیں۔ اگر جُھکنا بھی پڑے تو بے شک رِضائے الٰہی کیلئے جُھک جائیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سَربُلندی پائیں گے۔ فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللہُ** یعنی جو اللہ پاک کے لئے عاجِزی کرتا ہے اللہ کریم اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۶/۲۷۶، حدیث: ۸۱۴۰)

رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک کی مَدَنی سوچ پانے کا ایک بہترین ذریعہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہوجانا بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم وبیش 104 شُعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس مَدَنی انعامات"** بھی ہے۔ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خواہش کے مُطابق اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور جامعاتُ المدینہ و مَدارِسُ المدینہ کے طلبہ و طالبات کو باعمل بنانے اور اِنہیں مَدَنی اِنعامات پر عمل کی ترغیب دِلانے کے لئے **"مجلس مَدَنی اِنعامات"** کا قِیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: کاش! دیگر فرائض و سُنَن کی بجا آوَری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں مَدَنی انعامات کو اپنی زندگی کا معمول بنالیں۔ کاش! تمام ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی بھی اپنے اپنے حلقوں میں مَدَنی اِنعامات کے رسائل کو عام کردیں۔ کاش! ہر مسلمان اپنی قَبْر و آخِرت کی بہتری کے لئے مَدَنی اِنعامات کو اِخلاص کے ساتھ اپنا کر اللہ پاک کے فضل و کرم سے جَنّتُ الْفردوس میں مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوسی بننے کا عظیم ترین اِنعام پالے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صِلۂ رِحمی کے مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے صِلۂ رِحمی کے بارے میں چند مدنی پھول سُننے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔ پہلے دو فرامین مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے:

(1): ہر حُسنِ سُلوک صَدَقہ ہے غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب کل معروف صدقۃ، ۳/ ۳۳۱، رقم: ۴۷۵۴) (2): جس نے والدین سے حُسنِ سُلوک کیا اُسے مبارَک ہو کہ اللہ پاک نے اُس کی عُمر بڑھادی۔ (مستدرک، کتاب البر والصلۃ، باب من بر والدیہ... الخ، ۵/ ۲۱۳، حدیث: ۷۳۳۹)

☆ صِلۂ رِحم واجِب ہے اور قَطعِ رِحم حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ (بہار شریعت، ۳/ ۵۵۸)

☆ رشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقتًا صِلۂ رِحمی یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتا ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقُوق کی رعایت و لحاظ کرو۔ (رَدُّالْمُحتار، ۹/ ۶۷۸) ☆ صِلۂ رِحمی کی مُختلِف صورَتیں ہیں، اُن کو ہَدِیّہ و تحفہ دینا اور اگر اُنہیں کسی بات میں تمہاری اِمداد درکار ہو تو اِس کام میں اُن کی مدد کرنا، اُنہیں سلام کرنا، اُن کی ملاقات کو جانا، اُن کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، اُن سے بات چیت کرنا، اُن کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔ (کتاب الدُّرَر الحکام، ۱/ ۳۲۳) ☆ رشتے داروں سے ناغہ دے

کر ملتا رہے یعنی ایک دن ملنے کو جائے دوسرے دن نہ جائے کہ اِس طرح کرنے سے مَحَبَّت واُلفت زیادہ ہوتی ہے، بلکہ قَرابَت داروں سے جُمعہ جُمعہ ملتا رہے یا مہینے میں ایک بار۔(کتاب الدُرَر الحکام، ۱/۳۲۳) ☆حق اور جائز باتوں میں قبیلے اور خاندان والوں کو مُتَّحد ہونا چاہئے یعنی اگر رشتے دار حق پر ہوں تو دوسروں سے مقابلہ اور اِظہارِ حق میں سب مُتَّحِد ہو کر کام کریں۔(کتاب الدُرَر الحکام، ۱/۳۲۳)☆رشتے دار حاجت پیش کرے تو ردّ کر دینا گناہ ہے، جب اپنا کوئی رشتے دار کوئی حاجت پیش کرے تو اُس کی حاجت روائی کرے، اس کو رَد کر دینا رِشتہ توڑنا ہے۔(کتاب الدُرَر الحکام، ۱/۳۲۳)صِلۂ رِحمی کے حوالے سے مزید معلومات حاصِل کرنے کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صُلْح کرلی"** کا مطالعہ کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312صفحات)اور 120 صَفْحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تَرْبِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ "**فتاویٰ شامی**" میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فَرمانِ رَحمت نِشان ہے: جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغْفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔[1]

ذِکْر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے میری فُضُول گوئی کی عادَت نکال دو

---

[1] ... معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/ ۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆ نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کے لیے جب تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے بیان کا موضوع ہے "**ناچاقیوں کا علاج**"۔ چونکہ ناچاقیوں کا علاج، اس کے اسباب جانے بغیر ناممکن ہے، لہٰذا ناچاقیوں کے اسباب اوران کی تباہ کاریوں کے تعلق سے آیاتِ مبارکہ، احادیثِ کریمہ اور نصیحت و عبرت کے مدنی پھول یہاں بیان کئے جائیں گے۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

سننے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ **اللہ** پاک ہمارے گھروں کو شریعت و سُنّت کا گہوارہ بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَوس و خَزْرَج کی داستان

مدینۂ منورہ میں عرب کے دو قبیلے رہتے تھے، ایک کا نام "اَوس" تھا، دوسرے کا نام "خَزْرَج"۔ اَوْس و خزرج پہلے تو بڑے اتفاق و اتحاد کے ساتھ مِل جُل کر رہتے تھے مگر پھر عربوں کی فطرت کے مطابق اِن دونوں قبیلوں میں لڑائیاں شروع ہو گئیں۔ یہاں تک کہ آخری لڑائی جو "جنگ بُعاث" کے نام سے مشہور ہے، یہ جنگ اس قدر ہولناک اور خونریز تھی کہ اس میں اَوس و خزرج کے تقریباً تمام نامور بہادر لڑ بھڑ کر مر گئے، یوں آپس کے جھگڑوں اور باہمی دشمنی کی وجہ سے یہ دونوں قبیلے بے حد کمزور ہو گئے۔

اِسلام قبول کرنے کے بعد رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مقدس تعلیم و تربیت کی بدولت اوس و خزوج کے تمام پُرانے اختلافات ختم ہو گئے اور یہ دونوں قبیلے آپس میں محبت اور پیار کے ساتھ رہنے لگے۔ اِن لوگوں نے اسلام اور مسلمانوں کی بے پناہ امداد و نصرت کی، اِس لئے تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان خوش بختوں کو "**انصار**" کے معزز لقب سے سرفراز فرمایا۔ یہاں تک کہ ان سے پیار کو ایمان کی نشانی قرار دیا، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ شاہِ بنی آدم، تاجدارِ حرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ایمان کی نشانی انصار سے محبت کرنا ہے اور منافقت کی نشانی انصار سے بغض رکھنا ہے۔ (بخاری،

کتاب مناقب الانصار، باب حبّ الانصار، ۲/ ۵۵۵، الحدیث: ۳۷۸۴)

ایک بار اَوس و خَزْرج کے کچھ افراد مل جل کر ایک چوپال میں بیٹھے محبت بھری باتیں کر رہے تھے کہ ادھر سے ایک یہودی گزرا، اس نے جب دیکھا کہ اسلام نے اَوْس و خزرج کے درمیان اختلافات کو دُور کر کے انہیں محبت و خلوص کے رنگ میں رنگ دیا ہے، یہ دیکھ کر وہ حسد میں مبتلا ہو گیا اور اس نے ایک یہودی نوجوان کو وہ نظمیں یاد کروائیں جو بُعاث کی جنگ کے بارے میں اَوس و خزرج کے شاعروں نے کہی تھیں، پھر اس سے کہا کہ جا کر اَوس و خزرج کے مجمع میں بیٹھ کر انہیں یہ نظمیں سناؤ، جب اس نے یہ نظمیں سنائیں تو اوس و خزرج کے جذبات پھر سے بھڑک اٹھے اور دونوں بولے کہ آؤ پھر سے دو دو ہاتھ ہو جائیں۔ یہاں تک کہ سب اسلحہ لے کر جنگ کے میدان میں پہنچ گئے۔ جب رسولِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ بڑی جلدی سے میدانِ جنگ پہنچے، فریقین کو روکا اور فرمایا: میں تمہارے درمیان موجود ہوں اور تم جاہلیت کی جنگ لڑنے جا رہے ہو؟

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نصیحت سن کر ان دونوں نے سمجھ لیا کہ یہ شیطانی چال اور یہود کی سازش تھی، چنانچہ دونوں نے توبہ کی اور ایک دوسرے کو گلے لگایا اور محبت کے ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قیادت میں واپس اپنے اپنے گھروں کو آ گئے۔ (صراط الجنان، ۲/ ۹ ملخصًا)

دنیا کے جھگڑوں سے یکسر چھڑا کر غیروں کی اُلفت کو دِل سے مٹا کر
شاہِ والا مجھے اپنا بنالو اپنا بنالو مجھے اپنا بنالو

(سامانِ بخشش، ص ۱۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَوس و خزرج کی اس داستان سے دو مدنی پھول حاصل ہوتے ہیں۔

ایک مدنی پھول تو یہ ملا کہ جب بھی کہیں لڑائی جھگڑے کی آگ سلگنے لگے تو ایک سچے اور اچھے مسلمان کا کام ہے کہ اپنے کریم آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے لڑائی جھگڑے کی آگ کو بجھانے کی کوشش کرے۔ جبکہ صلح صفائی کے نام پر اِدھر کی اُدھر اور اُدھر کی اِدھر لگانا، ساتھ میں مرچ مصالحہ بھی شامل کر دینا، باہمی تنازع کو مزید ہوا دینا اور لڑائی جھگڑے کا طلبگار رہنا، یہ شیطان اور اس کے ساتھیوں کا طریقہ ہے۔

دوسرا مدنی پھول یہ بھی حاصل ہوا کہ لڑائی جھگڑا امن کی فضا کو خراب کرنے کے ساتھ ساتھ فریقین کو کمزور کرتا اور انہیں معاشی اور معاشرتی خسارے میں مبتلا کر دیتا ہے۔ جیسا کہ **اَوس و خزرج** کے قبائل جب جنگ لڑتے تو ان کا مال بھی ضائع ہوتا، جانیں بھی ضائع ہو جاتیں جبکہ ہاتھ کچھ نہ آتا، بلکہ اُلٹا یہ بے حد کمزور ہو جاتے۔ لڑائی جھگڑے کے انہی نقصانات کے پیشِ نظر کہا جاتا ہے کہ لڑائی جھگڑا شیطانی کام ہے۔ شیطان ہی اس کوشش میں رہتا ہے کہ کسی طرح لڑائی جھگڑے کی آگ کو سلگا دے، چنانچہ شیطان کے اِس خطرناک وار سے خبردار کرتے ہوئے **پارہ15 سُورۂ بنی اِسرائیل کی آیت نمبر53** میں اللہ کریم اِرشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۵۳﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک شیطان اُن کے آپس میں فَساد ڈال دیتا ہے بیشک شیطان آدمی کا کُھلا دشمن ہے۔

اِسی طرح **پارہ7 سُوْرَۃُ مَائِدَہ کی آیت نمبر91** میں ارشادِ رحمٰن ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ

ترجَمۂ کنزالایمان: شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بَیر اور

وَالْبَغْضَآءَ (پ۷، المائدۃ: ۹۱) دشمنی ڈلوادے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیاتِ کریمہ کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم اپنے معاشَرے پر نظر دوڑائیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ آج شیطان اپنے اِس وار میں کامیاب ہو رہا ہے، مثلاً کہیں خاندان کے چھوٹا بڑا ہونے پر جھگڑا ہو رہا ہے تو کہیں اپنی قوم کی بے جا طرفداری کی وجہ سے ایک دوسرے سے اُلجھے ہوئے ہیں، کہیں اِدارے والوں سے گالَم گلوچ کا سلسلہ ہے تو کہیں اَساتِذہ وطَلَبہ میں ٹھنی ہوئی ہے، کہیں میاں بیوی کے درمیان جھگڑا زور پکڑتا جارہا ہے تو کہیں ساس بہو میں اَن بَن ہے، کہیں دکاندار وکاروباری حصّے دار آپس میں دست وگریباں ہیں تو کہیں مالک مکان وکرائے داروں میں ہاتھاپائی ہو رہی ہے، کہیں کنڈیکٹر اور سُواریوں میں لڑائی جھگڑا ہو رہا ہے تو کہیں ٹھیہ لگانے والوں میں تلخ کلامی ہو رہی ہے، کہیں ڈاکٹر ومریض ایک دُوسرے سے بے صبری کا مظاہرہ کررہے ہیں تو کہیں ٹھیکیدار وملازمین آپس میں گتھم گتھا ہیں، کہیں پڑوسی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں تو کہیں رشتے داروں میں خانہ جنگی کا ماحول گرم ہے، کہیں امام ومقتدیوں میں دُوریاں بڑھتی جارہی ہیں تو کہیں مسجد کمیٹی اور نمازی حضرات آپس میں راضی نہیں ہیں، کہیں جان قربان کرنے کے دعوے کرنے والے دوستوں (Friends) میں ناچاقیوں کا سلسلہ ہے تو کہیں پورا گھر ہی گویا میدانِ جنگ کا تصور پیش کررہا ہے۔ اگر ہم رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فَرامین پر عمل پیرا ہوتے تو آج ہمارے مُعاشرے میں ناچاقیوں کی بھرمار نہ ہوتی اور ہر طرف الفت وبھائی چارے کے نظارے ہوتے۔

آیئے! **لڑائی جھگڑوں کی تباہ کاریوں** پر مُشْتَمِل چار(4) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے اور عبرت کے مَدَنی پھول چنئے:

لڑائی جھگڑوں کی مذمت پر 4فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(1)فرمایا: بندہ اِیمان کی حقیقت میں اُس وَقْت تک کَمال کو نہیں پہنچ سکتا، جب تک کہ وہ حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا نہ چھوڑ دے۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت، ۷/ ۱۰۱، حدیث: ۱۳۹)

(2)فرمایا: جو شخص بے جا جھگڑتا ہے، وہ ہمیشہ اللہ پاک کی ناراضی میں ہوتا ہے، یہاں تک کہ اُسے چھوڑ دے۔ (موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب الصَّمْت وآداب اللِّسان، باب ذم الخصومات، ۷/ ۱۱۱، حدیث: ۱۵۳)

(3) فرمایا: کوئی قوم ہدایت پر رہنے کے بعد گمراہ نہیں ہوئی مگر جھگڑوں کے سبب۔ (ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الزخرف، ۵/ ۱۷۰، حدیث: ۳۲۶۴)

(4)فرمایا: اللہ پاک کے ہاں سب سے ناپسندیدہ شخص وہ ہے، جو بہت زیادہ جھگڑالو ہو۔ (بخاری، کتاب المظالم، باب قول اللّٰہ تعالی: وھو الد الخصامِ، ۲/ ۱۳۰، حدیث: ۲۴۵۷)

جبکہ جو شخص جھگڑا نہ کرے اس کے بارے میں پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو غلطی پر ہوتے ہوئے جھگڑنا چھوڑ دے اس کے لئے جنت کے کنارے پر ایک گھر بنایا جائے گا اور جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑنا چھوڑ دے گا اس کے لئے جنت کے درمیان میں ایک گھر بنایا جائے گا۔ (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی المراء، حدیث: ۲۰۰۰، ۳/ ۴۰۰)

آیئے! ہم نیت کرتے ہیں کہ آئندہ کبھی بھی لڑائی جھگڑے میں مبتلا نہیں ہوں گے اور ہمیشہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے صلح صفائی کی کوشش کریں گے۔ امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے ایک شعر کے ذریعے کتنی پیاری نصیحت فرماتے ہیں۔

کوئی دُھتکارے یا جھاڑے بلکہ مارے صَبْر کر　　مَت جھگڑ ،مت بَڑبَڑا ، پا اَجر ربّ سے صَبْر کر

(وسائل بخشش مرمم،ص۶۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بے جاغُصّہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بے جاغُصّہ بھی ایک ایسا خطرناک مرض ہے جو بڑے بڑے فتنے پیدا کرتا اور ناچاقیوں کے دروازے کھولتا ہے۔ غُصّہ نفس کے اُس جوش کا نام ہے، جو دوسرے سے بدلہ لینے یا اسے دَفع (دُور) کرنے پر اُبھارے۔(مرآۃ المناجیح،۶/۶۵۵)

بے جاغُصّے سے جنَم لینے والی 16 بُرائیوں کی نشاندہی

بے جاغُصّے کے سبب بَہُت ساری بُرائیاں جنم لیتی ہیں جو آخِرت کیلئے تباہ کُن ہیں، مَثَلاً☆غصے کے سبب حسد پیدا ہو جاتا ہے۔☆غصے کے سبب غیبتیں ہوتی ہیں۔☆غصہ چغلی لگانے پر اُبھارتا ہے۔☆غصہ کینے(یعنی دل میں چھپی ہوئی دُشمنی) کو جنم دیتا ہے۔☆غصہ رشتے داریاں ختم کرواتا ہے۔☆غصہ جھوٹ کی طرف لے جاتا ہے۔☆غصے کے سبب انسان لوگوں کی عزّتوں کو تار تار کر دیتا ہے۔☆غصے کے سبب اپنے سے کم مرتبے والے مسلمانوں کو کم تر سمجھنے کی گھٹیا سوچ جنم لیتی ہے۔☆غصے کے سبب فریقین میں گالی گلوچ کا سلسلہ چل نکلتا ہے۔☆غصے کے سبب انسان تکبُّر میں مُبْتَلا ہو جاتا ہے۔☆غصے میں مُبْتَلا انسان بے جا مار دھاڑ پر اُتر آتا ہے۔☆غُصّے والا انسان دوسروں کا مذاق اُڑاتا ہے۔☆غُصّہ انسان کو دوسروں کی کاٹ کرنے پر اُکساتا ہے۔☆غُصّے والا کسی کا لحاظ نہیں رکھتا۔☆بعض اوقات بے جاغُصّے کی نحوست کی وجہ سے ہنستا بستا گھر اُجڑ جاتا ہے، یعنی میاں بیوی میں طلاق تک نوبت پہنچ جاتی ہے، پھر شوہر بعد میں افسوس کرتا ہے کہ یہ سب کچھ غُصّے میں ہو گیا ہے، مجھے

تو پتہ ہی نہیں چلا،ہاں! پتہ اُس وقت چلتا ہے جب پانی سر سے گزر چکا ہوتا ہے۔☆غُصّے میں مبتلا شخص اپنے مخالف کے نقصان پر راضی اور خوش ہوتا ہے اور☆غصہ کرنے کے سب اِحسان فراموشی جیسی خراب عادت جنم لیتی ہے وغیرہ۔

بعضوں کا غُصّہ دل میں چُھپا رَہتا ہے اور برسوں تک نہیں جاتا،اسی غُصّے کی وجہ سے وہ شادی غمی کے مواقع پر ایک دُوسرے کے ہاں شرکت نہیں کرتے۔ بعض لوگ اگر بظاہر نیک بھی ہوتے ہیں پھر بھی غُصّہ دل میں چُھپا کر رکھتے ہیں،اس کا اظہار یوں ہو جاتا ہے کہ اگر پہلے اس پر اِحسان کرتے تھے تو اب نہیں کرتے ، اب اُس کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش نہیں آتے،نہ ہمدردی کا مُظاہَرہ کرتے ہیں،اگر اس نے کوئی اجتِماعِ ذکر و نعت وغیرہ کا اِہتِمام کیا تو مَعاذَ اللہ صرف نفس کیلئے ہونے والی ناراضی اور غُصّہ کی وجہ سے اس میں شرکت سے اپنے آپ کو محروم کر لیتے ہیں۔ بعض رشتے دار ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کے ساتھ آدمی لاکھ اچھا سُلوک کرے مگر وہ راہ پر آتے ہی نہیں ، مگر ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ ”جامِعِ صغیر“ میں ہے:صِلْ مَنْ قَطَعَكَ یعنی جو تجھ سے رِشتہ کاٹے تُو اس سے جوڑ۔(جامع صغیر،ص۳۰۹،حدیث:۵۰۰۴)

آیئے!ہم نیت کرتے ہیں کہ آئندہ بے جا غُصّہ نافذ کرنے سے بچنے کی پوری کوشش کریں گے۔

سُن لو نقصان ہی ہوتا ہے بِالآخِر ان کو
نفس کے واسطے غُصّہ جو کیا کرتے ہیں

(وَسائلِ بخشش مُرَمَّم،ص۲۹۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چُغلی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! چغلی بھی ایک ایسی منحوس بیماری ہے جو بہت سی چیزوں کی تباہی وبربادی اور آپس میں ناچاقی کا سبب بنتی ہے۔

چُغلی کسے کہتے ہیں؟

امام نَوَوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے منقول ہے: کسی کی بات نقصان پہنچانے کے ارادے سے دوسروں کو پہنچانا چُغلی ہے۔(عمدۃ القاری، ۲/۴ ۵۹، تحت الحدیث:۲۱۶)

لوگوں کے درمیان فساد ڈالنے کے لئے ایک کی بات دوسرے تک پہنچانا چغلی کہلاتا ہے۔(الزواجر عن اقتراف الکبائر، البلب الثانی، الکبیرۃ الثانیۃ والخمسون بعد المأتین: النمیمۃ، ۲/۴۶)

چُغلی کی مثالیں

مثلاً کسی طالب علم کا کسی دُوسرے کو سزا دِلوانے کے لیے اُستاذ سے شکایت کرنا، میاں بیوی کے درمیان تلخیاں پیدا کرنے کی خاطر ان کے سامنے ایک دوسرے کی کمزوریاں بیان کرنا، بھائی کو بھائی سے لڑوانے کے لیے اُس کے عیب ظاہر کرنا، اولاد کو ماں باپ سے دُور کرنے کے لیے ان میں پائی جانے والی بُرائیوں کا ذکر کرنا وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب مثالیں موقع محل کی مناسبت سے چُغلی میں شامل ہوں گی۔

چُغل خوری کی تباہ کاریاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! افسوس صد افسوس! آج ہمارے معاشرے میں چغلی کا مرض تیزی کے ساتھ عام ہوتا جارہا ہے۔ پہلے کے لوگوں میں احترامِ مسلم کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر

بھرا ہوا ہوتا تھا اور ہر مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کی عزّت کی حفاظت کرتا تھا، مگر آہ! اب ہر طرف نفرتوں کی دیواریں قائم ہوچکی ہیں۔ چُغلی کی اس تباہ کن بیماری کے سبب گویا کہ اب گھر گھر میدانِ جنگ بنا ہوا ہے، چنانچہ کَل تک جو ایک دوسرے پر جان نچھاور کرنے کے دعوے کیا کرتے تھے، جو ایک دوسرے کی عزّت کی حفاظت کرنے والے تھے، جن کی دوستی اور اُن کے اِتّفاق واِتّحاد کی مثالیں دی جاتی تھیں، جنہیں ایک دوسرے کے خلاف ایک لفظ سُننا بھی گوارا نہ تھا، جو ایک دوسرے کے بغیر کھانا تک نہیں کھاتے تھے، جو بُرے وَقْت میں ایک دوسرے کے کام آتے تھے، جو ایک دوسرے کو نیکی کے کاموں کی ترغیبیں دِلایا کرتے تھے، چغل خوری جیسے مَنحوس شیطانی کام کی نَحوست کے سبب اُن کے درمیان نفرتوں کی ایسی مضبوط دیواریں قائم ہوجاتی ہیں کہ پھر وہ ایک دوسرے کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ یوں سمجھئے کہ جس طرح آگ(Fire) گھروں، فیکٹریوں، کمپنیوں، گوداموں، جنگلات، گاؤں دیہات اور مختلف چیزوں کو گھنٹوں نہیں بلکہ مِنٹوں میں جَلا کر تباہ و برباد کرڈالتی ہے، اِسی طرح نسلوں، قوموں، گھروں، خاندانوں، اداروں، تنظیموں اور تحریکوں کا اَمن خراب کرنے اور دلوں میں نفرتوں کا بیج بونے میں اکثر **چغل خوری** ہی کی تباہ کاریاں نظر آتی ہیں۔

آیئے! عبرت کے لئے 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے:

چغلی کے متعلق 3 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(1) ارشاد فرمایا: غیبت اور چغلی ایمان کو اس طرح کاٹ دیتی ہیں جیسے چرواہا درخت کو کاٹ دیتا ہے۔

(الترغیب و الترھیب، کتاب الادب، رقم: ۴۳۶۲، ج ۳، ص ۴۰۵)

(2)ارشاد فرمایا: چغلی کھانے کے لئے اِدھر اُدھر پھرنے والے، دوستوں کے درمیان جدائی ڈالنے والے اور بے عیب لوگوں کی خامیاں نکالنے والے اللہ پاک کے بد ترین بندے ہیں۔ (مسنداامام احمد،مسند الشامیین،حدیث عبدالرحمن بن غنم الاشعری، ۶/۲۹۱،حدیث:۱۸۰۲۰)

(3)ارشاد فرمایا: لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ یعنی چغل خور جنت میں داخل نہ ہو گا۔

(بخاری،کتاب الادب، باب مایکرہ من النمیمۃ، ۴/۱۱۵،حدیث ۶۰۵۶)

بیان کردہ آخری حدیثِ مبارکہ کے تحت حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قَتَّات وہ شخص ہے جو دو مخالفوں کی باتیں چھپ کر سُنے اور پھر انہیں زیادہ لڑانے کے لیے ایک کی بات دوسرے تک پہنچائے، اگر یہ شخص ایمان پر مرا تو جنت میں اولاً نہ جائے گا بعد میں جائے تو جائے، اگر کفر پر مرا تو کبھی وہاں نہ جائے گا۔ (مرآۃ المناجیح،۶/۴۵۲)

آیئے! ہم نیت کرتے ہیں کہ آئندہ نہ چغلیاں کریں گے اور نہ ہی چغلیوں پر کان دھریں گے۔

محبتوں کے چور،،، چغل خور،،، چغل خور،،، محبتوں کے چور،،، چغل خور،،، چغل خور

قفلِ مدینہ----لگا رہے گا----اِنْ شَاءَ اللہ

خطاؤں کو میری مِٹا یاالٰہی! مجھے نیک خَصلت بنا یاالٰہی!
مجھے غیبت و چُغلی و بدگمانی کی آفات سے تُو بچا یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۰۰و۱۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جھوٹ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ناچاقیوں اور آپس کی اَن بَن کا ایک اہم سبب جھوٹ بولنا بھی ہے۔

جھوٹ کی تعریف

کسی کے بارے میں خلافِ حقیقت خبر دینا (جھوٹ کہلاتا ہے)۔ قائل (یعنی جھوٹی خبر دینے والا) گنہگار اس وقت ہو گا جبکہ (بلاضرورت) جان بوجھ کر جھوٹ بولے۔ (حدیقۃ ندیۃ، القسم الثانی، المبحث الاول، ۴/۱۰)

آیئے! اَحادیثِ مُبارَکہ میں بَیان کردہ جُھوٹ کی مُختلف تباہ کاریاں سُنتے ہیں، چنانچہ

جُھوٹ کے بھیانک نتائج

☆جب بندہ جُھوٹ بولتا ہے، اس کی بَدبُو سے فِرِشتہ ایک مِیل دُور ہو جاتا ہے۔ (ترمذی، باب ماجاء في الصدق والكذب، ۳/۳۹۲، حدیث: ۱۹۷۹) ☆جُھوٹ بولنا سب سے بَڑی خِیانت ہے۔ (ابوداود، کتاب الادب، باب في المعاريض، ۴/۳۸۱، حدیث: ۴۹۷۱) ☆جُھوٹ ایمان کے مُخالِف ہے۔ (مسند امام احمد، مسند ابي بكر الصديق، حدیث: ۱، ۱۶/۲۲) ☆لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنے والے کیلئے ہَلاکت ہے۔ (ترمذی، کتاب الزهد، باب ماجاء من تكلم بالكلمة ليضحك الناس، ۴/۱۴۲، حدیث: ۲۳۲۲) ☆لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنے والا دوزخ کی اِتنی گہرائی میں گِرتا ہے جو آسمان و زمین کے درمیانی فاصلے سے زِیادہ ہے۔ (شعب الایمان، باب في حفظ اللسان، حدیث: ۴، ۴۸۳۲/۲۱۳) ☆جھوٹ بولنے سے مُنہ کالا ہو جاتا ہے۔ (شعب الایمان، باب في حفظ اللسان، ۴/۲۰۸، حدیث: ۴۸۱۳) ☆جھوٹی بات کہنا کبیرہ گُناہ ہے۔ (معجم کبیر،

حدیث:۱۸، ۲۹۳/۱۴۰ ملخصاً) ☆جُھوٹ بولنا مُنافِق کی نشانیوں میں سے ایک نِشانی ہے۔(مسلم،کتاب الایمان،باب خصال المنافق،حدیث:۱۰۶ ،ص ۵۰)☆جھوٹ بولنے والے قِیامت کے دن، اللہ کریم کے نزدیک سب سے زِیادہ ناپسندیدہ اَفراد میں شامِل ہوں گے۔(کنز العمال، ۱۶/ ۳۹،حدیث:۴۴۰۳۷)

میں جُھوٹ نہ بولوں کبھی گالی نہ نِکالوں! اللہ مَرَض سے تُو گُناہوں کے شِفا دے!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۱۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جُھوٹ آخِرت کیلئے کتنی نُقْصان دِہ چیز ہے۔اس لیے عَقْلمند وہی ہے کہ جو جُھوٹ سے پیچھا چُھڑا کر ہمیشہ سچ کا دامَن تھامے رہے۔سچ بولنے سے اِنْسان نہ صِرف جھوٹ کی اِن وَعِیدوں سے بچ سکے گا بلکہ سچ بولنے کے فَوائد سے بھی مالامال ہو گا۔ چُنانچہ

سچ بولنے کے 10 فوائد

حکیمُ الامّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:(1)جو شَخْص سچ بولنے کا عادی ہو جائے، اللہ کریم اُسے نیک کار بنادے گا۔(2)اس کی عادت اچھے کام کرنے کی ہو جائے گی۔(3)اُس کی بَرَکت سے وہ مرتے وَقْت تک نیک رہے گا۔(4) بُرائیوں سے بچے گا۔(5)جو اللہ کریم کے نزدیک صِدّیق ہو جائے اس کا خاتِمہ اچھا ہوتا ہے۔(6)وہ ہر قسم کے عَذاب سے مَحفُوظ رہتا ہے۔(7) ہر قسم کا ثَواب پاتا ہے۔(8) دُنیا بھی اُسے سچّا کہنے، اچھا سمجھنے لگتی ہے۔(9)اُس کی عزّت لوگوں کے دِلوں میں بیٹھ جاتی ہے۔(مرآۃ المناجیح،۶/ ۴۵۲)(10)سچ ایک ایسا نُور ہے جو سچ بولنے والوں کے دلوں کی ہدایت کا سبب بنتا ہے، جس قَدَر اُنہیں اپنے رَبِّ کریم کا قُرب حاصِل ہوتا ہے، اُتنا ہی اُنہیں وہ نُور حاصِل ہوتا جاتا

ہے۔(تفسیر روح البیان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۵، ۷/ ۱۷۵)

آیئے! ہم نیت کرتے ہیں کہ آئندہ جھوٹ سے بچیں گے اور ہمیشہ سچ بولنے کی کوشش کریں گے۔

غیبت سے اور تہمت و چغلی سے دُور رکھ
خُوگر تُو سچ کا دے بنا یا ربِّ مصطفٰے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گھر درس والے مدنی انعام کی ترغیب

سُبْحٰنَ اللہ! سُنا آپ نے! سچ بولنے والے کو سچ بولنے کی کیسی کیسی برکتیں نصیب ہوتی ہیں، لہٰذا جھوٹ سے ہمیشہ بچتے رہئے اور سچ کا دامن مضبوطی سے تھام لیجئے، اس کی برکت سے معاشرے سے ناچاقیوں کا خاتمہ اور اتفاق واتحاد کا فیضان عام ہو جائے گا۔ یاد رہے! جس طرح گھر سے باہر ناچاقیوں کا علاج ہونا ضروری ہے، اسی طرح گھر کے اندر بھی اگر ناچاقی کا اندھیرا ہو جائے تو اس کو بھی روشنی میں تبدیل کرنا بہت ضروری ہے۔ گھر کے اندر ناچاقی کو ختم کرنے، گھر میں اتفاق و اتحاد کی فضا قائم رکھنے اور مدنی ماحول بنانے کا ایک مؤثر ترین ذریعہ **"گھر درس"** بھی ہے۔ **"گھر درس"** وہ مدنی انعام ہے جس کی ترغیب امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی نے 72 مدنی انعامات میں اِرشاد فرمائی ہے، چنانچہ

مدنی انعام نمبر 12 ہے: کیا آج آپ نے فیضانِ سُنّت سے دو درس (مسجد، گھر، دکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) **دیئے یا سنے؟** (دو میں سے گھر کا ایک درس ضروری ہے)

آیئے! **گھر درس** کی ایک بہت پیاری مدنی بہار سنتے ہیں:

غفلتوں بھری زندگانی

تحصیل پنڈ دادنخان(ضلع جہلم) کے رہائشی اسلامی بھائی کی زندگی دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں آنے سے پہلے گناہوں میں کٹ رہی تھی۔اس غفلت بھری زندگی سے نجات پانے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے کا سبب **ماہِ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف** بنا۔ چنانچہ رمضان المبارک آتے ہی معتکف ہوگئے۔ جب عاشقانِ رسول کا قُربِ مِلا تو ان کے اخلاق و کردار دیکھ کر بہت زیادہ متأثر ہوئے، سنّتوں بھرے بیانات، دُعاؤں سے ان کے دل کی مُرجھائی کلیاں کِھل اُٹھیں، مبلغین کے سُنّتوں بھرے بیانات سُن کر ان کے دل میں خوفِ خدا کی ایسی کیفیت پیدا ہوگئی کہ انہوں نے فلمیں، ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے سے توبہ کرلی اور سُنّتیں اپنانے کا عزم بھی کرلیا۔ اعتکاف کے بعد جب وہ گھر لوٹے، انہوں نے گھر میں مدنی **درسِ فیضانِ سنت** کی ترکیب شروع کردی۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ درسِ فیضانِ سنت کی برکت سے دیکھتے ہی دیکھتے ان کے گھر میں بھی مدنی ماحول کا فیضان جاری ہوگیا اور گھر کے تمام افراد امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دامن سے وابستہ ہوکر سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ میں داخل ہوگئے۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدَنی ماحول
بُری صُحبتوں سے کَنارہ کَشی کر کے اچھوں کے پاس آکے پا مَدَنی ماحول
سَنور جائے گی آخِرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سَدا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سیِّہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶تا۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گالی گلوچ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم گھریلو ناچاقیوں اور لڑائی جھگڑوں کی وجوہات اور اسباب سے متعلق بیان سننے کی سعادت حاصل کر رہے تھے، یقیناً ہر شخص جانتا ہے کہ گالی گلوچ بھی ان اعمال میں سے ہے جو بہت سی مصیبتوں ناچاقیوں اور جھگڑوں کا سبب بنتے ہیں، اس لئے اس نحوست سے بھی خود کو بچانا چاہئے، آج بد قسمتی سے ہمارے گھروں، دفتروں بازاروں وغیرہ میں بھی گالی گلوچ کا معاملہ عام ہو گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ گھر کے بچے بھی اسی لئے چھوٹی سی عمر میں ہی گالیاں سیکھ جاتے ہیں، یوں ان کی تربیت پر بُرا اثر پڑتا ہے، اسی طرح باہر کا ماحول بھی بُری طرح گالیوں کی لپیٹ میں آچکا ہے، بہت سے ایسے بھی مسلمان ہیں جو معاذ اللہ بِلا جھجھک گالیاں دِیئے جارہے ہوتے ہیں اور اس بات پر انہیں کسی قسم کی شرمندگی بھی محسوس نہیں ہو رہی ہوتی، ایسے لوگوں کو جان لینا چاہیے کہ گالی دینا گناہ اور مسلمان کی شان سے بہت دور ہے، کئی احادیثِ کریمہ میں ایک دوسرے کو گالی دینے کی مذمت بیان کی گئی ہے، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ اسے گالی دیتا ہے۔ (شرح السنہ، کتاب البر والصلۃ، باب الستر، ۶/۴۸۹، الحدیث:۳۴۱۲)

(2) ارشاد فرمایا: آپس میں گالی دینے والے دو آدمی جو کچھ کہیں تو وہ (یعنی اس کا وَبال) ابتداء کرنے والے پر ہے جب تک کہ مظلوم حد سے نہ بڑھے۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب النہی عن السباب، ص۱۳۹۶، الحدیث:۶۸ (۲۵۸۷))

آیئے! ہم نیت کرتے ہیں کہ کبھی بھی گالی گلوچ میں مبتلا نہیں ہوں گے۔

میں جھوٹ نہ بولوں کبھی گالی نہ نکالوں
اللہ مرض سے تُو گناہوں کے شفا دے

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۱۵)

مجلس "اِزدِیادِ حُبّ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ گالی گلوچ کرنا مسلمانوں کو زیب نہیں دیتا، لہٰذا مسلمانوں کو اس طرح کے بُرے کاموں سے خود بھی بچنا چاہئے اور دوسروں کو بھی بچنے کی ترغیب دلانی چاہئے، تاکہ مسلمانوں میں محبت و الفت کا پودا پروان چڑھے اور نفرت کا منحوس سایہ ختم ہو جائے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی مسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے، نیک بنانے، بچھڑے ہوؤں کو آپس میں مِلانے، رُوٹھوں کو منانے اور انہیں مُتَّحِد رکھنے کے لئے ہر وَقْت کوشاں ہے۔ جس کی ایک واضِح جھلک عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت قائم **"مجلس اِزْدِیادِ حُبّ"** بھی ہے۔ **"مَدَنی انعام نمبر 55"** کو باقاعدہ تنظیمی طور پر عَمَلی جامہ پہناتے ہوئے وہ پُرانے اسلامی بھائی جو پہلے آتے تھے مگر اب نہیں آتے اُنہیں مَدَنی ماحول میں فَعال کرکے **"مسجد بھرو تحریک"** میں شامل کرنا، اُن سے پیشگی وَقْت لے کر اِنْفِرادی طور پر دُکان، گھر یا دفتر جاکر ملاقات کرنا، اُنہیں سُنّتوں بھرے اِجتماعات و مَدَنی مذاکروں میں آنے کا ذہن دینا اور مشکلات میں مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ کی ترکیب کرنا وغیرہ اِس مجلس کے مقاصِد میں شامل ہے۔ اللہ کریم **"مجلس اِزدِیادِ حُبّ"** کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اِسلامی تِری دُھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غیبت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم ناچاقی کے اسباب اور ان کی تباہ کاریوں کے متعلق سُن رہے تھے۔ یاد رہے! ناچاقی کا ایک سبب غیبت بھی ہے۔ غیبت کی تعریف یہ ہے کہ انسان کے کسی ایسے عیب کا ذِکر کرنا، جو اس میں موجود ہو **غیبت** کہلاتا ہے، اب وہ عیب چاہے اُس کے دین، دنیا، ذات، اَخلاق، مال، اولاد، بیوی، خادِم، عِمامہ، لباس، حرکات وسکنات، مسکراہٹ، دیوانگی، تُرش رُوئی اور خوش روئی وغیرہ کسی بھی ایسی چیز میں ہو، جو اس سے تعلق رکھتی ہو۔ **جسمانیت میں غیبت کی مثالیں:** اندھا، لنگڑا، گنجا، ٹھگنا، لمبا، کالا اور زرد وغیرہ کہنا۔ **دِین میں غیبت کی مثالیں:** فاسِق، چور، خائن، ظالم، نَماز میں سُستی کرنے والا، اور والِدَین کا نافرمان وغیرہ کہنا۔ مزید آگے چل کر نقل فرماتے ہیں: کہا جاتا ہے: غیبت میں کھجور کی سی مٹھاس اور شراب جیسی تیزی اور سُرُور ہے۔ اللہ کریم اس آفت سے ہماری حفاظت فرمائے اور ہماری طرف سے غیبت والوں کے حُقُوق اپنے فضل و کرم سے خود ہی ادا فرمائے کیونکہ اُس رب کریم کے علاوہ انہیں کوئی شمار نہیں کر سکتا۔ (اَلزَّواجِر، ۲/۲۵، ۲۴)

یاد رکھئے! ☆غیبت کے سبب ہنستے بستے گھر اُجڑ جاتے ہیں، ☆غیبت کے سبب برسوں کی دوستیاں ملیامیٹ ہو جاتی ہیں، ☆غیبت کے سبب رِشتے ٹُوٹ پھُوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں، ☆غیبت ایمان کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔ ☆غیبت بُرے خاتمے کا سبب ہے۔ ☆کثرت سے غیبت کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ ☆غیبت سے نَماز روزے کی نورانیّت چلی جاتی ہے۔ ☆غیبت سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں۔

☆غیبت نیکیاں جَلادیتی ہے۔☆غیبت کرنے والا توبہ کر بھی لے تب بھی سب سے آخِر میں جنَّت میں داخِل ہو گا۔☆غیبت کرنے والا قیامت میں کتّے کی شکل میں اُٹھے گا۔☆غیبت کرنے والا دوزخ کا بندر ہو گا۔☆غیبت کرنے والے کو دوزخ میں خود اپنا ہی گوشت کھانا پڑے گا۔اور☆قرآنِ کریم میں غیبت کرنے کو مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا گیا ہے، چنانچہ

پارہ26سُوْرَۃُ الْحُجُرَات کی آیت نمبر12میں اللہ کریم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

وَ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًاؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُؕ (پ۲۶،الحجرات:۱۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہو گا۔

مجھے غیبت و چغلی و بدگمانی
کی آفات سے تُو بچا یا الٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۰۱)

غیبت کے خلاف جنگ۔۔۔۔۔۔جاری رہے گی۔اِنْ شَآءَ اللہ

نہ غیبت کریں گے نہ سنیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صلح کر لیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے ناچاقیوں کے اسباب اور ان کی تباہ کاریوں کے بارے میں سُنا، **اللہ** کرے کہ ہم غصّہ، جھوٹ، غیبت، چغلی گالی گلوچ وغیرہ ترک کریں

،**اللہ** پاک کی پاک بارگاہ میں سچی توبہ کریں اور تمام ناچاقیوں کو ختم کرکے آپس میں صُلح کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

یاد رکھئے! صلح کرنا اور کروانا ربِّ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ کو خوش کرنے والا کام ہے، صلح کرنے سے اللہ پاک راضی ہوتا ہے، صلح کروانا پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری سُنّت ہے، صلح کروانا اسلاف کا معمول رہا ہے، صلح کرنے اور کروانے سے مسلمانوں کے دل خوش ہوتے ہیں، صلح کرنے اور کروانے سے شیطان ناراض ہوتا ہے، صلح کرنے سے اللہ پاک کی رحمت اُترتی ہے، حتّٰی کہ قیامت کے دن ربِّ کریم اپنے بندوں کے درمیان صلح کروائے گا۔ آیئے! اس ضمن میں ایک بہت ہی پیاری روایت سنتے ہیں،

اللہ پاک صُلح کروائے گا

امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "**ناچاقیوں کا علاج**" صَفْحَہ نمبر30تا32پر فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک روز سرکارِ دوعالم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف فرما تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تَبسُّم فرمایا۔ امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: "یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر میرے ماں باپ قربان! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کس لئے تبسُّم فرمایا؟ ارشاد فرمایا: میرے دو اُمّتی اللہ پاک کی بارگاہ میں دوزانُو گر پڑیں گے، ایک عرض کرے گا: اے رب کریم! اِس سے میرا اِنصاف دِلا کہ اِس نے مجھ پر ظلم کیا تھا۔ اللہ پاک دعویٰ کرنے والے سے فرمائے گا: اب یہ بے چارہ (یعنی جس پر دعویٰ کیا گیا ہے وہ) کیا کرے، اس کے پاس تو کوئی نیکی

باقی نہیں۔ مظلوم (یعنی دعویٰ کرنے والا) عرض کرے گا: میرے گناہ اس کے ذِمّے ڈال دے اِتنا ارشاد فرما کر سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ رو پڑے۔ فرمایا: وہ دن بہت عظیم دن ہو گا۔ کیونکہ اس وقت (یعنی قِیامت کے دن) ہر ایک اس بات کا ضرورت مند ہو گا کہ اس کا بوجھ ہلکا ہو۔ اللہ پاک مظلوم سے فرمائے گا: دیکھ تیرے سامنے کیا ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! میں اپنے سامنے سونے کے بڑے شہر اور بڑے بڑے محلات دیکھ رہا ہوں جو موتیوں سے آراستہ ہیں۔ یہ شہر اور عمدہ محلات کس پیغمبر یا صدیق یا شہید کے لئے ہیں؟ اللہ پاک فرمائے گا: یہ اُس کے لئے ہیں جو اِن کی قیمت ادا کرے۔ بندہ عرض کرے گا: ان کی قیمت کون ادا کر سکتا ہے؟ اللہ پاک فرمائے گا: تُو ادا کر سکتا ہے۔ وہ عرض کرے گا: وہ کس طرح؟ اللہ کریم فرمائے گا: اس طرح کہ تُو اپنے بھائی کے حقوق معاف کر دے۔ بندہ عرض کرے گا: اے رب کریم! میں نے سب حقوق معاف کئے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑو اور دونوں اکٹھے جنّت میں چلے جاؤ۔ پھر سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ پاک سے ڈرو اور مخلوق میں صلح کرواؤ کیونکہ ربِّ کریم بھی قِیامت کے دن مسلمانوں میں صلح کروائے گا۔ (مستدرک، ۵/۷۹۵، حدیث: ۸۷۵۸)

گناہگار ہوں میں لائقِ جہنّم ہوں
کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یاربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! 2ذُو الْقَعْدَۃِ الْحَرَام کو صدرُ الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عُرس مبارک منایا جاتا ہے۔ آیئے! اِسی مُناسَبَت سے

صَدرُ الشریعہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی سیرتِ مُبارَکہ ایک نظر میں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

نام ونسب، سنِ ولادت ووصال

آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کا نام محمد امجد علی، والد کا نام حکیم جمال الدین اور دادا کا نام مولانا خدا بخش ہے۔ صدرُالشّریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی ولادتِ باسعادت 1300 ہجری بمطابق 1882 عیسوی میں مشرقی یوپی (ہند) کے قصبے مَدِیْنَۃُ العُلَمَاء گھوسی سابقہ ضلع اعظم گڑھ حال ضلع مئو میں ہوئی۔ 1367 ہجری کی دوسری شب 12 بج کر 26 منٹ پر بمطابق 6 ستمبر 1948 کو وصالِ ظاہری ہوا، مدینۃُ العُلَمَاء گھوسی (ضلع اعظم گڑھ) میں آپ کا مزار زیارت گاہِ خاص وعام ہے۔

صَدرُ الشّریعہ کی شان وعظمت کی جھلکیاں

☆صدر الشّریعہ کو سیدی اعلیٰ حضرت جیسے مجدّدِ دِین وملّت، امامِ اہلسنّت نے ہند کا قاضیِ اسلام مقرر فرمایا۔ ☆صدرُ الشّریعہ کو اعلیٰ حضرت نے اپنی خلافت عطا فرمائی تھی۔ ☆صدرُ الشّریعہ آستانۂ مُرشد کے باوفا تھے۔ ☆صدرُ الشّریعہ چھوٹے بچوں پر بہت شفیق ومہربان تھے۔ ☆صدرُ الشّریعہ سنّت پر عمل کرتے ہوئے گھر کا کام کاج انتہائی مصروفیت کے باوجود خود اپنے ہاتھوں سے کیا کرتے۔ ☆نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّتوں پر سختی سے عمل پیرا رہتے۔ ☆آپ گھر یا باہر کبھی نماز قضا نہ کرتے، شدید بیماری میں بھی نماز کی پابندی فرماتے۔ ☆نمازِ باجماعت کا ایسا جذبہ تھا کہ مرحبا! اگر کبھی مؤذن مقررہ وقت سے لیٹ ہو جاتا تو خود ہی اذان دے دیتے۔ ☆روزوں سے ایسی محبت تھی کہ سخت بیماری میں بھی آپ روزے نہ چھوڑتے۔ ☆کیسی ہی مصروفیت ہوتی نمازِ فجر کے بعد قرآنِ پاک کے ایک پارے کی تلاوت فرمایا کرتے۔ ☆بعدِ نمازِ جمعہ بِلاناغہ 100 بار دُرودِ رضویہ پڑھا کرتے۔

☆اپنی اولاد اور طلبہ کی عملی تعلیم وتربیت کا خصوصی خیال فرمایا کرتے۔ ☆صدر الشّریعہ ایسے عاشقِ رسول تھے کہ جب نعت شریف سُنتے تو ادب سے دونوں ہاتھ باندھ لیتے، آنکھیں بند کر لیتے اور آنکھوں سے عشقِ رسول میں آنسو بہنے لگتے۔ ☆آپ نے سفر مدینہ میں وفات پائی۔ ☆آپ کے مبارک مزار سے پاکیزہ خوشبو کئی دن تک محسوس کی گئی۔ ☆آپ کا بہت بڑا علمی کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے اُمّتِ مصطفےٰ کو "**فتاویٰ امجدیہ**" اور "**بہارِ شریعت**" عطا کی۔

جس کے دم سے بہارِ شریعت ملی
ایسے صدرِ شریعت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور صلح کروانے کے چند مدنی پھول بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سُنَّت کا جو آئنہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے
(وسائلِ بخشش، ص۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صُلح کے مدنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کے درمیان صُلح کروانا سُنّتِ اِلٰہیہ ہے۔ (فیصلہ

[1]... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث:۱۷۵

کرنے کے مدنی پھول، ص۳۱ملخصًا) حدیثِ پاک میں ہے: مخلوق میں صُلْح کرواؤ کیونکہ اللہ کریم بھی بروزِ قیامت مسلمانوں میں صُلْح کروائے گا۔(مستدرک، ۵/۷۹۵، حدیث:۸۷۵۸) مسلمانوں کے درمیان پیار ومحبت پیدا کرنا اور صُلْح کروانا پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی (بھی) سُنّت ہے۔(صراط الجنان، ۲/۱۹) چنانچہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اَوس و خَزْرَج دو قبیلوں کے درمیان صُلْح کروائی۔(درمنثور، اٰل عمران، تحت الآیۃ:۲، ۱۰۰/۲۷۹ ماخوذاً) جھوٹ بول کر دو مَردوں یا مَرد اور عورت کے درمیان صُلْح کروانا جائز ہے۔(جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۲/۷۲۳) چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: جھوٹ کہیں ٹھیک نہیں مگر تین جگہوں میں: (1) مَرد کا اپنی عورت کو راضی کرنے کے لیے (جھوٹی) بات کرنا، (2) لڑائی میں جھوٹ بولنا اور (3) لوگوں کے درمیان صُلْح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا۔(ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء في إصلاح ذات البین، حدیث:۳، ۱۹۴۵/۳۷۷) جو شخص لوگوں کے درمیان صُلْح کرواتا ہے اللہ پاک اُسے ہر کَلِمَہ کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اُس کے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب اصلاح بین الناس، ۳/۳۹۰، رقم:۴۳۱۸ ملتقطاً) ایسی صلح جائز نہیں جس کی وجہ سے حلال کو حرام کرنا پڑے۔ چنانچہ حُضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صُلْح کروانا جائز ہے مگر وہ صُلْح (جائز نہیں) جو حرام کو حلال کر دے یا حلال کو حرام کر دے۔ (ابوداود، کتاب الاقضیۃ، باب فی الصلح، ۳/۴۲۵، حدیث:۳۵۹۴)

یاد رہے! بدمذہبوں سے دوستی اور تعلق نہیں رکھنا چاہئے اور نہ ہی ان کے ساتھ رشتہ داری قائم کرنی چاہئے۔ (صراط الجنان، ۶/۴۰۳) بے دِینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول، رسم وراہ، مَوَدَّت و محبت اُن کی ہاں میں ہاں ملانا اُن کی خوشامد میں رہنا یہ سب منع ہے۔(صراط الجنان، ۴/۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی 271 صفحات پر مشتمل کتاب **"آبِ کوثر"** کے صفحہ نمبر 202، 201 پر جو درود شریف کی فضیلت درج ہے، وہ سُنیے اور کثرتِ درود کی سچّے دل سے نیّت کیجئے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ایک مریض نزع کی حالت میں تھا (یعنی اُس کی روح جسم سے نکلنے ہی والی تھی)، اس کا دوست تیمار داری کے لیے آیا اور دیکھ کر پوچھا! اے دوست، جاں کنی (موت کے وقت سانس

اُکھڑنے) کی کڑواہٹ کا کیا حال ہے؟ جواب دیا: مجھے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہو رہی، کیونکہ میں نے علمائے کرام سے سُن رکھا ہے کہ جو شخص حبیبِ خدا، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر درودِ پاک کی کثرت کرے، اُسے اللہ پاک موت کی تلخی سے امن دیتا ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً وہ اِسلامی بھائی بہت خُوش نصیب ہیں جو اُٹھتے، بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے، وضو بے وضو، درود پڑھتے ہی رہتے ہیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ کثرتِ درود کی سعادت حاصل کرنے کی برکت سے نزع کی سختیاں آسان ہو جائیں گی اور قبر و آخرت کی منزلیں بھی سہولت سے طے ہوں گی۔ اے کاش! ہمارا حال یہ ہو جائے کہ۔۔۔

بیٹھتے اُٹھتے جاگتے سوتے ہو اِلٰہی مرا شِعار دُرُود
جان نکلے تو اس طرح نکلے تجھ پر اے غمزدُوں کے یار دُرُود
دل میں جلوے بسے ہوئے تیرے لب سے جاری ہو بار بار دُرُود

(ذوقِ نعت، ص۱۲۵، ۱۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

موت کی کڑواہٹ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی 649 صفحات پر مُشْتَمل کتاب "**حکایتیں اور نصیحتیں**" کے صفحہ 553 پر ہے: (ایک بار اللہ پاک کے نبی) حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، حضرتِ سیِّدُنا نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا سام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قَبْر سے گُزرے تو بنی اِسْرائیل نے عَرْض کی: "اے رُوْحُ اللہ! اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا فرمائیں کہ وہ اس قَبْر والے کو زِنْدہ کرے تاکہ ہم اِس سے موت کا تذکرہ سُنیں۔" چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس قَبْر کے قریب دو رَکعت نماز اَدا کرنے کے بعد اللہ پاک سے حضرتِ سام بن نوح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو زِنْدہ کرنے کی دُعا کی تو اللہ پاک نے اُنہیں زِنْدہ فرما دیا۔ وہ سَر سے مٹی جھاڑتے ہوئے کھڑے ہو گئے، ان کے سَر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پوچھا: یہ سفیدی تو تمہارے زَمانے میں نہیں تھی؟ اُنہوں نے فرمایا: یَا رُوْحَ اللہ! میں آواز سُن کر سمجھا کہ قِیامت قائم ہو چکی ہے، اِس کے خوف سے میرے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے۔ حضرتِ

سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پوچھا: تمہارے اِنتقال کو کتنا عَرصہ ہوا؟ اُنہوں نے بتایا: میرے انتقال کو چار ہزار (4000) سال گزر چکے ہیں، مگر اب تک **موت کی سختی اور کڑواہٹ** مجھ سے نہیں گئی۔ (حکایتیں اور نصیحتیں ۵۵۳)

جاں کنی کی تکلیفیں ذَبح سے ہیں بڑھ کر کاش! مُرغ بن کے طَیبہ میں ذَبح ہو گیا ہوتا
کاشکے میں دُنیا میں پیدا نہ ہُوا ہوتا قَبر و حَشر کا ہر غم خَتم ہو گیا ہوتا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۵۸۔۱۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ **موت کا ذائقہ** بہت تلخ ہے، اس کی کڑواہٹ بڑی تیز ہے۔ غور کیجئے کہ جب 4 ہزار سال گزرنے کے بعد بھی موت کی کڑواہٹ ختم نہیں ہوئی تو جس وقت موت آئے گی، اُس وقت جو موت کی کڑواہٹ اور تلخی محسوس ہو گی اس کا حال کیا ہو گا اور اس میں کتنی شدّت ہو گی؟

دوسری بات یہ بھی سماعت فرمائیں کہ اس روایت میں ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت سام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا کہ ان کے بال کیسے سفید ہو گئے جبکہ ان کے دور میں سفید نہیں ہوتے تھے، تو یاد رکھیں کہ رُوئے زمین پر سب سے پہلے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے بال سفید ہوئے، ان سے پہلے لوگ بوڑھے ہوتے تھے مگر ان کے بال سفید نہیں ہوتے تھے، سب سے پہلے جب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے بال سفید ہوئے تو آپ نے اللہ پاک سے عرض کی: مالک یہ کیا ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا: یہ وقار ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے ربّ! میرے وقار کو مزید بڑھا دے۔ (مرآۃُ المناجیح، ۶/۱۹۳ ملخصًا) تو حضرت سام بن نوح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا زمانہ چونکہ حضرت

ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام سے پہلے کا ہے، اس لیے ان کے دور میں بال سفید نہیں ہوتے تھے، اسی لیے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان سے پوچھا کہ بال سفید کیوں ہوئے ہیں؟

یہاں اس مدنی پھول پر بھی غور کیجئے! کہ حضرت سام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اللہ پاک کے جَلِیْلُ الْقَدر اور اُولُوالْعَزْم (حوصلے والے) نبی حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے شہزادے ہیں، یہ اُن چند خُوش نصیبوں میں شامل تھے جو حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام پر ایمان لائے تھے۔ نبی کا بیٹا اور مقرّبِ الٰہی ہونے کے باوُجود ان کا حال یہ ہے کہ قیامت آجانے کے خوف نے ان کے سارے بال سفید کر دیئے۔ انہیں ایسا خوف لاحِق ہوا کہ اِن کے سارے بال سفید ہوگئے۔ ہمیں خود کو دیکھنا چاہیے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں؟

قیامت کیا ہے؟

یقیناً بطورِ مسلمان ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ قیامت برحق ہے۔ قیامت کہتے کسے ہیں؟ آیئے! سماعت کیجئے: اللہ پاک نے ہر ایک کو نیکیوں کی جزا اور گناہوں کی سزا دینے کے لیے ایک دن مقرر فرمایا ہے اس دن کا نام "**قیامت**" ہے، اسے آخِرت اور **یومِ حساب** بھی کہتے ہیں۔ قیامت تب قائم ہوگی کہ جب رُوئے زمین پر اللہ پاک کا نام لینے والا کوئی بھی انسان نہ رہے گا۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب ذھاب الایمان آخر الزمان، ص۸۰، حدیث:۳۷۵) تب اللہ پاک کے حکم سے حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام صُور پھونکیں گے جسے سُن کر لوگ بے ہوش ہو جائیں گے اور پھر مر جائیں گے۔ زمین و آسمان، ملائکہ و جنّات، تمام جہان والے مر جائیں گے یہاں تک کہ صُور اور حضرتِ اِسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کو بھی موت آئے گی۔

پھر جب اللہ پاک چاہے گا، حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کو زندہ کرے گا اور صُور کو پیدا کر کے

اسے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا۔ صُور پھونکتے ہی پھر تمام لوگ، ملائکہ و جنّات اور سب حیوانات دوبارہ زندہ ہو جائیں گے۔ (شعب الایمان، باب فی حشر الناس بعد ما یبعثون من قبورھم، فصل فی صفۃ یوم القیامۃ، ۱/۳۱۲، حدیث: ۳۵۳ ملتقطاً) مُردے قبروں سے اُٹھیں گے اور میدانِ محشر کی طرف جائیں گے۔ (بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول اللّٰہ تعالی: وتخذ اللّٰہ ۔۔۔الخ، ۲/۴۲۰، حدیث: ۳۳۴۹ ملخصاً) وہاں ہر ایک کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہو گا۔ (پ۱۳، ابراھیم: ۴۸) **اس کو قیامت کہتے ہیں۔**

کیا ہم قیامت سے ڈرتے ہیں؟

آج ہمیں غور کرنا چاہیے کہ ہم قیامت سے کتنا ڈرتے ہیں؟ آج ہمیں غور کرنا چاہیے کہ ہم قیامت سے کتنا خوف کھاتے ہیں؟ آج ہمیں غور کرنا چاہیے کہ قیامت کا کتنا ڈر ہمارے دلوں میں ہے؟ آج ہماری لاپرواہیوں اور غفلتوں کا سلسلہ بڑھتا جارہا ہے، بظاہر یوں لگتا ہے جیسے قیامت کا ڈر، جہنم کے عذاب کا ڈر، پُل صراط کا ڈر، میدانِ محشر کی ہولناکیوں کا ڈر، حساب کتاب کا ڈر، عذابِ قبر کا ڈر اور موت کا ڈر ہمارے دلوں سے نکلتا جارہا ہے۔

غور تو کیجئے کہ ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا** تو کیا ہماری کوئی نماز قضا ہو سکتی تھی؟ ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا** تو کیا **فرض** روزے رکھنے میں سُستیاں ہو سکتی تھیں؟ ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا ہم زکوٰۃ دینے میں کوتاہی کرتے؟ ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا دوسروں کی غیبتیں سرزد ہوتیں؟ ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا ہماری زبان جھوٹ سے آلودہ ہوتی؟ ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا ہمارے ہاتھ حرام کی طرف بڑھتے؟ ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا ہماری آنکھیں حرام کی طرف

اُٹھتیں؟ ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا ہمارے پاؤں حرام کی طرف چل کر جاتے؟ ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا ہمارے کان حرام سننے میں مشغول ہوتے؟ ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا ہماری زبان حرام سے آلودہ ہوتی؟ ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا حرام کمائی ہمارے گھر میں داخل ہوتی؟ ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا ہم دوسروں کے حقوق پامال کرتے؟ اَلْغَرَض! ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا گناہوں میں ہمارا دل لگتا یا ہم نیکیاں کرنے والے بنتے؟ یقیناً اگر ہم غور کریں تو قیامت کا خوف ہمارے دلوں سے کم ہوتا جارہا ہے۔

اے کاش! ہماری نگاہِ عبرت بیدار ہو جائے اور ہم موت سے ڈرنے والے بن جائیں، **اے کاش!** ہم قبر سے ڈرنے والے بن جائیں۔ **اے کاش!** ہم میدانِ محشر کی گرمی اور اس کی ہولناکیوں سے ڈرنے والے بن جائیں۔ **اے کاش!** ہم حساب کتاب کی سختی سے ڈرنے والے بن جائے۔ **اے کاش!** ہم پُل صراط سے گزرنے کو یاد کرتے ہوئے ڈرنے والے بن جائیں۔ **اے کاش!** ہم جہنم کے عذاب سے ڈرنے والے بن جائیں۔ یاد رکھئے! آج اگر ہم دنیا میں خوفِ خدا سے سرشار رہے تو یہی خوفِ خدا ہمیں پُل صراط پار کروائے گا، چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا فُضَیل بِن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے فرمانِ عافیّت نِشان کے مُطابِق خوفِ خدا کے سَبَب کمزور ضعیف اور ناتواں رہنے والے پُل صِراط کو بآسانی پار کر لیں گے۔ آج اگر دنیا میں ہم جہنم سے پناہ مانگتے رہے تو آخرت میں بھی اس سے بچنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ جو بَندہ جَہنَّم سے پناہ مانگتا ہے، جَہنَّم کہتا ہے: اے رَبّ! یہ مجھ سے پَناہ مانگتا ہے، تُو اُس کو پَناہ دے۔ (مسند أبي يعلى، ۵/ ۳۷۹، حدیث: ۶۱۶۴، بہارِ شریعت، ۱/ ۱۶۳)

میں رحمت، مغفرت، دوزخ سے آزادی کا سائل ہوں مہِ رمضان کے صدقے میں فرما دے کرم مولیٰ!

برأت دے عذابِ قبر سے نارِ جہنّم سے مہِ شعبان کے صدقے میں کر فضل و کرم مولیٰ!
تُو بس رہنا سدا راضی نہیں ہے تابِ ناراضی تُو ناخوش جس سے ہو برباد ہے تیری قسم مولیٰ!

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! موت کا ذائقہ، موت کی تلخی اور موت کی کڑواہٹ یہ ہمارا موضوع ہے۔ جب اس بات میں کوئی شک نہیں کہ موت آنی ہے تو یہ بات بھی یقینی ہے کہ نزع کی کیفیت کا سامنا بھی ہونا ہے۔ نزع کی سختیاں، سکرات کی کیفیت، ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھنا، روح نکلنے کی تکلیف کا سامنا کرنا یہ سب آزمائش بھرے کام ہیں۔ اللہ پاک جنہیں چاہتا ہے ان میں آسانیاں عطا فرماتا ہے۔ اے کاش کہ ان مراحل میں رحمتِ الٰہی ہمارے بھی شاملِ حال ہو جائے۔ آج عمومی صورتحال یہ ہے کہ ایک کثیر تعداد ہے جو موت اور اس کی سختیوں سے غافل دکھائی دیتی ہے۔ حالانکہ موت اور اس کی سختیوں سے زیادہ مشکل شاید کوئی اور مرحلہ اس دنیا میں نہیں ہے۔ جب کسی پر جاں کنی کا عالَم طاری ہوتا ہے اور جِسْم سے رُوح نکل رہی ہوتی ہے اس وقت کی تکلیف جیسی کوئی اور تکلیف نہیں، اس وقت کے درد جیسا کوئی اور درد نہیں اور اس وقت کی آزمائش جیسی کوئی اور آزمائش نہیں۔ نَزع کے وَقْت پیش آنے والی سختیوں کا ذِکْر قرآنِ مجید میں بھی مَوجُود ہے۔ چُنانچہ اِرشادِ باری تَعَالٰی ہے:

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور آئی موت کی سختی حق کے ساتھ یہ ہے جس سے تُو بھاگتا تھا۔

(پ۲۶،ق:۱۹)

موت کی تکلیف مُردہ ہی جانتا ہے

اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں مُبلِّغِ اسلام، حضرت علّامہ شُعیب حَرِیْفِیش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: سر کی آنکھوں سے موت کو دیکھنا اور مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام کا مُشاہَدہ کرنا اور اس وقت دل میں پیدا ہونے والے خوف اور گھبراہٹ کو جھیلنا ایک ایسا اَمْر ہے جس کی حقیقت بیان کرنے سے ہر بیان کرنے والے کی عِبارَت قاصِر ہے اور اس کی ہولناکی کا اِحاطَہ کرنے سے ہر وَضاحت کرنے والا عاجِز ہے۔ اِس کی حقیقت وُہی جانتا ہے جو اس مَرحَلے سے گُزر چکا ہو۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص۱۸۳)

نزع کی شدّت اور فرامینِ مُصطفےٰ:

نزع کے وقت آنے والی تکلیف کو میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کئی مقامات پر بیان فرمایا ہے، آیئے! اس بارے میں چند فرامینِ مصطفےٰ سنتے ہیں:

1. حضرت سیِّدُنا حَسَن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے موت کی تکالیف اور اُس کے حلق میں اَٹک جانے کا ذِکْر کرتے ہوئے فرمایا: یہ تکلیف تلوار کے تین سو (300) وَار کے برابر ہے۔[1]
2. بارگاہِ رِسالت میں موت اور اس کی شِدّت کے بارے میں سُوال ہوا تو ارشاد فرمایا: آسان ترین موت ایک کانٹے دار ٹہنی کی طرح ہے جو کہ رُوئی میں پھنسی ہوئی ہو، لہٰذا جب بھی اسے

---

1 . . . موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب الخوف من اللہ، ۵/ ۴۵۳، حدیث: ۱۹۲

رُوئی سے نکالا جائے گا اِس کے ساتھ رُوئی ضرور آئے گی۔[1]

3. دو جہاں کے راج والے مصطفےٰ، عرش کی معراج والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مَریض کی عِیادت کی، پھر اِرْشاد فرمایا: میں جانتا ہوں کہ اس پر کیا گُزر رہی ہے، اس کی کوئی رَگ بھی ایسی نہیں ہے جس پر علیحدہ علیحدہ موت کی تکلیف کا اَثَر نہ ہو رہا ہو۔[2]

4. آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر مُردے کا ایک بال بھی زمین وآسمان والوں پر رکھا جائے تو سب کے سب اللہ پاک کے حکم سے مَر جائیں کیونکہ ہر بال میں موت ہوتی ہے اور جس چیز پر بھی موت پڑ جائے وہ بھی مر جاتی ہے۔[3]

5. ایک اور مقام پر فرمایا: **مُعَالَجَةُ مَلَكِ الْمَوْتِ اَشَدُّ مِنْ اَلْفِ ضَرْبَةٍ بِالسَّيْفِ** "یعنی موت کا ہر جھٹکا ہزار ضَربِ تلوار سے سَخْت تَر ہے"۔ (کنز العمال، کتاب الموت، باب الثانی، ۱۵/ ۲۴۰، حدیث ۴۲۱۸۳)

عَطا کر عافیّت تُو نَزع و قَبْر و حَشْر میں یارَبّ وَسیلہ فاطمہ زَہرا کا کر لُطف و کرم مَولیٰ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

موت کی تکالیف اور ہماری نازک مزاجی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے! ان احادیثِ طیبہ میں روح نکلتے وقت کی تکلیف اور شدت کو جس طرح بیان کیا گیا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرنے والا شدید تکلیف

---

1 ... موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب الخوف من اللہ، ۵/ ۴۵۳، حدیث: ۱۹۴

2 ... مسند البزار، مسند سلمان الفارسی، ۶/ ۴۸۰، حدیث: ۲۵۱۲

3 ... موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب الخوف من اللہ، ۵/ ۴۵۲، حدیث: ۱۹۰

اور درد میں مبتلا ہوتا ہے۔ ہمیں غور کرنا چاہیے کہ ہم تو بہت نازک مزاج ہیں، ہم یہ سب کیسے برداشت کریں گے؟ ہمارا حال تو یہ ہے کہ مچھر کا ڈنک بھی ہمیں برداشت نہیں ہوتا، ہمارا حال تو یہ ہے کہ معمولی سی تکلیف ہو، ہم پورا گھر سر پر اُٹھا لیتے ہیں، ہمارا حال یہ ہے کہ ہمیں نزلہ وزکام بھی ہو جائے تو ہم سے سہا نہیں جاتا، ہمارا حال تو یہ ہے کہ پاؤں میں موچ بھی آجائے تو ہم شور شرابا کرتے ہیں، ہمارا حال یہ ہے کہ سر میں درد ہو تو ہم اس پر بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہوئے گویا کہ سب کے سر میں درد کر دیتے ہیں، ہمارا حال یہ ہے کہ جسم کا ہلکا پھلکا درد بھی ہمیں بستر سے اٹھنے نہیں دیتا، جب ہم اتنے نازک مزاج ہیں تو وقتِ نزع طاری ہونے والی تکالیف کی شدّت کو کیسے برداشت کریں گے؟ **اللہ** پاک ہمیں دُنیا وآخرت میں **عافیت، عافیت اور عافیت** نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آمنہ کے پسر، خیر سے ہوں بسر زِیست کے پیچ و خم، تاجدارِ حرم

(وسائل بخشش مرمم، ص ۲۴۸)

مختصر وضاحت: اے آمنہ کے پیارے لال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ایسا کرم فرما دیجئے کہ ہماری زندگی کے معاملات خیر سے گزر جائیں۔

موت کو یاد کر پیارے!

ذرا سوچئے تو سہی، وہ کیسا منظر ہوگا ☆**جب ہماری روح** ہمارے بدن کا ساتھ چھوڑ رہی ہوگی، ☆**موت کے فرشتے** رگ رگ سے رُوح نکال رہے ہوں گے، ☆**ہمارے ہوش وحواس خطا ہو چکے ہوں گے**، ☆**ہم سب سمجھ رہے ہوں گے** مگر دوسروں کو سمجھانے سے عاجز ہوں گے، ☆**ہم سب دیکھ رہے ہوں گے** مگر بیان کرنے کی ہمت نہیں ہوگی، ☆**روح نکالنے والے فرشتے** ہمارے سامنے ہوں

گے ☆**روح لے جانے والے فرشتے** ہمیں گھیر لیں گے، ☆**وہ موت جسے ہم ناپسند کرتے تھے**، وہ اپنی تمام تر حقیقتوں کے ساتھ ہمارے سامنے ہو گی، ☆**وہ موت جس سے ہم بھاگتے تھے** آج ہمیں وہ بھاگنے نہیں دے گی، ☆**وہ موت جس سے ہم غافل ہو گئے تھے** آج وہ ہماری غفلت کا پردہ چاک کرنے کو ہو گی، ☆**وہ موت جسے ہم نے بھلا دیا تھا** آج وہ ہمیں خوب یاد آ رہی ہو گی۔ ☆دنیا کا وہ ساز و سامان جو ایک ایک کر کے ہم نے اکٹھا کیا ہو گا **سب ہم سے چھوٹ رہا ہو گا**، ☆**مال و دولت** بھی چھوٹ رہے ہوں گے، ☆**بنگلہ و گاڑی** بھی جُدا ہو رہے ہوں گے، ☆**بینک بیلنس** سے بھی ہم نا اُمید ہو رہے ہوں گے، ☆**اہل و عیال** بھی ساتھ چھوڑ رہے ہوں گے، ☆**ہمارا جسم ٹھنڈا پڑ رہا ہو گا**، ☆**پہلے پاؤں ٹھنڈے پڑیں گے**، ☆**پھر پنڈلیاں ٹھنڈی پڑ جائیں گی**، ☆ **پھر ٹانگوں سے روح نکل جائے گی**، ☆ پھر آہستہ آہستہ **سارا بدن بے جان ہو جائے گا۔** ☆جسم کی گرمی آہستہ آہستہ ٹھنڈک میں بدل رہی ہو گی، ☆ **ایڑی سے ایڑی ملائی جا رہی ہو گی**، ☆**زبان تالو سے چپک رہی ہو گی**، ☆**آنکھوں کے ڈھیلے** اوپر کی طرف چڑھ رہے ہوں گے، ☆**سر ایک طرف ڈھلکنے لگے گا**، ☆**ہونٹ سوکھ رہے ہوں گے**، ☆**زبان شکڑ رہی ہو گی**، ☆**اُنگلیاں نیلی پڑ رہی ہوں گی**، ☆**جسم کا سرخ و سفید رنگ** مٹیالے رنگ میں بدل رہا ہو گا، اَلْغَرَض! عجیب بے بسی کا سماں ہو گا۔ غور کیجئے! اُس وَقْت ہم پر کیا گزر رہی ہو گی۔ اُس وقت تکلیف تو اتنی شدت کی ہو گی کہ **اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ!**

حالتِ نَزع کی مَنظر کَشی

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نَزع کی تکلیف کی شدت اور اس کی کیفیات کی مَنظر کَشی کرتے ہوئے اِرْشاد فرماتے ہیں: نَزع اُس تکلیف کا نام ہے جو براہِ راست رُوح پر نازِل ہوتی ہے اور تمام اَجزاء کو گھیر لیتی ہے یہاں تک کہ رُوح کا وہ حِصّہ بھی تکلیف محسوس کرتا ہے جو

بدن کی گہرائیوں میں ہے۔ نَزع کی تکالیف براہِ راسْتْ رُوح پر حملہ آور ہوتی ہیں اور پھر یہ تکالیف تمام بدن میں یوں پھیل جاتی ہیں کہ ہر ہر رَگ، پٹھے، حصّے اور جوڑ سے رُوح کھینچی جاتی ہے، ہر بال کی جڑ سے یہاں تک کہ سَر سے لے کر پاؤں تک کھال کے ہر حصّے سے رُوح نکالی جاتی ہے، لہٰذا اُس وَقْت کی تکلیف اور درد کا کون اَندازہ کر سکتا ہے۔ بُزرگوں نے تو یہاں تک فرمادیا ہے کہ موت کی تکلیف تلوار کے وار ، آرے کے چِیرنے اور قینچی کے کاٹنے سے بھی زِیادہ تکلیف دہ ہے کیونکہ جب تلوار کا وار بدن پر پڑتا ہے تو بدن کو تکلیف اسی وَجہ سے محسوس ہوتی ہے کہ اس کا رُوح کے ساتھ تَعلُّق قائم ہے۔ تو ذَرا اَندازہ کرو کہ اس وَقْت کس قدر تکلیف ہو گی جب تلوار براہِ راست رُوح پر پڑے گی؟ جب کسی کو تلوار سے زَخْمی کیا جائے تو مدد مانگ سکتا ہے، چیخ و پُکار کر سکتا ہے، کیونکہ اس کے زَبان و جسم میں طاقت مَوجُود ہے، جبکہ مرنے والے کی آواز اور چیخ و پُکار تکلیف کی وَجہ سے خَتم ہو جاتی ہے کیونکہ **موت کی تکلیف** اس وَقْت دل پر غَلَبہ کر لیتی ہے، **موت کی تکلیف** پورے بدن کی طاقت چھین کر ہر حصّے کو کمزور کر دیتی ہے، **موت کی تکلیف** کسی بھی حصّے میں مدد مانگنے کی طاقت نہیں رہنے دیتی ، **موت کی تکلیف** سوچنے سمجھنے کی صلاحیّت پر غالب آکر اسے حیران و پریشان کر دیتی ہے، **موت کی تکلیف** زَبان کو گُونگا اور باقی جِسْمانی حِصّوں کو بے جان کر دیتی ہے، یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی شخص نَزع کے وَقْت رونا چاہے، چِلّانا چاہے، مدد مانگنا چاہے تب بھی ایسا نہیں کر سکتا اور اگر کچھ طاقت باقی بھی ہو تو اس وَقْت حلق اور سینے سے غَرغَرہ اور گائے بیل کے ڈکرانے کی آواز ہی آتی ہے، رَنگ مٹیالا ہو جاتا ہے گویا مٹی سے بنا تھا تو مرتے وقت بھی مٹی ظاہِر ہوتی ہے، ہر رَگ سے رُوح نکالی جاتی ہے، جس کی وَجہ سے تکلیف جسم کے اَندر باہر ہر جگہ پھیل جاتی ہے، آنکھوں کے ڈھیلے اُوپر چڑھ جاتے ہیں، ہونٹ سُوکھ جاتے ہیں، زبان سُکڑ جاتی ہے اور اُنگلیاں نیلی پڑ جاتی ہیں، جس بدن کی ہر ہر رَگ سے رُوح نکالی جا چکی ہو، اس کی حالت

مَت پُوچھو کیونکہ اگر جِسم کی ایک رَگ بھی کھِنچ جائے تو بہت زِیادَہ تکلیف ہوتی ہے۔ ذرا غور تو کرو کہ پوری رُوح کو ایک رَگ سے نہیں بلکہ ہر ہر رَگ سے نکالا جاتا ہے تو کس قَدر تکلیف ہوتی ہو گی؟ اور پھر آہستہ آہستہ جسم کے ہر ہر حصّے پر موت طاری ہوتی ہے، پہلے قدم ٹھنڈے پڑتے ہیں، پھر پنڈلیاں اور پھر رانیں ٹھنڈی پڑ جاتی ہیں اور یوں جِسم کے ہر ہر حصّے کو سختی کے بعد پھر سختی اور تکلیف کے بعد پھر تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہاں تک کہ رُوح حلق تک کھینچ لی جاتی ہے، یہی وہ وَقْت ہوتا ہے جب مرنے والے کی اُمّیدیں دُنیا اور دُنیا والوں سے ختم ہو جاتی ہیں اور پھر حسرت و ندامت اسے چاروں جانب سے گھیر لیتی ہے۔ (احیاء العلوم، ۵/۲۰۸ ملتقطاً)

نزع میں رَبِّ غفّار تجھ سے موت سے قبل بیمار تجھ سے
طالبِ جلوۂ مُصْطفٰے ہے یا خُدا تجھ سے میری دُعا ہے
وِردِ لب کلمہ طَیِّبَہ ہو اور ایمان پر خاتمہ ہو
آ گیا ہائے وقتِ قضا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے
یاخدا ماہِ رَمَضاں کے صدقے سچی توبہ کی توفیق دیدے
نیک بن جاؤں جی چاہتا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۳۵، ۱۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

موت سے پہلے سچی توبہ کر لیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ☆ **قبل اس کے کہ** ہم بھی نَزع کی دَرْدناک کیفیت

میں مبتلا ہو جائیں، ☆ **قبل اس کے کہ** روح نکلنے کی تکلیف سے ہمارا جسم بھی مفلوج ہو جائے، ☆ **قبل اس کے کہ** ہمیں بھی موت کے فرشتے گھیر لیں، ☆ **قبل اس کے کہ** وقتِ اَجل (موت کا وقت) آن پہنچے اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے، ☆ **قبل اس کے کہ** حسرت و ندامت ہمیں گھیر لے، ہمیں اللہ پاک کی بارگاہ میں سچی توبہ کر لینی چاہیے۔ ہمیں موت آنے سے پہلے پہلے اللہ پاک سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لینی چاہیے۔ **اے کاش!** ہم ہر رات کو اپنی زِندگی کی آخری رات تصور کریں، ہر رات سونے سے قبل اپنے گناہوں سے سچی توبہ کر کے سوئیں، اے کاش! **صَلٰوۃُ التَّوبَہ** والے **مدنی انعام** پر عمل کی سعادت ملتی رہے، آیئے! سُنتے ہیں کہ وہ مدنی انعام کیا ہے؟

مدنی انعام نمبر 16 ہے: کیا آج آپ نے کم از کم ایک بار (بہتر یہ ہے کہ سونے سے قبل) **صَلٰوۃُ التَّوبَہ** پڑھ کر دن بھر کے بلکہ سابقہ ہونے والے تمام گناہوں سے **توبہ** کر لی؟ نیز خدانخواستہ گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً **توبہ** کر کے آیندہ وہ گناہ نہ کرنے کا عہد کیا؟

روزانہ فکرِ مدینہ کرنے میں اگر اِستقامت مل گئی تو اس کی برکت سے اِس مدنی انعام پر بھی عمل ہوتا رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! گناہ انسان سے ہی ہوتے ہیں لیکن گناہوں پر ڈَٹے رہنا، ان پر اِصرار کرتے رہنا اور توبہ سے منہ موڑ لینا بہت بڑی حماقت ہے، بندۂ مومن کی شان یہ ہے کہ اگر اس سے کوئی گناہ سَرزَد ہو جائے تو وہ فوراً توبہ کرتا ہے، پھر گناہ ہو جائے تو وہ پھر توبہ کرتا ہے پھر گناہ ہو جائے تو وہ پھر توبہ کرتا ہے، اَلْغَرَض! بار بار توبہ کرنا ایمان کے تقاضوں میں سے ایک تقاضا ہے۔ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں کئی مقامات پر توبہ کرنے اور اپنے گناہوں سے معافی مانگنے کا حکم فرمایا ہے اور جو لوگ اللہ پاک کی بارگاہ میں سچی توبہ کر لیتے ہیں، اللہ پاک ان سے بہت خُوش

ہوتا اوران پر اپنا خُصُوصِی فَضل وکرم بھی فرماتا ہے۔ چُنانچہ پارہ 6 سُوْرَۃُ الْمَائِدہ کی آیت نمبر 39 میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۹﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: تو جو اپنے ظُلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مِہر (مہربانی) سے اس پر رُجُوع فرمائے گا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(پ ٦، المائدۃ: ٣٩)

تفسیر ”صِراطُ الجِنان“ میں اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت لکھا ہے کہ توبہ نِہایت نَفیس شے ہے، کتنا ہی بڑا گُناہ ہو، اگر اس سے توبہ کر لی جائے تو اللہ پاک اپنا حق مُعاف فرما دیتا ہے اور توبہ کرنے والے کو عذابِ آخرت سے نَجات دے دیتا ہے۔ (صراط الجنان، ۲/ ۴۳۰)

بڑی کوششیں کی گُنہ چھوڑنے کی
رہے آہ! ناکام ہَم یاالٰہی!
مجھے سچی توبہ کی توفیق دیدے
پئے تاجدارِ حَرَم یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ”مدنی انعامات“

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ

اسلامی کے مدنی ماحول میں بار بار توبہ کرنے اور توبہ پر ثابت قدم رہنے کا ذہن دیا جاتا ہے، ہم بھی توبہ کا ذہن بنانے اور اپنی توبہ پر ثابت قدمی پانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ ملایئے۔ ذیلی حلقوں کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"مَدَنی اِنْعامات"** کے مُطابِق روزانہ فِکْرِ مدینہ کرتے ہوئے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو مَدَنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانا بھی ہے۔

یادرہے! **مدنی انعامات** پر خود عمل کرتے ہوئے دیگر عاشقانِ رسول میں مدنی انعامات کے رسائل تقسیم کرنا اور پھر مہینا ختم ہونے پر ان سے وصول کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ 12 مدنی کاموں میں سے اس مدنی کام **"مدنی انعامات"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے **"مدنی انعامات"** کا مطالعہ کیجئے، تمام اسلامی بھائی اور بالخصوص ذمہ داران اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ سے طلب کرنے کے ساتھ ساتھ سے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ اس رسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے، ☆مدنی انعامات کیا ہیں؟ ☆فکرِ مدینہ کیسے کی جائے؟ ☆مدنی انعامات کے مقاصد ☆مدنی انعامات کی درجہ بندی، ☆چند مدنی انعامات کے طبّی و سائنسی فوائد، ☆اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ ☆مدنی انعامات کی برکتیں، ☆مدنی انعامات کے متعلق فرامینِ امیر اہلسنّت ☆مدنی انعامات کے بارے میں مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں کے مدنی پھول ☆مدنی انعامات سے مُتَعَلِّق شرعی و تنظیمی احتیاطوں پر مشتمل سوالات جوابات وغیرہ۔

☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی اِنعامات، عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسْخَہ ہیں، ☆مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور

اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں☆مَدَنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے خَوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دَوْلت ہاتھ آتی ہے☆مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ(Gift)بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی یاددِلاتا ہے،☆مَدَنی اِنعامات بُزُرگانِ دِین کے نَقشِ قَدَم پر چلتے ہوئے فِکرِ مدینہ یعنی اپنے اَعمال کا مُحَاسَبَہ کرنے کا بہترین ذَرِیعَہ ہے۔

مدنی انعامات کی برکتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مدنی انعامات کی وجہ سے کثیر اسلامی بھائیوں کو برکتیں حاصل ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ چنانچہ

صوبہ پنجاب کے شہر فیصل آباد کے اطراف میں رہنے والے ایک اسلامی بھائی کا ڈیڑھ سال میں کوئی دن ایسا نہیں گزرا کہ انہوں نے فکرِ مدینہ (اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے کو دعوتِ اسلامی کی اِصطلاح میں فکرِ مدینہ کہا جاتا ہے) نہ کی ہو، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدنی انعامات پر عمل کی برکت سے انہیں سورۂ ملک زبانی یاد ہو گئی، اسی طرح حیدرآباد باب الاسلام، سندھ کے ایک اسلامی بھائی کو ماہِ رجب المرجب 1426ھ کی ایک رات خواب میں مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت کی عظیم سعادت ملی۔ لبہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو اس ماہ روزانہ پابندی سے مدنی انعامات سے متعلق فکرِ مدینہ کرے گا، اللہ پاک اس کی مغفرت فرمادے گا۔

مِرے تم خواب میں آؤ، مِرے گھر روشنی ہوگی — مِری قسمت جگا جاؤ، عِنایت یہ بڑی ہوگی
مجھے گر دِید ہوجائے، تو میری عِید ہوجائے — تِرا دِیدار جب ہوگا، مجھے حاصِل خوشی ہوگی
میں بَن جاؤں سَراپا "مَدَنی اِنْعامات" کی تَصویر — بَنُوں گا نیک یااللہ اگر رَحمت تِری ہوگی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۹۱-۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بزرگوں کے بتائے ہوئے احوالِ موت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم موت کی تلخی اور اس کے ذائقے کے بارے میں سُن رہے تھے، اس میں شک نہیں کہ مرتے وقت مُردے کو جو تکلیف ہوتی ہے، اسے لَفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا، لیکن بعض بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے اپنی وفات کے اوقات میں ہمیں سمجھانے اور موت کی سختیوں کا اِحساس دِلانے کیلئے انہیں مثالوں کے ذَریعے بیان کیا ہے۔ آیئے! اسی بارے میں چند روایات سنتے ہیں:

مرنے والے پر تعجُّب

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میرے والدِ مُحترم حضرت عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرمایا کرتے تھے: ”مجھے مرنے والے انسان پر تعجُّب ہوتا ہے کہ عقل اور زبان ہونے کے باوُجُود وہ کیوں موت اور اس کی کیفیَّت بیان نہیں کرتا۔“ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب میرے والدِ محترم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا وقتِ وِصال قریب آیا تو میں نے عرض کی: ”اے بابا جان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ)! آپ تو ایسے ایسے فرمایا کرتے تھے۔“ تو اُنہوں نے ارشاد فرمایا: ”اے میرے بیٹے! موت اس سے زِیادہ سَخْت ہے کہ اس کو بیان کیا جائے، پھر بھی میں کچھ بیان کئے دیتا ہوں۔ اللہ پاک کی قسم! گویا میرے کندھوں پر رَضْوٰی (ایک مشہور پہاڑ) اور تِہامہ کے پہاڑ رکھ دیئے گئے ہیں اور گویا میری رُوح سُوئی کے ناکے سے نکالی جا رہی ہے، گویا میرے پیٹ میں ایک کانٹے دار ٹہنی ہے اور آسمان، زمین سے مل گیا ہے اور میں ان دونوں کے دَرْمیان ہوں۔ (المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب وصف الموت فی حالۃ

النزع، ۵/ ۵۶۹، حدیث ۵۹۶۹)

موت ایسے جیسے زندہ چڑیا کو بھوننا

منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے اللہ کریم نے پوچھا کہ موت کو کیسا پایا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے جواب دیا: موت اس چڑیا کی مانند ہے جسے زندہ کڑاہی میں بھُونا جارہا ہو، اب نہ تو وہ مرے کہ راحت پائے اور نہ نجات پائے کہ اُڑ جائے۔ (احیاء علوم الدین، کتاب الذکر والموت وما بعدھا، باب ثالث فی سکرات الموت۔۔۔الخ، ۵/ ۲۱۰)

موت کی شِدّت

ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ بیماروں کی عِیادَت بہت زِیادَہ کیا کرتے اور پوچھتے: تم موت کو کیسا پاتے ہو؟ جب ان کا آخری وَقْت آیا تو کسی نے پُوچھا: آپ موت کو کیسا پاتے ہیں؟ فرمایا: گویا آسمانوں کو زمین سے مِلادِیا گیا ہے اور میری رُوح سُوئی برابر سُوراخ سے نکل رہی ہے۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۵۱۷)

یاالٰہی بھُول جاؤں نَزع کی تکلیف کو
شادیِ دِیدارِ حُسنِ مُصْطَفٰے کا ساتھ ہو!

(حدائقِ بخشش، ص ۱۳۲)

مختصر وضاحت: یعنی اے مالکِ کریم! موت کی سختیاں اور تکالیف بہت شدید ہیں، لہٰذا اگر مرتے وقت تیرے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حسین جلووں کا نظارہ ہو جائے تو اِس خوشی میں موت کی سختیوں کی شِدَّت کو ہی بھُول جاؤں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم موت کی تلخی کے بارے میں سُن رہے تھے، یقیناً گناہوں کے بڑھتے ہوئے سیلاب اور بُری صحبتوں نے ہمیں فکرِ آخرت اور فکرِ موت سے بہت دُور کر دیا ہے، ہمارے بزرگوں کا یہ طریقہ تھا کہ وہ پاکیزہ لوگ کثرت سے موت کو یاد کرتے تھے، ہمیں بھی موت کو یاد کرنے کی عادت بنانی چاہیے۔ بعض بزرگوں کے بارے میں تو منقول ہے کہ جب ان کے سامنے موت اور قبر و آخرت کی بات کی جاتی تو ان کی حالت غیر ہو جاتی، کسی کا جسم سُن پڑ جاتا تو کسی کے آنسوؤں کی لڑی بن جاتی، کوئی آہ وزاری میں مصروف ہو جاتا تو کوئی خوف سے بے قرار ہو جاتا۔

اے عاشقانِ رسول! غور کیجئے! جن بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے واقعات ہم نے سُنے، یہ وہ عظیم ہستیاں ہیں جن کے دن رات گناہوں سے بچ کر **اللہ** پاک کی عبادت میں گزرتے تھے، یہ وہ عظیم ہستیاں ہیں جن کی **زبان فضول گوئی** سے بچ کر **اللہ** پاک کا ذِکر کرتی تھی، یہ وہ عظیم ہستیاں ہیں جن کی آنکھیں **اللہ** پاک کے خوف سے جُھکی رہتی تھیں، جبکہ ہمارا حال اس کے بالکل اُلٹ ہے، ہم تو ہنس ہنس کر گناہ کر رہے ہوتے ہیں اور ندامت و شرمندگی بھی نہیں ہوتی، **ہمارا بنے گا کیا؟** ہمارے دِل کی سختی کس قدر بڑھ چکی ہے کہ موت کا تذکرہ اچھا نہیں لگتا، کوئی موت اور آخرت کی تیاری کی بات کرے تو دِل اُکتانے لگتا ہے، ذہن کوئی نصیحت کی بات قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا، **اے کاش!** ہم بھی اپنے بزرگوں کی طرح موت اور قبر کے خوف سے بے قرار رہنے والے بن جائیں۔ اس میں شک نہیں کہ موت کی سختیاں بے پناہ ہیں، لیکن اُس وَقْت اگر کَرَم ہو جائے اور پیارے آقا، حبیبِ کبریا، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جلوہ گری ہو جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ مَوْت کی تمام سَخْتِیاں آسان ہو جائیں، حضرت علامہ مُفتی اَحمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مِرآۃُ المناجیح میں لکھتے ہیں: ”عُلَماء فرماتے ہیں

کہ اب بھی حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے خاص خُدَّام کو اُن کے مرتے وقت کَلِمہ پڑھانے تَشْرِیف لاتے ہیں، ایسے لوگ (بھی) دیکھے گئے (ہیں) جنہوں نے مرتے وَقْت حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تَشْرِیف آوری کی خبر حاضِرین کو دی، خُود بستر مَرگ پر اُٹھ کھڑے ہوئے، حاضِرین سے کہا، تَعْظِیم کرو، حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ آگئے۔" (مرآۃ المناجیح، ۲/۴۲۶) کاش ہم گُناہگاروں پر بھی کرم ہو جائے اور مرتے وَقْت جلوۂ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جھلک نصیب ہو جائے۔

یہ عرض گنہگار کی ہے شاہِ زمانہ — جب آخِری وَقت آئے مجھے بُھول نہ جانا
سکرات کی جب سختیاں سرکار ہوں طاری — لِلّٰہ! مجھے اپنے نظاروں میں گُمانا
ڈر لگتا ہے ایماں کہیں ہو جائے نہ برباد — سرکار بُرے خاتمے سے مجھ کو بچانا
جب روح مِرے تن سے نکلنے کی گھڑی ہو — شیطانِ لعیں سے مِرا ایمان بچانا
جب دم ہو لبوں پر اے شَہَنشاہِ مدینہ — تم جلوہ دکھانا مجھے کلمہ بھی پڑھانا
آقا مِرا جس وَقت کہ دم ٹُوٹ رہا ہو — اُس وَقت مجھے چہرۂ پُرنور دِکھانا
سرکار! مجھے نَزع میں مت چھوڑنا تنہا — تم آ کے مجھے سورۂ یاسین سُنانا

(وسائلِ بخشش، ص۳۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس تجہیز و تکفین

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم نے موت کے ذائقے اور تلخی سے متعلق بیان سُنا، یقیناً یہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہی ہے جو ہمیں دنیا کے ساتھ ساتھ فکرِ آخرت کی بھی تلقین کرتا ہے، ہم سب اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر موت کو یاد رکھتے ہوئے آخرت کی تیاری میں لگ

جائیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی اس وقت 107 شعبہ جات کے ذریعے دنیا بھر میں دِین کا پیغام عام کر رہی ہے، انہی شعبہ جات میں سے **ایک** شعبہ **"مجلس تجہیز و تکفین"** بھی ہے، اس مجلس کے کاموں میں، شریعت اور مدنی مرکز کے دیے گئے طریقِ کار کے مطابق مسلمان میّتوں کے غسل و کفن اور لواحقین کی غمگساری کے تمام معاملات سرانجام دے کر ثواب کمانا ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجلس تجہیز و تکفین کے تحت وقتاً فوقتاً، ملک و بیرونِ ملک ذِمہ داران و عاشقانِ رسول کے سُنّتوں اجتماعات کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے۔ مجلس تجہیز و تکفین کے تحت **تیجے**، چہلم اور برسی کے موقع پر ایصالِ ثواب کے اجتماع کی بھی ترکیب کی جاتی ہے اور ان میں تقسیمِ رسائل کی ترکیب کی جاتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجلسِ تجہیز و تکفین اور مجلسِ آئی ٹی کی مشترکہ کوشش سے عاشقانِ رسول کی آسانی کے لئے موبائل ایپلی کیشن بنام "Muslim's Funeral" (تجہیز و تکفین) بھی بنائی گئی ہے، جس میں نزع کے وقت کے اہم اُمور، غُسلِ میّت کا مکمل طریقہ کار، کفن تیار کرنے کا طریقہ، نمازِ جنازہ کا طریقہ، قبر بنانے اور تدفین کے تمام معاملات بذریعہ Video 3D سکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ علمِ دِین سیکھنے کا جذبہ رکھنے والے اسلامی بھائی اس ایپلی کیشن کو پلے اسٹور (Play Store) سے "Muslim's Funeral" کے نام سے سرچ (Search) کرکے انسٹال (Install) کر سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور **قبر و دفن** کے چند مدنی پھول بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے

مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

قَبْر و دفن کے مَدَنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! قَبْر و دَفن کے بارے میں چند مَدَنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ ☆ایک قَبْر میں ایک سے زیادہ مُردے بِلا ضَرورت دَفن کرنا جائز نہیں اور ضَرورت ہو تو کر سکتے ہیں۔(بہار شریعت ۱/۸۴۶، عالمگیری ۱/۱۶۶) ☆جنازہ قَبْر سے قبلے کی جانِب رکھنا مُستَحَب ہے تاکہ میِّت قبلے کی طرف سے قَبْر میں اُتاری جائے۔ قَبْر کی پائنتی (یعنی پاؤں کی جانِب والی جگہ) رکھ کر سَر کی طرف سے نہ لائیں۔(بہارِ شریعت، ۱/ ۸۴۴) ☆حَسْبِ ضَرورت دو یا تین اور بہتر یہ ہے کہ قَوی (طاقت ور) اور نیک آدمی قَبْر میں اُتریں۔ عَورَت کی میِّت مَحارِم اُتاریں یہ نہ ہوں تو دیگر رِشتے دار یہ بھی نہ ہوں تو پرہیز گاروں سے اُتروائیں۔(عالمگیری، ۱/ ۱۶۶) ☆عَورَت کی میِّت کو اُتارنے سے لے کر تختے لگانے تک کسی کپڑے سے چُھپائے رکھیں۔ ☆قَبْر میں اُتارتے وَقْت یہ دُعا پڑھیں: بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہ۔(تنویر الابصار، ۳/۱۶۶) ☆قَبْر کچّی اینٹوں سے بند کر دیں اگر زَمین نَرم ہو تو (لکڑی کے) تختے لگانا بھی جائز ہے۔(بہارِ شریعت، ۱/ ۸۴۴) ☆اب مِٹّی دی جائے، مُستَحَب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹّی ڈالیں۔(جوھرہ، ص ۱۴۱) ☆جتنی مِٹّی قَبْر سے نکلی ہے اُس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔(فتاویٰ ھندیۃ، ۱/ ۱۶۶) قَبْر چَوکھُونٹی (یعنی چار کونوں والی) نہ بنائیں بلکہ اِس میں ڈھال رکھیں جیسے اُونٹ کا کوہان، (دفن کے بعد) اِس پر پانی چھڑکنا بہتر ہے، قَبْر ایک بالشت اُونچی ہو یا معمولی سی زائد۔ (بہار شریعت، ۱/ ۸۴۶ مُلَخَّصاً) ☆دفن کے بعد قَبْر پر اذان دینا کارِ ثواب اور میِّت کے لئے نہایت نَفْع بخش ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۳۷۰ ماخوذاً)

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16(312صفحات)اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شَریف کی فضیلت

سَعَادَۃُ الدَّارَین میں ہے کہ ایک شخص نے دَربارِ رسالت میں حاضِر ہو کر تنگدستی اور تنگیِ رِزْق کی شِکایت کی تو قاسمِ نعمت، نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جب تم اپنے گھر میں داخل ہوا کرو تو سلام کرلیا کرو، چاہے گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر سَلام کہا کرو اور ایک مرتبہ سورۂ اِخلاص یعنی **قُلْ هُوَ اللّٰه** شریف پڑھ لیا کرو۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ پاک نے اس پر رِزْق کھول دیا حتّٰی کہ

اس کے ہمسایوں (Neighbours) اور رِشتے داروں کو بھی اس رِزق سے حصّہ پہنچا۔[1]

قلیل روزی پہ دو قناعت، فُضول گوئی سے دید و نفرت دُرود پڑھتا رہوں بکثرت، نبیِ رحمت شفیعِ اُمت

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۲۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اپنی اور دوسروں کی **اصلاح** کے لیے کوشش کرنا اسلام کے بنیادی مقاصد میں سے ہے۔ آج ایک تعداد ہے جو اس مقصد کو بُھولتی جا رہی ہے، اصلاح کا

---

[1] ... سعادۃ الدارین، الباب الثانی فیما ورد فی فضل الصلاۃ و التسلیم ... الخ، حرف الجیم، ص ۸۴

[2] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی ... الخ، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

ایک بہترین ذریعہ مُحاسَبۂ نفس (یعنی غور و فکر) بھی ہے، آج ہم مُحاسَبۂ نفس کی اہمیت اور اس کے فوائد سے متعلق سُنیں گے۔ بزرگوں کے مُحاسَبۂ نفس کے کچھ واقعات بھی سُنیں گے، آج کے دور میں ہم روزانہ کی بنیاد پر اپنے اعمال کا جائزہ کس طرح کر سکتے ہیں؟ اس بارے میں بھی کچھ مدنی پھول بیان کئے جائیں گے۔ اللہ کرے کہ سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! سب سے پہلے **محاسَبۂ نفس** کی برکت پر ایک حکایت سنتے ہیں:

اے نَفْس! اللہ سے ڈر!

بنی اسرائیل کا ایک شخص نہایت عِبادت گُزار تھا۔ وہ رات میں اللہ پاک کی عِبادت میں مصروف رہتا اور دن میں گھُوم پھر کر کچھ چیزیں لوگوں کو بیچا کرتا۔ وہ اکثر اپنے نَفْس کا مُحاسَبہ کرتے (یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لیتے) ہوئے کہتا: ”اے نَفْس! **اللہ سے ڈر۔**“ ایک دن وہ حسبِ معمول اپنے گھر سے روزی کمانے کے لئے نکلا اور چلتے چلتے ایک امیر کے دروازے کے قریب پہنچا اور اپنی اشیا بیچنے کے لئے آواز لگائی۔ امیر کی بیوی نے جب اس حَسِین شَخْص کو اپنے دروازے کے قریب دیکھا تو اُسے بہانے سے محل کے اندر بُلا لِیا پھر اُس سے کہنے لگی: اے تاجر! میرا دل تمہاری طرف مائل ہو چکا ہے، میرے پاس بہت مال ہے اور بہترین لِباس ہیں، تم یہ کام چھوڑ دو میں تمہیں ریشمی لِباس اور بہت سا مال دُوں گی۔ یہ پیش کش سُن کر اس کا نَفْس اس عورت کی طرف مائل ہونے لگا، مگر فوراً اس نے اپنی عادت کے مطابق (نَفْس کو مُخاطَب کرتے ہوئے) کہا: **”اے نَفْس! اللہ سے ڈر!“** پھر اس عورت کو جواب دیا: ”مجھے اپنے رَبِّ کریم کا خوف ہے۔“ وہ عورت کہنے لگی: ”تم میری خواہش پوری کئے بغیر یہاں سے نہیں جاسکتے۔“ اس شخص نے پھر

کہا: **"اے نَفْس! اللہ سے ڈر۔"** اور نَجات کا طریقہ سوچنے لگا۔ بالآخر اس نے عورت سے کہا: "مجھے مُہلت دو کہ میں وُضو کر کے دو رَکعتیں ادا کر لوں۔" اجازت ملنے پر اس نے وُضو کیا اور چھت پر چلا گیا، وہاں اس نے دو رَکعَت نماز ادا کرنے کے بعد چھت سے نیچے جھانکا تو اس کی اونچائی (تقریباً) بیس (20) گز تھی۔ اس نے بے بسی سے اللہ پاک سے دعا کی: "اے میرے مالک! میں طویل عرصے سے تیری عِبادت میں مشغول ہوں، مجھے اس آفت سے نجات عطا فرما۔" یہ کہہ کر وہ چھت سے کُود گیا، اللہ پاک نے حضرت سَیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دِیا: "جاؤ میرے بندے کو زمین تک پہنچنے سے پہلے سنبھال لو، کیونکہ اس نے میری ناراضی کے خوف سے چھلانگ لگائی ہے۔" حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے نہایت تیزی سے آکر اس شخص کو تھام لیا اور زمین پر بٹھا دیا۔ اس آفت سے بچ کر وہ خوشی خوشی اپنے گھر کی طرف چل دیا۔ گھر پہنچا تو دیکھا کہ اس کے گھر والے بھوک اور پیاس کی شدت سے غم ناک تھے، وہ بھی انہی کے ساتھ بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر میں اس کا ایک پڑوسی آیا اور اس نے اس عابد سے کہا کہ کچھ روٹیاں دے دو، عابد کہنے لگا: اللہ کی قسم ہمارے پاس تو کھانے کو کچھ بھی نہیں، تنور دیکھو اس میں بھی کچھ نہیں ہے۔ وہ پڑوسی تنور کی طرف بڑھا تو اس میں اسے پکی ہوئی روٹیاں نظر آئیں۔ اس نے عابد کو اس بات کی خبر دی۔ جب اس کے گھر والوں نے یہ معاملہ دیکھا تو انہیں بڑا تعجب ہوا، اس عابد کی بیوی کہنے لگی: یقیناً اس میں ہمارا کچھ کمال نہیں بلکہ یہ سب تیری برکت اور کرامت کی وجہ سے ہے، بتاؤ اس کا راز کیا ہے؟ پھر اس عابد نے اپنا راز کھولا اور وہ مکمل واقعہ بیان کیا جس کی برکت سے اس پر یہ انعامات ہوئے تھے۔ (1)

---

[1] ... دُرَّۃُ الناصحین، المجلس التاسع والستون ... الخ، ص۲۷۰ ملخصاً

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

(ذوقِ نعت، ص۱۸)

مختصر وضاحت: اے حسنؔ! میں اللہ پاک کا بندہ ہوں جو ہر شے پر قادر ہے اور ہر بگڑا کام بنانے والا ہے، اس لیے میرے مشکل کام خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حکایت سے حاصل شدہ مدنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس حکایت سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنے اعمال کا محاسبہ کرتا رہے یعنی غور و فکر کرتا رہے اور خود کو ہر وقت **اللہ** پاک سے ڈراتا رہے تو یہ نیک عمل اسے دنیا کی آزمائشوں سے بھی بچا لیتا ہے اور آخرت میں بھی اس کے لیے فائدے کا سبب بنتا ہے۔

دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ اپنا محاسبہ کرتے رہنے کی عادت سے بندہ گناہوں سے بھی بچ جاتا ہے۔ ابھی ہم نے سُنا کہ وہ عابد جب عورت کی دعوتِ گناہ کی طرف مائل ہوا تو اپنا مُحاسبہ کرنے کی عادت کی وجہ سے فوراً ہی اُس کے منہ سے یہ جُملہ نِکلا: **"اے نَفْس! اللہ سے ڈر"** اور پھر اُس پر خوفِ خُدا ایسا غالب ہوا کہ وہ گناہ سے بچ گیا۔

تیسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ مُشکل وقت میں نیکیاں ہمیشہ کام آتی ہیں، بلکہ نیکیوں کی برکت سے مشکل وقت میں بھی **اللہ** پاک کی مدد شامل ہوتی ہے، جب وہ نیک شخص گُناہ سے چُھٹکارا پانے کے لئے چھت (Roof) سے کُودا تو مَددِ اِلٰہی کی وجہ سے جانی ہلاکت و جسمانی مُصِیبت سے محفوظ رہا۔ یقیناً یہ اس کی نیکیوں کی برکت ہی تھی کہ مددِ الٰہی اس کے شاملِ حال ہوئی۔ یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ

ہماری شریعت میں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کی اجازت نہیں ہے۔ بہر حال ہمیں چاہیے کہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے ہوئے خود کو گناہوں سے بچائیں اور کثرت سے نیک اعمال کریں۔

رزق میں برکت کا ایک ذریعہ!

چوتھی بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ جو اللہ پاک کے خوف کی وجہ سے گناہوں سے بچتا ہے، تو ربِّ رحمٰن اُسے ایسی جگہوں سے رزق عطا فرماتا ہے کہ جس کی طرف گمان بھی نہیں جاسکتا۔ قرآنِ پاک میں بھی اسی بات کو بیان کیا گیا ہے، چنانچہ پارہ 28 سُورۂ طلاق آیت 2،3 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ(۲) وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ

(پ۲۸، الطلاق: ۲، ۳)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں سے اس کا گمان نہ ہو

تفسیر صراطُ الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے کہ اللہ سے ڈرنے والے کو اس جگہ ایک بشارت دی جارہی ہے کہ اللہ اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو گا۔ (صراط الجنان، ۱۰/ ۲۰۲)

معاشی پریشانیاں، آخر کیوں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ خوفِ خدا کی وجہ سے گناہوں کو چھوڑ دینا رزق میں برکت کا سبب بنتا ہے، جو بھی خوفِ خدا کی وجہ سے کسی گناہ سے رکتا ہے تو اللہ پاک اُسے ایسے اسباب سے رِزق عطا فرما دیتا ہے کہ جن کی طرف اس کا خیال بھی نہیں جاتا۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ ایک تعداد ہے جو رزق روزی اور دیگر معاشی پریشانیوں میں مبتلا نظر آتی ہے، کسی کے گھر کے

اخراجات پورے نہیں ہوتے تو کوئی ہزاروں کما کر بھی کچھ بچا نہیں پاتا۔ کسی کو کاروبار میں رکاوٹ نظر آتی ہے تو کسی کی دکان (Shop) ٹھیک طرح سے نہیں چلتی، کوئی بے روزگار ہے تو کوئی قرضوں کا شکار ہے، اَلْغَرَض! ہمارے معاشرے میں تنگدستی، فقر و فاقہ کشی، بے روزگاری اور رِزْق میں بے برکتی کا رونا رونے والے بہت ہیں، غور کیجئے کہ کہیں اس کی وجہ یہ تو نہیں کہ ہم گناہ کرتے نہیں ڈرتے؟ مصیبتوں اور رِزْق میں بے برکتیوں کا سبب کہیں ہماری اپنی ہی بد اعمالیاں ہی تو نہیں ہیں؟ کیونکہ آج کل ہمارے معاشرے میں گُناہوں کا بازار اس قدر گرم ہے کہ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ۔ بد قسمتی سے لوگوں کی بھاری اکثریَّت بے عملی کا شکار ہے، نہ تو بندوں کے حقوق کی ادائیگی کا پاس ہے اور نہ ہی حقوقُ اللہ کی پامالی کا کوئی احساس، نیکیاں کرنا نفس کیلئے بے حد دُشوار اور گناہ کرنا بَہُت آسان ہوچکا ہے، ضَروریات وسَہولیات حاصل کرنے کی حد سے زیادہ کوشش نے مسلمانوں کی بھاری تعداد کو فکرِ آخِرت سے مکمل غافل کر دیا ہے۔ گالی دینا، تہمت لگانا، بدگمانی کرنا، غیبت کرنا، چغلی کھانا، لوگوں کے عیب جاننے کی جستجو میں لگے رہنا، لوگوں کے عیب اُچھالنا، جھوٹ بولنا، جھوٹے وعدے کرنا، کسی کا مال ناحق کھانا، خون بہانا، کسی کو بِلا اجازتِ شَرعی تکلیف دینا، قرض دبا لینا، کسی کی چیز وقتی طور پر لے کر واپَس نہ کرنا، مسلمانوں کو بُرے اَلقاب سے پکارنا، کسی کی چیز اُسے ناگوار گزرنے کے باوُجُود بِلا اجازت استعمال کرنا، شراب پینا، جُوا کھیلنا، چوری کرنا، بدکاری کرنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا، سُود و رِشوت کا لین دَین کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور انہیں ستانا، امانت میں خِیانت کرنا، بدنگاہی کرنا، عورَتوں کا مَردوں کی اور مردوں کا عورَتوں کی مُشابہَت (یعنی نقّالی) کرنا، بے پردگی، غُرُور، تکبر، حَسَد، رِیاکاری، اپنے دل میں کسی مسلمان کا بُغض و کینہ رکھنا، شُماتَت (یعنی کسی مسلمان کو مرض، تکلیف یا نقصان پہنچنے پر خوش ہونا)،

غصّہ آجانے پر شریعت کی حدیں توڑ ڈالنا، گناہوں کی حرص، حُبِّ جاہ(یعنی عزّت کی خواہش)، بُخل، خود پسندی وغیرہ مُعاملات ہمارے مُعاشَرے میں بڑی بے باکی کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔ ذرا سوچئے کہ اس قدر گُناہوں کے باوجود بھی اگر ہمیں رِزْق میں تنگی و محرومی کا سامنا نہ ہو تو کیا ہو؟ گناہوں کی ایسی کثرت کے باوُجود بھی ہم پر رزق کے دروازے بند نہ ہوں تو کیا ہو؟ ایک حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا گیا: **لَا یَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ** یعنی دُعا سے تقدیر پلٹ جاتی ہے **وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ** اور نیکیوں سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے، **فَاِنَّ الرَّجُلَ لَیُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ یُصِیْبُہٗ** بے شک بندہ گناہ کی وجہ سے اس رِزْق سے محروم کر دیا جاتا ہے جو اسے پہنچنا ہوتا ہے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اگر ہم مُعاشی ترقی و برکت کے خواہش مند ہیں اور طرح طرح کی مصیبتوں اور رِزْق کی محرومیوں سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں گُناہوں کی مصیبت سے چُھٹکارا حاصل کرنا ہوگا، نیکیوں سے تعلق جوڑنا ہوگا، ابھی ہم نے آیتِ کریمہ میں بھی سنا کہ جو اللہ پاک کے خوف کی وجہ سے گناہوں سے بچتا ہے اُسے ایسے مقام سے رزق دیا جاتا ہے کہ جہاں اس کا گمان بھی نہیں پہنچتا۔ اللہ کرے کہ ہم گناہوں سے بچنے والے بن جائیں اور ہماری معاشی پریشانیاں دور ہو جائیں۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَمیرِ اہلسنّت، حضرتِ علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کیا خُوب فرماتے ہیں:

عاشقِ مال اس میں سوچ آخر کیا عُروج و کمال رکھا ہے؟
تجھ کو مل جائے گا جو قسمت میں تیری رزقِ حلال رکھا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۴۴۴)

---

[1] ... المستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر، باب: لا یرد القدر... الخ، ۲/ ۱۶۲، حدیث ۱۸۵۷

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مُحاسَبہ نفس اور قرآن

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں شک نہیں کہ گناہوں سے بچنے اور نیکیوں کی کثرت کرنے کا ایک بہترین طریقہ استقامت کے ساتھ اپنے اَعْمال پر غور و فکر کرنا بھی ہے۔ جو مسلمان بھی اس بہترین عادت کو اپنا لے اور روزانہ اپنا محاسبہ (Self accountability) کرے تو اس کے گُفتار و کردار میں خود بخود نکھار پیدا ہوتا چلا جاتا ہے، وہ گناہوں سے پیچھا چھڑانے لگتا ہے، اعمال کے بارے میں غور و فکر کی اَہَمِّیَّت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن و حدیث میں باقاعدہ اس کی تَرْغِیْب دِلائی گئی ہے، چُنانچہ پارہ 28 سُوْرَۂ حَشْر کی آیت نمبر 18 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ (پ۲۸، الحشر: ۱۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لئے کیا آگے بھیجا۔

اس آیتِ کریمہ میں فرمایا گیا کہ: اپنا مُحاسَبہ کرلو، اس سے پہلے کہ تمہارا مُحاسَبہ کیا جائے اور غور کرو کہ تم نے قیامت کے دن اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لئے نیک اَعْمال کا کتنا ذخیرہ جمع کیا ہے۔[1] تفسیر **صِراطُ الْجِنان** میں ہے: اس آیت سے معلوم ہوا کہ ایک گھڑی غور و فکر کرنا بہت سے ذکر کرنے سے بہتر ہے۔ اپنے اعمال کے بارے میں سوچنا بہت افضل عمل ہے اور یہی مُراقبہ ہے۔ (صراط الجنان، ۱۰/۸۹ ملتقطاً)

احادِیثِ کریمہ میں رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی بارہا اَعْمال کا مُحاسَبہ کرنے کی

---

[1] ... تفسیر ابن کثیر، پ۲۸، الحشر، تحت الآیۃ: ۱۸، ۸/۱۰۶

تَرْغِیْب اِرشاد فرمائی ہے، آیئے اس ضمن میں کچھ فرامینِ مُصْطَفٰے سُنتے ہیں:

اِحْتِساب (غور و فکر) کے مُتَعَلِّق فرامینِ مُصْطَفٰے

1. فرمایا: جب تم کسی کام کو کرنا چاہو تو اس کے **اَنجام کے بارے میں غور** کرلو، اگر وہ اچھا ہے تو اسے کر گُزرو اور اگر اس کا نتیجہ (Result) غَلَط ہو تو اس سے باز رہو۔[1]
2. عَقْل مند کے لئے ایک ساعت ایسی ہونی چاہئے جس میں وہ اپنے **نَفْس کا مُحاسَبہ** کرے۔[2]
3. (اُمورِ آخرت میں) **گھڑی بھر غور و فِکْر** کرنا ساٹھ (60) سال کی عِبادت سے بہتر ہے۔[3]

مُحاسَبۂ نفس کے فوائد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیتِ مبارکہ، اس کی تفسیر اور فرامینِ مصطفٰے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے دِین میں اپنا محاسبہ کرنے کی زبردست ترغیب دلائی گئی ہے، کیونکہ ☆**مُحاسَبۂ نفس** کی وجہ سے انسان گناہوں سے بچنے لگتا ہے۔ ☆**مُحاسَبۂ نفس** کی وجہ سے نیکیاں کرنا آسان ہوجاتا ہے۔ ☆**مُحاسَبۂ نفس** کی وجہ سے حُقوقُ اللہ اور حقوقُ العباد کی پاسداری کا ذہن بنتا ہے۔ ☆**مُحاسَبۂ نفس** کی وجہ سے دل میں خوفِ خدا بیدار ہوتا ہے۔ ☆**مُحاسَبۂ نفس** کی وجہ سے انسان کے ظاہر و باطن میں نکھار پیدا ہوتا ہے، ☆**مُحاسَبۂ نفس** کی وجہ سے **موت سے پہلے موت کی تیاری** کا ذہن بنتا ہے۔ ☆**مُحاسَبۂ نفس** کی وجہ سے اللہ پاک کے نیک بندوں کے نقشِ قدم پر چلنے کا ذہن بنتا ہے۔ ☆**مُحاسَبۂ نفس** کی وجہ سے اچھی عادتیں بنتی ہیں، ☆**مُحاسَبۂ نفس** کی وجہ سے بُری خصلتوں سے چھٹکارے کا ذہن بنتا ہے،

---

[1] ... کنز العمال، کتاب الاخلاق، حرف التاء، التودۃ والتانی والتبیین، الجزء ۳، ۲/ ۴۴، حدیث: ۵۶۷۳

[2] ... شعب الایمان، باب فی تعدید نعم اللہ ... الخ، ۴/ ۱۶۴، حدیث: ۴۶۷۷

[3] ... کنز العمال، کتاب الاخلاق، التفکر، الجز ۳، ۲/ ۴۸، حدیث: ۵۷۰۷

☆**مُحاسَبۂ نفس** کی وجہ سے دنیا میں بھی آسانیاں ہو جاتی ہیں اور ☆**مُحاسَبۂ نفس** کی وجہ سے آخرت بھی اچھی ہو جاتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہمارا دِین **مُحاسَبۂ نفس** کی بڑی تلقین کرتا ہے، آیئے! اب ہم **مُحاسَبۂ نفس** کی تعریف سنتے ہیں، تاکہ ہم زیادہ اچھے انداز میں اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے میں کامیاب ہو سکیں، چنانچہ

مُحاسَبہ کیا ہے؟

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اپنی مشہور کتاب **"اِحیاء العلوم"** میں فرماتے ہیں: اعمال کی کثرت اور مقدار میں زیادتی اور نُقصان پہچاننے کے لیے جو غور کیا جاتا ہے اسے **مُحاسَبہ** کہتے ہیں، اگر بندہ اپنے دن بھر کے اعمال کو سامنے رکھے تاکہ اسے کمی بیشی کا علم ہو جائے، یہی مُحاسَبہ ہے۔ (احیاء العلوم، ۵/۳۱۹)

غور و فکر کسے کہتے ہیں؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُر فتن دور میں ہمیں اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے کا ذہن دیا ہے، انسان کو چاہئے کہ اُخْرَوی اِعتبار سے اپنے معمولاتِ زندگی پر غور و فِکْر کرے، پھر جو کام اُس کی آخرت کے لئے نُقصان دہ ثابت ہو سکتے ہوں، اُن کی اِصْلاح کی کوشش کرے اور جو کام اُخْرَوی اِعتبار سے نَفْع بَخْش نظر آئیں اُن میں بہتری کے لئے اِقْدامات کرے۔ اِسْتِقامت کے ساتھ اپنے اعمال کا جائزہ لینے سے خُوب خُوب برکتیں حاصل ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ بُزرگانِ دِین نہایت اِسْتِقامت کے ساتھ اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے تھے اور اس سے کسی صُورت بھی غفلت اِخْتیار نہ کرتے تھے، آیئے! اسی بارے میں بزرگانِ دِین کے کچھ واقعات سنتے ہیں:

اے عمر! اللہ سے ڈرتے رہو!

حضرت اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں ایک باغ میں گیا تو وہاں اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی آواز سُنی، ہم دونوں کے درمیان ایک دِیوار حائل تھی اور وہ کہہ رہے تھے: عمر، خَطّاب کا بیٹا اور امیر المومنین کا منصب! واہ کیا خوب! اے عمر! اللہ پاک سے ڈرتے رہو ورنہ اللہ پاک تمہیں سخت عذاب دے گا۔ (تاریخ الخلفاء، عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، فصل فی نبذ من سیرتہ، ص ۱۰۲)

اے عاشقانِ صحابہ و اہل بیت! غور کیجئے! اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ اللہ کے پیارے حبیب، دُکھیا دِلوں کے طبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے صحابی ہیں، اور **یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں** جن کے سائے سے شیطان بھاگتا تھا۔ (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب منقب عمر بن الخطاب، ۲/ ۵۲۶، حدیث: ۳۶۸۳ مفہوماً) ☆ **یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں** جن کو حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ مُبارک سے جنّتی ہونے کی خوشخبری دی ہے۔ (بُخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۲/ ۵۲۵، حدیث: ۳۶۷۹ مفہوماً) ☆ **یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں** جن کے بارے میں اللہ کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ دعا فرمائی ہے کہ اے اللہ کریم! عُمر بن خَطّاب کے ذَرِیعے اِسلام کو عزّت عَطا فرما! (ابن ماجہ، کتاب السنۃ، فضل عمر، ۱/ ۷۷، حدیث: ۱۰۵) ☆ **یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں،** جن کی رائے کے مطابق قرآنِ کریم کی آیاتِ مُبارکہ نازل ہوئیں۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۹۶، الصواعق المحرقۃ، ص ۹۹)

کردارِ فاروقی پر عمل کیجئے!

اتنی بلند وبالا شان و شوکت کے باوجود اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ

اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے اور خود کو نصیحتیں کرتے کہ **اے عمر اللہ سے ڈرتے رہو۔ اے عمر اللہ سے ڈرتے رہو۔** جب ان کے محاسبۂ نفس کا یہ حال ہے تو ہم جو گناہوں میں ڈُوبے ہوئے ہیں، ہم جو شب و روز غفلتوں میں زندگی گزار رہے ہیں، ہم جن کے پاس نیکیاں نام کو نہیں ہیں، ہمیں اپنے محاسبۂ نفس کرنے کی کتنی ضرورت ہو گی؟۔ آیئے! اللہ پاک کے ایک نیک بندے کا واقعہ سنتے ہیں کہ وہ اپنا محاسبہ کس طرح کرتے تھے۔

دنوں اور گناہوں کا حساب

حضرت سَیِّدُنا تَوْبَہ بِن صِمَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے ایک دن حساب لگایا تو ان کی عمر 60 سال تھی، دنوں کا حساب کیا تو اِکّیس ہزار پانچ سو (21500) دن بنے۔ انہوں نے چیخ ماری اور فرمایا: ہائے افسوس! (اگر میں نے روزانہ ایک گناہ بھی کیا ہو تو) میں حقیقی بادشاہ سے اِکیس ہزار پانچ سو (21500) گناہوں کے ساتھ ملاقات کروں گا اور جب روزانہ دس ہزار (10,000) گناہ ہوں، تو کیا صورتِ حال ہو گی، یہ سوچ کر آپ غش کھا کر گِر پڑے اور آپ کا اِنتقال ہو گیا۔ لوگوں نے کسی کہنے والے کو ان کے متعلق کہتے ہوئے سُنا: "اے شخص! فردوسِ اعلیٰ کی طرف جاؤ۔" (احیاء العلوم، کتاب المراقبة والمحاسبة، بیان حقیقة المحاسبة بعد العمل، ۵/۱۳۹)

اے عاشقانِ رسول! آیئے ہم بھی سب سے اعلیٰ جنّت، فردوس کی دُعا مانگتے ہیں:

نہ کرنا حشر میں پُرسش مِری ہو بے سبب بخشش
عطا کر باغِ فردوس از پئے شاہِ اُمَم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ تو سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ حضرت سَیِّدُنا تَوَّبَہ بِن صِمَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ گناہوں میں مبتلا ہوں گے، یقیناً ان کی پاکیزہ زندگی گناہوں سے بہت دُور ہو گی، لیکن اس حکایت سے ہم اپنی حالت پر غور کریں۔ یقیناً ہماری حالت یہ ہے کہ ہم دن میں ایک نہیں درجنوں بلکہ سینکڑوں گناہ کرتے ہوں گے، کیونکہ بدقسمتی سے اب تو قدم قدم پر گناہوں کے مواقع نظر آتے ہیں۔ پہلے بندہ تنہائی اختیار کر کے گناہوں سے بچنے میں کامیاب ہو سکتا تھا، مگر اب موبائل کی صورت میں گناہوں سے بچنے والی تنہائی بھی کسی کسی کو نصیب ہوتی ہو گی، دن بھر میں کئے جانے والے ان گناہوں کو اپنی زندگی کے ایام سے ضرب دیں گے تو نتیجہ شاید لاکھوں میں آئے، غور کیجئے! اتنے سارے گناہوں کے ساتھ ہم اللہ پاک کی بارگاہ میں کیسے پیش ہوں گے۔ اس لیے ابھی بھی وقت ہے، ابھی ہم ہاتھوں ہاتھ پکی سچی توبہ کر لیں اور آئندہ گناہوں سے بچنے کا پکّا اِرادہ کر لیں اور **اے کاش!** کہ ہر روز سونے سے قبل دن بھر کے اعمال پر غور و فکر کرنے کی توفیق بھی نصیب ہو جائے۔

اس حکایت سے ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ جو کوئی اپنے اعمال پر غور و فکر کرتے ہوئے اس دنیا سے جاتا ہے، اللہ پاک بندوں میں یہ اعلان (Announcement) کرواتا ہے کہ وہ جنت میں چلا گیا۔ لہٰذا ہمیں بھی محاسبۂ نفس یعنی فکرِ مدینہ کو اپنا معمول بنانا چاہیے۔

مُحاسَبۂ نفس کی اہمیت

یاد رکھیں جس طرح دُنیاوی کاروبار سے تَعَلُّق رکھنے والا کوئی بھی شخص اسی وقت کامیاب تاجر بن سکتا ہے، جب وہ اپنے خرچ کیے ہوئے مال سے کئی گُنا زیادہ نفع کمانے میں کامیاب ہو جائے اور اس کا اَصل سرمایہ بھی مَحْفُوظ رہے۔ اِس مَقْصَد کے حُصُول کے لئے وہ اپنے کاروبار (Business) کا روزانہ، ماہانہ اور سالانہ حساب کتاب کرتا ہے، پھر اُس پر مختلف پہلوؤں سے نہ صرف زبانی غور و فِکْر کرتا ہے بلکہ اُس

کو تحریری طور پر محفوظ رکھنے کی کوشش کرتا ہے، جہاں کسی قسم کی خامی نظر آئے، اُسے دُرُست کرتا ہے اور جو چیز نفع کے حُصُول میں رُکاوٹ نظر آتی ہے اس کو دُور کرتا ہے۔ اگر وہ اپنے کاروباری مُعامَلات کا مُحاسَبہ نہ کرے تو اُسے نفع حاصل ہونا تو درکِنار، اُلٹا نُقصان کا سامنا بھی ہو سکتا ہے اور اگر اس نُقصان کے بعد بھی وہ غفلت کی گہری نیند سے بیدار نہ ہو تو ایک دن ایسا بھی آتا ہے کہ اُس کا اَصل سرمایہ بھی باقی نہیں رہتا اور وہ کوڑی کوڑی کا مُحتاج ہو جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح جو شخص "کاروبارِ آخرت" میں نفع کمانے کا آرزُو مَنْد ہو، اُسے بھی چاہئے کہ اپنے کئے گئے اَعْمال پر غور کرے، جو اَعْمال اُس کو نفع دِلوانے میں مُعاون (Contributor) ثابت ہوں، اُن کو مزید بہتر کرے اور جو کام اِس نفع کے حُصُول میں رُکاوٹ بن رہے ہوں، اُنہیں چھوڑ دے، جو شخص اس طرح اپنا اِحْتِساب جاری رکھے گا، وہ اللہ پاک کی توفیق سے کامیابی سے ہمکِنار ہو گا اور بطورِ نفع اِنْ شَآءَ اللہ اُسے جنّت میں داخلہ نصیب ہو گا اور اگر ایسا کرنے کی بجائے "خوابِ غفلت" کا شکار ہو جائے تو وہ خسارے میں رہے گا، جس کا نتیجہ جہنّم میں داخلے کی صُورت میں سامنے آسکتا ہے۔ (وَالْعِیاذُ بِاللہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے آسان اور بہتر انداز میں غور و فکر کرنے کے بارے میں جو رہنمائی فرمائی ہے، وہ اپنی مثال آپ ہے، آپ نے اِس پُرفِتَن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشْتَمِل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام "**مَدَنی اِنعامات**" بَصُورت سُوالات عطا فرمایا ہے۔ **اسلامی بھائیوں** کے لئے 72، **اسلامی بہنوں** کے لئے 63، **طَلَبۂ علمِ دین** کے لئے 92، **دِینی طالِبات** کے لئے 83، **مَدَنی مُنّوں** اور **مَدَنی مُنّیوں** کے لئے 40، **خُصُوصی** (یعنی گونگے بہرے) **اسلامی بھائیوں** کے لئے 27 **مَدَنی اِنعامات** عطا فرمائے ہیں۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی انعامات پر عمل کرنے والوں کے لیے

ولایت کی دُعا فرماتے ہوئے اللہ پاک کی بارگاہِ عالی میں دُعا کرتے ہیں۔

تُو ولی اپنا بنالے اس کو ربِّ لم یَزل
"مدنی انعامات" پر کرتا ہے جو کوئی عمل

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۶۳۵)

مدنی انعامات کی اہمیت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! "مدنی انعامات" کا عظیم تحفہ نہ صرف اَسلاف رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی کی یاد دِلاتا ہے بلکہ اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے فِکرِ مدینہ کرنے کا بہترین ذریعہ بھی ہے، ان مدنی انعامات پر عمل کر کے ہم اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کا عظیم جذبہ پا سکتے ہیں، مَدَنی اِنعامات کے رسالے کو کھول کر اس میں دیئے گئے سُوالات کے جوابات میں خود ہی "ہاں" یا "نا" کے ذریعے اپنے اَعْمال کے اچھے بُرے ہونے کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی غلطیوں کو سُدھار سکتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بے شُمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طَلَبہ و طالبات روزانہ "فکرِ مدینہ" کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کے رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں، جس کی برکت سے نیک بننے اور گُناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ پاک کے فَضْل و کرَم سے دُور ہوتی چلی جاتی ہیں اور پابندِ سُنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حِفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بھی بنتا ہے۔ اگر آپ یہ رسالہ خرید کر اپنے پاس رکھیں گے بار بار دیکھتے رہیں گے، فکرِ مدینہ کرتے رہیں گے تو نہ صرف آخرت کی یاد پیدا ہو گی بلکہ نیک اعمال کرنے اور گناہوں سے بچنے کا بھی ذہن بنے گا۔ مدنی انعامات کا یہ رسالہ خود کو نصیحت کرنے کا بہترین ذریعہ (Source) ہے۔ ہمارے بزرگانِ دین بھی خود کو نصیحت کے لیے مختلف ترکیبیں استعمال کرتے تھے،

اپنا احتساب کرنے والے بزرگ

جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خولانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے اپنی مسجد میں ایک چابُک لٹکا رکھا تھا اور فرماتے: "چوپاؤں سے زیادہ میں اس کا حقدار ہوں۔" جب کچھ سُستی محسوس کرتے تو اپنی پنڈلی پر چابُک سے ایک یا دو ضربیں لگاتے۔ (اللہ والوں کی باتیں، ص ۲/۲۰۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! حضرت سَیِّدُنا ابو مسلم خولانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کثرت سے عبادت کرتے، لیکن پھر بھی انہوں نے سُستی سے بچنے کے لیے مسجد میں چابُک یعنی کوڑا لٹکا رکھا تھا۔ مدنی انعامات کا رسالہ اگر ہمارے پاس ہو گا تو اس کے مطابق غور و فکر کر کے ہماری بھی سُستیوں کی کاٹ ہو گی اور نیک اعمال کی رغبت ہو گی۔ یقین مانیے! مدنی انعامات کے رسائل اپنی اصلاح کا بہترین نسخہ ہیں۔ اور **"مَدَنی اِنْعَامات"** کے مُطابِق روزانہ غور و فکر کرتے ہوئے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو مَدَنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانا ذیلی حلقوں کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام بھی ہے۔

یاد رہے! **مَدَنی انعامات** پر خود عمل کرتے ہوئے دیگر عاشقانِ رسول میں مدنی انعامات کے رسائل تقسیم کرنا اور پھر مہینا ختم ہونے پر ان سے وصول کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ 12 مدنی کاموں میں سے اس مدنی کام **"مدنی انعامات"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے **"مدنی انعامات"** کا مطالعہ کیجئے، تمام اسلامی بھائی اور بالخصوص (Especially) ذمہ داران اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ کے بستے پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ اس رسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے، ☆مدنی انعامات کیا ہیں؟ ☆فکرِ مدینہ کیسے کی جائے؟ ☆مدنی انعامات کے

مقاصد ☆ مدنی انعامات کی درجہ بندی، ☆ چند مدنی انعامات کے طبّی و سائنسی فوائد، ☆ اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ ☆ مدنی انعامات کی برکتیں، ☆ مدنی انعامات کے متعلق فرامینِ امیر اہلسنّت ☆ مدنی انعامات کے بارے میں مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں کے مدنی پھول ☆ مدنی انعامات سے مُتَعَلِّق شرعی و تنظیمی احتیاطوں پر مشتمل سوالات جوابات وغیرہ۔

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی اِنعامات، عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسْخَہ ہیں، ☆ مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں ☆ مَدَنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے خَوْفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دَوْلت ہاتھ آتی ہے ☆ مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ (Gift) بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی یاد دِلاتا ہے، ☆ مَدَنی اِنعامات بُزُرگانِ دِین کے نَقشِ قَدَم پر چلتے ہوئے فِکرِ مدینہ یعنی اپنے اَعمال کا مُحَاسَبَہ کرنے کا بہترین ذَرِیعَہ ہے۔

مدنی انعامات کی برکتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مدنی انعامات کی وجہ سے کثیر اسلامی بھائیوں کو برکتیں حاصل ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ چنانچہ

صوبہ پنجاب کے شہر فیصل آباد کے اطراف میں رہنے والے ایک اسلامی بھائی کا تحریری بیان ہے کہ گُزشتہ 12 سال سے ایک مرتبہ بھی مَدَنی اِنْعَامَات کا رِسَالَہ جَمْع کروانے میں ناغہ نہیں کیا، بلکہ گُزشتہ ڈیڑھ سال میں کوئی دن ایسا نہیں گزرا کہ انہوں نے فِکْرِ مدینہ نہ کی ہو۔ چُنَانْچِہ مَدَنی اِنْعَامَات پر عَمَل کی بَرَکت سے نہ صِرف انہیں سُورۂ مُلْک زبانی یاد ہو چکی ہے، بلکہ اللہ پاک کے فَضْل و کَرَم

سے انہیں کئی بار خواب میں شَیْخِ طَرِیْقَت ،اَمِیْرِ اَہْلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دیدار کی سَعَادَت بھی مل چکی ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس وَقْت وہ اسلامی بھائی ڈویژن ذِمَّہ دار کی حَیْثِیَّت سے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے میں مَصْرُوف ہیں۔

میں بَن جاؤں سَراپا "مَدَنی اِنْعَامات" کی تَصویر بَنُوں گا نیک یااللہ اگر رَحمت تِری ہوگی

(وسائل بخشش مُرَمَّم، ص۳۹۱-۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تاجدارِ مدنی انعامات حاجی زم زم رضا کا یوم اور خدماتِ دِینی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم مدنی انعامات پر عمل کی ترغیبات سُن رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ابھی جو مہینا (Month) چل رہا ہے یعنی ماہِ ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرام اسے محبوبِ عطار، تاجدارِ مدنی انعامات، حاجی زم زم رضا عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے بھی نسبت ہے۔ اس ماہ کی 21 تاریخ کو **تاجدارِ مدنی انعامات حاجی زم زم عطاری** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **کا یوم** ہے۔

مدنی انعامات کے فروغ، ان پر عمل کی ترغیب میں حاجی زم زم عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بڑی خدمات ہیں۔ کئی مدنی انعامات ایسے ہیں، جو شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حاجی زم زم رضا عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی درخواست پر ترتیب دیئے۔ (محبوبِ عطار کی 122 حکایات، ص۹۵) حاجی زم زم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خود مدنی انعامات کے بڑے عامل اور قُفلِ مدینہ کے پیکر (یعنی فضولیات سے بچنے والے اور خاموشی پر کاربند) تھے۔ اللہ پاک ہمیں بھی حاجی زم زم عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے مدنی انعامات کا عامل اور قفلِ مدینہ کا پیکر بنائے۔ اٰمین

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حاجی زم زم عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے تیجے کے اِیصالِ

ثواب اجتماع میں ان سے اپنی جن محبتوں کا اظہار فرمایا، آیئے! اس میں کچھ مدنی پھول سنتے ہیں: ☆ صحیح بات یہ ہے کہ میں حاجی زم زم رضا عطاری کی صحبت پسند کرتا تھا۔ ان کے سبب اپنے اندر بہتریاں محسوس کرتا اور اپنے لیے اصلاح کا سامان کرتا تھا۔ ☆ میں نے کبھی حاجی زم زم کو اپنی زندگی میں قہقہہ مار کر ہنستے نہیں دیکھا۔ قہقہہ نہ لگانا سنت ہے، اس سنت پر یہ سختی سے عامل تھے۔ ☆ حاجی زم زم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے اور ایمان داری کی بات ہے کہ بڑی یادیں انہوں نے چھوڑی ہیں۔ ☆ مدنی انعامات کے تعلق سے حاجی زم زم کا مجھ پر بڑا احسان ہے، بہت ہی بڑا احسان ہے کہ مدنی انعامات اتنے کامیاب نہیں ہو رہے تھے، حاجی زم زم نے میرا بہت حوصلہ بڑھایا۔ ☆ حاجی زم زم نے جب سوالات کا نام مدنی انعامات رکھا، مدنی انعامات عام کرنے کی کوششیں کی تو یہ کہاں سے کہاں نکل گئے اور آج مدنی انعامات دعوتِ اسلامی کی روح (Essence) ہیں۔ اس روح کو دعوتِ اسلامی والوں کے اندر اُتارنے میں ہمارے حاجی زم زم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بہت بڑا کردار ہے۔ (محبوبِ عطار کی 122 حکایات، ص ۱۷۷ تا ۱۷۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنت کی عاجزی اور دُوسری بات غور کیجئے کہ! جو پیر اپنے مُرید کے لیے کہے کہ ان کا مجھ پر احسان ہے، جو پیر اپنے مُرید کے لیے کہے کہ ان کی صحبت میں اپنے لیے بہتریاں محسوس کرتا تھا، جو پیر اپنے مُرید کے لیے کہے کہ مجھے ان کی صحبت پسند تھی، ایسا مُرید کتنا خوش نصیب اور خوش قسمت ہو گا۔

اللہ کریم! ہمیں بھی اپنے پیر و مُرشد سے سچی محبت عطا فرمائے اور حاجی زم زم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صدقے ہمیں بھی مدنی انعامات کا سچا عامل بنائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس "المدینہ لائبریری"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اپنے اعمال پر غور و فکر کرنے کا پابند بننے اور مدنی انعامات پر عمل کرنے کا جذبہ پانے کے لیے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں 107 شُعبہ جات میں دِینِ اسلام کا پیغام عام کر رہی ہے، انہی میں سے ایک شُعبہ بنام **"مجلس المدینہ لائبریری"** بھی ہے۔ اس مجلس کے تحت مدنی مراکز **فیضانِ مدینہ** (عینِ مسجد کے علاوہ کسی اور مقام) میں **"المدینہ لائبریری"** کے نام سے ایک اسلامی کتب خانہ قائم کیا جاتا ہے جس میں **مخصوص اوقات** میں مُطالعہ کے لئے خُوشگوار ماحول، آڈیو، ویڈیو بیانات و مدنی مذاکرے سُننے اور مدنی چینل دیکھنے کے لئے کمپیوٹرز (Computers) وغیرہ کا اِنتظام کیا جاتا ہے۔

"المدینہ لائبریری" میں امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کے تحریر کردہ مختلف مَوضُوعات پر مُشتَمِل کُتُب و رَسائِل رکھے جاتے ہیں۔ اللہ کریم **"مجلس المدینہ لائبریری"** کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے

مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مُسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عیادت کرنے کے مدنی پھول

" عیادت کرنا رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّتِ مُبارکہ ہے آیئے! اس بارے میں چند مَدَنی پھول سنئے۔ ☆2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: {۱} عُوْدُوا الْمَرِیْضَ یعنی مریض کی عِیادت کرو (الادب المفرد، ص۱۳۷، حدیث۵۱۸) {۲} جس نے اچّھے طریقے سے وُضو کیا پھر اپنے مسلمان بھائی کی ثواب کی نیّت سے عِیادت کی تو اسے جہنَّم سے 70 سال کے فاصلے تک دور کر دیا جائیگا (ابوداؤد ج۳ص۲۴۸ حدیث۳۰۹۷) ☆مریض کی عِیادت کرنا سنّت ہے اگر معلوم ہے کہ عِیادت کیلئے جانے سے اُس بیمار پر گراں (یعنی ناگوار) گزرے گا، ایسی حالت میں عِیادت کیلئے مت جایئے (بہار شریعت ج۳ص۵۰۵) ☆اگر مریض سے آپ کے دل میں رَنجش یا طبیعت کو اس سے مُناسَبَت نہیں پھر بھی عِیادت کیجئے ☆اتّباعِ سنّت کی نیّت سے عِیادت کیجئے اگر مَحض اس لیے بیمار پُرسی کی کہ جب میں بیمار پڑوں تو وہ بھی میری تیمارداری کیلئے آئے تو ثواب نہیں ملے گا ☆کسی کی عِیادت کیلئے جائیں اور مَرض کی سختی دیکھیں تو اُس کو ڈرانے والی باتیں نہ کریں مَثَلاً تمہاری حالت خراب ہے اور نہ ہی اِس انداز پر سَر ہلائیں جس سے حالت کا خراب ہونا سمجھا جاتا ہے ☆عیادت کے موقع پر مریض یا دُکھی شخص کے سامنے اپنے چِہرے پر رنج و غم کی کیفیت نُمایاں کیجئے ☆ بات چیت کا انداز ہر گز ایسا نہ ہو کہ مریض یا اُس کے عزیز کو وَسوَسہ آئے کہ یہ ہماری پریشانی پر خوش ہو رہا ہے۔ ☆مریض کے گھر والوں سے بھی اظہارِ ہمدردی کیجئے اور

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۷۵

جو خدمت یا تعاوُن کر سکتے ہوں کیجئے ☆ مریض کے پاس جاکر اُس کی طبیعت پوچھئے اور اُس کیلئے صحّت وعافیت کی دُعا کیجئے۔ ☆ مریض سے اپنے لیے دُعا کروایئے کہ مریض کی دُعا رَد نہیں ہوتی ☆ عیادت کرتے ہوئے موقع کی مناسَبَت سے مریض کو نیکی کی دعوت بھی پیش کیجئے، خُصوصاً نَماز کی پابندی کا ذِہن دیجئے کہ بیماریوں میں کئی نَمازی بھی نَمازوں سے غافِل ہو جاتے ہیں ☆ مریض کے پاس زیادہ دیر تک نہ بیٹھیے اور نہ شوروغل کیجئے ہاں اگر بیمار خود ہی دیر تک بٹھائے رکھنے کا خواہش مند ہو تو ممکنہ صورت میں آپ اُس کے جذبات کا احترام کیجئے ☆ مریض کی عیادت کے موقع پر تحفے لانا عُمدہ کام ہے مگر نہ لانے کی صورت میں عِیادت ہی نہ کرنا اور دل میں یہ خَیال کرنا کہ اگر کچھ نہ لے کر جائے گا تو وہ کیا سوچیں گے کہ خالی ہاتھ عیادت کے لیے آگئے۔ خالی ہاتھ بھی عِیادت کر ہی لینی چاہئے نہ کرنا ثواب سے محرومی کا باعث ہے ☆ آپ عِیادت کے لئے جاتے ہوئے اگر پھل اور بِسکٹ وغیرہ و تحائف لے جانے لگیں تو مشورہ ہے کہ مکتبۃ المدینہ کے کچھ مَدَنی رسائل بھی لے جاکر مریض کو پیش کیجئے تاکہ وہ ملاقاتیوں، (اور اگر اسپتال میں ہو تو) پڑوسی مریضوں اور ان کے عزیزوں کو تحفۃً دے سکیں بلکہ زہے نصیب! مریض خود بھی کچھ مَدَنی رسائل ہَدِیَّۃً منگوا کر اِس غَرَض سے اپنے پاس رکھ کر ثواب کمائے ☆ فاسِق کی عِیادت بھی جائز ہے، کیونکہ عِیادت حُقُوقِ اسلام سے ہے اور فاسِق بھی مسلم ہے۔ (بہار شریعت ج۳ص۵۰۵)

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: جب جمعرات کا دن آتا ہے، اللہ کریم فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ جمعرات اور شبِ جمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔[1]

---

1 ... کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ... الخ، الجزء ۱، ۱/ ۲۵۰، رقم: ۲۱۷۴

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود اُن پہ سَدا مَیں
اور ذِکْر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے بیان کا

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

موضوع ہے **"بیماری کے فائدے"**۔ جس میں ہم بیماری کے فضائل، بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے واقعات و حکایات اور دیگر مدنی پھول سنیں گے۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ اٰمین

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **"وسائلِ بخشش"** میں لکھتے ہیں:

یہ تِرا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر　　یہ مَرَض تیرے گناہوں کو مِٹاجاتا ہے
اصل بربادکُن اَمراض گناہوں کے ہیں　　بھائی کیوں اِس کو فراموش کیا جاتا ہے
اصل آفت تو ہے ناراضیِ ربِّ اکبر　　اس کو کیوں بھول کے برباد ہوا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۴۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیماری رحمت ہے

حضرت سَیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ روایت کرتے ہیں، حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مومن پر تعجب ہے کہ وہ بیماری سے ڈرتا ہے، اگر وہ جان لیتا کہ بیماری میں اُس کے لئے کیا ہے؟ تو ساری زندگی بیمار رہنا پسند کرتا۔ پھر نبیِّ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا اور مسکرانے لگے۔ عرض کی گئی، یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ نے آسمان کی طرف سر اُٹھاکر تبسّم کیوں فرمایا؟ ارشاد فرمایا: میں دو فرشتوں پر حیران ہوں کہ وہ دونوں ایک بندے کو ایک مسجد میں تلاش کر رہے تھے، جس میں وہ نماز پڑھا کرتا تھا، جب انہوں نے اسے نہ پایا تو واپس چلے گئے اور عرض کی، اے ربِّ کریم! ہم تیرے فُلاں بندے کے دن اور رات میں کئے

ہوئے اعمال لکھتے تھے، پھر ہم نے دیکھا کہ تونے اُسے آزمائش میں مبتلا فرمادیا۔ تو اللہ پاک فرماتا ہے: میرا بندہ دن اور رات میں جو عمل کیا کرتا تھا، اس کے لئے وہ عمل لکھو اور اس کے اجر میں کمی نہ کرو، جب تک وہ میری طرف سے آزمائش میں ہے، اس کا ثواب میرے ذِمّہ کرم پر ہے اور جو اعمال وہ کیا کرتا تھا، اس کے لئے ان کا بھی ثواب ہے۔(معجم اوسط، ۲/۱۱، حدیث:۲۳۱۷)

جے میں ویکھا عملاں وَلے کجُھ نئیں میرے پلّے
جے میں ویکھاں رحمت ربّ دی بلّے بلّے بلّے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! بیان کردہ حدیثِ پاک سے ہمیں چند مدنی پھول حاصل ہوئے:

(1) **پہلا مدنی پھول** یہ مِلا کہ بات کرتے ہوئے مُسکرانا سنَّت ہے۔(مکارِمُ الاخلاق، ص۳۱۹، رقم:۲۱) مسکرا کر ملنا، مسکرا کر کسی کو سمجھانا عُمُوماً نیکی کی دعوت کے مدنی کام کو نہایت آسان بنادیتا اور حیرت انگیز نتائج کا سبب بنتا ہے۔ ہماری معمولی سی مُسکراہٹ کسی کا دل جیت کر اُس کی گناہوں بھری زندگی میں مدنی انقلاب برپا کرسکتی ہے۔ لہٰذا سُنّت کی نِیَّت سے مُسکرا کر ملنے اور بات کرنے کی عادت بنانے کی کوشش جاری رکھنی چاہئے اور اس کے فوائد (Benefits) اپنی کھلی آنکھوں سے ملاحظہ فرمایئے۔

(2) **دوسرا مدنی پھول** یہ ملا کہ بیمار شخص کو چاہئے کہ وہ عارضی تکلیف کے باعث اپنی بیماری کو ہرگز ہرگز ناپسند نہ کرے، بیماری کو بُرا نہ کہے بلکہ بیماری کو ربِّ کریم کی ایک عظیمُ الشّان نعمت سمجھے اور اس نعمت پر اللہ کریم کا شکر ادا کرے، اس لئے کہ بیماری کے سبب مریض (Patient) کو ایسی

ایسی برکتیں ملتی اور فوائد و ثمرات نصیب ہوتے ہیں کہ اگر مریض کو ان کا علم ہو جائے تو بیمار رہنا ہی پسند کرے، چنانچہ

بیماری بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے

بہارِ شریعت کے مُصَنِّف حضرت مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بیماری بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے، اس کے مَنافِع بے شمار ہیں، اگرچِہ آدمی کو بظاہر اس سے تکلیف پہنچتی ہے مگر حقیقۃً راحت و آرام کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔ یہ ظاہری بیماری جس کو آدمی بیماری سمجھتا ہے، حقیقت میں روحانی بیماریوں کا ایک بڑا زبردست علاج ہے۔ حقیقی بیماری اَمراضِ رُوحانیہ (مَثَلاً دُنیا کی مَحَبَّت، دولت کا لالچ، کنجوسی، دل کی سختی وغیرہ) ہیں کہ یہ البتّہ بہت خوف کی چیز ہے اور اِسی کو مرضِ مُہْلِك (مُہ۔لِک۔یعنی ہلاک کرنے والی بیماری) سمجھنا چاہئے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۷۹۹)

یہ تِرا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر　　یہ مَرَض تیرے گناہوں کو مِٹاجاتا ہے
اصل برباد کُن امراض گناہوں کے ہیں　　بھائی کیوں اِس کو فراموش کیا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۴۳۲)

مختصر وضاحت: یعنی تجھے اس بات سے ہرگز گھبرانا نہیں چاہئے کہ تیرا جسم بیماری میں مُبْتَلا ہے، اس لئے کہ یہ مرض تو حقیقت میں تیرے گناہوں کو مٹانے آیا ہے، اگر گھبرانا ہی ہے تو گناہوں کے امراض سے گھبرانا چاہئے کیونکہ یہ انسان کی بربادی کا سبب بنتے ہیں، مگر افسوس! تُو تو گناہوں کی تباہ کاریوں کو بالکل ہی بُھلا بیٹھا ہے۔

(3) **تیسرا مدنی پھول** یہ فرشتوں، جنّوں اور انسانوں کے سردار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے جیسے بشر نہیں، فرشتوں کو دیکھنا تو دُور کی بات ہے ہمیں تو مخصوص فاصلے پر موجود انسان یا بڑی چیز کو دیکھنے میں بھی بڑی دُشواری پیش آتی ہے، مگر قُربان جایئے! نگاہِ مُصْطَفٰے پر جنہوں نے نہ صرف چُھپی ہوئی نوری مخلوق یعنی فرشتوں کو دیکھ لیا بلکہ وہ کس مقصد کے لئے، کس جگہ پر اور کس کو تلاش کرنے کے لئے آئے، نمازی کس وجہ سے عبادات سے عاجز ہوا، فرشتوں نے واپس جاکر ربِّ کریم سے کیا عرض کی اور اللہ پاک نے انہیں بیمار کے متعلق کیا حکم ارشاد فرمایا، یہ تمام معاملات بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ملاحظہ فرمالئے۔

نگاہِ مُصْطَفٰے کی شان و عظمت

نگاہِ مُصْطَفٰے کی شان و عظمت بیان کرتے ہوئے حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے ہر اُمّتی اور اس کے ہر عمل سے خبردار ہیں۔ حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نگاہیں اندھیرے، اُجیالے، کھلی، چُھپی، موجود و معدوم (ختم ہونے والی) ہر چیز کو دیکھ لیتی ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/۴۳۹)

امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"سیاہ فام غلام"** کے صفحہ نمبر 17 پر لکھتے ہیں: اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے ربِّ کریم کی عطا سے اپنے غلاموں کی عُمروں سے بھی باخبر ہیں اور ان کے ساتھ جو کچھ ہونے والا ہے، اسے بھی جانتے ہیں۔ قرآنِ پاک کی کئی آیاتِ مبارکہ سے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے **علمِ غیب** کا ثُبوت ملتا ہے، چُنانچہ

پارہ 30 سُوْرۂ تَکْوِیْر کی آیت نمبر 24 میں ارشادِ باری ہے:

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔ (پ۳۰، التکویر: ۲۴)

پارہ 29 سورۂ جِنّ کی آیت نمبر 26 اور 27 میں ارشادِ باری ہے:

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (پ ۲۹، الجن: ۲۶، ۲۷) ترجَمۂ کنز الایمان: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مُسلّط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

اسی طرح پارہ 4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 179 میں خُدائے رحمن کا ارشادِ پاک ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۪ (پ ۴، اٰلِ عمران: ۱۷۹) ترجَمۂ کنز الایمان: اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چُن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔

حضرت سَیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رَبّ کو دیکھا، اس نے اپنا دستِ قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھا، میرے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی، اسی وقت ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے سب کچھ پہچان لیا۔ (ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ ص، ۵/۱۶۰، حدیث: ۳۲۴۶)

امامِ عشق و محبت، اعلیٰ حضرت اپنے مشہورِ زمانہ نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" میں لکھتے ہیں:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

شعر کی وضاحت: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ کی شانِ عظمت نشان کے کیا کہنے!

معراج کی رات جاگتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے مبارک سر کی آنکھوں سے اپنے ربِّ کریم کا دِیدار کیا، تو یوں اللہ کریم جو کہ غیبوں سے بھی غیب ہے، وہ بھی اپنے فضل و کرم سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ظاہر ہو گیا تو اب کوئی اور غیب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کس طرح نِہاں یعنی چُھپا رہ سکتا ہے۔

(4) **چوتھا مدنی پھول** یہ ملا کہ بیماری کے سبب اگر مریض وہ نیک اعمال نہ کر پائے جو وہ تندرستی کی حالت میں کیا کرتا تھا تو ربِّ کریم اپنے فضل و کرم سے اُسے ان اعمال کا بھی ثواب عطا فرما دیتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم **تندرستی کی حالت میں بھی** اپنے آپ کو نیکیوں کا عادی بنائیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** پانچوں وَقْت کی نمازِ باجماعت کے ساتھ ساتھ سُنّتیں اور نوافل بھی ادا کریں، **تندرستی کی حالت میں بھی** فرائض و واجبات اور سُنّتوں پر عمل بجالائیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفل روزے بھی رکھیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** تلاوتِ قرآن کی کثرت کریں، **تندرستی کی حالت میں بھی** قرآنِ کریم کے احکام پر عمل بجالائیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** ذِکْر و دُرود سے اپنی زبانوں کو تر رکھیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** صدقہ و خیرات (Charity) کو اپنا معمول بنائیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** مسلمانوں کی خیر خواہی میں پیش پیش رہیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** والدین کی خدمت بجالائیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** اللہ پاک اور بندوں کے حقوق پورے پورے ادا کریں، **تندرستی کی حالت میں بھی** صرف و صرف حلال روزی ہی کمائیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** عِلْمِ دین سیکھیں اور سکھائیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ کتب و رسائل کا مطالعہ کرتے رہیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** دن کا اکثر حصّہ فضول گوئی سے بچتے ہوئے خاموشی اختیار کریں، **تندرستی کی حالت میں بھی** محتاجوں اور غریبوں کی امداد کریں، **تندرستی کی حالت میں بھی** عاشقانِ رسول کی صحبت اختیار کریں، **تندرستی کی حالت میں بھی** مدنی انعامات کارِسالہ پُر

کریں، **تندرستی کی حالت میں بھی** ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات ومَدَنی مذاکروں میں شرکت کریں، **تندرستی کی حالت میں بھی** ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں مشغول رہیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** مَدَنی مشوروں میں شرکت کریں اور **تندرستی کی حالت میں بھی** مدنی قافلوں میں سفر کرتے رہیں۔اِنْ شَآءَ اللہ، اللہ پاک کی رحمت سے بیماری کی حالت میں بھی ہماری نیکیوں کا میٹر چلتا رہے گا اور گناہوں سے ہماری حفاظت ہوتی رہے گی۔

(5) **پانچواں مدنی پھول** یہ بھی قبول کیجیے کہ ہر بیماری میں نماز وروزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں، بلکہ جن پر جماعت سے نماز پڑھنا واجب ہے تو کئی بیماریوں میں ان پر جماعت بھی واجب رہتی ہے۔

(6) **چھٹا مدنی پھول** یہ بھی قبول کیجیے کہ ہمارے ہاں بسا اوقات ذرا سی بیماری میں بیٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دیتے ہیں، ہر بیمار کو اس کی اجازت بھی نہیں کہ وہ فرض وواجب نمازیں اور فجر کی سُنّتیں بیٹھ کر پڑھے۔اس کے تفصیلی مسائل جاننے کے لیے "**بہارِ شریعت**" اور رِسالہ "**کُرسی پر نماز پڑھنے کے احکام**" کا مطالعہ فرمائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! یقیناً اللہ پاک اپنے بندوں پر ماں سے بڑھ کر مَحَبَّت فرمانے والا ہے۔ راحت وآسانی، دُکھ اور تکلیف، بیماریاں، گناہوں کی معافی اور توبہ کی توفیق ملنا سب اُسی کی عطاؤں کے کرشمے ہیں۔ دنیا میں اگر کوئی جُرم کرتا ہے تو مجرم کو اس کے کئے کی سزا ملتی ہے، مقدمہ چلایا جاتا ہے، جیل بھیجا جاتا ہے، ریمانڈ لیا جاتا ہے، جرم سخت تر ہو تو رحم کی اپیلیں ردّ کر کے اس کی موت کا ریڈ وارنٹ جاری کر دیا جاتا ہے، مگر اللہ پاک اور بندوں کا معاملہ ہی نرالہ ہے، اس کے بندے دن رات گناہوں کے سمندر میں ڈُوبے رہتے ہیں، مگر اس کے باوجود اس کی نعمتیں دن رات انہیں فیض یاب

کر رہی ہوتی ہیں،وہ سورج کی کرنوں،چاند ستاروں کی رونقوں اور ہواؤں کو ان سے نہیں روکتا بلکہ مبارَک ایّام،مبارَک راتیں اور بے شمار نعمتیں عطا فرما کر، طرح طرح کی مصیبتوں اور آزمائشوں میں مُبْتَلا کرکے اور بیماری جیسی نعمت و رحمت سے سرفراز فرما کر انہیں گناہوں کی بیماری سے شفا اور مغفرت کی بھیک عطا فرماتا ہے۔

آیئے!ترغیب کے لئے 6 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان بیمار ہوتا ہے تو اس کو کیا کیا برکات نصیب ہوتی ہیں،چنانچہ

(1)ارشاد فرمایا: اللہ کریم جسے کسی جسمانی بیماری میں مُبْتَلا فرمائے تو وہ بیماری اس کے لیے **مغفرت کا باعث** ہے۔(تاریخ مدینہ دمشق،۴۷/۲۶۰)

(2)ارشاد فرمایا: جب مومن بیمار ہوتا ہے تو اللہ پاک اسے گناہوں سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسے بھٹّی لوہے کے زنگ کو صاف کر دیتی ہے۔(اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب،۴/۱۴۶،حدیث:۴۲)

(3)ارشاد فرمایا: مریض کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتّے جھڑتے ہیں۔

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب،۴/۱۴۸،حدیث:۵۶)

(4)ارشاد فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:"محتاجی میرا قید خانہ جبکہ بیماری میری زنجیر ہے اور مخلوق میں سے جسے محبوب رکھتا ہوں،اسے اس کے ساتھ باندھ دیتا ہوں۔(قوت القلوب،شرح مقام التوکل ووصف احوال المتوکلین،۲/۳۸)

(5)ارشاد فرمایا: جب کوئی بندہ بیمار ہو جاتا ہے تو اللہ پاک اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے کہ جاکر دیکھو میرا بندہ کیا کہتا ہے۔بیمار اگر اللہ کریم کی حمد وثنا کرتا(مَثَلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتا)ہے تو فرشتے اللہ پاک کی بارگاہ میں جاکر اس کا قول عرض کرتے ہیں اور اللہ کریم خوب جانتا ہے۔ارشادِ الٰہی ہوتا

ہے: اگر میں نے اِس بندے کو اس بیماری میں موت دے دی تو اسے جنّت میں داخل کروں گا اور اگر صحّت عطا کی تو اسے پہلے سے بھی بہتر گوشت اور خون دوں گا اور اس کے گناہ کو مُعاف کر دوں گا۔

(موطّا امام مالک، ۲/۴۲۹، حدیث:۱۷۹۸)

(6)ارشاد فرمایا: جب بندہ بیمار یا مسافر ہوتا ہے تو اس کے وہی عمل لکھے جاتے ہیں جو وہ تندرستی اور گھر میں کرتا تھا۔ (بخاری، کتاب الجهاد، باب یکتب للمسافر...الخ، ۲/۳۰۸، حدیث:۲۹۹۶)

بیان کردہ آخری حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: یعنی اگر بیماری یا سفر کی وجہ سے وہ تہجد وغیرہ نوافل نہ پڑھ سکے یا جماعت میں حاضر نہ ہو سکے تو اس کو ان کا ثواب مل جائے گا بشرطیکہ تندرستی میں ان چیزوں کا پابند ہو۔ حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بیماری یا سفر میں فرائض معاف ہو جاتے ہیں، وہ تو ادا کرنے ہی پڑیں گے اور اگر وہ رہ گئے ہوں تو ان کی قضاء واجب ہو گی۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/۴۱۳)

سُبْحٰنَ اللہ! بیان کردہ احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ☆**بیماری** مغفرت کا سبب ہے، ☆**بیماری** گناہوں سے پاک کرنے کا ذریعہ ہے، ☆**بیماری** کے سبب گناہ جھڑ جاتے ہیں، ☆**بیماری** میں مبتلا مسلمان کو اللہ پاک اپنا محبوب بنالیتا ہے، ☆**بیماری** کی حالت میں حمدِ الٰہی کرنے والا اگر اسی بیماری میں انتقال کر جائے تو جنت کا حق دار قرار پاتا ہے، ☆**بیماری** کی حالت میں حمدِ الٰہی کرنے والا اگر صحت یاب ہو جائے تو پہلے سے بہتر گوشت اور خون ملنے کی خوشخبری ہے اور ☆**بیماری** کی حالت میں بندے کے وہی اعمال لکھ دیئے جاتے ہیں جو وہ تندرستی اور گھر میں کیا کرتا تھا۔ مگر افسوس! بعض لوگ بیماریوں کے فضائل و برکات کو پیشِ نظر رکھنے کے بجائے بیماریوں کو بُرا بھلا کہنے اور شکوے شکایات کرنے لگتے ہیں، مثلاً "یہ بخار (Fever) بھی بڑی منحوس بیماری ہے، یہ دردِ سر بھی کتنا بُرا مرض ہے کہ اس نے تو

مجھے کہیں کا بھی نہیں چھوڑا، اس نزلے زکام نے تو مجھے آدھا کر دیا ہے کہ اس کے سبب تو میری ساری روٹین ہی ڈِسٹرب ہو گئی ہے" وغیرہ۔

بیماریوں کو بُرا کہنا ہر گز عقلمندی نہیں خصوصاً بخار اور دردِ سر کو، اس لئے کہ بخار اور دردِ سر وہ مبارک بیماریاں ہیں، جنہیں نبیوں کی بارگاہ میں حاضری کا شرف نصیب ہوا ہے۔ حدیثِ پاک میں بھی بخار کو بُرا کہنے سے منع فرمایا گیا ہے، چنانچہ

بخار کو بُرا نہ کہو

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سائب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے جو کانپ رہی ہو؟ عرض کی: بخار آگیا ہے، اللہ پاک اس میں بَرَکت نہ کرے۔" اِس پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "بخار کو بُرا نہ کہو کہ یہ تو آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دُور کرتا ہے جیسے بھٹّی لوہے کے مَیل کو دُور کر دیتی ہے۔" (مسلم، کتاب البر والصلة، باب ثواب المؤمن... الخ ص ۱۰۶۸، حدیث: ۲۵۷۵)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: بیماریاں ایک یا دو عُضْوْ کو ہوتی ہیں مگر بخار سر سے پاؤں تک ہر رَگ میں اثر کرتا ہے، لہٰذا یہ سارے جسم کی خطاؤں اور گناہوں کو مُعاف کرائے گا۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/۴۱۳)

جب شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ ارشاد فرمایا: "بخار گناہوں کا کفارہ ہے۔" (مسلم، کتاب البر والصلة، باب ثواب المؤمن... الخ، ص ۱۰۶۸، حدیث: ۲۵۷۵، مفهومًا) تو حضرت سیِّدُنا زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ہمیشہ بخار میں رہنے کی دعا کی۔ چنانچہ انتقال فرمانے تک آپ رَضِیَ اللّٰہُ

عَنْہ پر بخار کی کیفیت طاری رہی۔ (قوت القلوب ،شرح مقام التوکل و وصف احوال المتوکلین، ۲/ ۳۹)

چند انصاری صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بھی یہی دعا کی تو ان پر بھی (انتقال فرمانے تک) بخار کی کیفیت طاری رہی۔ (احیاء العلوم، ۴/ ۸۵۸)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رہے فضائلِ دُعا کے صفحہ نمبر 173 پر ہے کہ ہلکا بخار، زکام، دردِ سر اور اس طرح کے دیگر **ہلکے امراض** بلا و مصیبت نہیں بلکہ نعمت ہیں۔ (ان کی دعا کی جا سکتی ہے)

یاد رہے! بیماری اگرچہ نعمت ہی ہے، مگر ہم کمزوروں کو اپنے لیے بیماری کی نہیں بلکہ **عافیت کی دُعا** کرنی چاہیے۔ حدیثِ پاک میں اس دعا کی ترغیب بھی موجود ہے: چنانچہ طبیبوں کے طبیب، پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ یہ دعا مانگا کرتے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ'' یعنی اے اللہ پاک! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سُوال کرتا ہوں۔ (ابن ماجہ ،کتاب الدعاء، باب الدعاء بالعفو... الخ، ۲/ ۲۷۳، حدیث: ۳۸۵۱)

ہمیں بھی وقتاً فوقتاً **عافیت کی دعا** مانگتے رہنا چاہئے۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بخار کے شکرانے میں نوافِل ادا کرنے والے بُزُرگ

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: دردِ سر اور بخار وہ مبارک امراض ہیں جو انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو ہوتے تھے، ایک وَلِیُّ اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے دردِ سر ہوا، آپ نے اس شکریہ میں تمام رات نوافل میں گزار دی کہ ربُّ العزت نے مجھے وہ مرض دیا جو انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو ہوتا تھا۔ اَللّٰہُ اَکْبَر! یہاں یہ حالت کہ اگر برائے نام درد معلوم ہوا تو یہ خیال

ہوتا ہے کہ جلد نماز پڑھ لیں۔ پھر فرمایا: ہر ایک مرض یا تکلیف جسم کے جس مَوضِع (یعنی جگہ) پر ہوتی ہے وہ زیادہ کفّارہ اسی موقع کا ہے کہ جس کا تعلق خاص اس سے ہے، لیکن بخار وہ مرض ہے کہ تمام جسم میں سرایت کرجاتا ہے جس سے بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی (یعنی اللہ کریم کے حکم سے) تمام رَگ رَگ کے گناہ نکال لیتا ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ کہ مجھے اکثر حرارت و دردِ سر رہتا ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص۱۱۸تا۱۱۹)

دردِ سر ہو یا بخار آئے تڑپ جاتا ہوں میں جہنَّم کی سزا کیسے سہوں گا یا رب!
عَفْوُ کر اور سدا کیلئے راضی ہو جا گر کرم کر دے تو جنَّت میں رہوں گا یا رب!
(وسائل بخشش مُرَمَّم، ص۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عموماً بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ جب بیمار ہو جائیں اور کوئی مزاج پوچھنے آئے تو ایسے لوگ خواہ مخواہ ان کے سامنے شکوے شکایات کے انبار لگا دیتے ہیں۔ مثلاً "ارے بھائی! کیا بتاؤں؟ بیماریاں جان نہیں چھوڑتیں"۔ "علاج کروا کروا کر تھک گیا ہوں مگر کہیں سے بھی افاقہ نہیں ہو رہا"۔ "اتنا پرہیز کرتا ہوں مگر **"مَرَض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی"** کے مِصداق مرض میں مسلسل اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے"۔ "مہنگے ترین ڈاکٹروں اور حکیموں کے پاس بھی گیا"۔ "مہنگے ترین ہسپتالوں اور دوا خانوں کے دھکے بھی کھائے"۔ "مہنگی دوائیں بھی استعمال کیں، ایک عرصے سے تعویذات بھی استعمال کر رہا ہوں، کئی بار مدنی قافلوں میں بھی سفر کر چکا ہوں مگر بیماریاں ہیں کہ جان چھوڑنے کا نام نہیں لیتیں"۔ "ارے بھائی! حال کیا پوچھتے ہو؟ بیماریوں نے تو جوانی میں ہی بوڑھا کر دیا"۔ "معدہ خراب رہتا ہے"۔ "کمزوری بڑھتی جارہی ہے"۔ "شوگر Sugar، بلڈ پریشر (B.P.) اور یورک ایسڈ (Uric acid) بڑھ چکے ہیں"۔ "دل، گُردے یا جگر نے کام کرنا چھوڑ

دیا ہے"۔"بیماریوں کے سبب تو میں زندگی کی حقیقی خوشیوں کو ترس گیا ہوں۔"وغیرہ وغیرہ۔

یادرکھئے! بیماری کی حالت میں صبر کرنے کے بجائے لوگوں کو اپنے دُکھڑے سنانے، بیماریوں کا رونا رونے اور بے صبری کا مظاہرہ کرنے سے مرض ٹھیک ہونے سے تو رہا، اُلٹا اس سے بیماری کی برکتوں سے محرومی گلے پڑ سکتی ہے، جیسا کہ

فرشتوں کی دعا سے محروم بیمار

حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی شخص بیمار ہوتا ہے تو اللہ پاک دو فرشتوں کو حکم فرماتا ہے: دیکھو! یہ شخص عیادت کرنے والوں سے کیا کہتا ہے؟ اگر وہ اللہ پاک کا شکر بجالائے اور اچھی بات کہے تو دونوں فرشتے اسے دعا دیتے ہیں اور اگر شکوہ کرے اور بیماری کو بُرا کہے تو دونوں کہتے ہیں: تُو اسی حال میں رہ۔(موطا امام مالک، کتاب العین، باب ما جاء فی اجر المریض، ۲/۴۲۹، حدیث:۱۷۹۸، بتغیر قلیل۔موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب المرض والکفارات، ۴/۲۳۸، حدیث:۴۷، بتغیر قلیل)

شکوہ عبادت کی لذّت کو ختم کر دیتا ہے

مشہور بزرگ حضرت سَیِّدُنا شَقِیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے اپنی مصیبت کا کسی سے شکوہ کیا اسے کبھی عبادت کی لذّت نصیب نہیں ہو گی۔(منہاج القاصدین، کتاب الصبر والشکر، ص ۳۲۳)

بخار کی شکایت، درد کی شکایت؟

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عوام و خواص کے یہ بھی زبانِ زد (مشہور و معروف) ہے کہ بخار کی شکایت ہے، دردِ سر کی شکایت ہے، زکام کی شکایت ہے، وغیرہ وغیرہ۔ یہ نہ (کہنا) چاہیے، اس لیے کہ جُملہ (تمام) اَمراض کا ظہور (آنا) مِنْ جانِبِ اللہ (اللہ

کریم کی طرف سے) ہوتا ہے تو شکایت کیسی!۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۳/۹۴)

اگر ہم اللہ والوں کی سیرت کا مطالعہ کریں تو یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ یہ حضرات دُشوار ترین حالات میں بھی صابر و شاکر رہتے ہیں۔ حتّٰی کہ شدید بیماری میں بھی ان کے لبوں پر کبھی ناشکری کے الفاظ نہیں سُنے جاتے اور نہ ہی یہ حضرات اپنی بیماریوں کا رونا روتے ہیں، آیئے! ترغیب کے لئے دو مختصر واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

بخار کا تذکرہ زبان پر نہیں لائے

حَنْبَلِیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیِّدُنا اِمام اَحمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: اے ابو عبدُاللہ! آپ کیسے ہیں؟ فرمایا: خیر و عافیت سے ہوں۔ کہنے لگا: سُنا ہے کل رات آپ کو بخار تھا؟ فرمایا: جب تمہیں کہہ چکا ہوں کہ خیر و عافیت سے ہوں تو کافی ہے، جو بات کہنا نہیں چاہتا وہ مت پوچھو۔
(منہاج القاصدین، کتاب الصبر والشکر، ص۳۲۳)

شکایت کیسی؟

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) بیمار تھے، میں عیادت کو گیا، حسبِ محاورہ پوچھا: حضور! اب شکایت کا کیا حال ہے؟ فرمایا: شکایت کس سے ہو؟ اللہ (پاک) سے نہ تو شکایت پہلے تھی نہ اب ہے، بندہ کو خدا سے کیسی شکایت! (صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:) میں نے زندگی بھر کے لئے اس محاورے سے توبہ کر لی۔ (فتاویٰ امجدیہ، ۲/۳۸۸)

زَباں پر شِکوۂ رنج و اَلَم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ”صَدائے مدینہ“

اے عاشقانِ رَسُول اسلامی بھائیو! معلوم ہوا ☆ اللہ والے بیماری کو اللہ کریم کی رحمت جانتے ہیں، ☆ اللہ والے بیماری کے سبب پریشان نہیں ہوتے، ☆اللہ والے بیماری میں بھی ربِّ کریم کی رضا پر راضی رہتے ہیں، ☆اللہ والے بیماری میں بھی اپنے اعصاب پر قابو رکھتے ہیں، ☆ اللہ والے بیماری میں بھی بے صبری و ناشکری نہیں کرتے، ☆ اللہ والے اپنی مصیبت و بیماری کو چھپاتے ہیں، ☆اللہ والے بیماری میں بھی شکرِ الٰہی بجالاتے ہیں اور ☆ اللہ والے بیماری میں بھی شکوے شکایات کرنے جیسی بُری عادت سے ہمیشہ دُور ہی رہتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی ان اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے بیماری میں صبر و شکر سے کام لینے، ربِّ کریم کی رضا پر راضی رہنے اور ہر کسی کو اپنے دُکھڑے سنانے کے بجائے بیماری کی برکتیں لُوٹنے والے بن جائیں۔ اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلنے کا جذبہ پانے اور بیماری کی حقیقی برکتیں لُوٹنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے اور ذیلی حلقے کے 12مَدَنی کاموں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیجئے۔ 12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **”صَدائے مدینہ“** بھی ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ دعوتِ اسلامی کی **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کی طرف سے اِس مَدَنی کام کا رِسالہ بنام **”صَدائے مدینہ“** بھی مَنْظرِ عام پر آچکا ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے اس مدنی کام **”صَدائے مدینہ“** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے **”صَدائے مدینہ“** کا مطالعہ کیجئے، تمام اسلامی بھائی اور بالخصوص تنظیمی ذمہ داران اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ کے بستے پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

اس رسالے کے مطالعے کی بَرَکت سے آپ جان سکیں گے، ☆صدائے مدینہ کیا ہے ؟☆ صدائے مدینہ میں مسلمانوں کے لئے دعا، ☆صدائے مدینہ کے دنیوی فوائد، ☆صدائے مدینہ کے چند مَدَنی پھول، ☆گلی میں صدائے مدینہ لگانے کا طریقہ، ☆صدائے مدینہ کی مَدَنی بہاریں وغیرہ وغیرہ۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ ☆**"صَدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے نمازِ تَہَجُّد کی سَعادت مِل سکتی ہے۔ ☆**"صَدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے نَماز کی حِفاظت ہوتی ہے۔ ☆**"صَدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ فجر کی ادائیگی ہوسکتی ہے۔ ☆**"صدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے **"نیکی کی دعوت"** دینے کا ثواب بھی کمایا جاسکتا ہے۔ ☆**"صدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کی مشہوری اور نیک نامی ہوتی ہے۔ ☆**"صَدائے مدینہ"** لگانے والا بار بار مُسلمانوں کو حج اور میٹھا مدینہ دیکھنے کی دُعا دیتا ہے، اللہ پاک نے چاہا تو یہ دُعائیں اُس کے حق میں بھی قَبول ہوں گی۔ ☆**"صدائے مدینہ"** میں پیدل چلنے کی بَرَکت سے صِحّت (Health) بھی اچھی ہوگی یہ ضمنی فائدہ ہے، نیت ثواب ہی کی ہونی چاہیے۔ ☆دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کو **"صَدائے مدینہ"** لگانا کہتے ہیں اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لیے جگانا سُنّتِ مُصطفٰے اور سُنّتِ صَحابہ سے ثابت ہے، چنانچہ

اَمِیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔ (طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳ مفهوماً) آیئے! بطورِ ترغیب صَدائے مدینہ لگانے کی ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چنانچہ

صَدائے مدینہ کی بَرَکتیں

ایک اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے مدینے شریف کی حاضری کی سعادت حاصل ہوئی ہے اور یہ سب صدائے مدینہ کی برکتیں ہیں کہ میں پابندی سے صدائے مدینہ لگاتا ہوں۔

ایک اسلامی بھائی عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دَعْوَتِ اِسْلَامی کے مَدَنی قافِلے کے ساتھ ایک شہر میں گئے، اَذانِ فَجْر کے بعد وہ صدائے مدینہ لگاتے جارہے تھے کہ اچانک ایک گھر سے ایک ماڈرن نوجوان اُن کے ساتھ شامِل ہوا اور اُس نے فَجْر کی نَماز مَسْجِد میں باجَمَاعَت ادا کی۔ بعد میں اُس نوجوان کے والِد مَدَنی قافِلے والے عاشِقانِ رسول سے ملنے آئے۔ جو صاحِبِ ثَرْوَت بھی تھے۔ اُنہوں نے آکر بتایا کہ صدائے مدینہ کی بَرَکت سے اُن کا نافرمان ماڈرن (Modem) بے نَمازی بیٹا پَنْج وَقْتہ نَماز پڑھنے لگ گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُس ماڈرن نوجوان کے والِد نے اُس شہر میں مَدَنی مَرکَز فَیضانِ مدینہ کے لیے زمین بھی دے دی۔

پڑوسی بَنا مجھ کو جنّت میں اُن کا خدائے محمد برائے مدینہ
لگا فَجْر میں بھائی گھر گھر پہ جاکر ذرا دل لگا کر "صدائے مدینہ"

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عموماً بعض لوگ جب مسلسل بیماری میں مبتلا رہنے لگیں یا ایک کے بعد ایک بیماری آپڑے تو ان کے ذہنوں میں عجیب وغریب منفی خیالات اور وسوسے گردش کرنے لگتے ہیں، مثلاً "میں نے تو کبھی کسی کا بُرا نہیں چاہا"۔ "کسی کا حق نہیں کھایا یا دبایا"۔ "کسی

کو تکلیف نہیں پہنچائی"۔ "کسی کا دل نہیں توڑا"۔ "کسی کا کچھ نہیں بگاڑا مگر پھر بھی نہ جانے میں کیوں بیماریوں میں جکڑا رہتا ہوں" وغیرہ۔!ایسوں کیلئے عرض ہے کہ "دوسروں کا بُرا چاہنا یا کچھ بگاڑنا" ہی بیماریوں کے آنے کا باعث نہیں ہوتا، بسا اوقات یہی بیماریاں انسان کو نیک لوگوں کے مرتبے تک پہنچانے کا ذریعہ بن جاتی ہیں، چنانچہ

بیماری میں مبتلا کئے جانے کی حکمت

حضرت سیِّدُنا وَھْب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے: دو عبادت گزار پچاس(50) سال تک اللہ پاک کی عبادت کرتے رہے، پچاسویں سال کے آخر میں ان میں سے ایک کے جسم (Body) میں ایک خطرناک بیماری لگ گئی، اس نے رونا شروع کیا اور اللہ پاک کی بارگاہ میں اس طرح التجا کرنے لگا: اے میرے پاک ربِّ کریم! میں نے اتنے سال مسلسل تیرا حکم مانا، تیری عبادت کرتا رہا پھر بھی مجھے اتنی خطرناک بیماری میں مبتلا کر دیا، اس میں کیا حکمت ہے؟ میں تو آزمائش میں ڈال دیا گیا ہوں، اللہ پاک نے فرشتوں کو حکم فرمایا، اس سے کہو "تُو نے جو عبادت کی وہ ہماری ہی عطا کردہ توفیق ہے، وہ میرے احسان اور میری مدد کا نتیجہ ہے۔ باقی رہی بیماری تو اس میں میں نے تجھے اس لئے مبتلا کیا تاکہ تجھے اچھے اور نیک لوگوں کے مرتبہ پر فائز کر دوں۔ تجھ سے پہلے کے لوگ تو بیماری و مصیبتوں کے خواہش مند ہوا کرتے تھے اور تجھے تو میں نے بِن مانگے عطا کر دی۔ (عیون الحکایات، ۲/۱۹۶)

بنادے مجھے نیک نیکوں کا صَدْقہ گُناہوں سے ہر دَم بچا یاالٰہی

(وسائل بخشش مُرَمَّم، ص۱۰۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا ☆ اللہ پاک کے

عبادت گزار بندے بھی آزمائشوں میں مبتلا ہوتے ہیں،☆اللہ پاک کے عبادت گزار بندے بھی بیماریوں کے ذریعے آزمائے جاتے ہیں،☆اللہ پاک بیماریوں کے ذریعے بندوں کو اچھوں اور نیک لوگوں کے مرتبے پر فائز کرنے کا ارادہ فرماتا ہے،☆ اللہ پاک بن مانگے ہی بیماری جیسی نعمت و رحمت بندے کو عطا فرمادیتا ہے، لہٰذا جب بھی حالتِ بیماری میں وسوسے آنے لگیں، تو اپنا یوں ذہن بنایئے کہ بیماریوں میں بے شمار حکمتیں ہیں، مگر مجھے ان کا علم نہیں، اگر میں بیماری میں مبتلا نہ ہوتا تو شاید میں یادِ الٰہی، دِینی کام و احکام، قبر و آخرت کے معاملات سے غافل ہو جاتا، میرے سبب دِین کا نقصان ہو جاتا، میں کسی فتنے کا شکار ہو جاتا، کسی خطرناک بُرائی مَثَلاً غُرور و تکبُّر میں مبتلا ہو جاتا تو یقیناً ہلاکت و بربادی میرا مقدّر بن جاتی، جیسا کہ

جسم بیمار نہ ہو تو

حضرت سَیِّدُنا امام زینُ العابدین علی بن حُسین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: اگر جسم بیمار نہ ہو تو وہ اکڑ جاتا ہے اور اکڑنے والے جسم میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۳/۱۹۴)

فرعون کے خدائی کا دعوٰی کرنے کی وجہ

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: فرعون کے خدائی کا دعوٰی کرنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ طویل عرصہ تک صحت مند (Healthy) رہا کہ 400 سال گزر گئے مگر اس کے سر میں نہ درد ہوا نہ کبھی بخار ہوا اور نہ ہی کبھی کسی رَگ میں تکلیف ہوئی، اللہ پاک کی اس پر لعنت ہو، اگر کسی دن آدھے سر میں بھی درد ہو جاتا تو خدائی کا دعوٰی کرنا تو دور کی بات فضول کاموں سے ہی جان چھڑا لیتا۔ (احیاء العلوم، ۴/۸۶۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس ذرائع آمدورفت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بیماری باعثِ زحمت نہیں، باعثِ رحمت ہوتی ہے، لہٰذا بیماری کو غنیمت جانئے اور ہر حال میں اللہ کریم کی رِضا پر راضی رہنے والی مدنی سوچ اپنے اندر بیدار کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں ہر حال میں صابر و شاکر رہنے کا ذہن دیتا ہے، لہٰذا ہم بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ رہتے ہوئے خدمتِ دِین میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت **107شعبہ جات** قائم ہیں، اِنہی میں سے ایک **"مجلس ذرائع آمدورفت"** بھی ہے، اِس شعبے کا کام ائیر لائنز، ائیر پورٹس، ریلویز، پبلک ٹرانسپورٹ، پرائیوٹ ٹرانسپورٹ، گُڈز اِسٹیشنز اور اِن سے تَعَلُّق رکھنے والے مُختلِف اِسٹینڈز اور مارکیٹس و شورُومز سے وابستہ اسلامی بھائیوں میں عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی پیغام کو عام کرنا اور اُنہیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اِس مَدَنی مقْصَد "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے" کے مطابق زندگی گزارنے کا مَدَنی ذِہن دینا ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تذکرۂ امیرِ ملّت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذُوالْقَعْدَۃُ الْحَرَام کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لُٹارہا

ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس مبارک مہینے کی 26 تاریخ کو مشہور عاشقِ رسول بزرگ، امیرِ ملّت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ نقشبندی مُحَدِّث علی پوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا عُرس بھی منایا جاتا ہے۔ آیئے! اسی مناسبت سے ہم آپ کی سیرت کے چند روشن پہلوؤں کے بارے میں سنتے ہیں:

☆**امیرِ ملت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ولادت 1257ھ بمطابق 1841ء میں علی پور سیداں (ضلع نارووال، پنجاب، پاکستان) میں ہوئی۔ ☆**امیرِ ملت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حفظِ قرآن کریم کی سعادت اور ابتدائی تعلیم اپنے محلے ہی میں حاصل کی۔ ☆**امیرِ ملت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مزید دِینی تعلیم کے لئے مشہور علمائے کرام سے فیض حاصل کرکے تمام علوم میں مہارت حاصل کی۔ ☆**امیرِ ملت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ علومِ ظاہری میں کامل مہارت حاصل کرنے کے بعد روحانی تربیت کے لئے حضرت باباجی خواجہ فقیر محمد چوراہی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوکر سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں مُرید ہوکر تھوڑی ہی مدت کے بعد خلافت و اجازت سے مشرّف ہوئے۔ ☆**امیرِ ملت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ باعمل عالمِ دین، شیخِ طریقت، عظیم مُبَلِّغِ اسلام اور مُتَحَرِّک (Active) راہنما تھے۔ ☆**امیرِ ملت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تبلیغِ اسلام کے سلسلے میں قیمتی خدمات انجام دِیں۔ ☆**امیرِ ملت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کوششوں سے کئی غیر مسلم اسلام کے دامن سے وابستہ ہوئے۔ ☆**امیرِ ملت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سینکڑوں مسجدیں اور کئی مدرسے قائم فرمائے ☆**امیرِ ملّت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تحریکِ پاکستان میں بھی بھرپور حصّہ لیا۔ (تذکرہ اکابر اہلِ سنّت، ص ۱۱۳ تا ۱۱۵ ملتقطاً) ۔ ☆**امیرِ ملت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیماری کی حالت میں بھی تمام نمازیں باجماعت ادا فرماتے رہے۔ (سیرت امیرِ ملت، ص ۴۹۹)۔ ☆**امیرِ ملت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا وصال 26 ذوالقعدۃ الحرام 1370ھ بمطابق 30 اگست 1951ء کو ہوا۔ ☆**امیرِ ملت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مزار علی پور سیّداں (ضلع نارووال، پنجاب، پاکستان) میں اپنے جلوے لُٹا رہا ہے۔ (تذکرہ اکابر اہلِ سنّت، ص ۱۱۶۔۱۱۷)

اَمِیرِ مِلّت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا سفرِ مدینہ

اَمِیرِ مِلّت حضرت مَولانا پیر سیِّد جماعت علی شاہ مُحَدِّث علی پُوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک مَرتبہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ گئے تو اُن کے کسی مُرید نے مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کے ایک کُتّے کو اِتّفاقاً ڈھیلا (ڈھے۔لا) مار دِیا جس کی چوٹ سے کُتّا چِیخا، حضرت اَمِیرِ مِلّت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی نے کہہ دِیا کہ آپ کے فُلاں مُرید نے مدینے شریف کے ایک کُتّے کو مارا ہے۔ یہ سُن کر آپ بے چین ہوگئے اور اپنے مُریدوں کو حُکم دِیا کہ فوراً اُس کتّے کو تلاش کر کے یہاں لاؤ چُنانچِہ کُتّا لایا گیا، حضرت اَمِیرِ مِلّت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اُٹھے اور روتے ہوئے اُس کتّے سے مُخاطِب ہو کر کہنے لگے: اے دِیارِ حبیب کے رہنے والے! لِلّٰہ (یعنی اللہ پاک کے واسطے) میرے مُرید کی اِس لَغزِش (غَلَطی) کو مُعاف کر دے۔ پھر گوشت و دُودھ منگوایا اور اُسے کِھلایا پِلایا، پھر اُس سے کہا: جماعت علی شاہ تجھ سے مُعافی چاہتا ہے، خُدارا! اِسے مُعاف کر دینا۔[1]

آپ کی گلیوں کے کُتّوں پہ تَصَدُّق جاؤں — کہ مدینے کے وہ کُوچوں میں پِھرا کرتے ہیں
آپ کی گلیوں کے کُتّے مجھ سے تو اچّھے رہے — ہے سُکوں اُن کو مُیَسَّر سبز گُنبد دیکھ کر

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۲۳۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور **عیادت کے مدنی پھول** بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت

---

1 ... سنّی علماء کی حکایات نمبر: ۳۷، ص ۲۱۱ ملخصًا

کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

عیادت کے مدنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! عیادت کے مَدَنی پھول سنتے ہیں: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو جاتا ہے تو واپس ہونے تک ہمیشہ جنت کے پھل چننے میں رہتا ہے۔ (مسلم، کتاب البر والصلہ، باب فضل عیادۃ المریض، ص۱۰۶۵، حدیث: ۲۵۶۸)۔ ☆ مریض کی **عِیادت** کرنا سُنَّت ہے۔ ☆ اگر معلوم ہے کہ **عِیادت** کو جائے گا تو اس بیمار پر ناگوار گزرے گا ایسی حالت میں **عِیادت** نہ کرے۔ ☆ **عِیادت** کو جائے اور مرض کی سختی دیکھے تو مریض کے سامنے یہ ظاہر نہ کرے کہ تمہاری حالت خراب ہے اور نہ سر ہلائے جس سے حالت کا خراب ہونا سمجھا جاتا ہے۔ ☆ اس کے سامنے ایسی باتیں کرنی چاہئے جو اس کے دل کو بھلی معلوم ہوں۔ ☆ اس کی مزاج پُرسی کرے۔ ☆ اس کے سر پر ہاتھ نہ رکھے مگر جبکہ وہ خود اس کی خواہش کرے۔ ☆ فاسق کی **عِیادت** بھی جائز ہے کیونکہ **عیادت** حُقوقِ اسلام سے ہے اور فاسِق بھی مسلم ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳، ۱۶/ ۵۰۵ ملخّصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16(312صفحات) اور 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، 3 قسم کے افراد اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے: (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے، (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا اور (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔ (اَلبُدورُ السّافرۃ لِلسُّیُوطی، ص ۱۳۱، حدیث: ۳۶۶)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود ان پہ سدا میں اور ذکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے اس ہفتہ وار اجتماع کے بیان کا موضوع ہے **"حج کے مہینے کے اِبتدائی عظیم 10 دن"**۔ جس میں ہم ماہِ ذُوالْحِجَّہ کے فضائل سُنیں گے، قربانی کے فضائل و مسائل، گوشت (Meat) کے طبّی فوائد اور زیادہ کھانے کے نقصانات بھی بیان کئے جائیں گے،

---

[1] ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

ماہ ذُوالْحِجَّہ کے ابتدائی 10 دنوں میں عبادت کے حوالے سے بھی سُنیں گے، ضِمناً ذِکْرُ اللہ کے فضائل اور **نفل روزوں کے فضائل** بھی سُنیں گے جبکہ آخر میں عرب و عجم کے شیخ، خلیفہ اعلیٰ حضرت سیدی قُطبِ مدینہ حضرت علّامہ مَولانا ضیاء الدّین احمد مَدَنی قادری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرتِ پاک کی چند جھلکیاں بھی بیان ہوں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کس چیز نے روزہ رکھنے پر آمادہ کیا؟

حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے روایت ہے کہ ایک جَوان جو اَحادِیثِ رسول کو سُنا کرتا تھا، جب ذُوالْحِجَّہ کا چاند نظر آیا تو اُس نے روزہ رکھ لیا، جب پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یہ خبر ملی تو اُمّت پر مہربان، دوجہاں کے سُلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے بُلایا اور پوچھا: تجھے کس چیز نے روزہ رکھنے پر آمادہ کیا؟ اس نے عرض کی: یارسولَ اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْكَ وَسَلَّم)! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ **حج و قربانی** کے دن ہیں، شاید کہ اللہ پاک مجھے بھی ان کی دعاؤں میں شامل فرمالے۔ حضورِ پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تیرے ہر دن کے روزے کا اجر سو (100) **غلام آزاد** کرنے کے برابر، سو (100) **اُونٹوں کی قربانیوں** اور راہِ خدا میں دیئے گئے سو (100) **گھوڑوں کے اَجر** کے برابر ہے۔ جب آٹھویں ذُوالْحِجَّہ کا دن ہو گا تو تجھے اس دن کے روزہ کا ثواب دو ہزار (2000) غلام آزاد کرنے، دو ہزار (2000) اُونٹ کی قربانی کرنے اور راہِ خدا میں سواری کیلئے دو ہزار (2000) گھوڑے دینے کے برابر حاصل ہو گا۔ جب نویں کا دن ہو گا تو تجھے اس دن کے

روزہ کا ثواب ہزار (1000) غلام آزاد کرنے، ہزار (1000) اُونٹوں کی قربانی اور راہِ خدا میں سواری کے لئے دیئے گئے ہزار (1000) گھوڑوں کے اَجر کے برابر ہو گا۔ (اللآلیء المصنوعۃ للسیوطی، کتاب الصیام، ۲/ ۹۱ ملتقطاً) (البتہ **"حج کرنے والے پر جو عَرَفات میں ہے، اسے عَرَفہ (یعنی 9 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام) کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔"** (بہارِ شریعت، حصہ: پنجم، ۱/ ۱۰۱۰))

روزہ داروں کے واسطے وَاللہ مغفرت کی نوید ہوتی ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۷۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ذُوالْحِجَّہ شریف کے ابتدائی 10 دن میں کیا کریں؟

سُبْحٰنَ اللہ! سنا آپ نے ماہِ ذُوالْحِجَّہ شریف کے ابتدائی 10 دن بھی کس قدر برکتوں اور رحمتوں والے ہوتے ہیں، جن میں ربِّ کریم کی رحمت بندوں پر جُھوم جُھوم کر برس رہی ہوتی ہے، جو کوئی خوش نصیب ان دنوں میں رِضائے الٰہی کے لئے پہلی ذُوالْحِجَّۃ سے نویں ذُوالْحِجَّۃ تک روزے رکھنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اللہ کریم اس کو ہزاروں غلام آزاد کرنے، ہزاروں **اُونٹوں کی قربانی** کرنے اور راہِ خدا میں دیئے گئے **ہزاروں گھوڑوں** کے برابر اَجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! غور کیجئے! ان مبارک دنوں میں ایک، ایک روزہ رکھنے پر اس قدر ثواب عطا کیا جارہا ہے تو جو خوش نصیب مسلمان ان دنوں میں مختلف (Different) عبادات مثلاً دن کے روزوں اور راتوں کو جاگ کر عبادات کرنے میں گزارتے ہوں گے تو ان کے ثواب کا اندازہ کون لگا سکتا ہے اور اللہ کریم ان کو عبادات بجالانے پر کیسے کیسے انعام واِکرام سے نوازے گا، لہٰذا اے

عاشقانِ رسول **ان 10 دنوں** کو ہر گز ہر گز غفلت میں نہیں گزارنا چاہئے، **ان 10 دنوں** میں اپنے آپ کو عبادت میں مشغول رکھنا چاہئے، **ان 10 دنوں** میں 10 ذُوالْحِجَّة کے دن کے علاوہ باقی دنوں کے روزے رکھنے چاہئیں، یادرہے! 10 ذُوالْحِجَّة الحرام کو روزہ رکھنا **مکروہِ تحریمی** اور گناہ ہے۔

(بہارشریعت، ۱/۹۶۷ ملخّصًا، دُرِّمُختار وردالمحتار، ۳/۳۹۱ ملخّصًا)

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُلِلّٰہ نَفْل روزوں کے بھی بے شُمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں اور ثواب تو اس قدر زیادہ ہے کہ جی چاہتا ہے بس روزے رکھتے ہی چلے جائیں۔ مثلاً ایمان کی حفاظت، جہنَّم سے نَجات اور جنَّت کا حُصُول، روزے میں دن کے اندر کھانے پینے میں خرچ ہونے والے وَقْت اور اَخراجات کی بچت، پیٹ کی اِصلاح اور بَہُت سارے امراض سے حفاظت کا سامان ہے۔ سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ روزے دار سے اللہ پاک راضی ہو جاتا ہے، لہٰذا ہمیں کوشش کرکے ہر ماہ کچھ نہ کچھ نفل روزے بھی رکھنے چاہئیں، بالخصوص پیر شریف، جمعرات اور ایّامِ بِیْض (یعنی ہر اسلامی مہینے کی 13، 14، 15 تاریخ) کے روزے رکھنا تو سُنّتِ مبارکہ بھی ہے۔ چنانچہ

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے روایت ہے، نبیوں کے سرور، رسولوں کے افسر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔ (ترمذی، ابواب الصوم، باب ماجاء في صوم یوم الاثنین و الخمیس، ۲/۱۸۶، حدیث: ۷۴۵ ملخصا) حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے، اللہ پاک کے نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایّامِ بِیْض میں بغیر روزہ کے نہ ہوتے، نہ سفر میں، نہ سفر کے علاوہ میں۔ (نسائي، کتاب الصیام، باب صوم النبی...إلخ، ص۳۸۶، حدیث: ۲۳۴۲) سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب مہینے میں تین روزے رکھنے ہوں تو تیرہ (13)، چودہ (14) اور پندرہ (15) کو رکھو۔ (ترمذی، ابواب الصوم، باب ماجاء في صوم ثلاثة ایام من کل

شہر...الخ، ۲/۱۹۳، حدیث: ۷۶۱) امیرِ اہلسنت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مَدَنی انعامات میں نفل عبادات کا شوق دِلاتے ہوئے ہر پیر شریف کو روزہ رکھنے کی ترغیب بھی دلائی ہے، چنانچہ مَدَنی انعام نمبر 58 ہے، **کیا آپ نے اس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کثیر عاشقانِ رسول پیر شریف کے روزے کا اہتمام کرتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذُوالْحِجَّة کے **ان 10 دنوں** میں کثرت سے تلاوت کی جائے، **ان دس (10) دنوں** میں اپنی زبان کو ذکر و دُرود سے تر رکھنا چاہئے، **ان دس (10) دنوں** میں خوب خوب نفل عبادت کی جائے، **ان دس (10) دنوں** کی راتوں میں بھی جاگ کر ربِّ کریم کی عبادت کی جائے، **ان دس (10) دنوں** میں بھی گناہوں سے بچنا اور بچانا چاہئے، **ان دس (10) دنوں** میں راہِ خدا میں دل کھول کر خرچ کرنا چاہئے، **ان دس (10) دنوں** میں بالخصوص **ہفتہ وار اجتماع** میں شرکت کرنی چاہئے، **ان دس (10) دنوں** میں مسجدوں کو آباد کرنا چاہئے، **ان دس (10) دنوں** میں مدنی کاموں کی دُھومیں مچانی چاہئے، **ان دس (10) دنوں** میں ایک ایک گھر پہ جاکر اپنی جہتی تحریک دعوتِ اسلامی کی خاطر قربانی کے جانوروں کی کھالوں کے لئے رابطے کرنے چاہئیں، **ان دس دنوں** میں نہ صرف خود مَدَنی قافلوں میں سفر بلکہ عاشقانِ رسول کو بھی مَدَنی قافلوں میں سفر کروانا چاہئے۔ اللہ کریم ہمیں **ماہِ** ذُوالْحِجَّة کے **ان دس (10) دنوں** کی خوب خوب برکتیں عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عبادت میں گزرے مری زندگانی کرم ہو کرم یا خدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام اسلامی سال کا وہ بارہواں مہینا ہے جو حُرمت والے مہینوں میں شامل ہے۔ حُرمت یعنی احترام والے مہینے چار ہیں: (1) ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرَام (2) ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام (3) مُحَرَّمُ الْحَرَام اور (4) رَجَبُ الْمُرَجَّب۔ ان میں سے افضل ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام ہے بالخصوص اس کے پہلے دس دن اور راتوں کے فضائل تو بہت زیادہ ہیں۔ قرآنِ کریم نے بھی اس مہینے کی پہلی دس راتوں کی قسم ارشاد فرمائی ہے، چنانچہ

پارہ 30 سُورۂ فَجْر کی آیت نمبر 1 اور 2 میں ارشادِ باری ہے:

وَالْفَجْرِ ۙ﴿۱﴾ وَلَیَالٍ عَشْرٍ ۙ﴿۲﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اس صبح کی قسم اور دس راتوں کی۔

(پارہ ۳۰، الفجر: ۲، ۱)

حضرت سیدنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ ان دس راتوں سے مراد ذُوالْحِجَّہ کی پہلی دس راتیں ہیں کیونکہ یہ زمانہ حج کے اعمال میں مشغول ہونے کا زمانہ ہے۔ (خازن، الفجر، تحت الآیۃ: ۴، ۱/ ۴۰۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ احادیثِ مبارکہ میں بھی مختلف مقامات پر ان دس دنوں اور راتوں کے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے 5 فرامینِ مصطفےٰ سنتے ہیں، چنانچہ

ذوالحجۃ کے پہلے دس دنوں کے فضائل پر مشتمل 5 روایات

(1) **ارشاد فرمایا:** اللہ کریم کے نزدیک کوئی بھی دن عشرۂ **ذُوالْحِجَّہ** سے زیادہ نہ عظیم ہے اور نہ ان دنوں سے بڑھ کر کسی دن کا نیک عمل اسے محبوب ہے، لہٰذا ان دنوں میں تہلیل (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا

اللّٰہُ)، تکبیر (یعنی اَللّٰہُ اَکْبَر) اور تحمید (یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) کی کثرت کرو۔ (مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/۳۶۵، حدیث: ۵۴۴۷)

(2) **ارشاد فرمایا:** اللہ پاک کے نزدیک عشرۂ ذُوالْحِجَّہ کے دنوں سے افضل کوئی دن نہیں۔ (ابن حبان، کتاب الحج، باب الوقوف بعرفۃ... الخ، ذکر رجاء العتق من النار... الخ، ۶/۲۲، حدیث: ۳۸۴۲)

(3) **ارشاد فرمایا:** جن دنوں میں اللہ پاک کی عبادت کی جاتی ہے، ان میں سے کوئی دن ذُوالْحِجَّہ کے دس دنوں سے زیادہ پسندیدہ نہیں، ان میں سے (دس ذُوالْحِجَّہ کے علاوہ) ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور (دس ذُوالْحِجَّہ سمیت) ہر رات کا قیام لَیْلَۃُ الْقَدْر کے قیام کے برابر ہے۔ (ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی العمل فی ایام العشر، ۲/۱۹۲، حدیث: ۷۵۸)

(4) **ارشاد فرمایا:** اللہ کریم کے نزدیک حج کے ان دس دنوں سے افضل اور پسندیدہ کوئی دن نہیں لہذا ان دنوں میں **سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَر** کی کثرت کیا کرو۔ ایک روایت میں ہے کہ ان دنوں میں **سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** اور ذِکْرُ اللہ کی کثرت کیا کرو اور ان میں سے ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ان دنوں میں عمل کو 700 گُنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الصیام، فصل تخصیص ایام العشر... الخ، ۳/۳۵۶، رقم: ۳۷۵۸)

(5) **ارشاد فرمایا:** حج کے دس دنوں میں کیا گیا عمل اللہ پاک کو بقیہ دنوں میں کئے جانے والے عمل سے زیادہ محبوب ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا، یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا راہِ خدا میں لڑنا بھی؟ ارشاد فرمایا: ہاں! راہِ خدا میں لڑنا بھی، سوائے اس شخص کے جو اپنی جان و مال کے ساتھ نکلے اور ان دونوں میں سے کچھ بھی واپس نہ لائے۔ (بخاری، کتاب العیدین، باب فضل العمل

...الخ، ۳۳۳/۱، حدیث: ۹۶۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذُوالْحِجَّہ کے ان 10 دنوں میں جتنا ہو سکے اپنی نیکیوں میں اضافہ کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے اور اپنی زبان کو فالتو باتوں سے بچاتے ہوئے ذِکرُاللہ سے تر رکھا جائے کہ ذِکرُاللہ کے بے شمار فضائل ہیں۔ آیئے! **اللہ** پاک کے ذِکر کے چند فضائل سُنتے ہیں:

☆ یہ کلمات اللہ پاک کو پیارے ہیں: **سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَللّٰہُ اَکْبَر** (ترمذی ،کتاب الدعوات، باب ۶۰، رقم: ۳۴۷۳، ۵/ ۲۸۶)۔ ☆ **سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَللّٰہُ اَکْبَر**، ان میں سے کوئی بھی کلمہ کہنے سے جنت میں ایک پودا لگادیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ ،کتاب الادب، باب فضل التسبیح، رقم: ۳۸۰۷، ۴/ ۲۵۲) ☆ **سُبْحَانَ اللّٰہِ** کہنے سے 20 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور 20 گناہ مٹادیئے جاتے ہیں۔ (مستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر الخ، باب فضیلۃ التسبیح، رقم: ۱۹۲۹، ۲/ ۱۹۲) ☆ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** کہنے سے 20 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور 20 گناہ مٹادیئے جاتے ہیں۔ (ایضاً) ☆ **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہنے سے 20 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور 20 گناہ مٹادیئے جاتے ہیں۔ (ایضاً) ☆ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِین** کہنے سے 30 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور 30 گناہ مٹادیئے جاتے ہیں۔ (ایضاً) ☆ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** جنت کی چابی ہے۔ (مسند احمد، رقم: ۲۲۱۶۳، ۸/ ۲۵۷)۔ ☆ **سُبْحَانَ اللّٰہِ** کہنا آدھے میزان کو بھر دیتا ہے۔ ☆ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** کہنا پورے میزان کو بھر دیتا ہے۔ ☆ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** سب سے افضل ذکر ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل الحامدین، رقم: ۳۸۰۰، ۴/ ۲۴۸) اور ☆ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** سب سے افضل دعا ہے۔ (ایضاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! ابھی جو ہم نے **اللہ** پاک کے ذِکر کے فضائل سنئے، ان فضائل سے پہلے

جو احادیثِ کریمہ بیان ہوئیں ان سے یہ معلوم ہوا! ذِی الْحِجَّہ کے پہلے دس دن بہت عظیم دن ہیں، ذِی الْحِجَّہ کے پہلے دس دنوں کا عمل اللہ کو بہت پسند ہے، ذِی الْحِجَّہ کے پہلے دس دن بہت زیادہ فضیلت والے ہیں، ذِی الْحِجَّہ کے پہلے دس دنوں میں سے ممنوعہ دنوں کے علاوہ ہر دن کا روزہ) ایک سال کے روزوں اور ہر رات کا قیام **لَیْلَۃُ الْقَدْر** کے قیام کے برابر ہے، ذِی الْحِجَّہ کے پہلے دس دنوں میں کئے جانے والے اعمال بہت زیادہ پاکیزہ اور ثواب والے ہیں، ذُوالْحِجَّہ کے پہلے دس دنوں میں عمل کا ثواب 700 گنا بڑھا دیا جاتا ہے، ذِی الْحِجَّہ کے پہلے دس دنوں میں کیا جانے والا عمل بقیہ دنوں میں کئے جانے والے عمل کے مقابلے میں راہِ خدا میں لڑنے سے زیادہ اللہ پاک کو پسند ہیں، الغرض ذِی الْحِجَّہ کے پہلے دس دن کئی فضائل و برکات اور خصوصیات (Specialities) سے مالا مال ہیں۔

ہر سال گیارہ ماہ بعد ذِی الْحِجَّہ کے مقدس مہینے میں یہ مبارک دن تشریف لاتے ہیں اور اپنا فیضان تقسیم کر کے گیارہ ماہ کے لئے تشریف لے جاتے ہیں، مگر افسوس! ایک تعداد ہے جو کہ ان دس دنوں کو بھی دیگر دنوں کی طرح غفلتوں میں گزار دیتے ہیں، مثلاً بعض من چلے نوجوان ان دس دنوں میں اپنا ٹائم پاس کرنے اور سیر و تفریح کی خاطر روزانہ اور بعض تو ایک، ایک دن میں کئی، کئی مرتبہ مویشی منڈی دیکھنے نکل پڑتے ہیں، مویشی منڈی میں جا کر بھاری بھرکم جانوروں کے ساتھ سیلفیاں بنواتے ہیں، پورا پورا دن بلکہ بعض پوری پوری راتیں مویشی منڈیوں میں گھومنے پھرنے اور قربانی کے جانوروں کو دیکھنے میں گزار دیتے ہیں، قربانی کے جانوروں کو گلیوں اور سڑکوں پر بلا وجہ دوڑاتے ہیں، الغرض یہ دس دن عبادات میں بسر ہونے کے بجائے عام دِنوں کی طرح **غفلت** میں گزر جاتے ہیں، جس کے سبب یہ نادان مَعَاذَاللہ فرض نمازوں بلکہ بہت سارے نیک اعمال کرنے سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اللہ کریم مسلمانوں کے حالِ زار پر رحم فرمائے، انہیں خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر ماہِ ذُوالْحِجَّہ

کے ان دس دنوں کی خوب قدر کرنے اور انہیں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال میں گزارنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمین

عبادت میں لگتا نہیں دل ہمارا ہیں عصیاں میں بدمست ہم یاالٰہی
مجھے دے دے ایمان پر استقامت پئے سیدِ مُحتَشَم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۱۰۹۔۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام اپنی بہاریں لُٹا رہا ہے، اس کی آمد ہوتے ہی **سُنَّتِ ابراہیمی** کی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں، ہر سال لاکھوں لاکھ مُسلمان اس ماہِ مُقدَّس میں اللہ پاک کے حکم کی بجاآوری، **سُنّتِ ابراہیمی** اور **سُنَّتِ مُصْطَفٰے** کی ادائیگی کے لئے کمربستہ دِکھائی دیتے ہیں۔ لہٰذا جو مسلمان قربانی کرنے کی طاقت رکھتا ہو، اُسے چاہیے کہ وہ رِضائے اِلٰہی کے حُصُول اور سُنَّتِ ابراہیمی کی اَدائیگی کی نِیَّت سے اس مہینے میں مالِ حلال سے قُربانی کا فریضہ سَرانجام دے، کیونکہ یہ بہت بڑی سعادت کی بات ہے، چنانچہ

پارہ 30 سُوْرۂ کوثر کی آیت نمبر 2 میں ارشادِ باری ہے:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝۲ ترجَمۂ کنزالایمان: تو تم اپنے ربّ کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ (پ۳۰، الکوثر، ۲)

مشہور مفسرِ قرآن امام فخرُ الدین رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: حنفی علمائے کرام نے اس آیت سے یہ اِستِدلال فرمایا کہ **قُربانی واجب** ہے۔ (تفسیر کبیر، ۱۱/۳۱۸)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَحادیثِ مُبارکہ قربانی کے **فَضائل و مَسائل** سے مالا مال ہیں۔ آیئے! قُربانی کے فضائل پر مُشتمل چار(4) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں، چنانچہ

ارشاد فرمایا: قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے۔

(تِرمِذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، ۳/۱۶۲، حدیث: ۱۴۹۸)

ارشاد فرمایا: جس نے خُوش دِلی سے طالبِ ثواب ہو کر قربانی کی، تو وہ دوزخ کی آگ سے آڑ ہو جائے گی۔ (معجم کبیر، حسن بن حسن بن علی عن ابیہ، ۳/۸۴، حدیث: ۲۷۳۶)

اپنی پیاری شہزادی، خاتونِ جنّت سے پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **ارشاد فرمایا:** اے فاطِمہ! اپنی قربانی کے پاس مَوْجُود رہو کیونکہ اِس کے خُون کا پہلا قطرہ گرے گا تمہارے سارے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (سنن کبری لِلْبَیْہَقِی، کتاب الضحایا، باب مایستحب للمرء... الخ، ۹/۴۷۶، حدیث: ۱۹۱۶۱)

ارشاد فرمایا: انسان قربانی کے دن کوئی ایسی نیکی نہیں کرتا جو اللہ پاک کو خُون بہانے سے زیادہ پیاری ہو، یہ قُربانی قِیامت میں اپنے سِینگوں بالوں اور کُھروں کے ساتھ آئے گی اور قربانی کا خُون زمین پر گِرنے سے پہلے اللہ پاک کے ہاں قَبول ہو جاتا ہے۔ لہٰذا خوش دِلی سے قُربانی کرو۔ (تِرمِذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، ۳/۱۶۲ حدیث: ۱۴۹۸)

حضرت علّامہ شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قربانی، اپنے کرنے والے کے نیکیوں کے پلّے میں رکھی جائے گی جس سے نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا۔ (اشعۃُ اللّمعات، ۱/۶۵۴)

حضرت سَیِّدُنا علّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر اس کے لئے سُواری بنے گی جس کے ذَرِیعے یہ شخص بآسانی پُل صِراط سے گُزرے گا اور اُس (جانور) کا ہر عُضو مالِک (یعنی قُربانی پیش کرنے والے) کے ہر عُضو (کیلئے دوزخ سے آزادی) کا فِدیہ بنے گا۔ (مِرْقاۃُ الْمَفاتِیح، ۳/۵۷۴، تحت الحدیث: ۱۴۷۰،

مرآۃ المناجیح، ۲ / ۳۷۵)

دے نزع و قبر و حشر میں ہر جا امان، اور دوزخ کی آگ سے بچا یا ربِّ مصطفٰے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۱۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! بیان کردہ احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عیدِ قربان پر اللہ پاک قربانی کا فریضہ سَر اَنجام دینے والے خُوش نصیبوں کو ان کے جانوروں کے **ہر بال کے بدلے ایک نیکی** عطا فرماتا ہے، قربانی کرنے والوں کو **دوزخ کی آگ سے نجات** ملتی ہے، جانور کے خُون کا پہلا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے پہلے **گناہ معاف** کر دیئے جاتے ہیں، بروزِ محشر قربانی **نیکیوں کے پلڑے** میں رکھی جائے گی تو وہ بھاری (Heavy) ہو جائے گا اور قُربانی کرنے والا اپنے جانور پر سُوار ہو کر **پُل صراط سے بآسانی** گزر جائے گا۔ لہٰذا جو مسلمان (مرد و عورت، بالغ، مقیم) مالکِ نصاب ہو (یعنی اُس شخص کے پاس ساڑھے باوَن تولے چاندی یا اُتنی مالیّت کی رقم یا اتنی مالیّت کا تجارت کا مال یا اتنی مالیّت کا حاجتِ اَصلیّہ کے علاوہ سامان ہو اور اُس پر اللہ کریم یا بندوں کا اِتنا قَرضہ نہ ہو جسے ادا کر کے ذِکر کردہ نصاب باقی نہ رہے) تو ایسے شخص پر شرعاً قربانی واجب ہے۔ (ابلق گھوڑے سوار، ص6) لہٰذا اُسے چاہیے کہ وہ خوش دلی کے ساتھ قربانی کا فریضہ سر انجام دے اور ساتھ ساتھ قربانی کے مسائل بھی سیکھنے کی کوشش کرے کیونکہ جس شخص پر شرعی اُصولوں کی بنا پر قُربانی واجب ہے، اس پر قُربانی سے مُتعلّق مسائل سیکھنا بھی لازم ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی ہمارے روز مرّہ کے کئی معاملات میں ہماری رہنمائی کرتی ہے، اِسی طرح **قُربانی** کرنے والوں کی آسانی کے لیے "**آن لائن قربانی کورس**" بھی کروایا جاتا ہے، یہ کورس صرف **7 دِن** کا ہوتا ہے، جس میں روزانہ صرف **آدھے گھنٹے** (30 منٹ) کی

کلاس ہوتی ہے، بالخصوص وہ عاشقانِ رسول جو اس سال **قربانی** کی سعادت حاصل کریں گے، مشورہ ہے کہ وہ یہ **قربانی کورس** ضرور کرنے کی کوشش کریں، تاکہ ہماری قربانی غلطیوں سے بچ کر **شریعت کے مطابق** دُرست طریقے سے ہوسکے۔

آیئے! قربانی سے مُتعلِّق چند ضروری مسائل سنتے ہیں:

قُربانی کے ضروری مسائل

(1) بعض لوگ پورے گھر کی طرف سے صِرف ایک بکرا قُربان کرتے ہیں، حالانکہ بعض اَوقات گھر کے کئی اَفراد صاحِبِ نصاب ہوتے ہیں اور اِس بِنا پر ان ساروں پر قربانی واجِب ہوتی ہے ان سب کی طرف سے الگ الگ قربانی کی جائے۔ ایک بکرا جو سب کی طرف سے کیا گیا کسی کا بھی واجِب ادا نہ ہوا کہ بکرے میں ایک سے زیادہ حصّے نہیں ہوسکتے، کسی ایک طے شدہ فرد ہی کی طرف سے بکرا قُربان ہو سکتا ہے۔

(2) بڑا جانور (یعنی بیل، گائے، بچھڑا، بھینس وغیرہ) اور اُونٹ میں 7 قربانیاں ہوسکتی ہیں۔ (فتاوىٰ هندية، ۵/۳۰۴ ملخّصاً)

(3) نابالغ کی طرف سے اگرچِہ واجِب نہیں مگر کر دینا بہتر ہے (اور اجازت بھی ضَروری نہیں)۔ بالغ اولاد یا زَوجہ کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو اُن سے اجازت طلب کرے اگر ان سے اجازت لئے بِغیر کر دی تو ان کی طرف سے واجِب ادا نہیں ہوگا۔ (بہارِ شریعت، ۳/۳۳۴)

اجازت دو طرح سے ہوتی ہے: (1) صَراحَۃً مَثَلاً ان میں سے کوئی واضِح طور پر کہہ دے کہ میری طرف سے قربانی کردو۔ (2) دَلَالَۃً مَثَلاً یہ اپنی زَوجہ یا اولاد کی طرف سے قربانی کرتا ہے

اور اُنہیں اس کا عِلْم ہے اور وہ راضی ہیں۔(ابلق گھوڑے سوار، ص۹)

(4) قربانی کے وَقْت میں قربانی کرنا ہی لازِم ہے، کوئی دوسری چیز اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتی مَثَلاً بجائے قربانی کے بکرا یا اُس کی قیمت صَدَقہ (خیرات) کر دی جائے یہ ناکافی ہے۔

(فتاویٰ ھندیۃ، ۵/۲۹۳، بہارِ شریعت، ۳/۳۳۵)

(5) قربانی کا جانور بے عَیب ہونا ضَروری ہے، اگر تھوڑا سا عیب ہو (مَثَلاً کان میں چِیر یا سُوراخ ہو) تو قربانی مکروہ ہو گی اور زیادہ عَیب ہو تو قربانی نہیں ہو گی۔(بہارِ شریعت، ۳/۳۴۰)

قربانی سے متعلق مزید مسائل جاننے کے لئے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **"ابلق گھوڑے سوار"** اور **"بہارِ شریعت"**، حصہ 15 صفحہ 327 تا 353 کا مطالعہ فرمائیے۔

جنّت کا مینڈھا کیسا تھا؟ جنّتی مینڈھے کے گوشت کا کیا ہوا؟ **کعبہ شریف کو آگ** کب اور کس طرح لگی؟، حضرت سیدنا ابراہیم علی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے **10 مخصوص فضائل** جاننے کے لیے رِسالے **"بیٹا ہو تو ایسا!"** کا مطالعہ اِنتہائی فائدہ مند رہے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی دورہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قربانی کے شرعی احکام سیکھنے اور قربانی کو ضائع ہونے سے بچانے کی سوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں کی دھومیں مچایئے۔12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"مدنی دورہ"** بھی ہے، جس کے ذریعے گھر گھر، دُکان دُکان لوگوں کو نیکی کی دعوت دی جاتی ہے۔ سُنّتوں کی

تربیت کے لیے سفر کرنے والے مدنی قافلے کے شیڈول میں تو روزانہ بعد نمازِ عصر "**مَدَنی دَورہ**" کی ترکیب ہوتی ہے، اس کے علاوہ عَلاقوں، حلقوں میں **ہفتہ وار** (Weekly) یہ مدنی کام تنظیمی طور پر طے ہے۔ کئی خوش نصیب عاشقانِ رسول ہفتے میں ایک سے زائد بار بھی "**مَدَنی دَورہ**" کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، "**مَدَنی دَورہ**" بہت ہی اہم مدنی کام ہے، کیونکہ اس مدنی کام کے ذریعے **مسجدیں آباد** ہوتی ہیں، "**مَدَنی دَورہ**" نیکی کی دعوت کے فضائل پانے کا بہترین ذریعہ ہے، "**مدنی دَورے**" کے ذریعے عِلْمِ دِین سیکھنے سکھانے کا موقع ملتا ہے، "**مَدَنی دَورے**" کی بَرَکت سے **نفل اعتکاف** کی سعادت ملتی ہے، "**مَدَنی دَورہ**" **مدنی تربیت** کا بہترین ذریعہ ہے، "**مَدَنی دَورے**" کی بَرَکت سے "**سلام**" کی سُنّت بھی عام ہوتی ہے۔ "**مَدَنی دَورے**" میں **نفس کی کاٹ** اور **تکبُّر** کا علاج بھی کیا جا سکتا ہے، "**مَدَنی دَورہ**" "**مَدَنی قافلے**" سفر کروانے کی مشین ہے۔ "**مَدَنی دَورہ**" دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی **ترقّی** کو نمایاں کرتا ہے۔

آیئے! بَطورِ تَرغِیب **مدنی دورے** کی ایک مَدَنی بَہار سُنئے اور پابندی کے ساتھ **مدنی دورہ** کرنے کی نِیَّت کیجئے۔ چنانچہ

مسجد کی طرف چل پڑے

سندھ کے شہر ٹنڈو آدم میں 3 دن کیلئے عاشقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافلہ پہنچا۔ نمازِ عصر کے بعد گونگے بہرے اسلامی بھائی عمومی اسلامی بھائیوں کے ہمراہ **مدنی دورے** کیلئے گئے اور مسجد کے قریب ایک میدان میں کرکٹ (Cricket) کھیلنے والے نوجوانوں کے پاس پہنچے۔ پھر ایک عمومی اسلامی بھائی نے بتایا کہ ہمارے ساتھ سُننے اور بولنے کی طاقت سے محروم اسلامی بھائی بھی ہیں، یہ آپ کو اشاروں کی زبان میں **نیکی کی دعوت** پیش کریں گے۔ گونگے بہرے اسلامی بھائی نے اشاروں کی زبان میں نیکی کی دعوت پیش کی اور انہیں مسجد میں اپنے ساتھ چلنے کی دعوت پیش کی۔ اس کے بعد عمومی

اسلامی بھائی نے بھی ترغیب دلائی: اَلْحَمْدُلِلّٰہ **"مدنی دورے"** میں نیکی کی دعوت سُن کر وہ کرکٹ کھیلنے والے نوجوان سر جھکائے مبلغ کے ساتھ مسجد کی طرف چل پڑے اور اس طرح **"مدنی دورے"** کی بَرَکت سے نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا۔

نہ "نیکی کی دعوت" میں سُستی ہو مجھ سے
بنا شائقِ قافلہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اِسلامی مہینے ذِی الْحِجَّہ کی فضیلت اور قربانی کے فضائل و مسائل سُن رہے تھے۔ عموماً عیدِ قُربان کے موقع پر گوشت کی کثرت کے باعث سبزیاں اور دالیں پکانے کھانے کا رُجحان تقریباً نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے اور گوشت سے بنے کھانے پکانے کو ہی زیادہ ترجیح دی جاتی ہے، جس کے باعث گوشت سے جو فوائد و ثمرات ہمیں ملنے تھے، بہت زِیادہ استعمال کی وجہ سے ہم ان فوائد سے محروم اور گوشت خوری کی آفت میں مُبْتَلا ہونے کے سبب ڈاکٹروں اور حکیموں کے دھکے کھانے پر مجبور ہو جاتے ہیں، لہٰذا گوشت کے مُعاملے میں مِیانہ رَوی سے کام لینا چاہئے اور گوشت کے نقصان دَہ اَثرات کو کم کرنے کے لئے اس کے ساتھ سبزیوں (Vegetables) کا استعمال ضرور رکھئے۔

آیئے! گوشت کے چند طبّی فوائد اور زِیادہ گوشت کھانے کے نُقصانات کے بارے میں سنتے ہیں، چُنانچہ

گوشت کے طبّی فوائد

حکیموں کا کہنا ہے کہ گوشت کھانے سے (بدن کی) 70 قُوّتوں میں اِضافہ ہوتا ہے، اس سے دیکھنے

کی قوت زیادہ ہوتی ہے، گوشت بدن کے رنگ کو نکھارتا ہے، پیٹ کو بڑھنے نہیں دیتا، اخلاق وعادات کو بہتر بناتا ہے، گردن کا گوشت عُمدَہ لَذِیذ، جلد ہضم ہونے والا اور ہلکا ہوتا ہے، دَسْت کا گوشت سب سے ہلکا، لذیذ تَرین، جلد ہضم ہونے والا اور بیماری سے خالی ہوتا ہے، بچھڑے کا گوشت بالخصوص جب کہ بچھڑا فربہ ہو، نہایت درمیانہ، لذیذ، عُمدہ اور پسندیدہ ہوتا ہے، گرم تَر ہوتا ہے اور اگر عُمدَہ طَرِیقے سے ہضم ہو جائے تو اس کا شمار قُوّت بخش غذا میں ہوتا ہے۔ عام طور پر استعمال کے لئے شوربے والا گوشت بہتر رہتا ہے، سب سے بہتر گوشت بکرے کا ہوتا ہے، بکرے کے گوشت میں دَسْتی اور شانہ وہ مقامات ہیں جہاں پر ریشے موٹے نہیں ہوتے، ایسا گوشت جلد گلتا اور مُلائم ہوتا ہے، پُشت (Back) کے گوشت کا ریشہ ران سے کم موٹا ہوتا ہے، اس میں خون پیدا کرنے والے اجزا ملتے ہیں، گوشت بدن کو بڑھا کر طاقت بخشتا ہے، گوشت کے فوائد جانوروں کے حساب سے مختلف ہیں، بکری کا گوشت صاف خون پیدا کرتا اور گرم مزاجوں کے لئے مفید ہے۔

زیادہ گوشت کھانے کے نقصانات

آیئے! اب کثرت سے گوشت کھانے کے "**نُقصانات**" بھی سُنتے ہیں:

یاد رکھئے! انسانی جسم کیلئے ہفتے میں دو تین (3/2) بار سے زیادہ گوشت کا استعمال نُقصان دہ ہے، بڑے جانور کا گوشت زیادہ کھانا **"آ بیل مجھے مار"** والی بات ہے کیونکہ اس سے مسوڑھے اور دانت خراب ہوتے ہیں، گوشت کی کثرت سے گُردوں (Kidneys) میں یُورِک ایسِڈ (Uric Acid) کی زِیادتی ہو جاتی ہے، گُردے اسے بآسانی خارج نہیں کرتے، گوشت کا زیادہ استعمال **جگر** (Liver) کے لئے بھی نُقصان دہ ہے، زیادہ مقدار میں گوشت کھانے سے **کینسر** (Cancer) کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ لہٰذا عافیت اسی

میں ہے کہ انسان اپنی صحت کو غنیمت سمجھے، اپنے آپ کو لذّتوں، چٹخارے دار کھانوں، تیل و گھی میں تلی ہوئی اور چکناہٹ والی غذاؤں کا عادی نہ بنائے، گوشت خوری کے سبب ہونے والی تباہ کاریوں کو ذہن میں رکھے، اپنے نفس کو کنٹرول میں رکھے، گوشت کھانے میں احتیاط کا دامن تھامے، خصوصاً دعوتوں اور دوستوں کے ساتھ کھانا کھاتے وقت تو بہت ہی زیادہ احتیاط کرنی چاہئے تاکہ گوشت خوری کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات سے بچا جاسکے۔

اللہ پاک ہمیں کھانے سمیت ہر جائز کام میں درمیانہ انداز اپنانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

نفس نے لذّتوں میں پھنسایا مجھ پہ لطف و کرم ہو خدایا
دل سے چاہت مٹا ما سِوا کی میرے مولیٰ تو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس اجتماعی قربانی

اے عاشقانِ رسول! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے 107 شعبہ جات ہیں، جن میں سے ایک شعبہ **"مجلس اجتماعی قربانی"** بھی ہے، یہ مجلس دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والی **اجتماعی قربانی** کے تمام انتظامات سنبھالتی ہے۔ یہ مجلس اوّلاً اجتماعی قربانی کی بکنگ کرتی ہے، اس مجلس سے وابستہ حتی الامکان اس شعبے کے ماہر اور تجربہ کار اسلامی بھائی مویشی منڈی جاکر جانوروں کی خریداری شرعی اُصولوں کے مطابق کرتے ہیں۔ جانوروں کا چارہ، پانی، ان کی دیکھ بھال، ان کی حفاظت کا انتظام، قصاب سے جانور ذبح کرنے اور ان کی کٹائی کی اُجرت طے کرنا، شرعی ذبح کے بعد ہر جانور

کے الگ الگ حصے بنا کر شرعی اُصولوں کے مطابق گوشت حصے داروں کے سپُرد کرنا اور اجتماعی قربانی سے بچ جانے والی رقم حصے داروں تک پہنچانا وغیرہ، اسی مجلس کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔

اللہ کریم **مجلس اجتماعی قربانی** کی کاوشیں اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قربانی کی کھالیں دعوتِ اسلامی کو دیجئے!

اے عاشقانِ رسول! ابھی آپ نے سُنا کہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی خدمت دِین کے 107 شعبہ جات میں مصروفِ عمل ہے۔ یاد رہے! ان تمام شعبہ جات پر سالانہ (Yearly) کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپے خرچ ہوتے ہیں۔ جو مُخَیَّر حضرات کے تعاوُن سے پورے ہوتے ہیں، اس کے علاوہ بقر عید کے موقع پر ان شعبہ جات کو چلانے کے لئے **قربانی کی کھالیں** بھی جمع کی جاتی ہیں۔ بقر عید کی آمد آمد ہے۔ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا خدمتِ دین کا عظیم کام آپ سب کے سامنے ہے، لہٰذا آپ سے مَدَنی اِلتجا ہے کہ نہ صرف اپنے جانور کی **قربانی کی کھال** دعوتِ اِسلامی کو دیجئے بلکہ اپنے رشتے داروں کو بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں اور مختلف شعبہ جات کا تعارف پیش کرتے ہوئے ان کا بھی ذہن بنانے کی کوشش کیجئے کہ وہ بھی **قربانی کی کھالیں** دعوتِ اسلامی ہی کو دیں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! پاکستان کے کم و بیش ہر چھوٹے بڑے شہر میں کئی مقامات پر دعوتِ اسلامی کے تحت **"قربانی کی کھالوں"** کے لیے اسٹال (Stall) لگائے جاتے ہیں، اگر آپ کو جانور کی کھال پہنچانے کے حوالے سے کوئی دُشواری ہو تو اپنے عَلاقے یا قریبی ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی سے فوراً رابطہ کیجئے، تاکہ قربانی کی کھال بروقت محفوظ ہو کر اس کا دُرست اِستعمال ہو سکے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیدی قُطبِ مدینہ کی سیرت کی چند جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذُوالحِجَّۃِ الحَرام کا مبارک مہینا اپنی بہاریں لٹا رہا ہے۔اس مقدس مہینے میں ایک عظیم شخصیت خلیفۂ اعلیٰ حضرت **قُطبِ مدینہ** حضرت علّامہ مَولانا ضیاءالدّین احمد مَدَنی قادری رضوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عُرس مبارَک ہے۔آیئے! بَرَکت حاصل کرنے کے لیے ان کی پاکیزہ سیرت کی چند جھلکیاں ملاحظہ کرتے ہیں، چنانچہ

نام ونسب وتاریخِ پیدائش!

☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** کا نام ضِیاءُ الدین احمد ہے،☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** کا پیدائشی نام" احمد مختار" ہے،☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** کے دادا حضرت شیخ قُطبُ الدین قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بعد میں آپ کا نام "ضِیاءُ الدِّین" رکھ دیا تھا،☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** بروز پیر ربیعُ الاوّل 1294ھ بمطابق 1877ء کو بمقام قصبہ کلاس والا، ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔(سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/ ۱۶۴، ملتقطاً)☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** امیرِ اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُرشِد ہیں،☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** سے لاکھوں کروڑوں دعوتِ اسلامی والے محبت و عقیدت رکھتے ہیں،☆یہی وجہ ہے کہ **سَیِّدی قطبِ مدینہ** کی وِلادت کے مکانِ عالیشان کو خرید کر دعوتِ اسلامی نے **مسجد و مدرسۃ المدینہ** میں تبدیل کر دیا ہے۔☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** نے اِبتدائی تعلیم اپنے داداجان (Grandfather) سے حاصِل کی، سَیِّدی قطبِ مدینہ نے سیالکوٹ (پنجاب پاکستان) کے مشہور عالِم حضرت علّامہ مَولانا محمد حُسَین نقشبندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے پڑھا☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** اس کے بعد مشہور محدّث حضرتِ علّامہ وصی احمد مُحَدِّثِ سُورتی

رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حلقۂ درس میں شامل ہو گئے، ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** نے تقریباً چار (4) سال تک اُن سے تعلیم حاصِل کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۱۶۷ ملخصاً) اسی دوران آپ، اُستادِ محترم کے ہمراہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مُرید ہوئے اور پھر خلافت سے نوازے گئے۔

اخلاق و عادات!

☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** نہایت ہی پسندیدہ اَوصاف و اَخلاق کے مالک تھے، ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** ہمیشہ یادِ خُدا میں ڈُوبے رہتے، ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** شب بیدار اور تہجُّد گزار تھے، ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** اِشراق، چاشت اور اوّابین کی نمازوں کے پابند تھے، ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** کمزوری اور بُڑھاپے کے باوجود اسلامی مہینے کی 13، 14، 15 تاریخ کے روزے نہیں چھوڑتے تھے۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۴۸۶، بتغیر) ☆سیدی قطبِ مدینہ **77 سال** مدینہ شریف میں مقیم رہے ☆سیدی قطبِ مدینہ کے مکانِ عالی شان پر روزانہ محفلِ نعت منعقد ہوتی تھی۔

وصالِ پُر ملال اور تدفین

☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** کا وصال 4 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام 1401ھ بمطابق 1981-10-2 بروزِ جمعہ دورانِ اذان ہوا، ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** کے غُسل شریف کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے کفن کو اس مبارک پانی سے دھویا گیا جس پانی سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور کو غُسل دیا گیا اور مُختلِف تَبَرُّکات رکھے گئے، پھر کفن شریف باندھا گیا۔ ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** کا جنازۂ مبارکہ بعد نمازِ عصر دُرُود و سلام اور قصیدۂ بُردہ شریف کی گُونج میں اُٹھایا گیا، ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** کو ان کی آرزو کے مُطابِق جنّت البقیع میں اَہلِ بَیتِ اَطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے قرب میں دفن کیا گیا۔ (سیّدی قطبِ مدینہ، ص۱۷)، ☆**سَیِّدی**

قطبِ مدینہ کی سیرت سے متعلق مزید معلومات کے لئے امیرِ اہلسنت کا رسالہ **"سیدی قطبِ مدینہ"** کا مطالعہ فرمائیے۔ اس رسالے کو **دعوتِ اسلامی** کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے پڑھا جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ **(Download)** اور پرنٹ آؤٹ **(Print Out)** بھی کیا جاسکتا ہے۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے پیر و مرشد کی بارگاہِ بے کس پناہ میں یوں عرض کرتے ہیں:

مجھ کو دیدو بقیعِ غرقد میں　　اپنے قدموں میں جا ضِیاءُ الدّین
مُصطفٰے کا پڑوس جنّت میں　　مجھ کو حق سے دِلا ضِیاءُ الدّین

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۵۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان جنت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۵۵ حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا　　جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

قربانی کی سُنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! چونکہ بقر عید کی آمد آمد ہے تو آیئے! اسی مناسبت سے قربانی کی سُنّتیں اور آداب سُنتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا:

قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے۔(تِرمِذی،کتاب الاضاحی،باب ماجاء فی فضل الضحیۃ،۳/۱۶۲،حدیث:۱۴۹۸)(2) فرمایا: جس شخص میں قُربانی کرنے کی گنجائش ہو پھر بھی وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔(اِبن ماجہ،کتاب الاضاحی، باب الاضلحی واجبۃ ام لا؟،۳/۵۲۹،حدیث:۳۱۲۳)☆ہر بالِغ، مُقیم، مسلمان مرد و عورت، مالکِ نصاب پر قربانی واجِب ہے۔(فتاوٰی ھندیۃ،۵/۲۹۲)☆اگر کسی پر قربانی واجِب ہے اور اُس وَقت اس کے پاس روپے نہیں ہیں تو قَرض لے کر یا کوئی چیز فروخت کرکے قربانی کرے۔(فتاوٰی امجدیہ،۳/۳۱۵ملخصًا)☆ قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذَبْح کرنا افضل اور ذَبْح کے وَقْت آخرت کے ثوابِ کی نِیَّت سے وہاں حاضِر رہنا بھی افضل ہے۔(ابلق گھوڑے سوار،ص۱۷)☆نابالغ کی طرف سے اگرچہ واجِب نہیں مگر کر دینا بہتر ہے(اور اجازت بھی ضَروری نہیں)۔(ابلق گھوڑے سوار،ص۹)☆بالغ اولاد یا زَوجہ کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو اُن سے اجازت طلب کرے،اگر ان سے اجازت لئے بِغیر کردی تو ان کی طرف سے واجِب ادا نہیں ہوگا۔(بہارِ شریعت،۳/۳۳۴،حصہ ۱۵ملخصًا)☆قربانی کے جانور کی عمر: **اُونٹ 5 سال** کا، بکرا (اس میں بکری، دُنبہ، دُنبی اور بھیڑ نر و مادہ دونوں شامل ہیں) **1 سال** کا۔اس سے کم عمر ہو تو قربانی جائز نہیں، زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے۔(بہارِ شریعت،۳/۳۴۰،حصہ ۱۵ملخصًا)☆قربانی کا جانور بے عَیب ہونا ضَروری ہے،اگر تھوڑا سا عیب ہو(مثلاً کان میں چِیر یا سُوراخ ہو) تو قربانی مکروہ ہوگی اور زیادہ عیب ہو تو قربانی نہیں ہوگی۔(بہارِ شریعت،۳/۳۴۰،حصہ ۱۵ملخصًا)☆قربانی سے پہلے اُسے چارا پانی دے دیں،ایک کے سامنے دوسرے کو ذَبْح نہ کریں اور پہلے سے چُھری تیز کرلیں جانور گرانے کے بعد اُس کے سامنے چُھری تیز نہ کی جائے۔(بہارِ شریعت،۳/۳۵۲،حصہ ۱۵ملخصًا)☆سنّت یہ چلی آرہی ہے کہ ذَبْح کرنے والا اور جانور دونوں قبلہ رُو(قبلہ کی طرف) ہوں۔(فتاوٰی رضویہ،۲۰/۲۱۶)☆بہتر یہ ہے کہ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے

کرے جبکہ اچّھی طرح ذَبْح کرنا جانتا ہو۔(بہارِ شریعت،۳/۳۴۴،حصہ ۱۵ملخصًا)☆اگر اچّھی طرح نہ جانتا ہو تو دوسرے کو ذَبْح کرنے کا حکم دے مگر اِس صورت میں بہتر یہ ہے کہ وقتِ قربانی وہاں حاضِر ہو۔(بہارِ شریعت،۳/۳۴۴،حصہ ۱۵ملخصًا)☆دوسرے سے ذَبْح کروایا اور خود اپنا ہاتھ بھی چُھری پر رکھ دیا کہ دونوں نے مل کر ذَبْح کیا تو دونوں پر بسم اللہ کہنا واجِب ہے۔(بہارِ شریعت،۳/۳۵۱،حصہ ۱۵)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16(312 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمایئے سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف

بیان کی اَہَمِّیَّت

تقریر اور بیان کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے ذریعے کم وقت میں کئی افراد تک اپنا مقصود پہنچایا جا سکتا ہے۔ آج کے دور میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین و احکامات اور دِینی تعلیمات لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہترین ذریعہ بیان بھی ہے۔ خود رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان و تقریر کو رونق بخشی، آپ کے دلکش و دل نشیں بیانات کا اثر تھا کہ لوگوں کے دلوں کی دنیا تبدیل ہونے لگی، جہالت کے اندھیرے چھٹنے لگے اور اسلام کی روشنی پوری دنیا میں پھیلنے لگی۔ بیان کے متعلق آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک بعض بیان جادو (کی طرح اثر انگیز) ہوتے ہیں۔ (مسند احمد، مسند المکیین، ۵/۳۷۷، حدیث: ۱۵۸۶۱) رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صحابۂ کرام اور پھر ان کے بعد اُمّت کے نیک لوگوں نے دین کی اِشاعت کیلئے تقریر اور بیان کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی نے دِین کی تبلیغ کے لئے جو ذرائع اختیار کئے ہیں ان میں سے ایک ”تقریر و بیان“ بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت مُلک و بیرونِ ملک ہونے والے ہزاروں اجتماعات میں لاکھوں عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرتی ہیں، ان اجتماعات کا ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ امیر اہلسنت کی عنایتوں اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی شفقتوں کی بدولت پاکستان کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں میں الگ ایک بیان ہوتا ہے اور بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں الگ ایک بیان ہوتا ہے۔ یہ تمام بیانات دعوتِ اسلامی کی

مجلس اَلْمَدِینَۃُ الْعِلْمِیَۃ کا شعبہ ”بیاناتِ دعوتِ اسلامی“ تیار کرتا ہے۔

شعبے کی ضمنی تقسیم

کام کی بہتری اور بروقت تکمیل کیلئے شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی اس وقت **تین** ضمنی شعبوں پر مشتمل ہے۔

(1)شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے پاکستان: دنیا بھر کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والے بیانات اسی شعبے میں اردو زبان میں تیار اور فائنل کئے جاتے ہیں۔ پھر یہی بیانات مختلف زبانوں میں ترجمہ کرکے دنیا بھر میں بھیجے جاتے ہیں۔

(2)شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے اسلامی بہنیں: اس شعبے کا بنیادی مقصد پاکستان میں اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات کو تمام ضروری مراحل سے گزار کر کتابی صورت میں شائع کروانا ہے۔ ہر چار مہینوں کے بیانات ایک جلد کی صورت میں شائع کئے جاتے ہیں۔ اب تک یہ شعبہ محرم الحرام تا ربیع الآخر 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 1** کی صورت میں شائع کر چکا ہے، جمادی الاولی تا شعبان المعظم 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 2** بھی شائع کر چکا ہے، جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔

(3)شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے بیرونِ ملک: اس شعبے کے تحت بیرونِ ملک میں ہونے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات پر کام کیا جاتا ہے۔

بیانات کی تیاری کے اَہم مَراحِل

شعبہ بیانات میں تیار ہونے والے تمام تر بیانات تقریباً 16 مراحل سے گزار کر فائنل کئے جاتے

ہیں۔ مراحل اور ان کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

(1)انتخابِ موضوع: سب سے پہلے شعبہ بیانات میں مکمل 1 سال کے بیانات کی فہرست تیار ہوتی ہے۔ اسلامی سال کے ایونٹس کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ موقع مناسبت اور ایام کے اعتبار سے ہی موضوع کا انتخاب کیا جائے۔

(2)تلاشِ مواد: فہرست فائنل ہو جانے کے بعد مختلف اسلامی بھائی اس کے لیے تلاشِ مواد میں لگ جاتے ہیں، اس کے لیے موضوع کے مطابق بزرگانِ دین کی تصانیف، دعوتِ اسلامی کے مبلغین بالخصوص، امیر اہلسنت اور اراکینِ شوریٰ کے اسی موضوع پر ہونے والے بیانات سے مدد لی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے شعبہ آئی ٹی کی طرف سے تیار کردہ سافٹ ویئر اور مکتبہ شاملہ سے بھی تلاشِ مواد کیا جاتا ہے۔

(3)جمع مواد: تلاشِ مواد کے بعد اس کی ثقاہت کو پرکھا جاتا ہے، اسلامی بھائی اپنے متعلقہ ذمہ دار کو کسی بھی موضوع پر جمع ہونے والا سارا مواد چیک کرواتا ہے اور باہمی مشاورت سے طے کیا جاتا ہے کہ کون سا مواد بیان میں شامل کیا جائے۔ یوں اسے سرسری ترتیب دی جاتی ہے اور بیان کا خاکہ بنایا جاتا ہے۔

(4)بیان کی ترتیب: بیان کے خاکے کے بعد اسے مکمل ترتیب دیا جاتا ہے۔ چھوٹے سائز کے تقریباً 24 سے 25 صفحات موضوع سے متعلق مواد کے ہوتے ہیں جبکہ 5 سے 7 صفحات میں تنظیم سے متعلق مواد بھی بیان میں شامل کیا جاتا ہے۔

(5)فارمیشن: مکمل بیان ترتیب دینے کے بعد اس کی جزوی فارمیشن بھی کی جاتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ شعبہ کے بعض اسلامی بھائی بیان بناتے ہوئے فارمیشن بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوا ہو تو بیان کی ترتیب کے بعد فارمیشن کی جاتی ہے۔

(6)شعبہ ذمہ دار کا اسے فائنل کرنا: فارمیشن کے بعد ماتحت اسلامی بھائی بیان شعبہ ذمہ دار کو بھیج دیتا ہے۔ جہاں از اول تا آخر مکمل بیان گہری نظر سے چیک کیا جاتا ہے۔ جہاں تبدیلی کی حاجت ہو وہاں مواد یا ترتیب کو تبدیل بھی کیا جاتا ہے اور مکمل بیان کو فائنل کیا جاتا ہے۔

(7) نگرانِ علمیہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش: شعبہ ذمہ دار کے فائنل کر لینے کے بعد نگرانِ المدینۃ العلمیہ ورکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد مدنی عطاری مدظلہ بیان کی تنظیمی تفتیش کرتے ہیں اور ضرورتاً بیان میں مناسب تبدیلیاں کرتے ہیں۔

(8)مکمل بیان کی تفتیش و تخریج: نگرانِ علمیہ سے بیان فائنل ہونے کے بعد مکمل بیان کی تخریج و تفتیشِ تخریج ہوتی ہے۔ تمام حوالہ جات اصل کتب سے شامل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔

(9)دارالافتا کے مفتی صاحب سے مکمل بیان کی شرعی تفتیش: تخریج و تفتیشِ تخریج کے بعد بیان شرعی تفتیش کیلئے دارالافتا کے مفتی صاحب کے پاس بھیجا جاتا ہے جو مکمل بیان کی شرعی تفتیش کرتے ہیں اور جہاں تبدیلی کی حاجت ہو اس کی اصلاح بھی فرماتے ہیں۔

(10) مجلسِ تراجم سے انگلش الفاظ کی چیکنگ: اردو کے بعض الفاظ ایسے ہیں جن کی جگہ انگریزی کے الفاظ زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ دارالافتا سے آنے کے بعد بیان میں مشکل الفاظ کو ہٹا کر آسان

اردو الفاظ ورنہ بریکٹ میں انگلش الفاظ بھی شامل کئے جاتے ہیں۔ پھر ان الفاظ کی انگلش چیکنگ کیلئے بیان مجلسِ تراجم کو بھیجا جاتا ہے جو ان انگلش الفاظ کو سیاق و سباق کی روشنی میں چیک کرتے ہیں اور ضروری تبدیلیاں بھی کرتے ہیں۔

(11)پیج سیٹ اپ: ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد المدینۃ العلمیہ کے طے شدہ مدنی پھولوں کے مطابق مکمل بیان کا پیج سیٹ اپ کیا جاتا ہے۔

(12)فائنل پروف ریڈنگ: یوں تو اب تک کئی بار بیان کی سرسری پروف ریڈنگ ہو چکی ہوتی ہے مگر غلطی کے امکان کو ختم کرنے کیلئے اس مرحلے پر مکمل بیان کی از اول تا آخر باریک نظر سے پروف ریڈنگ کی جاتی ہے۔ بیان میں موجود آیاتِ کریمہ اور ان کے ترجمہ کا بھی تقابل کیا جاتا ہے۔

(13) نگرانِ پاک کابینہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش: ان تمام مراحل سے گزار کر اسلامی بھائیوں کا بیان نگرانِ پاک کابینہ ورکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری مدظلہ کے پاس فیصل آباد بھیج دیا جاتا ہے جو بیان کو از اول تا آخر پڑھتے اور اس کی تنظیمی تفتیش فرماتے اور ضرورت پڑنے پر بیان میں تبدیلیاں بھی کرواتے ہیں، ان سے چیک ہو کر بیان دوبارہ المدینۃ العلمیہ آتا ہے اور اس میں ضرورتاً تبدیلیاں کی جاتی ہیں اور بیان کابینہ مکتب بھیجا جاتا ہے۔ پھر کابینہ مکتب سے وہ بیان فائنل کر کے پاکستان بھر میں متعلقہ مقامات تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

(14)بیرونِ ملک کے اعتبار سے تبدیلیاں: اسلامی بھائیوں کا فائنل ہونے والا یہی بیان بعد میں پاکستان کے سوا دنیا بھر میں ہوتا ہے۔ یوں ہر بیان میں بیرونِ ملک کے اعتبار سے بھی تبدیلیاں کی جاتی

ہیں۔ اور اسے اسلامی بہنوں کے اعتبار سے بھی تیار کیا جاتا ہے۔

(15) اسلامی بہنوں کے انداز میں تیاری: اسلامی بھائیوں کا بیان جب پیج سیٹ اپ کے مراحل سے گزر جاتا ہے تو اب اسی بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں تیار کیا جاتا ہے اور اسلامی بہنوں کے اعتبار سے اس میں مناسب تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ مذکر کے صیغوں اور جملوں کو مؤنث کے صیغوں اور جملوں میں تبدیل کیا جاتا ہے اور جو مواد اسلامی بہنوں سے متعلق نہیں ہوتا اسے بھی بیان سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

(16) اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیکنگ: بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں ڈھال کر اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیک کروایا جاتا ہے اور ان کے نشان زدہ مقامات پر تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی کارکردگی

(1) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مارچ 2014 سے دسمبر 2019 تک ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے اس شعبے میں ساڑھے چار سو (450) سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

(2) اس کے ساتھ ساتھ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کے اسلامی بھائیوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والے بیانات کی پہلی جِلد "**سُنّتوں بھرے بیانات**" کے نام سے **شعبان المعظم 1439 سن ہجری مطابق 27 اگست 2017 سن عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہے۔ اس دیدہ زیب جلد میں 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا رَبِیعُ الْاٰخِر** کے اصلاحی موضوعات پر 18 سنتوں بھرے بیانات شامل کئے گئے

ہیں۔

(3) مزید برآں کہ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں / پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے ایک کتاب بنام "**اسلامی بیانات** جلد 1" **ذوالحجۃ الحرام 1441 سنِ ہجری مطابق 11 اگست 2019 سنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اس دیدہ زیب جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا ربیع الآخر** کے اصلاحی موضوعات پر 19 سنتوں بھرے بیانات شامل ہیں۔

(4) اسی طرح شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے دوسری کتاب بنام "اسلامی بیانات جلد 2" **ربیع الآخر 1441 سنِ ہجری مطابق دسمبر 2019 سنِ عیسوی** میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اس جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **جُمادی الاُولیٰ تا شَعبانُ المُعظّم 1441ھ مطابق جنوری 2020 تا اپریل 2020 سنِ عیسوی** کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات شامل ہیں۔

(5) جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ اپریل کی ابتدا میں یہ کتاب بھی شائع ہو جائے گی اور مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہو گی۔

پاکستان کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

اب تک کی معلومات کے مطابق صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے ہونے والے اجتماعات کی تعداد **751** ہے جس میں لاکھوں اسلامی بھائی شریک ہوتے ہیں۔ جبکہ اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کی تعداد **7340** اور شرکائے اجتماع کی تعداد **241462** ہے۔ پاکستان

بھر میں جہاں جہاں بھی ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں وہاں تمام مقامات پر ہونے والے بیانات کا موضوع ایک ہی ہوتا ہے۔

بیرونِ ملک کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) سے جو بیانات فائنل ہو جاتے ہیں کچھ ماہ کے فرق سے وہی بیانات ضروری تبدیلیوں کے ساتھ بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں کے لئے مرتب کئے جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ تادمِ تحریر بیرونِ ملک میں اسلامی بھائیوں کے اجتماعات کی مجموعی تعداد 747 اور شرکائے اجتماعات کی تعداد 33808 ہے جبکہ اسلامی بہنوں کے اجتماعات کے مقامات کی تعداد 3047 اور شریک ہونے والی اسلامی بہنوں کی تعداد 106786 ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''غور و فکر'' کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَاللہ۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنْعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ۔









ISBN 978-969-631-113-3
0109784

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net